ہم
دیوانے
سے
بیا احد

نوٹ:

ہم دیوانے سے

اِس ناول کے تین پارٹس ہیں

لیکن اب ناول کے پارٹس ختم کر کے اِس کو مُکمل ناول بنا دیا گیا ہے۔۔پہلے دوسرے پارٹس میں کچھ سینز اور ڈائیلاگز کا اضافہ کر کے اِس میں تھوڑی سی تبدیلی لائی گئی ہے۔۔

آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ ناول کو ایک بار پھر سے پورا پڑھا جائے۔

جزاک اللہُ خیر

ہم دیوانے سے

مکمل ناول

"لوگوں کے بچپن کے منگیتر ہوتے ہیں اور ایک میں ہوں دُنیا سے نرالی۔۔ جس کا ایک عدد بچپن کا شوہر ہے"۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح اپنے پسندیدہ موضوع پر با آوازِ بلند اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔

"تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے میرے بھائی سے۔۔؟؟۔۔ ناشُکری کہیں کی۔۔"۔۔ رِدا حسبِ عادت اپنے بھائی کی شان میں گُستاخی برداشت نہ کر پائی۔۔

"نہ تو میں بھنگڑے ڈالوں ایک سال کی تھی شوہر والی بن گئی۔۔ نہیں بلکہ سڑیل شوہر والی بن گئی۔۔ ہائے ری میری قسمت"۔۔ وہ اب سر پر ہاتھ مارتی دُہائی دینے لگی تھی۔۔

"رِدا دینا ذرا مجھے جوتا۔۔ بلکہ ایسا کرو اُوپر کمرے سے راحم کا ہی جوتا لے آو۔۔ اِس کی عقل ٹھکانے لگاؤں۔۔ غضب خُدا کا صبح اُٹھتے ہی یہ لڑکی میرے ہیرے جیسے بیٹے کے پیچھے پڑ جاتی ہے"۔۔ زرینہ نے اُس کے لتے لیے تھے۔۔

"ہیرے جیسا نہیں امّی سڑیل، کھڑوس اور اور کسی تھرڈ کلاس مووی کے فضول سے ولن۔۔۔"۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتی اُنھوں نے اب کے راحم کے جوتے کا بھی انتظار نہیں کیا تھا۔۔ اپنی ہی چپل اُٹھائی تھی۔۔

"تُم رُک جاؤ ذرا"۔۔وہ چھلانگیں مارتی ہال سے باہر بھاگی تھی لیکن ہائے ری قسمت۔۔

تصادم۔۔

بڑی زور کا تصادم۔۔

اور کسی اور سے نہیں۔۔

اُسی تھرڈ کلاس مووی کے تھرڈ کلاس ولن۔۔

بچپن کے شوہر سے۔۔

"عقل تو تمہارے پاس پیدائشی ہی نہیں تھی، اب کیا آنکھیں بھی کام نہیں کرتیں تمہاری"۔۔وہ گرنے کے خوف سے اُسی کو تھامے ہوئے تھی۔۔راحم نے ایک جھٹکے سے اُس کی گرفت سے اپنے بازو چھڑائے تھے

"ایک سال کی تھی تب تک تو تھی۔۔ آپ سے نکاح کے بعد۔۔"۔۔وہ جو اپنی پیشانی سہلاتی سر اُٹھا کر بولنے کو تھی لیکن اُس کی آنکھوں سے نکلتے شعلوں کو دیکھ کر اُس نے اپنی زبان کو بریک لگایا تھا۔۔

"تم کسی دن میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی دیکھنا"۔۔وہ دانت پر دانت رکھے سرگوشی میں بولا تھا۔۔

"ارے بیٹا چھوڑو اِس کو۔۔ تم اندر آؤ۔۔ تھک گیا ہو گا میرا بچّہ۔۔ آجاؤ"۔۔زرینہ کے بولنے پر وہ اپنی جان بخشی پر اپنے اور رِدا کے مُشترکہ کمرے میں بھاگی تھی۔۔

"تم سچ میں کسی دن بھائی کے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی"۔۔رِدا نے اُسے تکیہ دے مارا تھا۔۔

"راحِم حسن کا اپنا گھاٹا۔۔ ہیرا نعام کا کیا جاتا"۔۔وہ بیڈ پر گری تھی۔۔ ردا نے اُسے گھورا تھا۔۔

....

کمال فیاض کے دو بیٹے تھے۔۔ حسن کمال اور انعام کمال اور ایک بیٹی فائزہ کمال۔۔

سب سے بڑے حسن کمال اور اُن کی زوجہ خدیجہ۔۔

اُن کی اولاد

اٹھائیس سالہ راحم حسن۔۔

جو کہ ڈبل ماسٹرز کی ڈگری لیے باپ اور چچا کا جمایا ہوا بزنس بخوبی سنبھال چُکا تھا۔۔

اُس سے سات سال چھوٹی ردا حسن۔۔

اُن سے چھوٹے انعام کمال اور اُن کی بیوی زرینہ۔۔

اُن کی ایک اِکلوتی اولاد

رِدا کی ہی ہم عُمر۔۔

ہیر انعام۔۔

جو کہ ایک سال کی ہی عُمر میں شوہر والی بن چُکی تھی۔۔ اور اُس کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ ہی یہی تھا کہ وہ اتنی چھوٹی سی عُمر میں شوہر والی بن چُکی تھی۔۔ رِدا اور وہ ہمیشہ ساتھ پائی جاتی تھیں۔۔

اُن کی اکلوتی پھپھو فائزہ عاطف جو کہ راحم سے دس سال بڑی تھیں اور سارے بچّوں کی دوست تھیں۔۔ لیکن راحم سے اُن کا رشتہ بے تکلفی والا تھا۔۔

اُن کے دو بچّے تھے۔۔

کمال فیاض کو اپنی زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں رہا تو اُنہوں نے اپنی ایک سال کی پوتی ہیر انعام کا نکاح اپنے آٹھ سال کے پوتے راحم حسن سے کر دیا۔۔

اب حال یہ تھا کہ۔۔

زرینہ کو اپنا داماد لاکھوں میں ایک لگتا۔۔

تو۔۔

خدیجہ کو بہو سے پیارا کوئی نہیں تھا۔۔

اور بہو اور داماد کا چھتیس کا اکڑا تھا۔۔

....

"کتنی بار کہا ہے اُس کے سارے کپڑے استری کر کے اُس کی الماری پہلے ہی سے سیٹ کر دیا کرو"۔۔ زرینہ آج پھر اُسے اچھی بیوی بننے کا ڈوز دے رہی تھیں۔۔

"امّی ابھی پرسوں تو اُن کی شرٹ استری کی تھی۔۔"۔۔ وہ سالن میں چمچہ ہلاتی بیزاری سے بولی۔۔

"آرام سے ہلاؤ۔۔ دیگچی گراؤ گی کیا۔۔ اور کیا کہا تم نے۔۔ کہہ کہہ کر تو اُس نے تم سے ایک شرٹ استری کروائی تھی۔۔ چھٹی کے دن اُس کا کمرا پینو کے ساتھ خود صاف کر لیا کرو۔۔ ایسے اُس کے چھوٹے چھوٹے کام کرو گی تو مُحبت بڑھتی ہے بیٹا"۔۔ وہ اب مُسکرا کر بولی تھیں۔۔ لیکن مُحترمہ ہیر صاحبہ شعلوں میں گھری تھیں۔۔

"ہاں بس میں ہی مُحبتیں بڑھاتی جاؤں، بڑھاتی جاؤں اور وہ سڑیل کھڑوس صاحب مزید اکڑتے اکڑتے مجھے اپنی خادمہ خاص ہی سمجھ لیں۔۔ مجھے تو لگتا ہے وہ دُنیا میں آئے ہی مجھ سے خدمتیں کروانے۔۔ ہائے امّی۔۔ اتنی زور سے مارا ہے"۔۔ اُس کی چلتی زبان کو زرینہ کے دھموکے نے روکا تھا۔۔ وہ روہانسی ہوتی اپنا بازو سہلا رہی تھی۔۔

"کیوں ہر وقت بچّی کے پیچھے پڑ جاتی ہو زرینہ "۔۔ خدیجہ نے حسبِ عادت اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

"کاش تائی امّی آپ میری امّی ہوتی اور یہ اُن کھڑوس کی امّی"۔۔ وہ زرینہ پر ایک شکوہ کناں نظر ڈالتی وہاں سے چلتی بنی تھی۔۔

"کیا کروں بھابھی اِس کی حرکتوں سے ڈر لگتا ہے۔۔ آپ نے دیکھا نہیں راحم بھی اِس کی حرکتوں سے اکثر نالاں ہی رہتا ہے"۔۔ وہ اپنی ہمیشہ والی پریشانی ظاہر کرتی بولیں۔۔

"یہ ہمارے بچّے ہیں زرینہ۔۔اور راحم چاہے کتنا بھی اِس سے چڑتا ہو تمہیں پتا ہے ناں اُس نے بچپن کے اِس رشتے کو دل سے قبول کیا ہے"۔۔وہ اُنہیں تسلی دیتی سالن کو دیکھنے لگی تھیں۔۔

"بھابھی مرد کے دل سے ایسی پھوہڑ بیوی جلد اُتر جاتی ہے"۔۔اُن کی بات پر خدیجہ نے اُنہیں دیکھا تھا

"اب ایسا بھی نہ کہو میری بیٹی کو۔۔پراٹھا بنانا سیکھ لیا ہے اُس نے مجھ سے۔۔اور تمہیں پتا ہے ناں اِس گھر میں پراٹھا صرف راحم ہی کھاتا ہے۔۔اور کل تم نے دیکھا تھا ناں اُس کے ہاتھ کا وہ ٹیڑھا میڑھا پراٹھا کیسے مزے سے کھا رہا تھا۔۔ورنہ وہ کھانے پینے کے معاملے میں کتنا شور کرتا ہے۔۔اور میری بہو کے ہاتھ کی چائے"۔۔وہ اب ہنسی تھیں۔۔

"اللہ بچائے اُس کبھی بہت زیادہ سفید اور کبھی بہت زیادہ کڑوی چائے سے"۔۔زرینہ نے اب غصّے سے کہا تھا لیکن وہ ہنسی تھیں۔۔

"وہ چائے تو ان دونوں کے والد محترم بھی نہیں پیتے اور وہ کیسے باقاعدگی سے شام کی چائے اُس کے ہاتھ کی پیتا ہے"۔۔اب کے وہ دونوں ہنسی تھیں، وہ دونوں تو کیا راحم حسن کے علاوہ سب ہی ردا سے چائے بنواتے تھے۔۔ دراصل راحم حسن کو کہنا ہی نہیں پڑتا تھا اور نہ ہی ہیر راحم کو۔۔ نجانے کتنے سالوں سے زرینہ نے اُس کی یہ عادت پُختہ کروائی تھی۔۔

سیکھ جائے گی سب اُس کی محبت میں دیکھنا"۔۔خدیجہ نے اُنہیں تسلی دی تھی۔۔

"ایسے سیکھے گی"۔۔اُن کی بات پر وہ سالن کی طرف اشارہ کرتیں آنچ کم کرنے لگی تھیں۔۔ خدیجہ زور سے ہنسی تھیں۔۔

.....

"ہیر...!"ہیر۔۔!"۔۔زرینہ کب سے اُسے آوازیں دے رہی تھیں۔۔

وہ چادر میں سر دیئے ڈھیٹ بنی سوئی پڑی تھی۔۔

"ہیر کی بچّی تمہیں آواز نہیں آرہی کیا۔۔؟؟"۔۔ ردا نے اُس کے سر سے چادر کھینچی تھی۔۔

" آج سنڈے ہے ردا۔۔ تم ہی کچھ اپنی چچی امّی کو سمجھاؤ یار۔۔ میری تو اِس گھر میں کوئی سُنتا ہی نہیں ہے۔۔ ایک ہی دن تو ملتا ہے۔۔ اب ہو گا کوئی کام اُن کھڑوس ہلاکو کا۔۔ قسم سے میری ماں کا بس چلے تو مجھے اُن کی خادمہ بنا دیں۔۔ اتنی نیند آرہی ہے"۔۔ وہ جھنجھلا کر کروٹ بدلتی بولی۔۔ لیکن ادھ کھلی آنکھوں سے جس کا چہرہ نظر آیا تھا وہ ایک دم ہڑبڑا کر اُٹھی تھی۔۔ ردا پتا نہیں کب کمرے سے جا چکی تھی۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُس کے سر پر کھڑا اُسے گھور رہا تھا۔۔

" آ۔۔ آپ۔۔ میں تو"۔۔ وہ دائیں بائیں دیکھتی ساتھ میں ہاتھ مارتی کچھ ڈھونڈنے کی کوشش میں تھی۔۔

"ساری رات اگر جاگ کر تھرڈ کلاس موویز دیکھی جائیں گی تو تمہیں گھر کے لوگ تھرڈ کلاس ولن ہی لگے گے ناں"۔۔ وہ نیچے گرا ڈوپٹہ اُس پر پھینکتا طنزیہ بولا۔۔

"گھر کے لوگ نہیں صرف آپ۔۔ اور آپ بھی تو لیٹ نائیٹ لیپ ٹاپ یوز کرت۔۔۔"۔۔ وہ ڈوپٹہ گلے میں لیتی اپنے کپڑے دُرست کرتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی پر بولتے بولتے نظر اُس کے غضب ناک چہرے پر پڑی تھی وہ زبان دانتوں میں دے گئی تھی۔۔

" آفیس کا کام کرتا ہوں لیٹ نائیٹ۔۔ اور الحمد اللہ صبح فجر بھی پڑھتا ہوں اور اگر دوبارہ سو بھی جاؤں تو ساڑھے آٹھ نو بجے تک اُٹھ بھی جاتا ہوں"۔۔ وہ گھڑی پر نظر ڈالتا اُس کو اچھا خاصا شرمندہ کر چُکا تھا۔۔ جو کہ سوا گیارہ بجا رہی تھی۔۔ وہ الگ بات تھی کہ ہیر انعام کا شرمندہ ہونا ناممکن بات تھی۔۔

"ہاں تو آپ صرف اکیلے مُسلمان نہیں ہیں دُنیا میں۔۔ میں بھی کبھی کبھی فجر پڑھ لیتی ہوں"۔۔ وہ نیچے جُھکی اب اپنے سلیپرز ڈھونڈھ رہی تھی۔۔

"احسانِ عظیم کرتی ہو کبھی کبھی اُٹھ کر"۔۔وہ اُسے دیکھ کر دانت پیستے بولا تھا جو اب تقریباً بیڈ کے نیچے بلکل اندر گھسنے کی کوششوں میں تھی۔۔ شکر ہے اُسے سلیپرز مل گئی تھیں وہ سلیپرز کو پاؤں کے پاس رکھتی سیدھی کھڑی ہوئی تھی۔۔

"روز کالج کے لیے سات بجے اُٹھ جاتی ہوں۔۔ چھٹی کے دن تو ایسا ہو ہی جاتا ہے اب بندہ چھٹی کے دن بھی نہ سوئے تو۔۔"۔۔وہ پیروں میں سلیپرز پہنتی اپنے ہاتھوں سے اپنے بکھرے بال سمیٹتے ہوئے بڑبڑاتی ہوئی واشروم کی طرف بڑھی تھی۔۔

"تمہارے پاس صرف بیس منٹ ہیں۔۔ جلدی سے تکس لے کر کمرے میں آؤ"۔۔وہ حکم دیتا دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔اُس کے بڑھتے قدم بے اختیار رُکے تھے وہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔

"کیا۔۔!!!صرف بیس منٹ۔۔ مجھے فریش ہونے کے بعد ناشتہ بھی بنانا ہے۔۔ آپ کی طرح میرے پاس کوئی ملازمہ خاص نہیں ہے جو چوبیس گھنٹے میرے نخرے برداشت کرے اور پھر وہ کرنا بھی ہے اور۔۔"

"ناشتے سے یاد آیا میرے لیے بھی چائے لے کر آنا"۔۔وہ کہتا ہوا یہ جا وہ جا۔۔

"چائے لے کر آنا ہونہہ !میں اِن کی خادمہ ہی تو ہوں"۔۔اُس نے مارے غصّے کے اپنا ڈوپٹہ دروازے کی طرف پھینکا تھا۔۔ لیکن اُس کی قسمت ہی خراب تھی۔۔

"سنو آکر پہلے میری شرٹ۔۔"۔۔ڈوپٹہ سیدھا اُس کے چہرے کی تواضع کر گیا تھا۔۔اُس نے دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھے تھے۔۔

"تم۔۔"۔۔وہ اپنے چہرے سے ڈوپٹہ ہٹاتا دو قدم آگے بڑھا تھا اِس سے پہلے کہ وہ اُس پر سچ میں حملہ کرتا وہ غڑاپ سے واشروم میں گُھس کر دروازہ بند کر گئی تھی۔۔

اپنے دھڑ دھڑ کرتے دل پر ہاتھ رکھتی وہ خود کو سنبھالنے لگی تھی۔۔

ہیر راحم کی راحم حسن کے غصّے سے جان جاتی تھی، یہ بھی سچ تھا

....

"ردا تمہارے بھائی کو میں کبھی معاف نہیں کروں گی"۔۔وہ دونوں اِس وقت فری پیریڈ میں کالج لان میں بیٹھی تھیں۔۔

"حلانکہ زیادتی میرے بھائی کے ساتھ ہوئی ہے"۔۔ردا نے اُسے دیکھ کر سرد آہ بھری تھی۔۔

"چُپ کر جاؤ بھائی کی چچی۔۔غدار"۔۔اُس نے رجسٹر اُٹھا کر ردا کر سر پر دے مارا تھا۔۔

"تمہارے بھائی نے میر الو میرج کا خواب چکنا چور کر دیا۔۔بندہ ایک آدھ لمبا چوڑا عشق کر لے تب آتا ہے شادی کا اصل مزہ۔۔"۔۔وہ بُرا سا مُنہ بنا کر بولی۔۔

"تم سے عشق کرتا کون۔۔؟؟ یہ بھی تو سوچو۔۔"۔۔ردا کی بات پر اُس نے اُسے خشمگین گھوری سے نوازہ تھا۔۔

"تمہارے بھائی کے لیے میں گھر کی مُرغی دال برابر ہوں ورنہ یہ جو میری آنکھیں ہیں ناں۔۔کوئی اِن کے سحر سے نہ نکل پائے۔۔پھپھو کہتی ہیں میری آنکھیں نشیلی ہیں، بلکل مدھوبالا جیسی"۔۔وہ اِک ادا سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔۔ردا نے ایک نظر اُس کی خوبصورت آنکھوں اور خم دار پلکوں پر ڈالی تھی۔۔لیکن تعریف کرنا تو ان بھائی بہن نے سیکھا ہی نہیں تھا ناں۔۔

"ایسا لگتا ہے چرسی نے ڈوز چڑھائی ہو"۔۔وہ کہہ کر دور ہٹی تھی۔۔

"ردا کی بچّی۔۔سڑیل بھائی کی سریل بہن۔۔تمہیں یاد ہے ناں اسائینمنٹ کی بات پر اُنہوں نے کیا کیا تھا میرے ساتھ۔۔"۔۔وہ اپنا مخصوص جُملہ بولتی ایک سال پہلے کی بات یاد کرنے لگی

....

اُن دونوں نے نیا نیا کالج جانا شروع کیا تھا۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

دونوں نے ہی اُس کے کہنے پر اکنامکس رکھی تھی۔۔ اور پہلا پہلا اسائینمنٹ ملا تھا۔۔ اور اُس نے اعلان کیا تھا کہ اپنے بچپن کے شوہر سے بنوائے گی۔۔ جس پر رِدا نے عقلمندی کا مُظاہرہ کرتے اُسے باز رکھنا چاہا تھا۔۔

"بھائی کبھی نہیں بنائیں گے۔۔ دیکھنا تم۔۔"۔۔ اُس کی بات پر وہ رُکی تھی۔۔

"کیوں جب دُعا کا منگیتر اُس کے آج تک کے سارے اسائینمنٹس بنا سکتا ہے تو وہ تو میرے بچپن کے شوہر ہیں"۔۔ وہ گردن اکڑا کر بولی تھی۔۔ ردا نے اُسے دیکھتے ہوئے افسوس میں سر ہلایا تھا۔۔

وہ اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنی آفیس کی پریزینٹیشنز دیکھ رہا تھا جب وہ اُس کے سر پر جا پہنچی تھی۔۔

"یہ اسائینمنٹ بنا دیں پلیز۔۔ مجھے تو بلکل بھی سمجھ نہیں آ رہا"۔۔ وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتی اُس کے آگے بُک لہراتی اُس کے پاس دھم سے آکر بیٹھی تھی۔۔ راحم نے اُس کے اِس طرح بیٹھنے پر اُسے گھور کر دیکھا تھا پھر لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا تھا۔۔

"اگر لیکچر دھیان سے سُنا جاتا تو یہ کہنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ سے بُک لیتا بولا۔۔ انداز طنزیہ تھا پر ہیر نے غور ہی نہیں کیا۔۔

"جب اسائینمنٹ ہی آپ نے بنانا ہے تو مجھے کیا کرنا تھا لیکچر غور سے سُن کر"۔۔ وہ لوز شیٹ نکالنے کی مصروفیت میں بولی۔۔ راحم نے بُک سے نظر ہٹا کر ابرو اُچکاتے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔۔ لیکن وہ اپنے شاہی فرمان کے بعد لوز شیٹ میں اٹکی ہوئی تھی۔۔

"ایکسکیوز می!!"۔۔ وہ بُک گود میں رکھتا اُسے مُتوجہ کرنے کو اب کے بول پڑا تھا۔۔

"ایک منٹ ناں۔۔ کہاں گئی۔۔ ہاں یہ رہی۔۔ مل گئی"۔۔ وہ لوز شیٹ کو ایسے لہرا کر بولی جیسے ہفتِ کلیم کی دولت مل گئی ہو۔۔

"میں آپ کو ٹاپکس بتا دیتی ہوں آپ بنا دیں۔۔ کوئی جلدی نہیں ہے پرسوں تک کا ٹائم ہے"۔۔ وہ اُس کے چہرے کو دیکھے بغیر اُس کے بلکل قریب بیٹھی اُس کی گود میں رکھی بُک میں لوز شیٹ رکھ رہی تھی۔۔

"ہیر تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ یہ اسائینمنٹ میں بناؤں گا۔۔؟؟"۔۔ وہ تھوڑا پیچھے ہٹتا دونوں بازو سینے پر باندھ کر اُسے دیکھتے ہوئے سُکون سے پوچھ رہا تھا۔۔

"وہ دُعا ہے ناں ہم سے ایک سال سینئیر ہے۔۔ اُس کے سارے اسائینمنٹس اُس کا فیانسے بناتا ہے۔۔ تو آپ تو میرے بچپن کے شوہر ہیں۔۔ آپ کا تو ڈبل فرض بنتا ہے۔۔ اب سے میرے سارے اسائینمنٹس آپ۔۔"۔۔ اُس نے دیکھا ہی نہیں تھا کہ اُس کی بات پر راحم کی پیشانی کے بل گہرے ہوئے تھے۔۔ لیکن جب نظر اُٹھی تو زبان کو بریک لگی تھی۔۔

"جسٹ شٹ اپ ہیر۔۔"۔۔

وہ ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"کیسے کر لیتی ہو تم اتنی بکواس۔۔؟؟۔۔ ردا کو بلاؤ اور دونوں میرے سامنے بیٹھ کر بناؤ اسائینمنٹ شاباش"۔۔ وہ جو اُس کے ڈانٹنے پر ڈر گئی تھی اُس کی بات پر اُس کے مُنہ کے زاویئے بگڑے تھے۔۔

اور وہ دن تھا اور آج کا دن تھا مُحترمہ ہیر انعام اپنے دل کا ارمان دل میں لیے اپنے اسائینمنٹ خود سے بنا رہی تھیں۔۔ لیکن اُس کی مدد کے بغیر ہرگز بھی نہیں۔۔

......

"تائی امّی آج رات بریانی بنا دیں"۔۔ وہ اُن کے گلے میں باہیں ڈالتی بولی۔۔

"شرم تو آتی نہیں تمہیں۔۔ اکیس سال کی ہو گئی ہو۔۔ اور ساس سے کہہ رہی ہو بریانی بنا دیں یہ نہ ہو ساس کی خدمت کر لو"۔۔ زرینہ نے اُسے آڑے ہاتھ لیا تھا۔۔

"ارے ارے زرینہ کیا ہو گیا ہے"۔۔ خدیجہ نے حسبِ عادت اُس کی سائیڈ لی۔۔

"امّی یہ میری تائی امّی ہیں۔۔ یہ ساس واس نہ بولا کریں اِنہیں آپ"۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح خفا ہوئی تھی۔۔

"اور کیا زرینہ یہ تو میری آنکھ کا تارہ ہے"۔۔ اُنھوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"السلام و علیکم"۔۔ وہ زوردار سلام کرتا پاس پڑے صوفے پر آ کر بیٹھا تھا۔۔ زرینہ اور خدیجہ دونوں نے ہی زوردار طریقے سے جواب دیا تھا وہ منمنائی تھی۔۔ زرینہ نے اُسے پانی لانے کا اشارہ کیا تھا۔۔ جسے وہ نظر انداز کرتی مزید خدیجہ سے لپٹی تھی۔۔

"امّی ہاسپٹل چلیے گا کسی آئی اسپیشلسٹ کو دکھادوں گا آپ کو"۔۔ وہ مصروف سے انداز میں ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا بولا۔۔ سب نے ہی حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"کیوں بیٹا۔۔؟؟"۔۔ اب کے ہیر نے بھی اُسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔

"آپ کی آنکھوں کا تارا چیک کروانا ہے"۔۔ اُس کے سنجیدگی سے بولنے پر کچن سے آتی ردا کا قہقہہ زوردار تھا جبکہ خدیجہ اور زرینہ بھی اپنی ہنسی پر قابو نہیں کر پائی تھیں۔۔

"یہ جلتے ہیں تائی امّی آپ کی اور میری مُحبت سے"۔۔ وہ اُسے خونخوار نظروں سے گھورتی بولیں۔۔ خدیجہ زور سے ہنسی تھیں لیکن زرینہ نے اُسے گھوری سے نوازہ تھا۔۔

"اُٹھو تم۔۔ چائے بناؤ رَاحم کے لیے۔۔ تھک کر آیا ہے میرا بچّہ"۔۔ زرینہ نے اُسے ڈانٹ پلائی تھی۔۔ وہ ہونٹوں پر دل جلانے والی مُسکراہٹ سجاتا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔ پر جاتے جاتے اُسے دیکھنا نہیں بھولا تھا۔۔

"ہل چلا کر آتے ہیں یہ آفیس سے"۔۔ وہ زور سے بولتی کچن میں گئی تھی۔۔ زرینہ نے بے ساختہ اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

••••••••

"یہ لیں چائے"۔۔وہ لٹھ مارتی بولتی ہوئی اُس کے کمرے میں آئی تھی پر وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔واشروم سے پانی گرنے کی آواز بتارہی تھی کہ وہ واشروم میں ہے۔۔ تبھی ٹیبل پر رکھا اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

اسکرین پر چمکتے نام کو دیکھ کر وہ جی جان سے ٹھٹکی تھی۔۔

"ناعمہ۔۔"۔۔وہ زیرِلب بولی تھی۔۔ تبھی کسی نے اُس کے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا۔۔

"تمہیں مینرز نہیں ہیں کیا۔۔؟؟"۔۔ہیر نے غصّے سے اُس کی طرف دیکھا تھا لیکن پھر جی جان سے سٹپٹاتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔ لیکن جوابی کاروائی بھی تو ضروری تھی۔۔

"آپ میں مینرز ہیں کیا۔۔؟؟۔۔میرے سامنے آپ ایسے کپڑے پہنے بغیر آگئے ہیں۔۔واشروم کس لیے ہوتا ہے پر نہیں آپ کو تو اپنی باڈی دکھانے کا شوق۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتی راحم نے سختی سے اُس کا رُخ اپنی طرف مُوڑا تھا۔۔

"جسٹ کیپ یور ماؤتھ شٹ"

(اپنا مُنہ بند کرو)

"تم اِس وقت میرے کمرے میں کھڑی ہو۔۔"۔۔وہ اُس کا بازو تھامے اُس کے بلکل قریب بغیر شرٹ کے صرف ٹرؤزر میں کھڑا تھا۔۔

"ہاں تو میں چائے دینے آئی تھی آپ کی باڈی دیکھنے نہیں اور مجھے کوئی شوق بھی نہیں آپ کی باڈی۔۔"۔۔وہ اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتا اُس کا مُنہ بند کرواچُکا تھا۔۔

"تمہاری زبان جو یہ بچپن سے ہی فراٹے بھرتی رہی ہے ناں، اب اِسے بند کرنا سیکھو ہیر راحم، ورنہ اگر میں نے بند کروائی تو اچھا نہیں ہو گا سمجھیں"۔۔ اُس کے بالوں سے ٹپکتا پانی ہیر کے چہرے پر گراتھا۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھے گئی۔۔

اچانک موبائل کے بجنے کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا۔۔ اُس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا تا وہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

"ہاں ناعمہ۔۔ اوہ نہیں یار۔۔ میں کمرے میں نہیں تھا۔۔ ہاں تم آرام سے بات کر سکتی ہو اب مجھ سے"۔۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنے گیلے بالوں کو جھاڑ تا رُخ موڑ چُکا تھا۔۔ ہیر کا سکتا ٹوٹا تھا وہ کمرے سے باہر بھاگی تھی۔۔

"ناعمہ۔۔ آرام سے بات کر سکتی ہو۔۔ ہونہہ! اب کیسے مُنہ سے پھول جھڑ رہے ہیں"۔۔ وہ تپی ہی تو تھی۔

....

وہ گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی جب اچانک اُسے لگا موبائل وائبریٹ ہو رہا ہے۔۔ پہلے تو وہ نظر انداز کر گئی۔۔ لیکن مُستقل ہوتی وائبریشن سے اپنے سونے پر لعنت بھیجتے ہوئے اُس نے ایک دم موبائل پر ہاتھ مارا تھا۔۔ پاس ہی رِدا گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔۔

"اِس وقت کِس کو میری یاد۔۔"۔۔ اُس نے بُرا سامنہ بناتے ہوئے لیٹے لیٹے ہی موبائل آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔۔ اسکرین پر چمکتے نمبر اور ساتھ ہی پونے دو بجاتی گھڑی کو دیکھ کر اُس کے چودہ چھوڑا کیس طبق روشن ہوئے تھے۔۔ وہ سرعت سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

"اُففف اللہ۔۔ اِن کو میرا خیال آہی گیا۔۔ کیا کروں۔۔ کک۔۔ کیا بات کروں گی"۔۔ وہ اسکرین پر نظریں جمائے خود سے بولے جا رہی تھی۔۔ موبائل وائبریٹ ہو ہو کر خاموش ہوا تھا جبکہ وہ ابھی تک دھڑکتے دل کے ساتھ ابھی ایک سال سے اپنی تازہ تازہ دل میں آئی خواہش کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔ جبھی موبائل دوبارہ وائبریٹ ہوا تھا۔۔ اُس نے کانپتے ہاتھوں سے کال ریسیو کی تھی۔۔

"ہے۔۔ہیلو"۔۔وہ ہکلائی تھی۔۔

"کب سے کال کر رہا ہوں کہاں تھی تم"۔۔وہ دھاڑا تھا۔۔اُس کی ناراضگی پر ہیر راحم زندگی میں آج پہلی بار مُسکرائی تھی۔۔

"وہ۔۔وہ۔۔میں سو رہی تھی۔۔"۔۔وہ دھیرے سے بولی تھی۔ لبوں پر مُسکان کِھلی تھی۔۔

"کیوں آج کسی تھرڈ کلاس مووی کو شرف نہیں بخشا گیا تھا کیا"۔۔وہ اپنے مخصوص طنز سے بولا تھا۔۔اُس نے موبائل کان سے ہٹا کر اسکرین کو گھورا تھا۔۔

اچھا باہر آؤ جلدی"۔۔وہ دوبارہ بولا تھا لیکن اُس کے حکم پر ہیر کی دھڑکن رُکی تھی۔۔

"کک۔۔کیوں۔۔؟؟"۔۔وہ پھر ہکلائی تھی۔۔

"کیونکہ میں باہر کھڑا ہوں۔۔دروازہ کھولو جلدی بیوقوف لڑکی"۔۔وہ تپ کر بولا تھا۔۔

"توبہ ہے یہ کِس طرح سڑیل انداز میں بُلا رہے ہیں مجھے۔۔"۔۔اُس نے دل میں سوچا تھا۔۔

"اب کیا مُراقبے میں چلی گئی ہو۔۔پاپا آجائیں گے دروازہ کھولو ایڈیٹ"۔۔وہ اب چیخا تھا۔۔وہ ہڑبڑا کر ایک دم بیڈ سے اُٹھ گئی تھی۔۔

"رِدا سو رہی ہے اگر وہ جاگ گئی تو۔۔میں اُس سے کیا کہوں گی۔۔اگر اُس نے پوچھا کہ میں اِس وقت کیا کرنے گئی تھی باہر۔۔اور اگر اُس نے مجھے آ۔۔آپ کے ساتھ۔۔"۔۔وہ شرمیلے لہجے میں بولتی جا رہی تھی لیکن وہ ایک دھاڑ سے اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

"ہیر رر۔۔تم دروازہ کھول رہی ہو یا۔۔"

"آ رہی ہوں۔۔"۔۔اُس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔

"توبہ ہے۔۔رومینس کرنے بُلا رہے ہیں یا قتل کرنے"۔۔وہ موبائل کان پر رکھے رکھے ہی بڑبڑا رہی تھی۔۔راحم کی آنکھیں وا ہوئی تھیں

"کیا بول رہی ہو تم ذرا اونچا بولو"۔۔وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

"میں پوچھ رہی تھی کہ یہاں تو آپ ہیں ہی نہیں"۔۔وہ کمرے کا دروازہ کھول کر دائیں بائیں دیکھتی بولی تھی۔۔

"کہاں ہو تم۔۔؟؟۔۔نظر تو مجھے بھی تم نہیں آرہی ہو"۔۔وہ جھنجلا کر پوچھ رہا تھا۔۔

"میں اپنے کمرے کے باہر"۔۔وہ شرمیلے لہجے میں بولی تھی۔۔راحم نے دانت پیستے ہوئے اپنے سر میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔لیکن مُحترمہ ہیر راحم نے اپنا شرمیلا پن جاری رکھا تھا۔۔

"دیکھیں آ۔۔آپ کو جو کام ہے صبح کر لیجیئے گا ناں۔۔اِس طرح راتوں کو ملنا اچھی بات نہیں ہوتی اور اگر امّی نے۔۔"۔۔وہ جوں جوں بولتی جارہی تھی بات کو سمجھتے ہوئے راحم کے چہرے کا رنگ خطرناک حد تک سُرخ ہوتا جارہا تھا۔۔

"جسٹ شٹ اپ ہیر۔۔!!!"۔۔وہ اپنی پوری قوت سے دھاڑا تھا۔۔اُس کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا۔۔

"ایڈیٹ ہو تم۔۔اپنا ننھا سا دماغ فلحال اپنی پڑھائی میں لگاؤ اور باہر آکر مین گیٹ کھولو"۔۔وہ دُرشت لہجے میں اُس کا دماغ ٹھیک کر چکا تھا۔۔

"آ۔۔آرہی ہوں"۔۔وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیاں اُتر گئی تھی۔۔

"میری عقل گھانس کھانے گئی تھی جو اِن سڑیل سے رومینس کی اُمید رکھی"۔۔اُس کے قدموں کے ساتھ اُس کی زبان بھی فراٹے بھر رہی تھی۔۔جب کہ اُس کی بڑبڑاہٹ کو سُنتا روڈ پر کھڑا راحم پیچ و تاب کھا رہا تھا۔۔اُس نے تیزی سے مین گیٹ کھولا تھا۔۔چوکیدار چُھٹی پر تھا۔۔آج راحم اور اُس کے بچپن کے دوست فواد کا اپنے کچھ

پُرانے دوستوں کے ساتھ مووی وغیرہ کا پلان تھا جس کے باعث دیر ہو گئی تھی۔۔ فواد اُسے روڈ پر اُتار کر چلا گیا تھا جبکہ راحم حسن اپنی بچپن کی بیوی کی بیوقوفی کے ہاتھوں پچھلے دس گیارہ منٹوں سے روڈ پر کھڑا اپنا آدھا کلو خون تو جلا ہی چُکا تھا۔۔ اندر داخل ہوتے ہی اُس کی نظر ہیر کے پیروں پر پڑی تھی وہ ننگے پیر تھی۔۔ اُس نے لب بھینچے تھے۔۔

"سلیپرز کہاں ہیں تمہارے۔۔؟؟۔۔"۔۔ پیروں سے ہوتے اُس نے اُس کے بے ترتیب سراپے پر نظر ڈالی تھی۔۔ سلیپرز کے ساتھ حسبِ عادت وہ ڈوپٹے سے بھی بے نیاز تھی۔۔ کُھلے بال بکھرے ہوئے کچھ شانوں پر کچھ پُشت پر پڑے تھے۔۔ وہ پلٹ کر آگے چل دی تھی۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح راحم حسن کے ضبط کا امتحان لینے ایسے ہی بے ترتیب حُلیے میں بھاگی چلی آئی تھی۔۔

"تم میں مینرز نام کی کوئی چیز ہے ہیر یا نہیں۔۔ ایسے ہی اُٹھ کر آگئی ہو بیڈ سے"۔۔ وہ اُس کے پیچھے آتا غصّے سے پوچھ رہا تھا۔۔ وہ پلٹی تھی۔۔ اُسے اپنے پیروں سے لے کر سر کو گھورتا پا کر وہ بھی تپی تھی۔۔

"نہیں تو آپ رُک جاتے یہیں روڈ پر ایک دو گھنٹے مزید میں پارلر سے ہو کر آجاتی آپ کے لیے دروازہ کھولنے۔۔ ایک تو نیند خراب کر کے میرے ارمانوں پر خاک ڈال دی اُوپر سے مجھے ہی سُنا۔۔"۔۔ اُس کی بات پر راحم کا چہرہ خطرناک حد تک بگڑا تھا۔۔

"گُڈ نائٹ۔۔ آپ بھی سو جائیں"۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ اُسے دو ہاتھ جڑ ہی دیتا وہ ایک دم پلٹ کر بھاگی تھی۔۔

"ایڈیٹ"۔۔ وہ زیرِ لب بولتے ہوئے لاؤنج کا دروازہ بند کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔

....

"ہم لوگ دو دنوں میں آجائیں گے"۔۔ خدیجہ نے اُسے گلے لگایا تھا۔۔

"پر تائی امی ہمیں اتنے بڑے گھر میں ڈر لگے گا"۔۔ وہ اُداسی سے بولی تھی۔۔

"ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔ راحم ہے ناں تم لوگوں کے پاس اور اپنے گھر میں کس کو ڈر لگتا ہے"۔۔ زرینہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"امّی آپ کو نہیں پتا یہ کبھی کبھی اتنی دیر سے آتے ہیں۔۔ اُس دن تو رات دو بجے مجھے دروازہ کھولنے کے لیے کال۔۔"۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتی ردا نے اُسے ٹھوکا مارا تھا اُس کی نظر سیدھی خود کو خشمگین نظروں سے گھورتے راحم پر پڑی تھی۔۔ اُس نے حسبِ عادت زبان دانتوں میں دبائی تھی۔۔

"میں نے راحم کو سختی سے کہہ دیا ہے۔۔ راحم خبر دار جو آفیس سے آنے کے بعد گھر سے باہر نکلے ہو تم"۔۔ خدیجہ نے وہیں سب کے سامنے بیٹے کو ڈانٹا تھا۔۔

"آپ حکم کریں امّی میں آفیس ہی نہیں جاتا۔۔ آپ کی لاڈلی کے روم کے باہر کُرسی رکھ کر بیٹھ جاتا ہوں۔۔ یعنی کہ حد ہے"۔۔ وہ تپا ہی تو تھا۔۔

"کب بڑی ہو گی تم"۔۔ زرینہ نے اب اپنی بیٹی کو گھورا تھا۔۔ اُس نے ہمیشہ کی طرح خدیجہ کے مہربان وجود میں پناہ ڈھونڈی تھی۔۔

"زرینہ ہر وقت نہ میری بچّی کے پیچھے پڑی رہا کرو۔۔ یہ راحم بھی کم نہیں ہے۔۔ اور راحم خبر دار جو میری بچیوں کو ڈانٹا ہے تم نے"۔۔ وہ اُس کو لاتعداد ہدایات دیتیں دروازے تک آئی تھیں۔۔ وہ اُس کو گھور کر رہ گیا تھا۔۔

"اب چلو بھی۔۔ فلائیٹ نکل جائے گی"۔۔ حسن صاحب کے کہنے پر سب ہی گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔

اُن کے خاندان میں فوتگی ہو گئی تھی۔۔ سو سارے بڑے دو دنوں کے لیے شہر سے باہر جا رہے تھے۔۔

....

"ردا کوئی ہارر مووی لگاؤ"۔۔ وہ تکیے کو گود میں لیتے ہوئے مزے سے بولی۔۔

"اور ہاں یہ لائٹ بند کر دو۔۔ کُھلی لائٹ میں ہارر مووی دیکھنے کا فائدہ"۔۔ ہیر صاحبہ مووی شروع ہونے سے پہلے بے فکری سے بولیں۔۔

"یار سب سے زیادہ ڈرتی بھی تم ہو پھر۔۔ دیکھ لو"۔۔ ردا نے مووی لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں تم تو جیسے اِس سنسان سڑک پر ریس لگاتی ہو روز"۔۔ وہ اسکرین پر نظر آتی گُھپ اندھیرے میں ڈوبی سڑک کو دیکھتے ہوئے بولی جو کہ اب گھنے خطرناک جنگل کو جا رہی تھی۔۔

"سنو ہیر"۔۔ پانچ منٹ ہی گُزرے تھے ابھی، ردا کی کپکپاتی ہوئی آواز آئی تھی۔۔

"ہمم۔۔ بب۔۔ بولو"۔۔ وہ خود پر بلینکٹ کھینچ کر اپنی آواز پر قابو پاتی بولی۔۔

"یار آگے کر دوں۔۔؟؟۔۔ جلدی مووی ختم ہو جائے گی ناں ڈیڑھ تو بج ہی رہا ہے"۔۔ ردا نے نادر مشورہ دیا۔۔

"ہاں میرا بھی یہی خیا۔۔ آ۔۔ آ"۔۔ جُملہ پورا کرنے سے پہلے ہی وہ چیخی تھی۔۔ ردا اُس سے زیادہ چیخی تھی۔۔ وہ ایک دوسرے سے چمٹی تھیں۔۔

"کیا کر رہی ہو۔۔!!"۔۔ ردا نے اُسے گھورا تھا

"یہ کیا تھا۔۔؟؟"۔۔ ہیر ابھی بھی کانپ رہی تھی۔۔

"میرا ہاتھ تھا اُلو"۔۔ ردا کی خود کی جان ہوا ہوئی تھی۔۔ ہیر اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔

"اپنے ہاتھ اپنے پاس رکھو ناں"۔۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی ردا کو اُس سے زیادہ گھور کر بولی۔۔

"یہ لائٹ بند کرنے کا مشورہ تمہارا تھا ناں۔۔ جاؤ آن کرو"۔۔ ردا نے اُسے گھورا تھا۔۔

"کیوں ایویں میں۔۔ میں نہیں اُٹھ رہی"۔۔ وہ خود میں سمٹتی بولی۔۔ جیسے نیچے پاؤں رکھتے ہی کسی نے اُس پر حملہ ہی تو کر دینا تھا۔۔

"بند کرو یار صبح دیکھیں گے اینڈ۔۔ ٹائم دیکھو دو بج رہے ہیں"۔۔ ہیر نے بلینکٹ ناک پر رکھتے خود کو لاپرواہ ظاہر کرنا چاہا تھا۔۔

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔۔ سو جاتے ہیں۔۔ صبح پینو بھی جلدی آجاتی ہے"۔۔ ردا نے ساری بات کام والی پر ڈالی۔۔ جو ساڑھے دس بجے تک آتی تھی۔۔ اُس نے ٹی وی آف کیا تھا۔۔

جب باہر سے کچھ گرنے کی آواز آئی تھی۔۔ سناٹے میں آواز گونجی تھی

"ام۔۔ می ی ی"۔۔ دونوں ایک دوسرے پر گری تھیں۔۔

"یہ کک۔۔ کیا تھا ہیر۔۔۔؟؟؟"۔۔ ردا اُس سے چمٹی تھی۔۔

"مجھ۔۔ مجھے کیا پت۔۔ پتا۔۔؟؟؟"۔۔ وہ اُس سے زیادہ بے ہوش ہونے کو تھی۔۔ نیچے سب بڑوں کے کمرے تھے۔۔ جو کہ اِس وقت خالی تھے۔۔ اور اوپر اُن کا اور راحم کا۔۔

باہر سے کسی کے چلنے کی آواز آئی تھی۔۔

"رِد۔۔ رِد۔۔ ا۔۔"۔۔ اُس کے گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔۔

"سُن۔۔ سُنو ہیر مجھے واشروم جانا ہے"۔۔ ردا نے اپنی مُشکل بیان کی۔۔

"خبردار جو یہاں سے ہلی ہو تم"۔۔ ہیر نے مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"پلیز ہیر میرے ساتھ چلو تم یہاں باہر کھڑی ہو جانا پلیز"۔۔ رِدا کی منت پر وہ بڑی مُشکلوں سے بیڈ سے اُتری تھی۔۔ ابھی ردا نے واشروم میں میں جاکر تھوڑا سا دروازہ بند کیا ہی تھا جب اُس کی نظر کھڑکی پر پڑی تھی۔۔ اسٹریٹ لائٹ کی پیلی سے روشنی بند کھڑکی پر عجیب سی ہیبت پیدا کرتی اُس کے خوف میں مزید اضافہ کر گئی تھی۔۔

ردا کو وہیں چھوڑ کر بغیر سوچے سمجھے وہ باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔رُخ اپنے بچپن کے شوہر کے کمرے کی طرف تھا۔۔

....

وہ ابھی پانچ منٹ پہلے نیچے سے پانی پی آیا تھا۔۔پھر لیپ ٹاپ کھول کر کام کرنا چاہا تھا لیکن تھکن اور نیند کے باعث وہ مزید کام پر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔۔

لیپ ٹاپ رکھ کر ہمیشہ کی طرح وہ ٹانگیں سیدھی کرتا اپنے ہاتھ پیچھے کی طرف لے جا کر اپنے اکڑے جسم کو ڈھیلا کر رہا تھا، جب اُس کی چیخ پر وہ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔۔پھر ایک دم اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

ابھی وہ اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا جب دھاڑ سے دروازہ کھول کر آتا وجود اُس سے لپٹا تھا۔۔

"بھ۔۔بھوت۔۔نی۔۔نیچے بھی بھ۔۔بھوت ہے اور ہمارے رو۔۔روم کی ونڈو کے پا۔۔پاس۔۔بھی"۔۔وہ حیران پریشان خود سے لپٹے اُس کے کانپتے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔جو اُس میں گھسے جا رہی تھی۔۔

"کیا بچپنا ہے ہیر۔۔"۔۔وہ جیسے ایک دم ہوش میں آیا تھا۔۔بازو سے پکڑ کر اُسے خود سے ہٹایا تھا۔۔

"وہاں بھ۔۔بھوت ہے۔۔وہ سس۔۔سب کے سس۔۔سر کا۔۔کاٹ رہا ہے"۔۔وہ جملہ پورا کرنے سے پہلے دوبارہ اُس سے لپٹی تھی۔۔

"ہوش میں آؤ۔۔بچّی ہو تم"۔۔وہ دُرشتگی سے اُسے بازو سے پکڑتا خود سے ہٹا گیا تھا۔۔

ہیر انعام کی لاپرواہی ہمیشہ ہی بیچارے راحم حسن کے ایمان کو کسی نہ کسی امتحان میں ڈال دیتی تھی۔۔لیکن ایک اور اُفتاد چیختی ہوئی اندر آئی تھی۔۔

"بھائی۔۔وہ۔۔وہ بھوت ہیر کو لے گیا بھائی۔۔ہیر کو لے گیا۔۔"۔۔اُس کے چیخنے پر ہیر بھی چیختی ہوئی دوبارہ اُس سے لپٹی تھی۔۔اور محترمہ ردا حسن صاحبہ بھی زور سے آکر اپنے بھائی سے چمٹی تھیں۔۔

راحم حسن نے نظریں نیچے کرتے خود سے چمٹے دونوں کانپتے وجود کو دیکھتے اپنا سر پیٹا تھا۔۔

....

وہ پچھلے پانچ منٹ سے اُن کو سمجھا رہا تھا نیچے وہ ہی گیا تھا پانی پینے۔۔ اور اُس کے ہی ہاتھ سے اسٹیل کی پلیٹ گری تھی۔۔ پر دونوں ہی کانوں میں روئی ڈالے بیٹھی تھیں۔۔

"اور جو ہمارے روم کی کھڑکی پر بھوت ہے وہ۔۔؟؟۔۔ وہ بھی کیا آپ تھے۔۔؟؟"۔۔ ہیر کی بات پر اُس نے ایک لمحے کو آنکھیں اور مُٹھی دونوں ساتھ بند کرتے دانت پیسے تھے۔۔ اُس کی بات پر ردا کے چودا طبق روشن ہوئے تھے۔۔

"ہمارے کمرے میں بھوت تھا اور تم مجھے وہیں چھوڑ آئی تھی ہیر"۔۔ ردا کو انتہائی صدمہ ہوا تھا

"ہاں تو خود کو بچاتی تب ہی تو تمہیں ریسکیو کرنے آتی ناں"۔۔ اُس کی چالاکی پر دونوں بہن بھائی نے اُس داد دی تھی۔۔

"لیکن تم مجھے۔۔"۔۔ ردا اتنے آرام سے اُسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

"اسٹاپ اِٹ بوتھ آف یو"۔۔ اُس کی دھاڑ پر دونوں خاموش ہوئی تھیں۔۔

"میرے پاس مزید دماغ نہیں ہے تم لوگوں پر کھپانے کے لیے۔۔ چلو میں تم دونوں کو روم تک چھوڑ آتا ہوں"۔۔ وہ دونوں کو دیکھتا صوفے سے اُٹھا تھا پر دونوں ہی اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں تھیں۔۔ وہ دونوں ہی اُس کے تکیے سے ٹیک لگائے ٹانگیں سُکیڑے بلینکٹ میں دبکی بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

"تم دونوں سے بول رہا ہوں اُٹھو"۔۔ وہ اب قدرے اُونچی آواز میں بولا تھا لہجے میں بیزاری پنہا تھی۔۔

"ہرگز نہیں۔۔ میں آج یہیں سوؤں گی"۔۔ ہیر نے اُس کے تکیے پر سر رکھا تھا۔۔ راحم نے آنکھیں پھاڑ کر اُسے گھورا تھا۔۔ ردا کیوں پیچھے ہٹتی زور زور سے اثبات میں سر ہلاتی اُس کے نزدیک ہوئی تھی۔۔

"تم دونوں کا دماغ ٹھیک ہے۔۔؟؟۔۔ میں کہاں سوؤں گا پھر۔۔ اُٹھو میرے بیڈ سے "۔۔ وہ ہیر کے سر پر جا کر چیخا تھا۔۔

"آپ پلیز صوفے پر سو جائیں ناں ایک رات سے کیا ہو جائے گا۔۔"۔۔ ہیر نے بلینکٹ سے ذرا سا سر نکال کر مشورہ دیا تھیں۔۔

"پلیز بھائی ایک رات کی تو بات ہے "۔۔ اب کے ردا بھی بھائی کو دیکھ کر منت بھرے لہجے میں منمنائی تھی۔۔

ابھی وہ ٹھیک طرح سے بہن کو گھور بھی نہیں پایا تھا جب اپنی بچپن کی بیوی کی بات سُن کر اُس کے غصّے کے گراف میں مزید اضافہ ہی ہوا تھا۔

"ایک نہیں دو راتیں۔۔ تائی امّی نے کہا تھا وہ لوگ پرسوں آئیں گے "۔۔ راحم نے گہرا سانس لیے خود پر قابو پایا تھا۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم دونوں یہاں سو جاؤ۔۔ میں تم دونوں کے روم میں سو جاتا ہوں "۔۔ وہ کمالِ بے نیازی سے کہتا دروازے کی طرف بڑھا تھا، جب وہ ایک دم سے جمپ مار کر اُٹھتی اُس سے پہلے دروازے پر پہنچی تھی۔۔ پھر بڑے آرام سے دائیں بائیں ہاتھ پھیلا کر اُس کا راستہ روکا تھا۔۔

"ہٹو آگے سے ہیر "۔۔ ہمیشہ کی طرح اُس کے خود سے لاپرواہ بغیر ڈوپٹے کے وجود سے نظریں چُرائے وہ غصّے سے بولا تھا۔۔

"ہمیں ڈر لگ رہا ہے۔۔ اور آپ اگر آج کی رات نہیں بلکہ یہ دو راتیں ہمارے ساتھ سو جائیں گے تو آپ کا کیا چلا جائے گا"۔۔ وہ آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی بولی تھی۔۔

"اُففف"۔۔ راحم نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے دانت پیستے ہوئے خود کو ٹھنڈا کرنا چاہا تھا۔۔

"چلو پھر میرا بیڈ خالی کرو۔۔"۔۔وہ اُس پر ایک گہری نظر ڈالتا پلٹا تھا۔۔پر ہمیشہ کی طرح وہ اُس کی اِن نظروں سے انجان تھی۔۔

"پھر ہم کہاں جائیں گے۔۔؟؟"۔۔اُس نے پیچھے سے دُہائی دی تھی۔۔

"ایک صوفے پر دوسری نیچے کُشنز پر"۔۔وہ اپنا بلینکٹ ٹھیک کرتا بولا۔۔

"کوئی نہیں میں اکیلی نہیں سوؤں گی"۔۔وہ اب زور سے بولی تھی۔۔

"میرے اور اپنی اِس بہادر دوست کے ہوتے ہوئے بھی تم اکیلی ہو۔۔؟؟"..راحم سے اب اپنا غصّہ کنٹرول کرنا مُشکل ہوا تھا۔۔ردا کو اب اپنے بھائی کے تیور خطرناک لگے تھے۔۔

"ہیر ہم دونوں یہاں کُشنز پر سو جاتے ہیں کوئی بات نہیں"۔۔ردا نے کُشنز ملا کر جگہ بنانی چاہی تھی۔۔ہیر کا مُنہ بن گیا تھا۔۔وہ اُن کا بلینکٹ لینے اُن کے کمرے میں گیا تھا۔۔

"ہم دونوں اتنے سے کُشنز پر سوئیں اور خود یہ راجہ بن کر پورے بیڈ پر سوئیں گے"۔۔وہ اُن کا بلینکٹ لیے واپس آرہا تھا جب اُس کی بات پر اُس کا دل اپنا سر ہی توپیٹنے کا چاہا تھا۔۔

"تو تم ایسا کرو، اتنے بڑے بیڈ پر اُن کے ساتھ لپٹ کر سو جاؤ۔۔ڈر بھی نہیں لگے گا"۔۔لیکن پھر رِدا کی بات پر اُس کے لبوں پر مُسکراہٹ دوڑی تھی۔۔۔بے اختیار راحم نے اندر آتے ہوئے اُس کے چہرے کو کھوجا تھا جہاں پھیلے رنگ اُس کے دل کو عجیب سا لطف بخش گئے تھے۔۔

"بکو مت۔۔بدتمیز۔۔بے ہودہ۔۔بے شرم"۔۔وہ اُس کو چُٹکی کاٹتی بولی لیکن راحم کو اندر آتے دیکھ کر اُسے اپنا چہرہ تپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"تم لوگوں نے سونا ہے یا چھوڑ آؤں تم دونوں کو روم میں"۔۔وہ بلینکٹ کُشنز پر پھینکتا اب کے سنجیدگی سے دونوں کو گھور کر بولا۔۔

"اِس کو چھوڑ آئیں"۔۔ ہیر نے رِدا کو گھور کر بلینکٹ خود پر لیا تھا۔۔ وہ دائیں بائیں سر ہلاتا بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔۔

"اوہ یعنی کے تمہارا پورا پورا پلان ہے، میری بات پر عمل کرنے کا۔۔ مجھے بھیج کر۔۔ آہ۔۔ ائی امّی"۔۔ اُن دونوں کے مذاق پر وہ حیران ہوتا بیڈ پر لیٹا تھا۔۔ جب رِدا کے مُنہ سے عجیب سے آوازیں برآمد ہوئی تھیں۔۔

"میری بات سُنو تم دونوں۔۔ میں نے اب تم دونوں کو لاؤنج میں پھینک دینا ہے سیریسلی"۔۔ اُس کی بھاری آواز پر دونوں ہی ساکت ہوئی تھیں۔۔

....

"سنو رِدا۔۔"۔۔ رات کے نجانے کون سے پہر اُس کی آنکھ کُھلی تھی۔۔ خود کو نامانوس جگہ پر دیکھ کر اُس کا ڈر پھر سے عود آیا تھا۔۔ اُسے پھر سے وہ بھوت یاد آیا تھا۔۔ جو کسی ماہر قصائی کی طرح سب کے سر کاٹ کر فُٹ بال کی طرح اُنہیں دور پھینکتا بڑے بڑے قہقہے لگاتا تھا۔۔

"رِدا کی بچّی"۔۔ اب کے اُس نے رِدا کا بازو ہلایا تھا پر وہ گہری نیند میں تھی۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ہیر۔۔؟؟"۔۔ نیند میں ڈوبی بھاری آواز یقیناً رِدا کی ہرگز نہیں تھی۔۔

وہ اُس کی طرف رُخ کرتی اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔۔ وہ بیڈ پر ٹھوڑی ٹکاتی معصومیت سے بولی تھی۔۔

"سو جاؤ۔۔ میں یہیں ہوں"۔۔ راحم پر نیند کا غلبا تھا۔۔

"آپ یہاں اِس سائیڈ پر سو جائیں پلیز"۔۔ وہ بیڈ پر اپنی سائیڈ پر ہاتھ مارتی بولی۔۔ لیکن وہ سو چُکا تھا۔۔

"سُنیں ناں پلیز"۔۔ اُس نے بیڈ پر زور سے ہاتھ مار کر پُکارا تھا، وہ ہڑبڑا کر اُٹھا تھا۔۔

"اِس سائیڈ پر سو جائیں ناں پلیز"۔۔ وہ اب کے نم لہجے میں بولی تھی۔۔

"کیا مُصیبت ہو تم۔۔ آدھی رات کو بھی چین نہیں لینے دیتی"۔۔ وہ نیند میں اُسے لتاڑ تا وہیں سے اُس کے پاس سرکا تھا۔۔ اُس نے اتنی زور سے لیٹے لیٹے ہی بیڈ پر جگہ بدلی تھی کہ وہ ڈر کے مارے تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔۔

"اب سو جاؤ یا تمہیں اپنے پاس سُلا کر تمہارا ڈر ختم کروں۔۔؟؟"۔۔ وہ نیند اور غصّے میں بولتا اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔

"نن۔۔ نہیں"۔۔ وہ ایک دم سے اپنے بلینکٹ میں چُھپی تھی۔۔ جیسے وہ سچ میں اُسے وہیں سے دبوچ لے گا۔۔

....

"ہیر اُٹھو دس بج رہے ہیں۔۔"۔۔ رِدا نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

"سونے دو رِدا کی بچّی۔۔ قسم سے ساری رات نہیں سوئی"۔۔ وہ کروٹ بدلتی مُنہ ہی مُنہ میں بُدبُدائی تھی۔۔ رِدا اُسے گھورتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی تھی نظر سیدھی اوپر بیڈ پر پڑی تھی۔۔

وہ بیڈ کی سائیڈ پر بلکل اُن کے پاس سو رہا تھا۔۔ اُسے یاد آیا رات وہ راحم کو ادھر سونے کا کہہ رہی تھی۔۔

وہ اپنے بھائی پر افسوس کرتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

سوا دس بجے وہ پھر آئی تھی۔۔ دونوں کی پوزیشن میں کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔۔ وہ ایک نظر دونوں پر ڈالتی نیچے چلی گئی تھی۔۔

....

اپنے چہرے پر پڑنے والی نامانوس چیز پر اُس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولی تھی وہ بند آنکھوں سے انگڑائی لے رہی تھی اور وہ ہیر کا ہاتھ ہی تھا جو اُس کے چہرے سے لگا تھا۔۔

"کب تمیز آئے گی تمہیں ہیر۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کا ہاتھ دباتا جھٹک کر بولا۔۔ اپنے قریب سے اُس کی آواز سُن کر اُس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھی۔۔ تب تک وہ تفصیلی اُس کا جائزہ لیتا نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی کسی دن مروائے گی مجھے"۔۔اُس نے بے ساختہ اُس کے صبح کے انوکھے روپ سے آنکھیں چُرائی تھیں۔۔

"آ آ آ۔۔کتنی زور سے ہاتھ دبایا ہے میرا"۔۔وہ چیختی ہوئی کُشنز پر آلتی مارتی بیٹھ کر اپنا ہاتھ دبانے لگی۔۔

"ہا۔۔ہائے۔۔باجی جی۔۔غضب ہو گیا۔۔رُخصتی کر دی آپ دونوں کی۔۔پینوں کو نہیں بُلایا"۔۔ہاتھ میں تھاما جھاڑو احتجاجاً نیچے فرش پر پھینکا گیا تھا۔۔

وہ دونوں ہی حیران پریشان ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھ کر اب پینو بیگم کی آنکھوں میں آنسو دیکھ رہے تھے۔۔

"پین۔۔پینو۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟؟۔۔پہلے ہمارے کمرے کی صفائی کر دو"۔۔رِدا نے پیچھے سے آکر تیزی سے کہا تھا۔۔

وہ اُن دونوں کو جیسے سوتا چھوڑ گئی تھی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ پینو ایسا کچھ دیکھے اور اُس کو مِنی ہارٹ اٹیک ہوتا۔۔لیکن وہ لیٹ ہو چکی تھی۔۔

"ہاں پہلے جھاڑو سے اِن کے کمرے کا بھوت نکال دو۔۔ورنہ مزید پتا نہیں کتنے دن میری جان عذاب میں آئے گی"۔۔وہ اپنے ہاتھوں سے بکھرے بال سمیٹتا بیڈ سے اٹھنے لگا تھا۔۔ہیر نے اُسے گھورا تھا۔۔

"ہیر باجی میں کبھی آپ کو معاف نہیں کرنے والی رُخصتی کروالی مجھے یعنی پروین بانو کو نہیں بُلایا"۔۔وہ پھر سے رونے کو تھی،راحم کی پیشانی پر بل پڑے تھے،اِس سے پہلے کہ وہ پینو بیگم کی طبیعت صاف کرتا رِدا فوراً سے آگے آئی تھی۔۔

"اِدھر میرے ساتھ آؤ پینو تم"۔۔رِدا اُسے کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گئی تھی۔۔

"رُخصتی ہوئی ہوتی تو کیا میں نیچے سوتی۔۔اور یہ راجہ بن کر اکیلے بیڈ پر سوتے"۔۔وہ حسبِ عادت دائیں بائیں اپنا ڈوپٹہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔جو کہ اِس بار راحم کو بھی نہیں ملا تھا وجہ وہ بنا ڈوپٹے ہی بھاگی آئی تھی۔۔راحم نے اُس کی

بات پر ایک لمحے کو آنکھوں کو بند کر کے کھولا تھا۔۔ لیکن رِدا کو دروازے پر دیکھ کر اُس نے خود پر قابو پایا تھا، ورنہ جو جواب وہ اُسے دینے والا تھا وہ ضرور محترمہ ہیر راحم کے چھکے چھڑا جاتا۔۔

"ناشتہ بناؤ، پندرہ منٹ میں آرہا ہوں"۔۔ وہ بگڑے تیوروں سے کہتا وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا۔۔

رِدا نے اُس کی طرف اُس کا ڈوپٹہ پھینکا تھا۔۔

"پندرہ منٹ بھائی۔۔؟؟"۔۔ اُس نے اپنی شامت ہی بُلائی تھی۔۔

"تم دونوں کی بیوقوفی میں فجر نکل گئی ہے میری۔۔ قضا پڑھ کر آؤں گا۔۔ اور خود کو تیار کر لو تم دونوں"۔۔ وہ دونوں پر سخت نظر ڈالتا واشروم میں غائب ہوا تھا۔۔

اُس کے موڈ پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔

"کلاس تو پکی ہے ہماری۔۔ پر پراٹھا تم بنانا، میرا پراٹھا دیکھ کر وہ ہم دونوں کو رات والے بھوت کے گھر چھوڑ آئیں گے"۔۔ رِدا نے کُشنز سے اپنا بلینکٹ تہہ کرتے اُس سے کہا تھا۔۔

"شُکر ہے تائی امّی نے مجھے پراٹھا سکھا دیا تھا"۔۔ اُس نے سر اُٹھا کر شُکر کرتے راحم کا بلینکٹ تہہ کیا تھا۔۔

....

راحم نے جو اُن کے ساتھ کیا وہ کچھ گُزری رات کا اور کچھ آنے والی رات کا بدلہ تھا کیونکہ وہ دونوں پہلے ہی اعلان کر چکی تھیں ایک اور رات اُس کے کمرے میں سونے کا۔۔

پینو عُرف پروین بانو کو رِدا نا چاہتے ہوئے بھی اپنی اور ہیر کی بزدلی کی کہانی سُنا کر مطمئین کر چکی تھی۔۔

لیکن پندرہ سالہ پروین بانو عرف پینو نے بھی اُنہیں تھوڑا اور ذلیل کرنا اپنا فرض سمجھا تھا۔۔

"باجی جی یہ سب مذاق ہوتا ہے۔۔۔ اصل میں تھوڑی یہ بھوت ہوتا تھا۔۔ یہ ہماری طرح انسان ہی ہوتا ہے، میرا تین سال کا بھائی بھی نہیں ڈرتا اِن میک اپ والے بھوتوں سے"۔۔ اُس کی بات پر راحم نے ناشتے سے ہاتھ روک کر جن نظروں سے اُنہیں دیکھا تھا دونوں کا جی چاہا اپنے ساتھ ساتھ پینو کو بھی زمین میں دبا دیں۔۔

اللہ کے کرم سے اگلے دن سب بڑے خیر سے آئے تھے۔۔ راحم حسن نے سُکھ کا سانس لیا تھا۔۔

....

"تمہیں کیوں اتنی نیند آرہی ہے۔۔؟؟"۔۔اُس نے اپنے اُوپر گرتی بینش کو ایک دھموکا جڑتے خود سے دور کیا تھا۔۔ دوسرا پیریڈ اُن کا فری تھا۔۔

"ہائے یار کیا بتاؤں۔۔ فیضان میرے منگیتر۔۔ رات کو سونے ہی نہیں دیتے۔۔ جب تک منٹس ختم نہیں ہوتے مجھے جگائے رکھتے ہیں"۔۔ بینش نے ایک آہ بھری تھی۔۔ ہیر نے شکوہ کناں نظروں سے رِدا کو دیکھا تھا۔۔ وہ اُسے اُس رات کا قصہ سُنا چکی تھی۔۔

"میں اپنے فیانسے کی کیا بتاؤں۔۔ گھر آئے تھے پرسوں۔۔ امی سے چُھپ کر مجھے اتنی ساری چاکلیٹس دے گئے ہیں"۔۔ افزا نے اپنی محبت بھری کہانی سُنا کر اُس کے دل کو مزید جلایا تھا۔۔ خود پر ہیر کی گھورتی نظریں محسوس کر کے رِدا کا دل چاہا اپنا سر پکڑ لے۔۔

"اچھا میں چائے پی کر آتی ہوں، تم لوگ چل رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ ورنہ فیضان کی باتیں ضرور مجھے کلاس سے نکلوا دیں گی"۔۔ وہ شرمیلے پن سے کہتی اُٹھنے کے ساتھ ہی پوچھنے لگی۔۔

"ہاں میں بھی چلتی ہوں۔۔"۔۔ افزا بھی ساتھ ہی اُٹھی تھی۔۔

"یہ ہوتے ہیں دل والے۔۔ تمہارے اُن سڑیل بھائی نے تو مجھے کبھی دو روپے کا اِکلئیر تک لے کر نہیں دیا۔۔ سڑیل ہی رہیں گے وہ ہمیشہ لکھ لو میری بات، رات کو دو بجے بیوی کو دروازہ کھولنے کے لیے کوئی سڑیل ہی کال

کر سکتا ہے"۔۔اُس کا اُس دن والا غصّہ پھر عود آیا تھا۔۔اپنے بھائی کی شان میں گُستاخی، رِدا حسن برداشت کر جائے۔۔ناممکن !

"تم کیا چاہتی ہو وہ تمہارے ساتھ چھت پر چڑھ کر رومانٹک سونگ گائیں۔۔اپنی مُحبت کے اظہار کے لیے آتے جاتے تمہارے چہرے پر نظرانا دیتے رہیں"۔۔اُس کی بات پر مُحترمہ ہیر راحم کا چہرہ پل میں سُرخ ہوا تھا۔۔اُس نے ایک دھموکا رِدا کی پُشت پر جڑا تھا

"تم تو چُپ ہی رہو"۔۔وہ خفت سے بولی تھی۔۔

"میرے صرف بولنے پر مُحترمہ ہیر راحم لال گلابی ہو رہی ہیں اور اگر کبھی بچپن کے شوہر نے سچ میں میرے ہی کہے مُطابق اپنی بچپن کی بیوی سے اظہارِ محبت کر دیا تو بچپن کی بیوی دو دنوں تک چہرہ چُھپائے۔۔"۔۔اب کے ہیر نے اُس کی تواضع رجسٹر سے کی تھی۔۔

"میں چاکلیٹ اور پھول کی بات کر رہی ہوں"۔۔وہ خوامخواہ اپنے بالوں کو اپنے کانوں میں اڑستی ہوئی رِدا کو اتنی پیاری لگی کہ وہ بے ساختہ اُس سے لپٹی تھی۔۔

"جھوٹی ابھی پرسوں ہی تو وہ چاکلیٹ لائے تھے تمہارے لیے"۔۔رِدا نے اُسے چھوڑتے ہوئے کہا۔۔

"جُملہ درست کرو۔۔پرسوں وہ۔۔تائی امّی اور امّی کے لیے پستہ آئسکریم لائے تھے۔۔تایا ابو اور ابو کے لیے اُن کے فیورٹ پان لائے تھے اور تمہارے، میرے اور پینو کے لیے چاکلیٹ لائے تھے۔۔"۔۔وہ دانت پیس کر بولی تھی۔۔رِدا کا قہقہہ جاندار تھا۔۔وہ خفا ہوتی اپنا بیگ اُٹھا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"لوگ اپنے منگتروں کو پورا اُو کے دے دیتے ہیں اور ایک یہ ہیں۔۔مجال ہے جو اپنی بچپن کی بیوی کو کبھی ایک پتا دینے کا بھی خیال آیا ہو"۔۔وہ تن فن کرتی کلاس کی طرف بڑھی تھی۔۔

....

"سنو رِدا۔۔"۔۔اُس نے رِدا کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔رِدا نے راحم کے خوف سے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے اُسے باتیں کرنے سے باز رکھنا چاہا تھا۔۔وہ اپنے گھٹنوں پر لیپ ٹاپ رکھے فون پر مصروف تھا۔۔

"مجھے بہت نیند آرہی ہے"۔۔اُس نے جمائی روکتے گھڑی کو دیکھا تھا جو کہ ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔۔

"ابھی میں تمہیں کوئی تھرڈ کلاس مووی لگا کر دوں تو تمہاری نیند سب سے پہلے بھاگے گی"۔۔وہ موبائل رکھتا اچانک بولا تھا رِدا ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔۔

"ایک تو یہ بات ہی پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں تھرڈ کلاس مووی"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔اُس کے بڑبڑانے کی یہ حرکت ہمیشہ کی طرح راحم حسن کو آگ ہی لگا گئی تھی۔۔

"رِدا تم جاؤ شاباش۔۔"۔۔وہ رِدا کا ٹیسٹ چیک کرتے بولا۔۔اُن کا کل اکنامکس کا ٹیسٹ تھا۔۔رِدا نے کر لیا تھا۔۔ پر ہیر انعام جب تک راحم حسن کا ضبط نہ آزما لیتیں کوئی کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچا تیں۔۔

رِدا خوشی خوشی اپنی کتابیں اٹھانے لگی ساتھ وہ بھی اپنی کتابیں سمیٹنے لگی تھی۔۔

"ایک منٹ مِس ہیر انعام آپ کہاں ہجرت فرما رہی ہیں۔۔؟"۔۔اُس کے طنز پر وہ ٹھنڈی پڑی تھی۔۔رِدا شرارت سے ہنسی تھی اُس نے دانت پیسے تھے۔

"میرا ابھی ہو گیا ٹیسٹ"۔۔وہ زور سے بولی تھی۔۔رِدا جلدی سے کمرے سے باہر نکلی تھی مُبادہ وہ پھر سے نہ بٹھا دے۔۔

"اچھا اِدھر لا کر دکھاؤ۔۔؟"۔۔اُس کے کہنے پر وہ مرے مرے قدموں سے رجسٹر لے کر اُس کے پاس بیڈ تک گئی تھی۔۔

وہ بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھا تھا۔۔

اُس کے ہاتھ سے رجسٹر لے کر ایک نظر ڈالتے ہی راحم کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔

"آخر تمہارا دماغ ہوتا کہاں ہے ہیر۔۔؟؟۔۔اتنا سمجھایا ہے میں نے۔۔پھر بھی وہی غلطی"۔۔وہ رجسٹر پٹخ کر غصّے سے بولا تھا۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے ناں"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔

"جہاں پڑھنے کی باری آئی وہاں تمہیں نیند آنے لگتی ہے۔۔چچی امّی کا کوئی کام تم نے پہلی بار میں کرنا نہیں ہے، کرنا کیا ہے تم نے زندگی میں آگے۔۔؟؟"۔۔وہ اب غصّے سے اُسے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"آپ سے شادی کرنی ہے اور کیا کرنا ہے مجھے۔۔کوئی اور آپشن ہے کیا میرے پاس۔۔بتائیں۔۔؟؟"۔۔محترمہ ہیر انعام صاحبہ اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے بولتی اُس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

مُحترم راحم حسن کی آنکھیں کھُلی تھیں۔۔

"جب دیکھو امّی مجھے آپ کے کام کرنے کو کہتی ہیں۔۔امّی کا بس چلے ناں تو مجھے آپ کی ملازمہ خاص بنا دیں۔۔ آپ کو تو مُفت کی نوکرانی مل گئی میں۔۔پر آپ ذرا بتائیں۔۔مجھے کیا ملا آپ سے نکاح کرنے پر۔۔؟؟"۔۔وہ ایک دم پھٹ پڑی تھی۔۔راحم کی پیشانی کے بل اُس کی ہر بات پر بڑھتے ہی گئے تھے۔۔

"کبھی آپ نے میرا اسائنمنٹ بنایا۔۔بولیں۔۔؟۔۔نہیں ناں۔۔؟؟۔۔کبھی آپ اپنی بچپن کی بیوی کے لیے کوئی پھول، کوئی چاکلیٹ لائے۔۔؟؟۔۔کیا فائدہ آپ کا میرے بچپن کے شوہر ہونے کا۔۔لوگوں کے منگیتر اُن پر قُربان جاتے ہیں، راتوں کو فون کرتے ہیں، رومانس جھاڑتے ہیں، ایک آپ ہیں مجھے دیکھتے ہی آپ کے ماتھے پر بل پڑ جاتے ہیں۔۔مجال ہے جو بچپن سے کبھی آپ نے ایک نظر اپنی بچپن کی بیوی کو پیار سے دیکھاااا۔۔۔"۔۔

اُس کی نظر جیسے ہی راحم کے سُرخ ہوتے چہرے پر پڑی زبان کو بریک لگے تھے۔۔

اور راحم حسن اپنی بچپن کی بیوی کے نادر خیالات جان کر عش عش ہی تو کر اُٹھا تھا۔۔

"ہو گئی بکواس۔۔؟؟۔۔اب پڑھ لیں۔۔؟؟"۔۔اُس کے سنجیدگی سے کہنے پر اُس نے بُرا سا مُنہ بناتے رجسٹر اُٹھا کر چہرے کے آگے کیا تھا۔۔

ایک نظر اُس پر ڈالتا وہ پھر اپنے لیپ ٹاپ کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔اُس نے اپنے مینیجر کو کال کی تھی۔۔

پورے دس منٹ بعد موبائل اور لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ اپنے پیر سیدھے اور ہاتھ اوپر کر کے اپنے جسم کو آرام دہ پوزیشن میں لاتا ہوا اٹھا تھا۔۔

وہ رجسٹر مُنہ پر رکھے اُس کے پاس ہی تکیے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔بکھرے بال،ڈوپٹہ لاپروائی سے آدھا ایک شانے پر اور اُس سے زیادہ بیڈ پر پڑا تھا۔۔راحم کی نظر گھڑی پر گئی تھی۔۔بارہ بج کر پانچ منٹ ہو رہے تھے۔۔

"ہیر"۔۔اُس نے دھیمے سے پُکارا تھا۔۔وہ ہلی تک نہیں۔۔راحم نے اُس کے چہرے سے رجسٹر اُٹھا کر بند کیا تھا۔۔ ہلکے نیم وا ہونٹ اُس کے گہری نیند میں جانے کی نشاندہی کر رہے تھے۔۔

"ہیر"۔۔راحم نے جُھک کر اُس کے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔۔اُس سے پہلے کہ وہ دلِ بے ایمان کے کہنے پر کوئی گُستاخی کر بیٹھتا خود پر قابو پاتے ہوئے اُس نے زور سے اُس کا کندھا ہلایا تھا۔۔

"ہیر اُٹھو۔۔"۔۔اُس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولی تھیں۔۔

ادھ کُھلی آنکھیں نیند کے خُمار سے مزید نشیلی لگتیں راحم حسن کے ایمان کو مُتزلزل کرنے پر آمادہ ہوئی تھیں۔۔

"سونے دیں ناں۔۔ابھی تو سوئی ہوں"۔۔لیکن پھر ہمیشہ کی طرح اپنی نیند خراب کیے جانے پر بڑبڑاتی ہوئی وہ اُسی کے بیڈ پر ہی صحیح سے سونے لگی تھی۔۔راحم نے اپنے غصّے پر قابو پا کر گہرا سانس لیا تھا۔۔

"ہیر اُٹھو یہ میرا بیڈ ہے"۔۔وہ ایک دم اُسے جھنجھوڑ گیا تھا۔۔

اب کے وہ نہ صرف آنکھیں کھول گئی تھی بلکہ اُسے اپنے بہت قریب دیکھ کر ایک دم اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

"اپنے کمرے میں جاؤ ہیر۔۔ جاؤ سو جاؤ"۔۔ اُس کی سنجیدہ بھاری آواز پر ہیر نے ایک دم اِدھر اُدھر دیکھا تھا گھڑی پر نظر پڑتے ہی وہ جیسے اچانک ہوش میں آئی تھی۔۔

"میں ٹیسٹ کل دے دوں گی پلیز"۔۔ وہ ایک دم بولتی اچھل کر کھڑی ہوئی تھی۔۔ پھر ادھر اُدھر دیکھے بغیر کمرے سے باہر بھاگنے کو تھی جب نیند میں ہونے کے باعث دروازے سے ٹکرائی تھی۔۔ راحم نے بمشکل اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبائی تھی۔۔

"اُففف کمرے کا دروازہ بھی اپنے جیسا کھڑوس ہی بنوایا ہے"۔۔ وہ اپنا ماتھا سہلاتی جلدی سے باہر نکلی تھی۔۔

"ایڈیٹ۔۔"۔۔ وہ ہنستا ہوا تکیے پر سر رکھ گیا تھا جب ہاتھ کسی نرم چیز سے ٹکرایا تھا۔۔ وہ اُس کا ڈوپٹہ تھا۔۔ اُس نے ڈوپٹہ اپنے چہرے پر رکھتے ہوئے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"کیا واقعی وہ اتنی معصوم ہے۔۔؟؟۔۔ کیا واقعی وہ اپنے اور میرے رشتے کو محسوس نہیں کرتی"۔۔ وہ اُس کے ڈوپٹے سے آتی اُس کے وجود کی دلفریب خوشبو کو اپنے اندر اُتارتا خود سے سوال کر رہا تھا۔۔

"کیا تم نے کبھی اُسے اِس رشتے کی خوبصورتی کا احساس دلایا ہے۔۔؟"۔۔ اُس کے دل نے اُس کے سوال پر سوال کیا تھا۔۔

....

"لیکن پھپھو میرے پاس کوئی ڈریس ہی نہیں ہے"۔۔ وہ لوگ اِس وقت کالج میں تھیں جب فائزہ کی کال آئی تھی۔۔ بلکل اچانک اُن کے نو سال کی بیٹی کو اپنی سالگرہ منانے کا شوق ہوا تھا۔۔ اب وہ اُن دونوں کو کالج سے ہی اپنے گھر آنے کا کہہ رہی تھیں۔۔ اجازت وہ بھابھیوں سے لے چکی تھیں۔۔

"میرے پاس بھی نہیں ہے پھپھو"۔۔ رِدا جو ہیر کے کان میں گھسی ہوئی تھی، اُس نے بھی اپنا دُکھڑا رو دیا تھا۔۔ ہیر نے اُسے دور دھکا دیتے فون اسپیکر پر لگایا تھا۔۔

"اُس کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔۔ رکشہ لو اور۔۔"۔۔اب وہ اُنہیں آگے کا پلان سمجھانے لگی تھیں۔۔

" پھپھو کیوں شیر کی کچھار میں بھیج رہی ہیں"۔۔ ہیر نے دُہائی دی تھی۔۔

" بلکل پھپھو۔۔وہ تو ہیں۔۔"۔۔ رِدا کی بات آدھی رہ گئی تھی جب فائزہ نے اُس کی بات کاٹی۔۔

"میری بات کروا دینا اب جاؤ جلدی۔۔ میں سنبھال لوں گی۔۔ سارے انتظامات بھی تم دونوں نے ہی کرنے ہیں۔۔ پریشے انتظار کر رہی ہے اپنی آپیوں کا"۔۔ اُنہوں نے فون رکھا تھا۔۔

"ہیر۔۔"۔۔ رِدا نے اُسے دیکھا تھا۔۔

" پھپھو سب سنبھال لیں گی۔۔ اُٹھو۔۔"۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھام کر اُٹھی تھی۔۔ چُھٹی ہو چکی تھی۔۔ وہ دونوں گیٹ کی طرف بڑھیں۔۔ وین والے کو منع کر کے وہ دونوں رکشے میں بیٹھی تھیں۔۔ یہ الگ بات تھی کہ دل دونوں کا ہی دھڑک رہا تھا۔۔

....

"جی کِس سے ملنا ہے۔۔؟؟"۔۔ ٹپ ٹاپ سی ریسپشنسٹ نے اُن کے سفید یونیفارم پر نظر ڈالتے تیکھے چتون سے پوچھا۔۔

" کمپنی کے اونر سے"۔۔ ہیر اِترائی تھی۔۔ رِدا نے حیرت سے اُس کی اِتراہٹ کو دیکھا تھا۔۔

اُس لڑکی نے سر سے پیر تک استہزائیہ نظر ہیر پر ڈالی تھی۔۔

"ڈو یو ہیو اینی اپائینٹمنٹ۔۔؟؟"۔۔ وہ اب ادب سے بولی تھی پر ادب سے چھلکتا طنز ہیر کے سر پر لگا اور پیر پر بُجھا۔۔

"آئی ڈونٹ نیڈ اینی اپائینٹمنٹ "

)مجھے کسی طے شُدہ ملاقات کی ضرورت نہیں ہے(

"سر ایسے ہی کسی سے نہیں ملتے آپ جا سکتی ہیں"۔۔وہ باہر کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔

"تم۔۔تم مجھے جانے کا کہہ رہی ہو"۔۔وہ اب زور سے بولی تھی۔۔رِدا نے اُس کا بازو پکڑا تھا۔۔

"کیا کر رہی ہو ہیر۔۔؟؟"۔۔آس پاس کے لوگ مُتوجہ ہوئے تھے۔۔

"نہیں۔۔!اِس کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسے بات کرنے کی۔۔کھڑے کھڑے نکال سکتی ہوں میں اِسے"۔۔وہ چلائی تھی اب۔۔

"ہیر۔۔وہ ہمیں کھڑے کھڑے نکال دیں گے،اتنی اوور ایکٹنگ نہیں کرو۔۔اُن کا بھی تمہیں پتا ہے"۔۔اب کے رِدا نے دانت پیستے ہوئے سر گوشی کی تھی۔۔

"کس پاگل کھانے سے لائی ہیں آپ اِنہیں۔۔پلیز لے جائیں اِنہیں اِس سے پہلے میں سکیورٹی کو بُلاؤں"۔۔وہ بھی اب سُرخ چہرے سے چیخی تھی۔۔

"یہ جانتی نہیں ہے میں کون ہوں"۔۔اُس نے رِدا کے شکنجے سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"اللہ کا واسطہ اِس کو بتانا بھی نہیں کہ تم کون ہو۔۔"۔۔رِدا نے بمشکل اُسے قابو کیا تھا جس کا بس چلتا اُس نک سک سے تیار چڑیل کا مُنہ نوچ لیتی۔۔اُس نے ریسیور اُٹھا کان پر لگایا تھا۔۔اُسے راحم سے بات کرتا دیکھ کر وہ ذرا تھمی تھی۔۔

"سر ایک لڑکی آئی ہیں۔۔ہنگامہ مچایا ہے آپ سے ملنے کے لیے۔۔نو سر اپائینٹمنٹ نہیں ہے اِن کے پاس۔۔ اوکے سر۔۔سوری سر۔۔نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا۔۔اپائینٹمنٹ ہو گا تو ہی اندر بھیجوں گی"۔۔وہ کھڑے ہو کر ادب سے اُس کی ڈانٹ کھا رہی تھی۔۔اب اُس کے چہرے پر ہوائیاں تھی۔۔ثابت ہو رہا تھا وہ اُس کی بھی کلاس لے رہا تھا۔۔

"میں بھی دیکھتی ہوں کیسے روکتی ہو تم مجھے"۔۔وہ آگے بڑھی تھی۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔؟"۔۔اچانک ایک شخص بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔اچھا خاصا تماشا لگ چُکا تھا۔۔

"سر دیکھیں یہ زبردستی باس کے روم میں جا رہی ہیں۔۔وہاں لوگ بیٹھے ہیں"۔۔وہ لڑکی اُس بندے سے بولی تھی۔۔

"جی میم کون ہیں آپ۔۔؟؟"۔۔وہ بھی دونوں کے یونیفارم کو دیکھ کر بولا تھا۔۔

"بچپن کی بیوی ہوں میں تمہارے باس کی۔۔اور یہ بچپن کی بہن۔۔ہمیں اجازت کی ضرورت ہے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ اب تپے لہجے میں کیا سے کیا بول گئی تھی۔۔

"یہ کیا کر دیا تم نے ہیر"۔۔رِدا کو شامت نظر آئی تھی۔۔

اُس نے سچ میں اپنا سر پیٹا تھا۔۔

"جی کیا مطلب۔۔؟؟۔۔آپ سر کی بچپن کی۔۔"۔۔وہ جو یہاں کا مینیجر تھا حیرت کا شکار ہوا تھا وہی کیا پورا اسٹاف اُنہیں حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔

"بیوی ہوں۔۔ہٹیں سامنے سے"۔۔وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں اُس کی بات مُکمل کرتی سائیڈ سے نکلنے کو تھی لیکن وہ شاید ابھی تک حیرت کا شکار تھا۔۔

"لیکن آ۔۔آپ تو اتنی بڑی ہیں"۔۔وہ اُسے سر سے پیر تک دیکھتا بولا۔۔

"بچپن میں نکاح کے بعد بندے کا قد بڑھنا رُک جاتا ہے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھتی اُسے گھورنے لگی تھی۔۔ردا کا بی پی اب لو ہو رہا تھا۔۔

"آپ سائیڈ پر جا کر مُراقبہ کریں۔۔مجھے راستہ دیں"۔۔وہ رِدا کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھنے کو تھی جب وہ اچانک ہوش میں آیا تھا۔۔

"میم ایک منٹ پلیز میم۔۔ میں سر کو بتا دیتا ہوں آپ یہاں ویٹ کریں پلیز"۔۔ وہ اب لجاجت سے بولا تھا۔۔ پر ہیر راحم اب کسی کی سُننے کو تیار نہیں تھی۔۔ وہ اُس کے پیچھے گئ تھی۔۔

"سوری ٹوڈسٹرب یو سر لیکن سر وہ آپ کی۔۔"۔۔ اُسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔۔

"رضوان مسئلہ کیا ہے آخر۔۔؟؟۔۔ آپ سے اور مِس اسماء سے اگر آفیس سنبھالا نہیں جا رہا تو میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں۔۔ کون ہیں وہ۔۔؟؟"۔۔ وہ غصّے سے بولتا کھڑا ہوا تھا۔۔

"سر آپ کے بچپن کی بیوی۔۔"۔۔ اُس کے مُنہ سے اچانک نکلا تھا۔۔

"واٹ۔۔؟؟"۔۔ وہ چلایا تھا پر اُس کے پیچھے سفید یونفارم میں وہ وہی تھی۔۔ اُس کے چلانے پر اُس کے ساتھ بیٹھے لوگوں نے بھی گردن موڑ کر اُس کی بچپن کی بیوی کو دیکھنا چاہا تھا۔۔

اُس کی آنکھوں سے نکلتے شعلوں کو دیکھ کر رِدا کا سر چکرایا تھا۔۔ جبکہ ہیر راحم حسن نے دروازے کی ناب زور سے پکڑتے ورد جاری کیا تھا۔۔

"جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو"

....

"تم دونوں ایسے مُنہ اُٹھا کر میرے آفیس چلی آئی ہو"۔۔ وہ اِدھر سے اُدھر مارچ کرتا اپنا غصّہ اُن پر اُتار رہا تھا۔۔

"ہمیں پھپھو نے۔۔ کہا۔۔"۔۔ رِدا نے بولنا شروع کیا تھا پر اُس کی گھوری پر بات بیچ میں ہی دم توڑ گئی تھی۔۔

"جسٹ شٹ اپ۔۔"۔۔ وہ دھاڑا تھا دونوں کا دل دہلا تھا۔۔

"اور تم۔۔ تم نے کیا بکواس کی ہے پورے آفیس کے سامنے"۔۔ وہ خطرناک تیوروں سے اُس کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔ ہیر کا ننھا سا دل حلق میں آیا تھا۔۔

"دیکھیں آ۔۔ آپ پھپھو سے بات کر لیں۔۔ اُنہوں نے کہا تھا وہ آپ کو سنبھال لیں گی"۔۔اُس کی بات پر رِدا کا دل کیا ہیر کے مُنہ پر ٹیپ لگا دے۔۔

"واٹ۔۔؟؟ سنبھال لیں گی۔۔ ہیر تم۔۔"۔۔وہ اُنگلی اُٹھا کر اُس کی طرف بڑھا تھا جب ہیر کا موبائل بجا تھا۔۔

"پھپ۔۔ پھو۔۔ کی کال ہے"۔۔وہ اپنا ہاتھ آگے کرتی بُمشکل بولی تھی۔۔وہ اُسے شعلہ بار نگاہوں سے گھورتا موبائل تھام گیا تھا۔۔

"کیا کرتی ہیں پھپھو آپ۔۔"۔۔وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔کچھ بھی تھا پر فائزہ کے سامنے وہ ہمیشہ کچھ بول ہی نہیں پاتا تھا۔۔

"کیوں بھئی بھتیجے خیر خیریت تو چھوڑو، سلام سے بھی گئے کیا۔۔؟؟"۔۔وہ میٹھا طنز کرتے بولیں۔۔

"السلام و علیکم پھپھو۔۔اور خیریت پوچھنے کا موڈ میرا بلکل بھی نہیں ہے۔۔ آپ کچھ تو سوچ لیتیں اِن دونوں کو ایسے آفیس۔۔"۔۔وہ جھنجھلاہٹ میں بولتا ہی گیا تھا۔۔

"وعلیکم السلام، جیتے رہو اور بریک لگاؤ بھتیجے۔۔اب میری بھی سُن لو"۔۔وہ نرمی سے بولیں تھیں۔۔وہ دھیما پڑا تھا۔۔لیکن اُن کی بات سُنتے ہی وہ پھر سے سیخ پا ہوا تھا۔۔

"پھپھو یو مین۔ میں اپنا آفیس چھوڑ کر آپ کی بھتیجیوں کو شاپنگ پر لے جاؤں۔۔ سیریسلی پھپھو۔۔؟؟"۔۔اُس کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔۔

"میری بیٹی کے لیے میرا بھتیجا اتنا نہیں کر سکتا کیا۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُسے جذباتی طریقے سے گھیرا تھا۔۔

"پھپھو آپ کو پتا ہے آپ کی اِس بیوقوف بھتیجی نے کیا حرکت کی ہے"۔۔وہ اب ہیر کو گھور رہا تھا۔۔اُس نے آنکھیں میچیں تھیں اور ساتھ ہی ہونٹوں پر 'جل تو جلال تو' کا ورد جاری کیا تھا۔۔ تیزی کے ساتھ آواز بھی بُلند ہوئی تھی۔۔

"اسٹاپ اِٹ ہیر"۔۔وہ اچانک اُس پر برسا تھا۔۔اُس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولی تھیں۔۔

"راحم۔۔تم میری بھتیجی پر چیخ رہے ہو"۔۔اُن کے لہجے میں تنبیہہ تھی

"پھپھو۔۔"۔۔وہ پھر دھیما پڑا تھا۔۔

"اگر تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت ہے راحم تو اِن کو ایک ایک ڈریس کے ساتھ ساری چیزیں دلا کر میرے گھر چھوڑ جاؤ ابھی۔۔"۔۔اور فائزہ عاطف کے حکم کے آگے وہ بلا چروں چرا اں مان جاتا تھا۔۔کال ڈسکنیکٹ کر کے وہ اپنی ڈیسک کی طرف مُڑا تھا۔۔

"رضوان میں تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہا ہوں۔۔وہ ٹیم آئے گی اُنہیں ریفریشمنٹ سرو کر دینا میں تب تک آجاؤں گا"۔۔وہ کسی کو فون پر ہدایت دیتا گاڑی کی چابی اور گلاسس اُٹھا رہا تھا وہ دونوں چُپ چاپ کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

"چلو"۔۔وہ خود پر ضبط کرتا باہر نکلا تھا۔۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا رِدا نے گلے پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔ہیر نے اُس کی پُشت کو دیکھتے تھوک نگلا تھا۔۔

"آئی ایم سوری میم۔۔مجھے نہیں پتا تھا آپ سر کی وائف ہیں"۔۔وہی ریسیپشنسٹ اب ہیر کو دیکھتی معذرتی لہجے میں بولی تھی۔۔وہ جو چاہ رہی تھی وہی ہوا تھا پر راحم حسن کا خوف اُس کے ہوش اُڑا کر لے گیا تھا۔۔وہ سر ہلاتی آگے بڑھی تھی۔۔

....

اُن دونوں کو ڈریس کے ساتھ ہلکی پھلکی جیولری اور سینڈلز دلا کر اُس نے گاڑی فائزہ کے گھر کے آگے روکی تھی۔۔

"تم دونوں یہ مت سمجھنا کہ بات ختم ہو گئی ہے اور ہیر تم۔۔ تمہاری تائی امّی بھی اب بچا لیں تمہیں مجھ سے"۔۔ وہ دونوں ہی اُترنے کو تھیں جب وہ غصّے سے بولا تھا۔۔ اُس کی بات پر ہیر کا دل دھڑکا تھا۔۔

"لیکن وہ لڑکی اتنی بد تمیزی کر رہی تھی۔۔ میں کون ہوں، تو میں نے بھی بتا دیا"۔۔ وہ اپنے خوف پر قابو پاتے بولی۔۔

"کیا بتایا ہے تم نے اُسے۔۔؟؟"۔۔ وہ غصّے سے اپنی سیٹ سے پیچھے کی طرف پلٹا تھا۔۔

"یہی کہ میں اُن کے باس کی بچپن کی بیوی ہوں"۔۔ اُس کے مُنہ سے پھسلا تھا۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ اُس کا گلا دبانے کی خواہش پوری کرتا جبھی گاڑی میں قہقہہ گونجا تھا۔۔

" بھتیجے اِس سے خوبصورت تعارف ہو گا کیا تمہاری بیوی کا"۔۔ فائزہ اُس کی طرف کی کھڑکی سے اُس کے بال بگاڑتی ہنستے ہوئے بولی تھیں۔۔ وہ اچانک پلٹا تھا، پھر گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔ وہ دونوں بھی جان بخشی پر شکر کرتیں گاڑی سے اُتر کر اندر بھاگی تھیں۔۔

"السلام و علیکم پھپھو"۔۔ وہ اُن کی طرف دیکھے بنا خفا خفا سا بولا تھا۔۔

"وعلیکم السلام میری جان"۔۔ اُنھوں نے اپنے اکلوتے بھتیجے کی ناراض شکل دیکھ کر اُس کی پیشانی چومتے اُسے گلے لگایا تھا۔۔

"پھپھو آپ کو پتا ہے میں آپ کا کہا نہیں ٹالتا۔۔ پتا نہیں کیا کیا کرواتی ہیں آپ مجھ سے"۔۔ اُس کی جھنجھلاہٹ پھر عود آئی تھی۔۔

"بیوی کو شاپنگ کروانا اچھی بات ہوتی ہے بھتیجے اور بچپن کی بیوی کو تو ثواب کا کام"۔۔ وہ محبت سے اُس کا کان کھینچتی بولی۔۔ وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"بیوی کم وہ میرے لیے آفت کی پُڑیا زیادہ ہے"۔۔وہ اُن کی گرفت سے اپنا کان چھڑاتا مصنوعی بیزاری سے بولا تھا۔۔

"جی جی بلکل۔۔سب جانتی ہوں میں۔۔"۔۔وہ اُس کے سر پر چپت مار کر بولیں۔۔وہ ہنسا تھا

"اچھا اندر تو آؤ ناں"۔۔وہ اُسے اندر آنے کے لیے اصرار کرنے لگی تھیں۔۔

"پھپھو پھر کبھی۔۔ابھی سب چھوڑ کر آیا ہوں"۔۔اُس کی فرمانبرداری پر وہ نہال ہی تو ہوئی تھیں۔۔

"ایسے ہی تو میرا بھتیجا پھپھو کی جان نہیں ہے"۔۔اُنہوں نے پھر اُس کی پیشانی چومی تھیں۔۔وہ مُسکراتا ہوا گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔لیکن پھر کچھ یاد آتے اُس نے کھڑکی سے سر نکالا تھا۔۔

"اور پھپھو اُن صاحب کا کیا حال ہے۔۔؟؟"۔۔اُس کی آنکھوں میں شرارت محسوس کرتیں وہ ہنسی تھیں۔۔

"تم نے کیا کم کی تھی اُس کے ساتھ۔۔کینیڈا پہنچ کر ہی اُس نے اگلا سانس لیا تھا"۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"ہاں تو سوچ سمجھ کر پنگا لینا چاہیئے تھا ناں اُس کینیڈین سُنڈی کو"۔۔وہ آنکھوں پر سن گلاسس چڑھاتا بولا تھا۔۔

فائزہ نے اپنے وجیہہ بھتیجے کو ایک نظر دیکھ کر اُس کے بال بگاڑے تھے۔۔

"چلو جاؤ اب یہاں سے۔۔عاطف نے سُن لیا ناں تو پھر سے طوفان آجائے گا"۔۔وہ ہنسا تھا

"پریشے کا گفٹ اُدھار رہا۔۔اللہ حافظ پھپھو"۔۔وہ ہنستا ہوا ہاتھوں سے بال سنوارتا گاڑی بھگا لے گیا تھا۔۔

....

"پھپھو وہ بہت غصّے میں ہیں"۔۔وہ اُس کے غصّے کا سوچ سوچ کر ہی آدھی ہو رہی تھی۔۔

"ارے چھوڑو اُس کو۔۔کل میں تم دونوں کو خود ہی چھوڑ آؤں گی۔۔دیکھ لوں گی اُس کو بھی"۔۔فائزہ کے تسلی دینے پر بھی اُس نے پریشانی سے رِدا کو دیکھا تھا۔۔فائزہ کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔۔

"مرنا تو ہمیں ویسے بھی تھا اُن کے آفیس جانے کی ہمت کر کے ہیر۔۔ لیکن یہ جو تمہارا بچپن کی بیوی کا ڈائیلاگ ہے ناں وہ لے ڈوبے گا کسی دن تمہیں"۔۔ ردا نے دانت کچکچائے تھے۔۔

"میری بات سُنو وہ ایکدم سڑیل ہیں تو میں اُن کو یاد دلاتی ہوں کہ ایک عدد بیوی رکھتے ہیں وہ اور وہ بھی۔۔"

"بچپن کی۔۔ معاف کر دو تم ہیر"۔۔ رِدا نے سچ میں اُس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

"تمہارا خود کو بچپن کی بیوی بول بول کر وہ منیجر بھی تمہیں سر سے پاؤں تک دیکھتا تمہارا حدودِ اربعہ چیک کر رہا تھا"۔۔

"مرو تم"۔۔ وہ خفت سے اُس کی پیٹھ پر دھموکا جڑتی فائزہ کے پاس کچن میں گئی تھی۔۔

....

اگلے دن شام کے وقت فائزہ اُنہیں چھوڑنے آئی تھیں۔۔ لیکن وہ ابھی تک آفیس سے نہیں آیا تھا۔۔ بچّوں کی وجہ سے اُنہیں واپس جانا پڑا تھا۔۔ وہ ڈرائیور کے ساتھ آئی تھیں۔۔

اُن کے جانے کے پندرہ منٹ بعد وہ سنجیدگی سے سلام کرتا گھر میں داخل ہوا تھا۔۔ اُس کے پیچھے گھر کا ڈرائیور ہاتھوں میں چھ سات بُوکے اُٹھائے ہوئے آیا تھا۔۔ وہ جا کر صوفے پر ٹانگیں سیدھی کرتا بیٹھا تھا۔۔ ایک ہاتھ پیشانی پر رکھے وہ بلکل خاموش تھا، دونوں خواتین اُن دونوں سمیت وہیں بیٹھی تھیں زرینہ نے حیرت سے اُسے جبکہ اُن دونوں نے حیرت سے ڈرائیور کے ہاتھوں میں بُکے کو دیکھا تھا۔۔

"صاحب اِنہیں کہاں رکھوں۔۔؟؟"۔۔ وہ ادب سے پوچھ رہا تھا۔۔

"میرے سر پر رکھو"۔۔ وہ بگڑے تیوروں سے بولا تھا۔۔ بیچارہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔ ہیر نے حیرت سے رِدا کو دیکھا تھا۔۔

"ادھر رکھ دو اور تم جاؤ"۔۔ زرینہ کے کہنے پر وہ خاموشی سے بُکے ٹیبل پر رکھتا چلا گیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے راحم۔۔؟؟۔۔ خیریت تو ہے۔۔؟؟".. خدیجہ نے اُس کے غضبناک چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔۔

"خیریت۔۔؟؟اور میری زندگی میں۔۔؟؟۔۔"۔۔وہ اب چہرے سے ہاتھ ہٹائے صوفے سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"آپ کی بچپن کی بہو کے ہوتے ہوئے میری زندگی میں خریت ہو سکتی ہے بھلا۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے گھور کر بولا تھا۔۔وہ اُٹھ کر خدیجہ سے لپٹی تھی۔۔راحم نے اُس کی اِس حرکت پر اُسے ناگواری سے گھورا تھا۔۔

"راحم آرام سے بات کرو"۔۔وہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بولیں۔۔

"ہوا کیا ہے بیٹا۔۔؟؟۔۔کیا کیا ہے اِس نے۔۔؟؟"۔۔زرینہ نے خشمگین نظروں سے بیٹی کو گھورا تھا۔۔

"تماشا بنا دیا سارے آفیس کے سامنے میرا۔۔یہ ٹکے دیکھ رہی ہیں آپ۔۔صبح سے جو آرہا ہے۔۔مجھے مُبارک باد دے رہا ہے"۔۔وہ زرینہ کو دیکھ کر بولا تھا۔۔

"کس چیز کی مُبارک باد۔۔؟؟۔۔"۔۔حسن صاحب اندر آئے تھے اُن کے ساتھ انعام صاحب بھی تھے۔۔

"کیا کوئی ٹینڈر ملا ہے۔۔؟؟"۔۔انعام صاحب نے خوشی سی پوچھا تھا۔۔

"بیس سال بعد میں اپنے نکاح کی مُبارک باد پھولوں کے ساتھ وصول کر رہا ہوں"۔۔وہ تپے تپے لہجے میں بولا تھا۔۔ہیر نے اپنا سر خدیجہ کے سینے میں چُھپایا تھا۔۔حسن صاحب اور انعام صاحب کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"یہ بیس سال بعد کس نے بھانڈا پھوڑا کہ ہمارا بیٹا کنوارا نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔حسن صاحب شگفتگی سے پوچھ رہے تھے۔۔

"آپ کی بچپن کی بہو میرے آفیس میں اعلان کر کے آئی ہیں کہ یہ کمپنی کے باس کی بچپن کی بیوی ہیں"۔۔اُس کی بات پر ہیر کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔۔دونوں بھائیوں کا پھر زبردست قہقہہ پڑا تھا۔۔

"ہر بیوی انسکیور ہوتی ہے اور یہ تو تمہیں بیس سالوں سے برداشت کر رہی ہے"۔۔ حسن صاحب نے ہنستے ہوئے بھتیجی کو مُحبت سے گلے لگایا تھا۔۔ سب ہی ہنسے تھے۔۔ وہ اُن کی بات پر لال گلابی ہوتی اب اُن کے شانے میں سر چُھپا گئی تھی۔۔

وہ اُس کو شعلہ بار نگاہوں سے گھورتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

....

"دیکھو نا عمہ۔۔ تم روؤ نہیں پلیز"۔۔ وہ کسی کو تسلی دے رہا تھا۔۔ ہیر جو اُس کے کمرے میں اُس کے کپڑے رکھنے آئی تھی۔۔ نام پر وہ چونکی تھی۔۔ اُس کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔ وہ گیلری کے دروازے پر کھڑا تھا۔۔ ہیر کی طرف اُس کی پُشت تھی۔۔ وہ دبے پاؤں اُس سے دو تین قدم کے فاصلے پر رُکی تھی۔۔

"اِس چُڑیل کے آنسو پونچنے پر بھی تیار ہیں یہ"۔۔ وہ سیخ پا ہوئی تھی۔۔

"میں نے تم سے پرامس کیا ہے ناں۔۔ میں کروں گا بات۔۔ کچھ ٹائم دو مجھے۔۔ پلیز تم روؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا، جو تم چاہتی ہو وہی ہو گا ان شاءاللہ"۔۔ وہ تسلی آمیز لہجے میں اُسے چُپ کراتا بولا پر پاس کھڑی اپنی بچپن کی بیوی کا سکون تہہ بالا کر چُکا تھا۔۔ وہ مُنہ پر ہاتھ رکھتی باہر بھاگی تھی۔۔

....

"مجھ سے بات کرتے، بلکہ مجھے دیکھتے ہی اُن کے مُنہ میں کڑوا بادام آجاتا ہے اور اُس کو اتنے پیار سے چُپ کروا رہے ہیں وہ"۔۔ وہ پچھلے پندرہ منٹ سے رِدا کے آگے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی ساتھ ساتھ رونا بھی جاری تھا۔۔

"یار ایسا نہیں ہے۔۔ تم۔۔"۔۔ رِدا سے وہ سنبھالی ہی نہیں جا رہی تھی۔۔

"کیا چلا جاتا اُن کا اگر وہ اپنی بچپن کی بیوی سے ہی عشق فرما لیتے۔۔ میرے ارمان بھی پورے ہو جاتے۔۔ پر نہیں "۔۔ اُس نے رِدا کا ہاتھ زور سے جھٹک کر دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔

" آج تک کسی شوہر نے اپنی بیوی سے عشق کیا ہے۔۔ کبھی نہیں۔۔ اور وہ بھی بچپن کی بیوی۔۔ جس کو گود میں اُٹھا اُٹھا کر گھوما جائے "۔۔ وہ سُوں سُوں کرتی بولی۔۔

" اور نہیں تو کیا، جس کی ناک بھی صاف کی ہو بچپن میں "۔۔ رِدا نے ٹکڑا لگایا تھا۔۔

" تم تو چُپ ہی کرو۔۔ غدار۔۔ سڑیل بھائی کی سڑیل بہن۔۔ "۔۔ وہ اُسے دھموکا جڑتی بولی۔۔ رِدا اپنی پُشت سہلاتی اب اُس کی پہنچ سے حتی الامکان دور ہوئی تھی۔۔

" میری پیاری بہن، ہیر دیکھو میری بات سُنو۔۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔ وہ بھائی کی کوئی کلاس فیلو ہو گی "

" مطلب تمہاری نظر میں کلاس فیلو سے عشق فرمانا جائز ہے۔۔؟؟ "۔۔ اُس نے اُسے خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔

" ارے نہیں یار۔۔ "۔۔ رِدا اُس کے تیور دیکھ کر تھوڑا اور دور ہوئی تھی۔۔

" میں نے اپنے ان گناہگار کانوں سے سُنا ہے اُس سے وعدے وعید کرتے ہوئے۔۔ اور اُس دن بھی بڑے مُسکرا کر کہہ رہے تھے، اب آرام سے بات کرو۔۔ رِدا دیکھنا تم۔۔ دیکھنا وہ کچھ دنوں میں کہیں گے وہ دوسری شادی کرنے والے۔۔ "۔۔ بات مُکمل کرنے سے پہلے ہی وہ چھکوں پھکوں رو دی تھی۔۔

اُس کی بات پر رِدا نے اپنا سر پیٹا تھا۔۔

" پاگل ہو گئی ہو کیا۔۔ وہ ایسا کچھ نہیں کریں گے "۔۔ اب کے وہ اُس کے قریب آ کر اُس کو اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے اُس کی پیٹھ سہلانے لگی تھی۔۔

"تمہیں نہیں پتا رِدا وہ اُس سے کہہ رہے تھے۔۔ میں بات کروں گا، جو تم چاہتی ہو وہی ہو گا مجھے کچھ ٹائم دو۔۔ دیکھنا تم وہ ابو اور تایا ابو کے سامنے دوسری شادی کی بات کریں گے۔۔ رِدا۔۔ہائے میں کیسے سوتن برداشت کروں گی۔۔ بھلے ہی وہ مجھ سے عشق نہ فرمائیں، بھلے ہی مجھے پھول اور چاکلیٹس نہ دیں۔۔ پر سوتن کا سوچ کر میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے رِدا۔۔ آخر وہ میرے بچپن کے شوہر ہیں"۔۔ وہ اُس کے گلے لگتی روتے روتے بول رہی تھی جب کہ اتنی سیریس بات پر بھی رِدا سے اپنی ہنسی چُھپانی مُشکل ہو رہی تھی۔۔

....

"پھپھو۔۔ کچھ کریں ورنہ وہ بیوقوف رو رو کر امّی اور چچی امّی کے سامنے ساری بات رکھ دے گی"۔۔ رِدا فون پر فائزہ سے بات کر رہی تھی۔۔

"دو تین دنوں میں آؤں گی میری جان میں۔۔ کان کھینچتی ہوں راحم کے"۔۔ فائزہ نے اُسے تسلی دی تھی۔۔

"تھینک یو پھپھو اب آپ ہی ہیں جو یہ معاملہ سنبھال سکتی ہیں"۔۔ رِدا نے سکوں کا سانس لیے فون رکھا تھا۔۔

....

ڈنر کے بعد وہ لان میں چہل قدمی کے ساتھ سگریٹ کا شوق پورا کرتا تھا ساتھ میں موبائل کان سے لگا ہوتا تھا۔۔

"دیکھو کیسے ہیرو بنے میری سوتن سے بات کر رہے ہیں"۔۔ وہ کھڑکی میں کھڑی اُسے دیکھ کر رِدا سے بولی تھی۔۔ جو ایک دم بھاگتی ہوئی کھڑکی میں آئی تھی۔۔

نیچے وہ لبوں میں سگریٹ دبائے فون پر کسی کے ساتھ قہقہے لگا رہا تھا۔۔

"تمہیں اپنے بچپن کے شوہر کے بچپن کے دوست فواد بھائی کے بارے میں بھی بچپن سے ہی پتا ہے۔۔ یہ لمبے لمبے قہقہے اُن کے ساتھ ہی مارتے ہیں بھائی"۔۔ رِدا نے فوراً اپنے بھائی کی سائیڈ لی تھی۔۔ اُس نے اُسے ایک گھوری سے نوازتے ہوئے پردہ چھوڑا تھا۔۔

"رکو میں ابھی آئی امّی نے بُلایا تھا"۔۔رِدا کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔خدیجہ کو سر درد کی گولی دے کر وہ دو منٹ بعد واپس آئی تھی۔۔اب وہ تکیہ گود میں رکھے غم زدہ ہیروئین کی مانند سامنے دیوار کو گھور رہی تھی۔۔

"میں کہہ رہی ہوں رِدا تمہیں۔۔میں نے اُن کی اور اپنی جان ایک کر دینی ہے اگر اُنہوں نے ایسا سوچا بھی تو۔۔"

"یار تم کل سے خواہ مخواہ میرے معصوم بے گناہ بھائی پر الزام لگا رہی ہو"۔۔رِدا نے دور ہوتے ہوئے اپنے بھائی کی سائیڈلی تھی۔۔

"بے گُناہ تو وہ ہرگز بھی نہیں ہیں جس آدمی نے بیس سال میں اپنی بیوی کو پھول تو چھوڑو ایک پتا بھی نہ دیا ہو میرے حساب سے اُس سے زیادہ دُنیا میں کوئی گُناہگار نہیں"۔۔وہ با آواز بُلند اُس پر فردِ جُرم عائد کرتی بولی۔۔ جب وہ دروازے پر نمودار ہوا تھا۔۔

"جج صاحبہ اگر آپ کا ہو گیا ہو تو میں کچھ فرما سکتا ہوں۔۔؟؟"۔۔اُس کے ساری بات سُننے پر اور اُس پر اُس کی جوابی کاروائی پر وہ خفت سے مرنے والی ہوئی تھی۔۔

"جج۔۔جی بھائی"۔۔رِدا نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

"تم دونوں اپنے ٹیسٹس پیپرز لے کر میرے روم میں آؤ"۔۔وہ اُس کی جان خشک کرتا پلٹنے کو تھا۔۔جب وہ رِدا کو دیکھتی ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔۔

"کک۔۔کون سے پیپرز۔۔؟؟"۔۔اُس کی آواز پر وہ رُکا تھا پر پلٹا نہیں تھا۔۔

"رِدا اپنی جج صاحبہ کی یاداشت واپس لا کر میرے روم میں تشریف لائیے گا آپ دونوں"۔۔اب کے وہ رُکا نہیں تھا۔۔اُس نے خونخوار نظروں سے اُس کی طرف بڑھی تھی۔۔

"قسم سے وہ روز پوچھتے تھے۔۔تو میرے مُنہ سے۔۔۔نکل۔۔گیا"۔۔پہلا جُملہ زور سے بولتی۔۔اگلہ جُملہ اُس نے ہکلا کر پورا کیا تھا۔۔ہیر نے پاس پڑا تکیہ اُٹھایا تھا۔۔

"خود کے نمبرز اچھے آئے ہیں ناں تبھی۔۔"۔۔وہ اُس پر تکیہ پھینکتی اب دوسرا تکیہ اُٹھا رہی تھی۔۔

....

"یہ میں آپ کے لیے چائے بنا کر لائی ہوں"۔۔وہ آج اِن بیس سالوں میں پہلی بار زرینہ اور اُس کے کہے بنا خود سے چائے لائی تھی۔۔

اور لہجے میں اتنی چاشنی۔۔راحم حسن نے ایک طنزیہ نظر اُس پر ڈالی تھی۔۔

"میں اِس وقت چائے نہیں پیتا"۔۔وہ گھڑی پر ایک نظر ڈالتا بولا جو ساڑھے دس بجا رہی تھی۔۔

"آپ سارا دن آفیس میں دماغ کھپا کر آتے ہیں تو اِس لیے میں لے آئی"۔۔اُس کے نرم لہجے پر رِدا کو غش آنے لگے تھے۔۔

"آفیس سے آنے کے بعد والی چائے میں چھ بجے تک پی لیتا ہوں اور ابھی ساڑھے دس بج رہے ہیں۔۔ ٹیسٹ پیپرز۔۔؟؟"۔۔وہ ہاتھ پھیلاتا بولا۔۔اُس نے تھوک نگلتے چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔ایک لمحے کو دل چاہا یہ گرم چائے کا کپ اُس کے لیپ ٹاپ کے ساتھ اُس کے قیمتی سیل پر بھی گرا دے۔۔شاید سوچ کا اثر تھا اُس کے ہاتھ میں کپ لڑکھڑایا تھا۔۔ تھوڑی سے چائے لیپ ٹاپ کے اوپر گری تھی

"کیا کر رہی ہو۔۔؟؟۔۔"۔۔وہ جھنجھلاتے ہوئے لیپ ٹاپ اُٹھا گیا تھا پھر ٹشو سے صاف کرنے لگا۔۔ ہیر نے اُس کے مُنہ کے زاویوں کو دیکھ کر اُس سے زیادہ بُرا مُنہ بنایا تھا۔۔

"یہ لیں بھائی"۔۔رِدا نے ڈرتے ڈرتے پیپر اُس کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔اُس نے وہی ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا تھا۔۔

"وہ میرا پیپر کل نیچے پانی میں گر گیا تھا۔۔ گٹر کا پانی تھا۔۔اِس لیے مجھے وہیں چھوڑنا پڑا۔۔افسوس تو ہوا مجھے، آخر کو اتنے اچھے مارکس آئے تھے"۔۔اُس کی زبان فراٹے سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔رِدا کی آنکھیں پھٹتی جا رہی تھیں۔۔

"کتنے اچھے۔۔؟؟"۔۔وہ لہجے میں حد درجہ سنجیدگی لیے پوچھ رہا تھا۔۔ایک لمحے کو ہیر کا دل لرزا تھا

"ففٹین آوٹ آف ٹوئینٹی"

)بیس میں سے پندرہ(

رِدا کا دل چاہا وہاں سے غائب ہو جائے۔۔وہ بیڈ پر ٹیک لگائے نیم دراز اُن دونوں پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔جبکہ وہ دونوں اُس کے سامنے کھڑی تھیں۔۔

"شاید تم غلطی سے ون لگا گئی ہو ہیر"۔۔وہ ہنوز نیم دراز اُس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔ہیر نے تھوک نگلا تھا۔۔

"ففٹین ہی تھے آپ چاہیں تو رِد۔۔رِدا سے پوچھ لیں"۔۔اُس نے رِدا کی طرف دیکھا تھا وہ بُد کی تھی۔۔

"نن۔۔نہیں مجھے تو یاد نہیں بلکل بھی نہیں۔۔آئی۔۔آوچ"۔۔اُس نے رِدا کی کمر پر چٹکی نوچی تھی۔۔راحم نے ناگواری سے اُس کی اِس حرکت کو دیکھا تھا۔۔

"رِدا تم یہ مت سمجھنا کہ تیرہ نمبر لے کر تم نے کوئی تیر مارا ہے"۔۔اُس نے رِدا کو گھورا تھا۔۔

"لیکن بھائی میں تو پاس ہوں تھرٹین پاسنگ مارکس ہیں"۔۔وہ جلدی سے بولی تھی۔۔

"تمہارے اِن تھرٹین نمبرز کو میں دیوار پر فریم کراؤں کیا۔۔؟؟۔۔کل تم بھی پھر سے ٹیسٹ دو گی"۔۔وہ اب غصّے سے بولا تھا۔۔وہ سر ہلا کر کمرے سے بھاگی تھی۔۔پیچھے پیچھے وہ بھی بھاگنے کو تھی جب وہ سرعت سے اُس کی کلائی تھام گیا تھا۔۔وہ بیڈ پر بیٹھنے کے انداز سے گری تھی۔۔

"آنلی فائیو مارکس آوٹ آف ٹوئینٹی، شیم آن یو"

)بیس میں سے صرف پانچ نمبرز۔۔شرم آنی چاہیئے تمہیں(

"حلانکہ شرم آپ کو آنی چاہیئے تھی، پڑھایا تو آپ۔۔"

"جسٹ شٹ اپ۔۔ ہیر۔۔ بہت برداشت کرلی میں نے تمہاری بدتمیزیاں"۔۔ وہ اُس کی کلائی کو جھٹکا دیتا اُس کے آگے ٹیسٹ پیپر لہراتا غصّے سے بولا تھا۔۔ جس پر پانچ کا ہندسہ جگمگا رہا تھا۔۔ اُس کے لبوں سے ہلکی سے چیخ نکلی تھی۔۔

"آہ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔"۔۔ وہ چیخی تھی۔۔

"بیوقوف لڑکی چیخ تو ایسے رہی ہو جیسے پتا نہیں کون سے ظلم کر رہا ہوں میں تم پر"۔۔ وہ اُس پر جھکتے ہوئے دانت پیس کر بولا تھا۔۔ وہ بیڈ پر گرنے سے بچنے کے لیے اپنی کُہنی بیڈ پر ٹکا گئی تھی۔۔

"آپ جو ظلم مجھ پر کرنے کا سوچ رہے ہیں ناں، یہ مت سمجھئے گا میں کمزور ہوں سب سہہ لوں گی"۔۔ وہ اُس کی قُربت کا نوٹس لیے بغیر اُس کی آنکھوں میں دیکھتی دوبدو بولی تھی۔۔

"اوہ۔۔ اور ایسا کون سا ظلم توڑنے والا ہوں میں تم پر"۔۔ نجانے کیوں اُسے اپنی قُربت کا احساس دلانے کے لیے وہ اپنا چہرہ اُس کے قریب لایا تھا۔۔

"آ۔۔ آپ۔۔"۔۔ وہ زور سے کچھ بولنے کو تھی جب ہیر انعام کو بلکل اچانک راحم حسن کے اپنے بہت قریب ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔

"ہاں میں کیا بولو۔۔؟؟"۔۔ اُسے نروس ہوتے دیکھ کر وہ محظوظ ہوا تھا پر بظاہر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ نظریں اپنے بہت قریب اُس کے چہرے کے نقوش کو کھوج رہی تھیں۔۔

اُس کی پُر تپش نظروں کی گرفت میں اُس کے دُھلے دُھلائے نکھرے چہرے کی شادابی میں سُرخی پھیلی تھی۔۔ خم دار پلکیں جُھکتی چلی گئیں تھیں۔۔ دل نے دھڑ دھڑ کرتے شور مچایا تھا۔۔

کب اُس نے راحم کی ایسی نظریں محسوس کی تھیں۔۔

"میں کل ٹیسٹ یاد کرلوں گی"۔۔وہ نظریں جُھکائے اچھے بچّوں کی طرح بولی تھی۔۔بولنے کے ساتھ ہی اُس نے اپنے وجود کو اُٹھنے کے لیے ذراسی جنبش دی تھی وہ ایک دم جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔

"گُڈ فاریو"۔۔وہ خود پر قابو پاتا پیچھے ہوا تھا۔۔وہ اِدھر اُدھر دیکھے بغیر آندھی طوفان کی طرح کمرے سے نکلنے کو تھی جب وہ پیچھے سے بولا تھا۔۔

"دروازہ دیکھ کر"۔۔اُس کی بات پر وہ دروازہ زور سے بند کر کے گئی تھی۔۔وہ ہنستا ہوا بیڈ پر ڈھیر ہوا تھا۔۔

"اتنی دیر۔۔میں تو سمجھی تھی تم بھائی کے کمرے میں ہی فوت ہو چکی ہو"۔۔ردا اُس کے کمرے میں آتے ہی شروع ہوئی تھی۔۔وہ لمبے لمبے سانس لیتی بیڈ پر ڈھیر ہوئی تھی۔۔

"تمہیں کیا ہوا۔۔؟؟۔۔کہیں بھائی نے اظہارِ عشق تو نہیں کر دیا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے اُڑے اُڑے حواس دیکھتی بولی۔۔

"تمہارے وہ سڑیل بھائی ابھی اپنے نئے نئے عشق کے خُمار میں ہیں۔۔جس کا قتل میں اپنے ہاتھوں سے کروں گی تم دیکھنا"۔۔وہ دانت کچکچا کر بولی۔۔

"کس کا بھ۔۔بھائی کا۔۔؟؟"۔۔رِدا کی آنکھیں باہر نکل آئی تھیں۔۔

"نہیں۔۔اُن کے عشق کا"۔۔وہ پھاڑ کھانے کو بولی تھی۔۔پھر واشروم میں جا کر دھاڑ سے دروازہ بند کیا تھا۔۔

"ہائے بھائی ہمیشہ تو مجھے یہ بیچاری لگتی ہے پر کبھی کبھی آپ پر بھی ترس آتا ہے"۔۔وہ اوپر پنکھے کو دیکھتی بڑبڑائی تھی۔۔

....

"ہیر میری شرٹ پریس کر دو۔۔جلدی مجھے کہیں جانا ہے"۔۔وہ اُس کو شرٹ دے کر پلٹنے کو تھا جب پینو نے اُسے حسن صاحب کا پیغام دیا تھا۔۔

وہ اُن کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔ وہ بُرا سا مُنہ بنائے شرٹ کو گھور رہی تھی۔۔

"کتنی بار کہا ہے۔۔ پہلے سے ہی کر دیا کرو۔۔ پھر خود ہی مُشکل میں پڑتی ہو"۔۔ زرینہ نے اُس کو دیکھ کر کہا تھا۔۔ جو بُرا سا مُنہ بنائے کھڑی تھی۔۔

"قسم سے امّی ساری دُنیا ٹی شرٹس پہنتی ہے۔۔ دو سیکنڈ میں ہو جاتی ہے پریس۔۔ ایک یہ ہیں جان بوجھ کر بٹن والی شرٹس پہنتے ہیں۔۔ صرف اور صرف میری ننھی سی جان عذاب میں ڈالنے کے لیے"۔۔ وہ اُس کی شرٹ پر غصّہ نکالتی زور زور سے پانی والی اسپرے کر رہی تھی۔۔ پ

پانچ چھ منٹ کی جان توڑ محنت کے بعد وہ اُس کے کمرے میں شرٹ رکھنے جا رہی تھی جب ہانپتی کانپتی پینو نے اُس کے پیچھے اُسے جا لیا تھا۔۔

"او باجی۔۔ سُنو تو باجی"۔۔ وہ اُس کے سامنے زور زور سے سانس لیتی اپنا سانس دُرست کر رہی تھی۔۔

"کیا ہے پینو۔۔ میرا اِس وقت کوئی موڈ نہیں تمھاری برادری کی کہانیاں سُننے کا، کون کس کی مُحبت میں گرفتار ہے اور کس کی شادی کس سے طے ہوئی"۔۔ وہ بیزاری سے کہتی اُس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔ جب پینو نے دھماکا کیا تھا۔۔

"باجی جی کون کسی کی شادی نہیں آپ کی شادی"۔۔ وہ خود اُس سے زیادہ ہونق تھی اُس سمے۔۔

"کک۔۔ کیا۔۔؟؟"۔۔ شرٹ اُس کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچّی تھی۔۔

"میرا ابھی یہی حال ہوا تھا سُن کر جی۔۔ نیچے وہ راحم باؤ۔۔ مان ہی نہیں رہے۔۔ وہ کہہ رہے ہیں میں نہیں میں نہیں۔۔ وہ تو جی معافیاں بھی مانگ رہے تھے۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔ ایک دوبار شادی کا لفظ بھی میرے کانوں میں پڑا جی۔۔ اُس کے بعد مجھے آپ کی امّی نے ڈانٹ کر بھگا دیا جی۔۔"۔۔ آگے کی کہانی نہ سُننے کا پینو بیگم کو از حد

افسوس ہوا تھا۔۔وہ حق دق سی وہیں کھڑی رہی تھی۔۔اُس کے خدشے سچ ہو رہے تھے۔۔وہ اُس سے شادی کرنے سے انکار کر رہا تھا۔۔

"پینو او پینو"۔۔خدیجہ کی آواز پر وہ بھاگتی ہوئی نیچے گئی تھی۔۔

نجانے کتنی دیر وہ صدمے کی کیفیت میں وہیں کھڑی رہتی جب اچانک موبائل کی آواز پر اُس کا سکتا ٹوٹا تھا۔۔سُن ہوتے دماغ کے ساتھ وہ آگے بڑھتی بیڈ پر آئی تھی۔۔لیکن اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر محترمہ ہیر انعام صاحبہ کے انگ انگ میں آگ دوڑی تھی۔۔اُس نے اپنی محنت کو ضائع کرنے کے بجائے شرٹ بیڈ پر پھیلائی تھی پھر آستینیں چڑھا کر کال ریسیو کرتے موبائل کان سے لگایا تھا۔۔

....

"ہیلو راحم کہاں ہو تم۔۔؟؟میں پندرہ منٹ سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں"۔۔وہ بے تابی اور جھنجھلاہٹ سے بولتی ہیر کے آگ ہی تو لگا گئی تھی۔۔

"کس شوق میں ہو رہا ہے اُن کا انتظار۔۔؟؟"۔۔وہ چبا چبا کر بولی تھی۔۔دوسری طرف ایک لمحے کو خاموشی چھائی تھی۔۔

"تم ساری زندگی بھی اُن کا انتظار کرتی رہو میں تب بھی اُنہیں تمہارے حوالے نہیں کروں گی سمجھی تم"۔۔اب کے وہ چیخی تھی۔۔اگلا وجود جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔

"کون بات کر رہی ہیں آپ۔۔؟؟۔۔یہ راحم حسن کا نمبر ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اُلجھن سے پوچھ رہی تھی۔۔

"بلکل اُنہی کا نمبر ہے۔۔اور رہا سوال کون کا تو یہ تو تم بتاؤ کہ تم کون بات کر رہی ہو۔۔؟؟۔۔شرم نہیں آتی ایسے دوسروں کے مردوں کو کال کرتی ہو"۔۔اُس کا دل چاہا اُسے فون سے نکال کر دو چار تو لگا ہی دے۔۔

"ایکسکیوز می آپ ہیں کون۔۔؟؟۔۔میری راحم سے بات کروائیں پلیز"۔۔وہ اب سختی سے بولی تھی۔۔

"بچپن کی بیوی ہوں میں اُن کی۔۔ میری طرف تو وہ دیکھتے بھی نہیں۔۔ اور آپ سے عشق فرمانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں"۔۔ ہیر کا دُکھ تازہ ہوا تھا۔۔

"بچپن کی بیوی۔۔۔؟؟"۔۔ سامنے والی کی آواز میں اب حیرت تھی۔۔

"جی مُحترم راحم حسن میرے یعنی ہیر راحم کے بچپن کے شوہر ہوتے ہیں۔۔ بھلے ہی اُن کو مجھ سے عشق نہ ہوا ہو، پر میں یہ بھی برداشت نہیں کروں گی وہ کس۔۔ کسی اور۔۔ اور سے۔۔ عشق۔۔"۔۔ اُس کی آواز بھرائی تھی۔۔

ابھی ابھی پینو جو انکشاف کر کے گئی تھی اوپر سے یہ کال اُسے اپنے دل کے ہزار ٹکڑے ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔

"دیکھیں آپ کو کچھ مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔ ایسا بلکل بھی نہیں ہے جیسا آپ۔۔"۔۔ وہ اُس کی بات کاٹ گئی تھی۔۔

"نیچے بیٹھے وہ مجھ سے شادی سے انکار کر رہے ہیں مجھے پینو نے بتایا ہے اور تم کہہ رہی ہو میری غلط فہمی ہے"۔۔ وہ سُوں سُوں کرتی پینو عُرف پروین بانو کی آدھی ادھوری بات پر یقین کرتی اپنے دل کے ارمانوں پر ماتم کر رہی تھی۔۔

"دیکھیں ہیر میری بات۔۔۔"

"بات تو اب تایا ابّو کریں گے اُن سے۔۔ مجھ سے عشق نہ کرتے میں معاف کر دیتی پر ایک عدد بچپن کی بیوی کے ہوتے ہوئے وہ کسی اور سے عشق کریں یہ میں ہونے نہیں دوں گی۔۔ ساری عُمر کنوارے رہو گے تم دونوں دیکھنا"۔۔ وہ بولتے بولتے پھر سے شدومد سے رونے لگی تھی۔۔

"اللہ نہ کرے، آپ شاید پاگل ہیں۔۔"۔۔ ناعمہ نے دہل کر کہا تھا اُس کی بات پر اُس نے موبائل کو گھورتے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔

"ذرا سے چاکلیٹس، ایک ٹکے، کچھ اسائینمنٹس اور لیٹ نائیٹ فون کالز کی ہی تو خواہش تھی میری"۔۔ وہ دُکھ سے سوچتی اُس کے کمرے سے نکلتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔ سامنے سے آتے راحم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا پھر کندھے اچکا کر نہانے کی غرض سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔ اُسے ناعمہ سے ملنا تھا۔۔

....

"پھپھو میں نے مر جانا ہے اب"۔۔ وہ چھکوں پھکوں رو رہی تھی۔۔

"نہیں میری جان۔۔"۔۔ فائزہ نے اُسے گلے لگایا تھا۔۔

"ایک چاکلیٹ بھی نہ دیتے پھپھو۔۔ کبھی اسائینمنٹ بھی نہ بنائیں۔۔ بھلے سے مجھ سے عشق بھی نہ کریں پھپھو۔۔ پر۔۔ پر"۔۔ روتے روتے اُس سے بولنا مُشکل ہوا تھا۔۔ فائزہ نے رِدا کو دیکھا تھا جو کب سے اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔ اُنہوں نے اُسے کڑی نظروں سے گھور کر اُس کے بکھرے وجود کو خود میں سمیٹا تھا۔۔

"وہ سوتن تو نہ لاتے مجھ پر۔۔ میرا اپنی بچپن کی بیوی ہونے کا بھی خیال نہیں کیا اُنہوں نے پھپھو۔۔ لوگوں کو شادی کی پہلی رات میں اپنی بیوی سے مر مٹنے والا عشق ہو جاتا ہے اور یہاں بیس سالوں سے ایک چھوٹا سا پیار تک نہیں ہوا اُنہیں مجھے سے"۔۔ رِدا سے اپنی ہنسی ضبط کرنا مُشکل ہوئی تھی اب۔۔ فائزہ نے دانتوں میں لب دبائے ہنسی روکی تھی۔۔

"میری جان وہ تم سے مُحبت کرتا ہے میرا یقین کرو"۔۔ فائزہ نے اُس کی آنکھیں پونچھتے ہوئے اُس کی پیشانی چومی تھی اب کے رِدا نے بھی پورے یقین کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"مُحبت۔۔ پھپھو۔۔ ساری زندگی اُنہوں نے مجھے ڈانٹا ہے۔۔ لوگ اپنی منگیتروں سے ڈیٹ مارتے ہیں اِنہوں نے کبھی مجھے پیار سے دیکھا تک نہیں آپ محبت کی بات کرتی ہیں۔۔ ایک نمبر کے کھڑوس اور سڑیل ہیں۔۔"۔۔ وہ

اپنی ہتھیلی کی پشت سے ناک رگڑنے کو تھی جب رِدا نے اُسے گھوری سے نوازتے ہوئے ٹشو پکڑایا تھا۔۔اُس کی بات پر فائزہ نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"دیکھا دیکھا پھپھو یہ بچپن سے ہی میرے اتنے ہینڈسم بھائی کو سڑیل، کھڑوس نجانے کیا کیا کہتی آئی ہے"۔۔ہمیشہ کی طرح رِدا سے اپنے بھائی کی شان میں گُستاخی برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔

"اُن کے ہینڈسم پنے کا مجھے اچار ڈالنا ہے کیا جب اُن کو محبت ہی نہیں کرنی آتی تو"۔۔اُس کی بات پر فائزہ نے ایک اور قہقہہ لگایا تھا۔۔

"ابھی تم نے ہی تو کہا کہ وہ اُس نائمہ سے عشق فرما رہا ہے"۔۔فائزہ نے اُسے چھیڑا تھا اُنہیں کیا پتا تھا کہ وہ سچ میں چھڑ جائے گی۔۔

"پھپھو۔۔میں اُن کا یہ مقصد کبھی کامیاب ہونے نہیں دوں گی۔۔میں نے ویسے بھی اُس نائمہ کا اچھے سے دماغ دُرست کر دیا ہے"۔۔وہ اپنے آنسو پونچتی اب کے مضبوطی سے بولی تھی۔۔اُس کی بات پر وہ دونوں چونکی تھیں۔۔

"کیا کیا ہے تم نے ایسا ہیر۔۔؟؟"۔۔رِدا کو اُس سے کسی عقلمندانہ حرکت کی ویسے بھی اُمید نہیں تھی۔۔لیکن ہمیشہ کی طرح اُس کے دل میں خُدشے لاحق ہوئے تھے۔۔

"میں بتاتا ہوں محترمہ ہیر انعام کا عالی شان کارنامہ۔۔فواد کے سامنے مُنہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا میری بچپن کی بیوی نے مجھے"۔۔وہ اُسے شعلہ بار نگاہوں سے گھورتا آگے بڑھا تھا۔۔اُس کی سانس حلق میں ہی اٹکی تھی۔۔

"پھپھو"۔۔وہ ہمیشہ کی طرح جائے پناہ ڈھونڈتی فائزہ میں چھپنے کو تھی لیکن اُس سے پہلے ہی وہ اُس کا بازو تھامتا اُسے کھینچ کر اپنے مدِمُقابل کھڑا کر چُکا تھا۔۔گرنے سے بچنے کے لیے ہیر نے اُسی کو مضبوطی سے تھاما تھا۔

....

"آرام سے راحم کیا کر رہے ہو۔۔؟؟"۔۔فائزہ آگے بڑھی تھیں۔۔لیکن وہ اُن کی پرواہ کیے بغیر اُس کے دونوں بازو بے دردی سے تھامتا اُسے خود سے قریب کیے گھور رہا تھا۔۔رِدا نے اپنے دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھے تھے۔۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے ناعمہ سے بولو۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے بازوؤں کو جھٹکا دیتا دھاڑا تھا۔۔ایک لمحے کو ہیر کا ننھا سے دل کانپا تھا۔۔اُسے اپنے بازوؤں میں اب تکلیف ہونے لگی تھی۔۔

"خود آپ میرے ہوتے ہوئے اُس سے عشق فرمائیں اور میں خاموشی سے آپ کے راستے سے ہٹ جاؤں۔۔یہی چاہتے ہیں ناں آپ۔۔؟؟"۔۔وہ بے خوفی سے چیخی تھی۔۔وہ اِس بار سچ میں شعلوں میں گھرا تھا

"بکواس بند کرو ہیر۔۔ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا"۔۔وہ دانت پیستے چلایا تھا۔۔

"آ۔۔آپ سے بُرا کوئی ہے بھی نہیں"۔۔اُس کی آنکھیں چھم سے برسی تھیں۔۔

"راحم چھوڑو اِسے کیا کر رہے ہو۔۔؟؟"۔۔فائزہ نے اُس کے آہنی ہاتھوں سے اُس کے نازک سے بازوؤں کو چھُڑوانا چاہا تھا لیکن بے سود۔۔

"پھپھو اِس بار آپ بیچ میں نہ آئیں۔۔آپ کو نہیں پتا پھپھو! کیا بکواس کی ہے اِس نے ناعمہ سے۔۔میں اُس سے عشق کرتا ہوں اور اپنی اِس کم عقل بیوقوف بیوی کو چھوڑ کر اُس سے شادی کر رہا ہوں۔۔"۔۔وہ اُسے دوبارہ جھٹکا دیتا بولا اب کے ہیر کی چیخ کے ساتھ سسکی برآمد ہوئی تھی۔۔

"کیا کر رہے ہو راحم جنگلی ہو تم۔۔ایسے پکڑتا ہے کوئی کسی لڑکی کو۔۔ہٹو یہاں سے"۔۔اب کے اُنھوں نے اُسے دھکا دیتے اُس کی سخت گرفت سے ہیر کو چھڑایا تھا۔۔جو تڑپتی ہوئی اُن میں سمٹی تھی۔۔فائزہ نے اُسے تاسُف بھری نظروں سے دیکھتے ہیر کے بازو سہلائے تھے۔۔

"میں نے کہا تھاناں یہ مجھ سے مُحبت نہیں کرتے۔۔ آج تایا ابو اور پاپا کے سامنے یہ مجھ سے شادی سے انکار کر رہے تھے۔۔ معافیاں مانگ رہے تھے۔۔"۔۔ وہ فائزہ کے سینے سے لگی روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ راحم حسن کا دماغ بھک سے اُڑا تھا۔۔

"ایک۔۔ ایک منٹ کیا کہہ رہی ہو۔۔؟؟۔۔ پھر سے بولنا"۔۔ وہ پھر اُس کی طرف ہاتھ بڑھانے کو تھا جب فائزہ نے اُس کا ہاتھ ہٹایا تھا۔۔

"ایک منٹ پھپھو پوچھیں تو اِس سے۔۔ کس نے کہا میں اِن مُحترمہ سے شادی نہ کرنے پر معافیاں مانگ رہا تھا۔۔"۔۔ وہ پھر اُس کے سامنے آیا تھا۔۔

"پین۔۔ پینو نے مجھے بتایا تھا۔۔ یہ تایا ابّو سے معافیاں مانگ رہے تھے کہ یہ مجھ سے نہیں ناعمہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں"۔۔ فائزہ کے سامنے اپنا کیس مضبوط کرنے کے لیے یہ آخری بات اُس نے خود بڑھائی تھی۔۔ لیکن اُسے کیا پتا تھا کہ وہ اپنے پاؤں پر کُلہاڑی مار رہی تھی۔۔ وہ دھاڑا تھا

"جسٹ۔۔ جسٹ شٹ اپ ہیر"۔۔ وہ غیض و غضب میں اپنا بایاں ہاتھ بُلند کر گیا تھا۔۔ ارادہ مارنے کا ہرگز نہیں تھا۔۔

"ہوش میں آؤ راحم!!!"۔۔ اُنھوں نے اب کے ناگواری سے اُس کے بُلند ہاتھ کو تھامتے ہوئے پیچھے جھٹکا دیا تھا ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے ہیر کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُس کا رُخ موڑا تھا۔۔

"بیوی ہے وہ فواد کی۔۔ ناراضگی چل رہی ہے دونوں میں۔۔ مجھے پاگل کتّے نے کاٹا تھا جو میں اُن دونوں کے بیچ صُلح کرواتے اپنے لیے عذاب پیدا کر گیا۔۔ دو کوڑی کی عزت نہیں رہنے دی اِس نے میری"۔۔ اُس کی دھاڑ سے زیادہ اُس کی بات پر ہیر نے فائزہ کے سینے پر ہی آنکھیں میچیں تھیں۔۔

"اور پھپھو۔۔اپنی اِس بیوقوف، عقل سے پیدل بھتیجی کی عقل کا اندازہ لگا لیں کہ پروین بانو عرف پینو کی باتوں پر اِنہیں یقین ہے پر میری نہیں"۔۔وہ اُس پر ایک افسوس بھری نظر ڈالتا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔

اُس کے مُستقل رونے پر فائزہ اُسے اپنے گھر لے گئی تھیں۔۔

....

"پھپھو کیا صرف میری غلطی تھی۔۔۔؟؟۔۔پھپھو ساری زندگی وہ مجھے ڈانٹتے آئے ہیں۔۔کبھی پیار سے بات نہیں کی اُنھوں نے مجھ سے۔۔"۔۔وہ اُس کے بازوؤں پر پین کلر آئینمنٹ لگا رہی تھیں۔۔جہاں اُس کے سخت گرفت سے نشان پڑ گئے تھے اور اب اُسے درد ہو رہا تھا۔۔وہ اب اُن کی گود میں سر رکھے سُوں سُوں کر رہی تھی۔۔

"اللہ نے بچپن سے شوہر والا تو بنا دیا پر شوہر کا پیار نہیں لکھا میرے نصیب میں"۔۔وہ بڑی بوڑھیوں کی طرح خود پر افسوس کرتی بولی۔۔فائزہ کو جہاں ہنسی آئی تھی وہیں وہ دہل سی گئی تھیں۔۔

"اللہ نہ کرے۔۔ایسا نہیں کہتے۔۔ابھی تم دونوں کی زندگی شروع ہی کہاں ہوئی ہے۔۔دیوانی نہ ہو تو"۔۔اُنھوں نے اُس کے سر پر چپت ماری تھی۔۔

"کیا فائدہ پھپھو اب۔۔اُن کو اچانک سے تو مجھ سے عشق نہیں ہو جائے گا ناں۔۔؟؟۔۔رُخصتی ہو جائے گی، بچّے بھی ہو جائیں گے، ساری زندگی بنا عشق کے گُزر جائے گی"۔۔اُس کے مُستقبل کا نقشہ کھینچنے پر فائزہ کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"اوہ تو مُحترمہ عشق کو چھوڑ کر بچّوں تک پہنچ گئیں"۔۔اُنھوں نے اُس کی ٹھوڑی تھامی تھی اور وہ اپنی ہی بات پر جھینپی تھی۔۔

"تو میری دیوانی بھتیجی میرے نکمے بھتیجے کو سکھا دے ناں عشق کرنا"۔۔اُن کی بات پر وہ اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

"مُشکل ہے پھپھو بلکہ ناممکن۔۔ میں نے سوچا چلو مجھ سے نہ سہی ناعمہ سے ہی سہی پر میرے دل کو اطمینان ہوا تھا کہ چلو کم از کم اُنہیں مُحبت کرنی تو آتی ہے۔۔ میرے ساتھ رہ کر عشق کرنا بھی سیکھ جاتے پر وہ تو کسی کام کے ہی نہیں ہیں پھپھو"۔۔ وہ افسوس سے دائیں بائیں سر ہلا کر بولتی اُن کو اتنی پیاری لگی کہ اُنہوں نے بے ساختہ اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"اُنہیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ اِس ریلیشن میں چُھپ چُھپ کر کبھی پھول تو کبھی چاکلیٹ دینا کتنا ضروری ہوتا ہے، اُن سے تو ایک پتے کی بھی اُمید نہیں رہی مجھے اب"۔۔ اُس کی معصومیت پر اُنہیں راحم حسن کی قسمت پر رشک آیا تھا۔۔

" کبھی میرا اسائیمنٹ نہیں بنایا۔۔ میں نے سوچا تھا، صبح اُٹھوں گی وہ میرے ہاتھ میں اسائیمنٹ دیں گے کہ جاؤ ہیر آج سبمٹ کروادینا"۔۔ اُس کی بات پر اُنہوں نے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔

وہ آج پورے موڈ میں تھی اُس کی ساری شکایات درج کروانے کے۔۔ اور وہ بڑی مُحبت سے اپنی کچھ کچھ دیوانی اور کچھ کچھ بیوقوف بھتیجی کی اپنے سڑیل بھتیجے کے خلاف پیار بھری شکایتیں مُسکرا کر مُلاحظہ فرما رہی تھیں۔۔

"لیکن پاس بٹھا بٹھا کر کرواتا تو ہے ناں۔۔؟؟۔۔ تمہاری کسی دوست کے فیانسیز نے کبھی اُن کی پڑھائی کی اتنی فکر کی ہے۔۔؟؟۔۔ وہ تمہارے اسائیمنٹس، تمہارے ویکلی اور منتھلی ٹیسٹس کے لیے تم سے زیادہ پریشان رہتا ہے۔۔ تمہارے رزلٹ والے دن وہ کھانا نہیں کھاتا جب تک وہ تمہارا رزلٹ نہ دیکھ لے"۔۔ وہ اب کے بلکل چُپ اُن کی باتیں سُن رہی تھی۔۔

"میری جان۔۔ زندگی ناولز اور ٹی ڈراموں، فلموں سے کہیں ہٹ کر ہوتی ہے۔۔ اکثر یہ بہت تلخ ہوتی ہے پر اِنہی تلخ پلوں سے ہمیں خوشیوں کے کچھ پل چُرانے پڑتے ہیں ہیر"۔۔ وہ پلک جھپکائے بغیر اُنہیں دیکھے گئی۔۔

"ناولز، ٹی وی ڈراموں کو ضرور انجوائے کرنا چاہیئے۔۔ پر ناولز پڑھ کر جب کتاب بند کرو اور ڈرامہ دیکھ کر جب ٹی وی آف کرو تو حقیقی دُنیا میں فوراً سے واپس آجاؤ۔۔ زندگی آنسوؤں اور مُسکراہٹ کے امتزاج کا نام ہے۔۔ یہاں تمہیں کبھی ہنسنا پڑے گا تو رونا بھی پڑے گا۔۔ یہی زندگی کا اصول ہے"۔۔ وہ رُکی تھیں۔۔

"جیسے امتحان میں سب کو اپنے ہی پیپر پر دھیان دینا ضروری ہوتا ہے۔۔ اگر کسی اور کا دیکھ کر لکھیں گے تو وہ چیٹنگ کہلاتی ہے ناں۔۔؟؟۔۔ اُسی طرح ہمیں اپنی زندگی پر فوکس کرنا ہوتا ہے۔۔ کسی اور کی زندگی کو دیکھ کر اپنی زندگی میں خامیاں نکالیں گے تو یہ ہمارے رب سے چیٹنگ ہوگی۔۔ کیونکہ وہ سب کو بہترین اور برابر دیتا ہے"۔۔ اُن کی بات پر اُس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"وہ تم سے بہت مُحبت کرتا ہے ہیر۔۔ جس طرح تم نے ہوش سنبھالتے ہی اُس کا نام سُنا ہے اُس طرح اُس نے بھی ہمیشہ اپنی ذات سے تمہیں جڑے دیکھا ہے۔۔"۔۔ وہ اب مُسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"تمہیں وہ فیصل یاد ہے۔۔؟؟"۔۔ اُن کے پوچھنے پر وہ ایک دم سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔

ساری بات جان کر اُس کا مُنہ کُھلا تھا۔۔

"اور پھر تم کہتی ہو میرا بھتیجا تم سے مُحبت نہیں کرتا۔۔؟؟"۔۔ اُنہوں نے مُسکرا کر پوچھا تھا۔۔

"لیکن پھپھو میں پھر بھی کہوں گی اُنہیں مُحبت کرنی بلکل نہیں آتی"۔۔ وہ اپنی بات پر قائم اپنے بازو سہلاتی بولی تھی۔۔ وہ ہنسی تھیں۔۔

"لگتا ہے میری بیوقوف سی بلکہ دیوانی سی بھتیجی کو یقین دلانے کے لیے میرے بھتیجے کو اپنے انداز سے ثابت کرنی ہوگی اپنی مُحبت"۔۔ اُنہوں نے پیار سے اُس کے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔۔۔ اُس نے بلش ہوتے اُن کے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔

....

"تم اُس پر ہاتھ اُٹھانے لگے تھے راحم افسوس کی بات ہے"۔۔وہ اُس کے شانے پر تھپڑ مارتی تاسُف سے بولی تھیں۔۔

"پھپھو۔۔اب ایسے تو نہ بولیں وہ تو میں اُس کو صرف ڈرا رہا تھا"۔۔وہ شرمندگی سے ہنستا ہوا ہوا سے اُڑتے اپنے بالوں کو سنوار رہا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے اُس کے دونوں بازو پر تمہارے سخت جنگلی ہاتھوں کے نشان پڑ گئے ہیں۔۔ آئینمنٹ لگایا ہے میں نے، کوئی ایسے بھی پکڑتا ہے نازک سی جان کو"

"آئی ایم سوری پھپھو وہ سب اَن اِنٹینشنلی (غیر ارادی طور پر) ہوا"۔۔وہ دل سے شرمندہ ہوا تھا اپنی بے ساختہ حرکت پر۔۔

اُنہوں نے اُسے اپنے گھر بُلایا تھا۔۔وہ دونوں اِس وقت چھت پر کھڑے تھے جبکہ وہ اُس کی آمد سے بے خبر نیچے بچّوں کے ساتھ مصروف تھی۔۔

"عورت ایسی باتوں کو دل پر لے لیتی ہے پاگل"۔۔اب کے اُنہوں نے اُس کے سر پر چپت ماری تھی۔۔وہ بے اختیار ہنسا تھا۔۔

"وہ عورت نہیں ہے پھپھو"۔۔اُس کی بات پر فائزہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"ارے میرا مطلب ہے وہ میرے بچپن کی بیوی ہے"۔۔اُس کے جلدی سے بات پوری کرنے پر وہ ہنسی تھیں۔۔

"اور یہ بات اِن پندرہ سولہ سالوں میں اُسی نے مجھے رٹوائی ہے۔۔تب تک تو اُس کی زبان فراٹے بھرنا سیکھ گئی تھی۔۔"۔۔وہ اب ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔۔فائزہ نے اُس کے چہرے پر خوشگواری محسوس کرتے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

"آپ کی بیوقوف بھتیجی کی ہر بات

آخر کو میں آپ کی بچپن کی بیوی ہوں۔۔ آخر کو آپ میرے بچپن کے شوہر ہیں۔۔

یا تو یہاں سے شروع ہوتی یا یہاں پر ختم۔۔"۔۔وہ ہنستا ہی چلا گیا تھا۔۔

"اور تم نے اپنی اُسی بچپن کی بیوی کی ایک خواہش بھی پوری نہیں کی کبھی، افسوس ہے تم پر راحم حسن۔۔"۔۔وہ اُسے افسوس سے دیکھتیں بولی تھیں۔۔

"وہ چاکلیٹ، پھول۔۔"۔۔وہ اب کے ہنسا تو ہنستا ہی چلا گیا تھا۔۔

"تم سے تو اب اُسے ایک پتّے کی بھی اُمید نہیں رہی۔۔"۔۔وہ بلکل بھی نہیں ہنس رہی تھیں اب۔۔وہ اور زور سے ہنسا تھا۔۔

"ساری زندگی اُس کو ڈانٹتے ہوئے آئے ہو۔۔پتا ہے وہ تمہارے بارے میں کیا سوچنے لگی ہے اب۔۔؟؟"۔۔اُن کے پوچھنے پر وہ مُسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔

"کھڑوس۔۔ سڑیل۔۔ جس نے بچپن کے شوہر ہونے ناطے کبھی اُس کا اسائینمنٹ نہیں بنایا۔۔ کبھی اُسے پیار سے نہیں دیکھا اور تو اور اُسے کبھی راتوں کو کال نہیں کی۔۔۔ جسے جج بن کر وہ صرف اِس لیے گناہگار ثابت کر رہی تھی کہ اُس نے کبھی اپنی بچپن کی بیوی کو ایک پھول تو کیا ایک پتّا بھی نہیں دیا تھا۔۔"۔۔وہ مزے سے اپنے سنگین جُرم گنوا رہا تھا۔۔

"اور جسے مُحبت کرنی بلکل بھی نہیں آتی"۔۔وہ اُس کی بات کو مُکمل کرتی بولیں وہ دونوں ہاتھ چھت کی مُنڈیر پر رکھتا زور کا قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"میں نے بھی جواباً کہہ دیا اُس سے"۔۔وہ اُس کو دیکھ کر بولی تھیں۔۔

"کیا۔۔؟؟"۔۔اُن کی آنکھوں میں شرارت محسوس کر کے وہ نچلا لب دانتوں میں دباتا اُسی شرارت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"یہی کہ میرا نکما بھتیجا میری دیوانی بھتیجی کو اب خود ہی بتائے گا کہ اُسے محبت کرنی آتی ہے یا نہیں۔۔"۔۔اُس نے قہقہہ لگایا تھا

"میں تو بتادوں گا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے پر سوچ لیں پھر وہ نئی شکایت لے کر آپ کے پاس پہنچ جائے گی"۔۔وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا تھا پر اُس کی آنکھوں سے چھلکتی جذبات سے بھرپور چمکتی شرارت محسوس کرتیں وہ ہنستے ہوئے اُس کا کان پکڑ گئی تھیں۔۔

"خبردار راحم کوئی اُلٹی سیدھی حرکت نہیں کرنا وہ بہت معصوم ہے"

"یہ مجھ سے زیادہ اور کون جان پایا ہوگا کہ وہ کتنی معصوم ہے پھپھو"۔۔اُس نے سرد آہ بھرتے اپنا کان چھڑایا تھا۔۔

"میں نے آج اُس کی باتوں سے جانا۔۔یہ ٹھیک ہے اُسے تم سے روایتی شکایتیں ہیں،وہ تم سے اپنے شوہر ہونے کے ناطے وہی سب کچھ ڈیمانڈ کرتی رہی ہے جو آج کل لوگ صرف ایک دوسرے کے نام کی انگوٹھی پہن کر کر رہے ہیں۔۔پر راحم وہ اِس رشتے کی گہرائی سے بلکل نابلد ہے۔۔"۔۔وہ گہرا سانس لیتی بولی تھیں۔۔

"پھپھو۔۔اُس کی یہی ناواقفیت نے آج تک کیسے کیسے میرا امتحان لیا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں،اُس کی نظروں میں راحم حسن اگر کھڑوس ہے، سڑیل ہے تو پھپھو اتنے سالوں سے اُس کا بچپن کا شوہر اُسی کی محبت اور معصومیت کو برقرار رکھنے کے لیے اُس کی نظر میں بُرا بنتا آیا ہے"۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بالوں کو جکڑتا بولا تھا۔۔

فائزہ نے چونک کر اُسے دیکھا تھا جس کا چہرہ کوئی کہانی سُنا رہا تھا۔۔

....

راحم حسن جو ابھی صرف آٹھ سال کا ہوا تھا تو اُس کے دادا نے اُس کا نکاح اُس کی ایک سال کی چچازاد ہیر انعام سے کر دیا۔۔

اُسے نہیں پتا تھا یہ رشتہ کیا ہوتا ہے۔۔ پر سب سے وہ یہی سُنتا آیا تھا کہ ہیر انعام اُس کے نکاح میں ہے اور صرف اُسی کی ہے۔۔

راحم حسن قدرتی طور پر ہیر انعام کو اپنی زندگی کا حصّہ مانتا چلا گیا تھا۔۔

چودہ پندرہ سال کا ہوا تو دوستوں نے اُسے اِس رشتے کے بارے میں بتایا۔۔

یہاں آکر راحم حسن کی آزمائشوں کا سلسلہ شروع ہوا۔۔

وہ اُس سے سات سال چھوٹی، بلکل چھوٹی سی بچّی اور وہ بلوغت میں قدم رکھتا جوانی کی دہلیز کو چھو رہا تھا۔۔

وہ اب ہیر کو پہلے کی طرح اپنی گود میں نہ بٹھا پاتا۔۔ پہلے کی طرح وہ اُس کے رونے پر اُس کے آنسو صاف کرتے اُس کا گال نہیں چُوم پاتا۔۔

اُسے خود سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔ وہ سولہ سترہ سال کا ہوا تو وہ نو دس سال کی ہنوز معصوم سی بچّی تھی، جو اپنا ہر دُکھ اُس سے شئیر کرنے آتی تھی۔۔ لیکن اب وہ بدلنے لگا تھا۔۔

کچھ غلط ہو جانے کے خوف سے اُسے اپنے پاس آنے پر بُری طرح ڈانٹ دیتا۔۔ جھڑک دیتا۔۔

وہ بارہ تیرہ سال کی ہی ہوئی تھی کہ زرینہ اُسے راحم کے چھوٹے چھوٹے کام کرواتیں۔۔ وہ بھی غیر محسوس طور پر اُس کا عادی ہوتا چلا تھا۔۔

لیکن راحم حسن کو اُسے دیکھ دیکھ کر غصّہ آتا۔۔

وہ بیس سال کا ہوا تب بھی وہ تیرہ سال کی بچّی ہی تھی۔۔

اب وہ اُسے اپنے کمرے میں نہیں آنے دیتا تھا پر وہ بھی ڈھیٹ تھی۔۔ زرینہ کی یہ بات اُس کے کچے ذہن میں بیٹھ گئی تھی راحم حسن صرف اُسی کا ہے۔۔

وہ بچپن سے اُس کا تھا اور بڑے ہو کر بھی اُسی کا ہو گا اور ساری زندگی اُسی کا رہے گا۔۔

وہ خود بخود اُس کے قریب ہوتی چلی گئی۔۔ بچپن کا ساتھ تھا نتیجتاً اُسے کبھی راحم سے اُس خاص رشتے کی بھی جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔

وقت تھوڑا اور گزرا اور گزرتا وقت راحم حسن کے لیے مزید آزمائشیں لاتا رہا۔۔ وہ بڑی ہوتی گئی۔۔

جوانی، دلکشی، معصومیت اور خوبصورتی کا امتزاج اور سب سے بڑی طاقت اُن کے درمیان موجود مضبوط شرعی رشتے میں بندھی ہیر انعام راحم حسن کے سامنے تھی۔۔

وہ کبھی بغیر ڈوپٹے سامنے آکر اُس کا ضبط آزماتی تو کبھی بے تکلفی سے اُس کے بہت پاس بیٹھ کر۔۔ اُس پر ستم یہ کہ ہیر انعام اُس رشتے کے تقاضوں سے اب تک انجان تھی جس کی بڑی وجہ خود راحم حسن ہی تھا۔۔

اُس نے کبھی اُس کو اپنی قربت محسوس ہی نہیں کروائی تھی۔۔ اُس رات جب وہ ٹیسٹ پیپر کے سلسلے میں اُس کے کمرے میں تھی اُس لمحے راحم حسن نے زندگی میں پہلی بار ہیر راحم کے چہرے پر اپنی قُربت کے انوکھے رنگ دیکھے تھے۔۔ اُس کا دل مزید شرارت پر آمادہ تھا پر ہمیشہ کی طرح وہ خود پر قابو پا گیا تھا۔۔

اور ایک دن وہ اُس کے پاس بیٹھی اُسی سے شوہروں والی اہمیت نہ دینے پر لڑ رہی تھی۔۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ کتنی معصوم ہے، یہ سب چیزیں بدلے میں جو مانگتی ہے وہ راحم حسن کو خود ہی منظور نہیں تھا۔۔ اِس طرح وہ اپنے بچپن کے اِس مُقدس رشتے کی توہین کر جاتا۔۔

وہ اُس سے مُحبت کرتا تھا اِس رشتے میں بندھنے کے بعد سے ہی کرتا آیا تھا۔۔

شاید اِسی لیے جب فیصل جو کہ فائزہ کی نند کا بیٹا تھا جو کینیڈا میں رہتی تھیں۔۔ جب پاکستان آیا تو ہیر پر پہلی نظر پڑتے ہی وہ اُس کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔

پریشے کی سالگرہ کے دن بار بار اُس کے سامنے آنا۔۔ اُس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈنا۔۔

راحم کی نظروں سے یہ سب مخفی نہیں تھا۔۔ وہ فائزہ کا لحاظ کیے بمشکل خود پر قابو پائے ہوئے تھا۔۔

پر فیصل اتنا اُتاولا ہوا کہ اُسی فنکشن میں اُس نے ہیر سے شادی کرنے کی بات فائزہ کے سامنے رکھی تھی۔۔اُنہوں نے اُسے بتایا کہ ہیر کا نکاح بچپن سے ہی راحم سے ہو گیا تھا۔۔راحم جو اسی سلسلے میں فائزہ سے بات کرنے اُن کے کمرے میں آرہا تھا، اُس کی بات سُن کر دروازے پر رُکا تھا۔۔

"اِٹ از جسٹ آ چائلڈ ہُڈ نکاح مامی، ہی کین ڈائیورس ہر"

)یہ صرف بچپن کا نکاح ہی تو ہے۔۔وہ اُسے طلاق دے سکتا ہے(

اُس کی بات سُن کر وہ خود پر قابو کھوتا آگے بڑھتا دُرشتگی سے اُس کا گریبان تھام گیا تھا۔۔

"شی اِز مائی وائف ڈیم اِٹ۔۔ہاؤ ڈیئر یو۔۔۔"

)وہ میری بیوی ہے۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔(

اُس سے پہلے کہ وہ اُس کے مُنہ پر مُکا مارتا پیچھے سے فائزہ کے شوہر عاطف نے اُسے سنبھالا تھا۔۔بات اُسی کمرے میں ختم ہوگئی تھی۔۔فیصل مارے خوف کے اگلے دن ہی ماں کے روکنے کے باوجود واپس کینیڈا چلا گیا تھا۔۔

اُس نے اتنا انتظار بھی کچھ اُس کے بچپنے اور کچھ اُس کی پڑھائی ختم ہونے کے لیے کیا تھا۔۔

پر اب راحم حسن مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا اور اِس کی بڑی وجہ ہیر کا اُس سے، اُس کی محبت سے بدگمان ہونا تھا۔۔

ہوا یہ تھا کہ فواد جو کہ اُس کا بچپن کا دوست تھا۔۔وہ گھر والوں سے چُھپ کر ناعمہ سے نکاح کر چُکا تھا۔۔

اور فواد ابھی یہ نکاح مخفی رکھنا چاہتا تھا۔۔لیکن ناعمہ نے رو رو کر اُس سے مدد مانگی تھی کہ وہ فواد کو سمجھائے۔۔بڑی سہولت سے وہ اُن دونوں کا مسئلہ تو حل کروا چُکا تھا پر اپنا اُلجھا بیٹھا تھا۔۔

ہیر کی فون کال کو فواد اور ناعمہ دونوں نے ہی انجوائے کیا تھا پر وہ اپنا غصّہ قابو نہیں کر پایا تھا۔۔

وہ سوچ چُکا تھا عید میں ابھی دس دن تھے۔۔وہ اب گھر میں بات کرنے والا تھا۔۔عید کی رات کو ہیر کی اپنے کمرے میں رُخصتی کی۔۔اُس کی زندگی میں تو وہ پہلے ہی شامل تھی۔۔

....

فائزہ کو اپنے بھتیجے پر فخر ہوا تھا۔۔اُنہوں نے مُحبت سے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"پھپھو اِس سے پہلے کہ آپ کی دیوانی بھتیجی میرے ابّا سے مجھے جوتے کھلوائے، آپ رُخصتی کی بات کریں"۔۔

اُس کی بات پر وہ ہنسی تھیں۔۔

"جلدی کیا ہے بھتیجے"۔۔وہ اب اُسے چھیڑنے لگی تھیں۔۔

"ابھی بھی جلدی ہے پھپھو۔۔؟؟۔۔ایک تو آپ کی بھتیجی نے اتنے سال صرف بڑے ہونے میں لگائے ہیں"۔۔

اُس کی دُہائی پر فائزہ کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"آپ بات کریں چچّی امی اور چاچو سے عید کی رات کو ہیر راحم راحم حسن کے کمرے کو ہمیشہ کے لیے شرف بخشیں گی"۔۔وہ اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا بولا۔۔زیرِ لب ان شاءاللہ بولتیں وہ اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھیں۔۔

"اتنی جلدی ہے میرے بھتیجے کو۔۔؟؟"

"بلکل پھپھو۔۔اِس سے پہلے کہ آپ کی بیوقوف بھتیجی مجھ پر کوئی اور جُرم عائد کرے، آپ بس آج ہی بات کریں سب سے"۔۔اُس کی جلد بازی پر وہ ہنستی چلی گئی تھیں۔۔

"اوہ یاد آیا۔۔یہ پینو میڈم کیا فرما رہی تھیں۔۔تم معافیاں منگ رہے تھے بھائی سے۔۔شادی نہیں کر سکتا"۔۔اُن کے پوچھنے پر وہ ایک بار پھر تپا تھا۔۔

"کل پینو بیگم کی گردن تو میں مروڑوں گا"۔۔اُس نے سچ میں ہاتھوں سے گردن مروڑنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

....

صبح پینو نے اُسے حسن صاحب کا پیغام دیا تھا تو وہ اُسی وقت اُن کے پاس گیا تھا۔۔

"لو برخوردار یہ اقبال صاحب کی بیٹی کا کارڈ آیا ہے"۔۔وہ اُس کے سامنے اپنے چچازاد بھائی کی بیٹی کا کارڈ رکھتے بولے۔۔اور اُن کی بات کا مفہوم سمجھتے ہی وہ زور زور سے نفی میں سر ہلاتا انکار کرتا چلا گیا تھا۔۔شادی پنجاب میں تھی۔۔

"نہیں پاپا میں نہیں سر یسلی میں نہیں"۔۔وہ زور زور سے نفی میں سر ہلاتا بولا۔۔شادیوں میں جانے سے اُسکی جان جاتی تھی۔۔

"یار تم اُن کے بیٹے کی شادی میں بھی نہیں گئے تھے۔۔"۔۔

"مجھے معاف کر دیں پاپا۔۔ لیکن شادی۔۔نو پاپا میں یہ نہیں کر سکتا۔۔"۔۔اُسی وقت باہر کان لگائے کھڑی پینو کو زرینہ نے ڈانٹ کر بھگایا تھا۔۔

"نہیں پاپا نہیں۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔شادی۔۔میں نہیں کر سکتا۔۔اور اِنہی آدھے ادھورے ورڈز کو جوائن کر کے ایک عقل مند خاتون نے دوسری عقل مند خاتون کو پوری فلم بنا کر سُنادی"۔۔اُس کی بات پر وہ ہنسی تھیں۔۔

"اچھا سب چھوڑو،رات کا کیا سوچا ہے۔۔؟؟"

"بہت اچھا سوچا ہے۔۔ان شاء اللہ اپنی بچپن کی بیوی کی ساری شکایتیں دور کرنے والا ہوں"۔۔اُن کی بات پر اُس نے بالوں میں ہاتھ پھیرے دلکشی سے کہا تھا۔۔

"آپ بس رات بارہ بجے سے پہلے تک اُسے لے آیئے گا۔۔اچھا میں چلتا ہوں۔۔رِدا کی کب سے کالز آرہی ہیں۔۔ اللہ حافظ "۔۔وہ عجلت میں اُنہیں گلے لگاتا یہ جا وہ جا۔۔

......

"پھپھو میں رہنے آئی تھی اور آپ مجھے واپس گھر لے آئیں"۔۔وہ خفا ہوتی بولی تھی۔۔۔

"میری جان رِدا اکیلی کیسے سوئے گی۔۔ اُس کے فون پر فون آرہے تھے۔۔"۔۔ وہ گیارہ بجے اُسے لیے واپس آرہی تھیں۔۔ اب اُن کا یہاں رہنے کا پروگرام تھا عاطف اُنہیں ڈراپ کر کے چلے جاتے، بچّے اپنے چاچو کے ساتھ گھر میں ہی تھے۔۔ گھر آتے آتے گیارہ بیس بج گئے تھے۔۔

"اتنی دیر کر دی پھپھو"۔۔ رِدا اُس کا ہاتھ تھامتی اُسے اندر لے جاتی بولی۔۔

"بھابھی لوگ سب سو رہے ہیں کیا۔۔؟"۔۔ اُنہوں نے گھر میں سناٹے کو دیکھ کر پوچھا۔۔

"جی پھپھو اوپر آجائیں۔۔ جلدی کریں اپنی اِس پرنسس کو بھی ریڈی کریں پہلے ہی دیر ہو گئی ہے"۔۔ وہ اُسے اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔۔

"کون پرنسس۔۔؟؟"۔۔ وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔ لیکن پھر بیڈ پر پڑے خوبصورت ڈریس کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کو رُکی تھی۔۔

پیور شیفون کا روئل بلیو فلیر کُرتا جس کے چاروں اطراف میں ریڈ اور کریم کلر کی خوبصورت سی ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔ کُہنیوں تک آتی شیفون کی سلیوز، جس میں استر نہ ہونے کے سبب وہ بلکل باریک سی معلوم ہو رہی تھیں، پر کلائیوں میں ویسی ہی ایمبرائیڈری تھی۔۔ کریم کلر کا اسٹریٹ ٹراوزر۔۔ سلیوز کے جیسا ہی باریک شیفون کا ڈوپٹہ جس کے چاروں اطراف ریڈ اور کریم ہلکی سے ایمبرائیڈری کی وجہ سے ڈوپٹے میں وزن پیدا ہوا تھا۔۔

پاس ہی گولڈن ہیل کے نازک سے سینڈلز پڑے تھے۔۔

"یہ سب۔۔"

"پہن کر حیران ہو جانا دیر ہو رہی ہے جلدی کرو"۔۔ رِدا نے اُس کے ہاتھ میں کپڑے تھمائے تھے۔۔ وہ بُدکی تھی

"پاگل ہو گیا۔۔ میں کیوں پہنوں"۔۔ اُس نے اپنے ہاتھ چھڑائے تھے۔۔

"پھپھو آپ بڑی ہیں میرا خیال ہے آپ ہیر کے کپڑے چینج کر سکتی ہیں"۔۔رِدا کے سنجیدگی سے کہنے پر فائزہ نے سچ میں کپڑے تھامے تھے۔۔

"لیکن پھپھو۔۔"۔۔وہ تذبذب کا شکار تھی۔۔

"خود جانا ہے یا میں آؤں۔؟"۔۔مجبوراً اُسے کپڑے لے کر واشروم جانا پڑا تھا۔۔

....

فائزہ نے اُس کے نہ نہ کرنے کے باوجود اُسے اچھا خاصا تیار کر دیا تھا۔۔گھڑی کی سوئیاں گیارہ پچپن بجا رہی تھیں۔۔اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اِس وقت اتنا تیار ہو کر کرنا کیا ہے۔۔

اُس نے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔۔

فراک گھٹنوں سے بھی دو انچ اونچی تھی اُس پر باریک سی شیفون سیلوز۔۔بوٹ گلا۔۔ڈوپٹہ فائزہ نے بلکل گلے کا پھندا بنایا ہوا تھا۔۔اُس نے ڈوپٹہ بے ساختہ نیچے کیا تھا۔۔

"اوہو کون دیکھ رہا ہے ابھی تمہیں۔۔؟؟۔۔خبردار جو اِس کو ہاتھ لگایا تو"۔۔اُنہوں نے اُسے ڈپٹتے ہوئے پھر سے ڈوپٹہ سیٹ کیا تھا۔۔

"پھپھو یہ اتنا ماڈرن ڈریس لایا کون ہے۔۔قسم سے امّی دیکھیں ناں تو بے ہوش ہو جائیں گی"۔۔اُس نے بے اختیار شیفون سیلوز سے نظر آتے بازوؤں کو دیکھا تھا۔۔رِدا نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔

"وہ تو نہیں پر شاید کوئی۔۔"۔۔رِدا کے جُملہ مُکمل کرنے سے پہلے ہی فائزہ نے اُسے ٹھوکا دیا تھا۔۔

نازک سے ہیلز والے سینڈلز۔۔شکر تھا ہیل اتنی بڑی نہیں تھی۔۔

بالوں کو سائیڈ کی مانگ کر کے کُھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔

کانوں میں وائیٹ اور ریڈ نگوں کے چھوٹے سے ٹاپس۔۔

ریڈ اور پنک کے امتزاج کی گہری لپ اسٹک۔۔

اور آنکھیں۔۔

نشیلی آنکھیں اور اُس پر خم دار گھنی پلکیں لائیز اور مسکارے سے سجیں مزید قاتل لگتیں اُس کا اپنا ہی دل دھڑکا گئی تھیں۔۔

وہ از حد کنفوژ ہو رہی تھی۔۔

وہ دونوں ہی کمرے میں موجود نہیں تھیں۔۔

جب پاس پڑا اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

"ہیر جلدی سے چھت پر آ جاؤ۔۔ پھپھو اور میں کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں"

"لیکن رِدا۔۔ سُنو۔۔"۔۔ رِدا اُس کی سُنے بغیر ہی فون رکھ چکی تھی۔۔

"اُفف۔۔ خود اُسی گندے حلیے میں گھوم رہی ہیں۔۔ مجھے پتا نہیں کس پارٹی کے لیے تیار کیا ہے"۔۔ وہ جھنجھلاتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔۔ راستے میں راحم حسن کے کمرے کے دروازے پر نظر پڑتے ہی اُس کا دل سرپٹ دوڑا تھا۔۔

"اگر۔۔ اُنہوں نے مجھے ایسے دیکھ لیا تو۔۔؟؟۔۔ اُفف نہیں بھاگو ہیر"۔۔ وہ تیزی سے اُوپر بھاگی تھی۔۔

"گئی پھپھو۔۔ ہائے"۔۔ رِدا نے فائزہ کی پُشت پر چہرہ رکھے خوشی سے چہکتے کہا تھا۔۔ وہ دونوں ہی ہال سے آتی سیڑھیوں پر چھپ کر کھڑی تھیں۔۔ اُنہوں نے موبائل کان سے لگایا تھا۔۔

"اپنا دل سنبھالنا میری جان"۔۔ اُس کا جاندار قہقہہ دونوں کی ہی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔

"بس اب میرا کھڑوس سڑیل بھتیجا تو گیا۔۔ یا تو ہوش ٹھکانے لگے گے مُحترم راحم حسن کے یا تو۔۔"

"چاروں شانے چت ہوں گے پھپھو۔۔ آپ نے ہیر کو دیکھا نہیں تھا کیا"۔۔ رِدا نے اُن کی بات اُچکی تھی۔۔

اُنہوں نے اُس کے پھیلے ہاتھ پر ہاتھ مارتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"ویسے میں تو خواہ مخواہ اپنے شہزادے بھتیجے کو نکما سمجھتی رہی تھی"۔۔وہ ہیر کا ڈریس دیکھتی عش عش کر اُٹھی تھیں۔۔

....

"رِد۔۔ا۔۔"۔۔ چھت پر قدم رکھتے ہی اُس کی آنکھیں کُھلی تھی۔۔

پوری چھت چھوٹی چھوٹی فینٹسی لائیٹس سے جگمگا رہی تھی۔۔درمیان میں رکھی میز پر خوبصورت پھولوں کا بُکے اور کچھ باکسس رکھے تھے۔۔وہ آنکھوں میں چمک لیے آگے بڑھی تھی۔۔

میز کے پیچھے چھت کی دیوار پر ایک سُنہری بینر لگا تھا جس پر خوبصورتی سے اُس کا اپنا نام کسی کے نام سے جوڑ کر لکھا گیا تھا۔۔

❣ ☐ ہیر راحم حسن ☐ ❣

وہ مبہوت سی آگے بڑھتی ٹیبل تک آئی تھی۔۔

بلکل اچانک اُس کے نتھنوں سے گُلابوں کی معطر خوشبو ٹکرائی تھی۔۔اُس سے پہلے کہ وہ پلٹتی، کسی کی مخصوص پرفیوم کی خوشبو اور اُس پر جذبات سے بھرپور بھاری دلکش لہجہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا اُس کا دل دھڑکا گئے تھے۔۔

"مینی مینی ہیپی ریٹرنس آف دی ڈے"

وہ ایک دم پلٹی تھی۔۔اُس کی آنکھوں کے ساتھ مُنہ بھی کُھلا تھا۔۔ہاں وہ وہی تھا۔۔

اُس کا بچپن کا شوہر

راحم حسن بلیک ٹو پیس میں ہاتھوں میں بُکے لیے ہونٹوں پر دلکش مُسکان سجائے اور آنکھوں میں بے پناہ مُحبت لیے مُبہوت سا اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔۔

ہیر راحم

راحم حسن

دونوں ہی مبہوت ہوئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

جہاں۔۔راحم حسن کی لبوں کی دلکش مُسکان اور آنکھوں سے اُمڈتے مُحبت کے جذبات ایک ان کہی داستان سُناتے ہیر راحم کو بے خود کر گئے تھے۔۔

وہیں۔۔ہیر راحم کو سر تا پیر اپنے لائے ہوئے لباس میں دیکھتے ہوئے راحم حسن اُس کے خوبصورت سراپے اور حسین آنکھوں کے سحر میں کھویا تھا۔۔

وہ اِس مشرقی لباس میں کوئی ماڈرن سی ماڈل لگ رہی تھی۔۔راحم کی مُحبت بھری جذبات سے بھرپور نظروں کے ارتکاز سے ہیر کا چہرہ سُرخ ہوا تھا، ایک دم اپنے بازوؤں میں سمٹتے ہوئے اُس نے رُخ پھیرا تھا۔۔

راحم جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔اُس نے ہنستے ہوئے سر کو جھکا کر اپنے ہاتھوں میں تھامے بُکے کو دیکھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔پھر چل کر اُس کے سامنے آیا تھا۔۔وہ نظریں زمین پر گاڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ مسل رہی تھی۔۔اُسے اِس وقت اپنے سامنے دیکھ کر ہیر خود میں سمٹتے جارہی تھی اور اُس کی یہ حرکت راحم کا دل مزید بے ایمان ہونے پر آمادہ۔۔

"آج تو تمہارا بچپن کا شوہر اپنی بچپن کی بیوی کے لیے اتنے سارے پھول لایا ہے۔۔لو گی نہیں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے من موہنے روپ کو اپنی آنکھوں میں سماتا بُکے آگے کیے ہوئے تھا۔۔ہیر کا چہرہ شدتِ جذبات سے سُرخ ہوا

تھا۔۔اُس کے ہونٹوں کی ساخت میں خوبصورت مُسکراہٹ پیدا ہوئی تھی۔۔اُس نے بمشکل نگاہیں اُٹھا کر اُس کے ہاتھ سے بُکے لیا تھا۔۔

"میں تو سمجھا تھا پتا نہیں کتنی منتیں کرنی پڑیں گی"۔۔اُس کے شرارت بھرے لہجے پر ہیر نے اپنی آنکھوں میں خفگی سموئے اُسے دیکھا تھا۔۔

"ایسے تو نہیں دیکھو یار پہلے ہی خود کو نجانے کیسے سنبھالا ہوا ہوں"۔۔اُس کی بات پر ہیر نے فوراً سے پلکیں جُھکائیں تھیں۔۔اِن اُٹھتی گرتی خم دار پلکوں میں کہیں راحم حسن کا دل بھی اٹکا ہوا تھا جیسے۔۔

" میں نے سوچا آج اپنی بچپن کی بیوی کی بہت ساری شکایتوں میں سے کچھ شکایتیں تو ضرور دور کر ہی دوں گا"۔۔وہ اُس کے ہاتھوں سے بُکے لے کر میز پر رکھتا اب اُس کے آگے ایک لوز شیٹ لہرا رہا تھا۔۔

"یہ کیا ہے۔۔؟؟"۔۔ہیر نے حیرت سے اُس کے ہاتھ سے وہ شیٹ پکڑی تھی۔۔

"خود ہی دیکھ لو"۔۔وہ سر کو ہلکا سا خم دیئے اپنی گردن کُھجاتا بولا۔۔اُس نے ایک نظر شیٹ پر ڈالی تھی۔۔۔حیرت کا ایک جھٹکا تھا جو اُسے لگا تھا۔۔

"یہ۔۔یہ تو وہ اسائینمنٹ ہے جو ابھی کل ہی ملا ہے ہمیں"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی۔۔

" بلکل۔۔تمہارا اِس بار کا اسائینمنٹ تمہارا بچپن کا شوہر بنائے گا۔۔کچھ تو فائدہ ہو تمہیں ایک عدد بچپن کے شوہر رکھنے پر"۔۔وہ کھلکھلائی تھی۔۔راحم نے اُس کی ہنسی کو دل میں اُتارا تھا۔۔

"لیکن یہ تو کمپلیٹ نہیں ہے۔۔"۔۔وہ شیٹ کو آگے پیچھے دیکھتی اُفسوس سے کہہ رہی تھی۔۔

" بیس منٹ میں میں یہ ایک پیراگراف ہی لکھ سکتا تھا۔۔ویسے بھی میرے پاس کل کا دن ہے ناں آرام سے کر لوں گا"۔۔اُس کی بات کو سمجھتے ہوئے وہ پھر ہنسی تھی۔۔اب وہ اپنی جیب سے کچھ نکال رہا تھا۔۔

"یہ لو"۔۔اُس نے اُس کے آگے ایک چاکلیٹ لہرائی تھی۔۔وہ ہنسی تھی۔۔

"بس ایک۔۔؟؟"۔۔اُس کے ہاتھ سے چاکلیٹ لیتی وہ شرارت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"میں نے سوچا ایک چاکلیٹ دینا زیادہ رومانٹک لگتا ہے"۔۔اُس کی بات پر اب کے اُس کی ہنسی شرمیلی مُسکان میں تبدیل ہوئی تھی۔۔ راحم نے بغور اُس کے دلفریب روپ کو دیکھا تھا۔۔

"پر مجھے خیال رکھنا چاہیئے تھا کہ میری بچپن کی بیوی اتنے سالوں سے چاکلیٹ اور پھولوں کا انتظار کر رہی ہے اُس حساب سے تو مجھے پھولوں کا پورا باغ اور چاکلیٹ کی پوری فیکٹری لے آنی چاہیئے تھی"۔۔وہ اُس کے ہاتھ میں چاکلیٹ کا پورا ڈبہ تھماتا بولا۔۔وہ جھینپی تھی۔۔

"میں موٹی ہو جاؤں گی"۔۔وہ ڈبہ ٹیبل پر رکھتی اپنی جھینپ مٹانے کو بولی ساتھ ہی اُس کی پُر شوق گُستاخ نظروں کی تاب نہ لاتے اُس نے غیر محسوس طور پر رُخ پھیرا تھا۔۔کب اُس نے راحم کا یہ روپ دیکھا تھا۔۔

"مجھے میری بچپن کی بیوی پھر بھی اچھی لگے گی"۔۔وہ دونوں شانوں سے تھامے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑ کر بولا۔۔اُس کا بھاری گھمبیر لہجہ ہیر کی ہتھیلیاں بھگو گیا تھا۔۔اب کے اُس کی پلکوں نے اُٹھنے سے انکار کیا تھا۔۔

"جیسے بچپن سے اچھی لگتی آئی ہے"۔۔وہ اپنا چہرہ اُس کے چہرے کے قریب لاتا بولا۔۔

"جھوٹ"۔۔وہ ایک دم اپنا چہرہ پیچھے کرتی ناراضگی سے بولی تھی۔۔آنکھوں میں اب واضح نمی تھی۔۔جسے محسوس کرتے راحم تڑپا تھا۔۔

"ہیر"۔۔اُس نے ہنوز شانوں سے تھامے اُسے اپنے قریب کرنا چاہا تھا پر بازوؤں میں ہوتی تکلیف سے بے اختیار ایک سسکی ہیر کے ہونٹوں سے نکلی تھی۔۔ہیر نے اپنے بازو پر رکھے اُس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے۔۔

"آئی ایم ساری ہیر"۔۔پھر بڑی مُحبت اور نرمی سے راحم نے اُس کے بازو سہلاتے اُسے خود میں سمویا تھا۔۔ اور اُس کے سینے پر سر رکھے ہیر راحم رو دی تھی۔۔

"آپ بہت بُرے ہیں۔۔ کبھی مجھے اپنی بچپن کی بیوی ہونے کے ناطے اہمیت نہیں دی۔۔"۔۔وہ اُس کے کوٹ کا کالر تھامے اُس سے اُسی کی شکایت کر رہی تھی۔۔

"مانتا ہوں یار"۔۔وہ اُسے محبت سے تھامے سارے الزامات کو قبول کر رہا تھا۔۔

"ہر وقت ڈانٹتے رہے"۔۔اُس کے کوٹ کے کالر کر ہلکا سا کھینچا گیا تھا۔۔

"ڈرتا تھا"۔۔دھیما لہجہ۔۔

"آپ ڈراتے ہیں ڈرتے نہیں۔۔ آپ کے ڈر سے تو وہ بھوت بھی آیۃ الکرسی پڑھتا ہو گا"۔۔وہ اب سوں سوں کرتی بولی تھی۔۔وہ کھُل کر ہنسا تھا۔۔

"ہیر سچ بتاؤں تو راحم حسن تم سے ڈر گیا تھا۔۔"۔۔۔اُس نے سر اُٹھا کر حیرت سے اُسے دیکھا تھا جو سر جھُکائے اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔اُس کے دیکھنے پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔

پھر بڑے آرام سے اُسے خود سے ہٹاتے ہوئے پاس پڑے صوفے پر بٹھایا تھا۔۔

"ہاں سب کو ہی اپنی بیویاں ڈراؤنی لگتی ہیں اور آپ کے ساتھ تو یہ ظلم بچپن سے ہوا ہے"۔۔وہ اب کے چِڑ کر بولی تھی۔۔وہ زور سے ہنستا ہوا اُس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔ پھر اُس کے دونوں ہاتھ تھامتا اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔ہیر کا دل انوکھی لے پر دھڑکا تھا۔۔

"تمہاری اِسی معصومیت سے ڈرتا تھا میں۔۔ گُزرے گیارہ بارہ سالوں میں تم نے مجھے کتنا ڈرایا تڑپایا ہے ہیر اگر ابھی بتایا تو تم نیچے بھاگ جاؤ گی۔۔"۔۔اُس کی بات پر ہیر کا دل دھڑکا تھا۔۔اُس نے بے ساختہ اپنے ہاتھ چھُڑانے چاہے تھے پر وہ اپنی گرفت سخت کر گیا تھا۔۔ پھر اپنی جیب سے سفید نگوں کا خوبصورت سا بریسلٹ نکال کر اب اُسے پہنا رہا تھا۔۔

"تمہاری لاپروائیاں کیسے کیسے نہ میرا امتحان لے جاتی تھیں۔۔ تم مجھ پر اپنا حق سمجھتے ہوئے کسی بھی وقت میرے ایمان کو ہلانے کے لیے میرے سر پر سوار ہو جاتی تھیں۔۔ مجھے ڈر لگتا تھا کہ مجھ سے کوئی گُستاخی نہ سرزد ہو جائے۔۔ کچھ ایسا نہ ہو جائے کہ تمہاری معصومیت کو ٹھیس آئے۔۔ بس اِسی لیے۔۔"۔۔ وہ اب اضطراب سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

ہیر اُسے دیکھے گئی تھی۔۔

بیس سالوں کے بعد آج وہ اپنی بچپن کی بیوی کو بتا رہا تھا کہ وہ اُس کا شوہر ہے۔۔ اپنی باتوں سے، اپنے لہجے سے، اپنی پُرشوق نظروں سے آج وہ اُسے باور کروا رہا تھا کہ وہ اُس کی بچپن کی بیوی ہے۔۔ اور اتنے سالوں میں وہ اُس سے بدگُمان ہوتی رہی۔۔ اور وہ اُس کی نسوانی عزت، اُس کی معصومیت کو ٹھیس لگنے سے بچانے کے لیے اُس کی نظروں میں بُرا بنتا چلا گیا تھا۔۔

وہ مُحبت و عقیدت سے اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی آنکھوں سے اشک رواں ہوتے گئے۔۔

"اپنی بچپن کی بیوی کے سارے الزام سر آنکھوں پر"۔۔ وہ اُس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولا تھا، پھر بڑی نرمی سے اُس نے جُھک کر باری باری اُس کی آنکھوں سے اشک چومے تھے۔۔ وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔

"پر ایک جان لیوہ الزام نہیں برداشت کر پایا ارحم حسن خود پر۔۔ اور پھپھو سے وعدہ کر کے آیا ہوں خود پر یہ الزام تو آج مٹا کر رہوں گا"۔۔ اُس کی بات پر ہیر نے آنکھیں کھول کر سوالیہ نظروں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

"کہ راحم حسن کو مُحبت کرنی نہیں آتی۔۔"۔۔وہ اب اُس کے ہونٹوں کو دیکھتے اُس پر جُھکا تھا۔۔وہ ایک دم جیسے ہوش میں آتی اُسی کے سینے میں چہرہ چُھپا گئی تھی۔۔وہ اُسے کیسے بتاتی کہ اتنی دیر سے اُس کا بچپن کا شوہر اُس پر اپنی مُحبتیں ہی نچھاور کرتا اُس کی جان ہلکان کر رہا تھا۔۔

"پلیز"۔۔انداز التجائیہ تھا وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"میں تمہیں محبت کرنا سکھاؤں گا تم مجھے عشق کرنا سکھانا"۔۔وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔۔وہ شرم سے آدھی ہوتی اُسی کے سینے پر سر رکھتی مُستقل نفی میں ہلا رہی تھی۔۔

"اچھا اُوپر تو دیکھو۔۔ہیر"۔۔وہ اُسے شانوں سے تھامتا کہہ رہا تھا پر ہیر صاحبہ کو اب یقین آگیا تھا اور کامل یقین آیا تھا راحم حسن کی مُحبت پر اور اب وہ خود میں ہمت ہی نہیں پا رہی تھی راحم حسن کی آنکھوں کا سامنا کرنے کی۔۔

یہ جانے بغیر کے ہیر راحم کا راحم حسن سے ہی چُھپ کر اُسی کے سینے میں پناہ لینا راحم حسن کو پاگل کیے دے رہا تھا۔۔

"کیوں مجھے پاگل کر رہی ہو؟؟"۔۔وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتے پوچھ رہا تھا۔۔

"رانجھے صاحب اب تک تو ہیر مان گئی ہو گی"۔۔فائزہ کی آواز پر اُس نے تڑپ کر اُس کے سینے سے سر اُٹھایا تھا۔۔ وہ اُسے دیکھ کر ہنسا تھا۔۔ہیر سٹپٹا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔وہ دروازے سے اندر آئی تھیں۔۔اُن کے پیچھے کیک پر بہت ساری موم بتیاں روشن کیے رِدا تھی۔۔

"میری دیوانی بھتیجی کو یقین دلا دیا۔۔؟؟"۔۔وہ ہیر کے سُرخ چہرے پر نظر ڈالتی پوچھ رہی تھیں۔۔

"پوچھ لیں خود ہی"۔۔وہ ایک نظر اُس کو دیکھتا ہنسا تھا۔۔

"ہاں تو بھتیجی میرے نکّمے بھتیجے کو مُحبت کرنی آتی ہے یا نہیں۔۔؟؟"۔۔وہ تیزی سے چلتی اُن کے شانے میں سر چُھپا گئی تھی۔۔

"پھپھو"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔سب کے قہقہوں میں اُس کی اپنی ہنسی بھی شامل تھی۔۔

"چلو چلو کیک کاٹو اب"۔۔رِدا اُسے کھینچتی ہوئی میز تک لائی تھی۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے کیک کاٹا تھا اور سب سے پہلا ٹکڑا وہ جو فائزہ کے مُنہ میں ڈالنے والی تھی، راحم نے اُسی کے ہاتھ سے اپنے مُنہ میں ڈالا تھا پھر بچا ہوا ٹکڑا اہیر کے مُنہ میں ڈالا تھا۔۔فائزہ نے اُسے گھورا تھا

"اب بچپن کی بیوی کو اپنے بچپن کے شوہر کو سب سے پہلے تو کیک کھلانا ہی چاہیئے ناں"۔۔وہ کندھے اُچکاتا بولا تھا۔۔

"ہیر بھائی نے کوئی گفٹ بھی دیا یا باتوں پر ہی ٹرخا دیا"۔۔رِدا کی بات پر اُس نے اپنی کلائی آگے کی تھی۔۔

"واہ بھتیجے۔۔میں تو ایویں تمہیں نکما سمجھتی رہی"۔۔اُن کی بات پر اُس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"چلو جی اب ہم تمہاری بچپن کی بیوی کو کم از کم سات آٹھ دن تو مایوں بٹھائیں گے۔۔بلکہ میں تو سوچ رہی ہوں اپنے گھر پر بٹھا دیتی ہوں تاکہ رُخصتی تک کسی کی نظر نہ پڑے"۔۔اُن کی بات پر جہاں ہیر کے چھکے چھڑے تھے وہیں راحم نے اُنہیں گھورا تھا۔۔

"کس کا مایوں پھپھو، کس کی رُخصتی۔۔؟؟"۔۔وہ حواس باختہ ہی تو ہوئی تھی۔۔اُس کی شکل دیکھ کر وہ زور سے ہنسا تھا۔۔

"جناب نے نکاح تم سے کیا تھا تو رُخصت بھی تو تمہیں ہی کروا کر آئے گا ناں"۔۔اُنہوں نے پیار سے اُس کی ٹھوڑی تھامی تھی۔۔وہ اُس کے شرمائے گھبرائے روپ کو آنکھوں میں بسائے مسلسل ہنس رہا تھا

"لیکن پھپھو میں اتنے دن مایوں بلکل بھی نہیں بیٹھوں گی۔۔مجھے بکرا لینے جانا ہے۔۔اور پھر اُس کا خیال کون رکھے گا"۔۔وہ سر جھٹکتی ہوئی اپنے مخصوص لاپرواہ انداز میں بولی تھی۔۔یعنی اُسے رُخصتی پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔وہ ہنسا تھا۔۔

"لو دیکھو، میں تو سمجھی تھی یہ کہے گی اتنے دن اِن کو دیکھے بغیر کیسے رہوں گی اور یہاں بکرے کا خیال رکھنے کی فکریں پالی جارہی ہیں۔۔ بھائی اللہ ہی خیر کرے آپ پر"۔۔ راحم کے قہقہے پر وہ خفت زدہ ہوتی حسبِ عادت رِدا کو دھموکا جڑنے کو تھی جب فائزہ نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"میاں تمہاری بچپن کی بیوی بلکل ہی دیوانی ہے"۔۔ وہ اُسے خود سے لگاتیں راحم کو دیکھ کر بولی تھیں۔۔

"اور بچپن کی بیوی کا بچپن کا شوہر اِن کے عشق میں دیوانہ بننے کو دل و جان سے راضی ہے"۔۔ وہ اُس کو دیکھتا سینے پر ہاتھ رکھتا تھوڑا سا جُھکا تھا۔۔

ہیر راحم کا دل آج راحم حسن کی مُحبتوں پر ایمان لے ہی آیا تھا۔۔

....

" پھپھو دیکھیں رات کو کیسے بول رہی تھی مایوں نہیں بیٹھوں گی اور اب ساڑھے بارہ بج گئے ہیں، مُحترمہ کمرے سے ہی نہیں نکلیں صبح سے بھائی مجھ سے دو کپ چائے کے اور دو شرٹس پریس کروا چُکے ہیں"۔۔ ردا نے فائزہ کو اندر کمرے میں آتا دیکھ کر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اُسے گھورا تھا۔۔ سب کو ہی پتا تھا کہ راحم کے یہ دونوں کام وہی کرتی آئی تھی۔۔

" صبح صبح زرینہ بھابھی اور انعام بھائی کے سر پر بم پھوڑا ہے جناب بھتیجے نے کہ سب کو مانتے ہی بنی ہے۔۔ جاؤ اب کمرے میں جا کر اپنی شکل دکھا آؤ میرے بھتیجے کو، صبح سے بے چین ہے"۔۔ فائزہ نے مزے سے کہا تھا۔۔ اُس کا دل دھڑکا تھا۔۔

"اوہو۔۔ مطلب عید کو رُخصتی پکّی"۔۔ رِدا نے اُٹھ کر اُسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔

" بلکل پکّا کام کیا ہے میری دیوانی بھتیجی کو قابو کرنے کے لیے میرے نکمے بھتیجے نے"۔۔ اب کے فائزہ نے اُسے شرارت سے دیکھا تھا۔۔ اُس کے چہرے پر راحم حسن کی مُحبت کے ان گنت رنگ بکھرے تھے۔۔

"ہئے ہائے پھپھو۔۔ ہیر شرما رہی ہے۔۔ یہ تو انقلاب ہو گیا"۔۔ وہ سچ میں شرم سے مر جانے کو تھی۔۔ مزید نہ برداشت کرتے اُس نے رِدا کا حصار توڑا تھا۔۔

"پھپھو دیکھ لیں شکرانے کے نفل پڑھ رہے ہوں گے کہیں بیٹھ کر صبح سے میری شکل نہیں دیکھی"۔۔ سر جھٹک کر کہتی وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔ لیکن اُسے دروازے پر ہی رُک جانا پڑا تھا۔۔

"باج۔۔جی۔۔جی۔۔شاد۔۔ی۔۔ نہیں رُخصتی"۔۔ پینو ہانپتی کانپتی اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ہٹو یہاں سے پہلے بھی تمہاری وجہ سے کم ذلیل نہیں ہوئی میں"۔۔ وہ اُسے گھورتی بولی۔۔ فائزہ اور رِدا دونوں ہنسی تھیں۔۔

"میں آپ سے تھوڑی سی زیادہ"۔۔ پینو نے اپنا دُکھ رویا تھا۔۔

"لیکن باجی جی۔۔ ابھی کی خبر بلکل پکّی ہے۔۔ راحم بھائی نے کہا ہے وہ عید کے دن اپنی دُلہن رُخصت کروا کر لائیں گے اور جی اِس بار آپ مجھے جھوٹا کہہ ہی نہیں سکتیں یہ دیکھیں بعد میں لوگ اپنی ہی باتوں سے پھر کر پینو کو ذلیل کرتے ہیں"۔۔ وہ مُنہ بنا کر کہتی موبائل میں ویڈیو چلاتے بولی۔۔ ہیر نے حیرت سے موبائل اُس کے ہاتھ سے لیا تھا۔۔ فائزہ اور رِدا دائیں بائیں اُس کے ساتھ سر جوڑے کھڑیں ہوئیں تھیں۔۔

"چلو بھئی انعام میرے بیٹے کو اب اپنی بیٹی دے ہی دو"۔۔ حسن صاحب ایک ہاتھ راحم کے گلے میں ڈالے انعام صاحب کو دیکھ کر بولے۔۔ وہ نیچے دیکھتا مُسکرا رہا تھا۔۔ انعام صاحب نے آگے بڑھ کر راحم کو گلے لگایا تھا۔۔ ہیر کے دل نے اسپیڈ پکڑی تھی۔۔

"یہ تو ہے ہی میرا بیٹا"۔۔ پھر خدیجہ اور زرینہ نے باری باری اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"راحم تھوڑی بیوقوف ہے وہ۔۔"۔۔ زرینہ جھلملاتی آنکھوں سے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے کہہ رہی تھیں۔۔ ہیر کی آنکھیں یکلخت پانیوں سے بھری تھیں۔۔ اُس کے ہاتھوں میں موبائل لرزہ تھا۔۔

فائزہ نے مُسکرا کر اُسے دیکھا تھا جو بھیگی آنکھوں سے اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔

"چچی امّی۔۔ وہ کوئی غیر تھوڑی ہے۔۔"۔۔ اُس نے اُنہیں گلے لگایا تھا تبھی ویڈیو ختم ہوئی تھی اور ساتھ ہی ہیر کا رونا شروع۔۔

"ہاں تبھی دل کھول کر ڈانٹتے۔۔"۔۔ وہ بمُشکل کہتی ہوئی موبائل بینو کو تھماتے ہی چھکوں پھکوں رو دی تھی۔۔

"ارے ارے۔۔ میری جان۔۔ کیا ہوا۔۔ ہیر"۔۔ فائزہ نے مُسکراتے ہوئے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔ مگر وہ مزید روتی گئی تھی۔۔ فائزہ سمجھ گئی تھیں۔۔ ماں کو روتا دیکھ کر ہر لڑکی کی طرح ہیر انعام کا نازک سا دل بھی بھر آیا تھا۔۔

لڑکی رُخصت ہو کر چاہے سات سمندر پار جائے یا دیوار ملی دوسرے کمرے میں۔۔ ہر لڑکی کے احساسات رُخصتی کے نام پر بدلتے تھے اور دل سوکھے پتے کی طرح لرز جاتا تھا۔۔ اور یہی حال ہیر انعام کا ہوا تھا۔۔

جس کی آنکھوں اور دل میں راحم حسن کارات والا روپ نقش ہو گیا تھا۔۔ اور اُسی باعث وہ ساری رات ہی جاگی تھی۔۔

"ہیر وہ تمھیں کوئی جاپان نہیں لے جا رہے۔۔ یہ دیوار سے دیوار ملی ہوئی ہے"۔۔ رِدا نے ہنس کر کہا تھا۔۔

"وہ اکیلے میں میرے ساتھ پتا نہیں کیا کریں گے پھپھو۔۔ کوئی بچانے والا بھی نہیں ہو گا"۔۔ وہ سوں سوں کرتی انجانے میں پتا نہیں کیا بول گئی تھی۔۔ اپنی بات کا مطلب اُسے فائزہ اور رِدا کے مُشترکہ قہقہے نے سمجھایا تھا۔۔ اُس کا چہرہ سُرخ ہوا تھا

"آپ دونوں سے بات کرنا ہی فضول ہے"۔۔ وہ اپنا آپ چھڑواتی واشروم میں گُم ہوئی تھی۔۔

"اُففف ہیر راحم حسن مجال ہے جو تم کبھی سوچ کر بول لو"۔۔ وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھتی بولی تھی، لیکن خود سے نظریں ملتے ہی اُسے اپنے گال تپتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔

••••••••

پورے دو دِن وہ اُس کے سامنے نہیں آئی تھی۔۔ اُس نے پینو کے ہاتھ شرٹ بھجوائی تھی جو ہیر نے اپنے کمرے میں ہی پریس کر کے پینو کے ہی ہاتھ واپس بھجوائی تھی۔۔

زرینہ نے اُسے کچن میں بُلایا تھا۔۔۔

"میری بیٹی تو مایوں ہی بیٹھ گئی ہے بھابھی"۔۔ زرینہ نے اُسے دیکھ کر شرارت سے کہا تھا۔۔ وہ جھینپی تھی، لیکن پھر کچھ یاد آیا تھا۔۔

"امّی۔۔ تائی امّی آپ دونوں سُن لیں میں مایوں بلکل نہیں بیٹھوں گی"۔۔ اُس کی بات پر خدیجہ ہنسی تھیں۔۔

"اچھا چلو یہ گلاس ہیں اِنہیں دھو کر رکھو۔۔ پینو سے دُھلوائے تو یہ تین سیٹ برباد ہو جائیں گے"۔۔ وہ کہتے ہوئے خدیجہ کے ساتھ باہر نکلی تھیں۔۔ اُس نے گلاسوں کو دیکھتے ہوئے مُنہ بنایا تھا۔۔

"کوئی قدر ہی نہیں ہے۔۔ ہونے والی دُلہن اب گلاس دھوئے گی"۔۔ با آواز بُلند کہتے اُس نے گلاسس کی ٹرے سنک کے پاس رکھی تھی۔۔ وہ جو ذرا سے چائے بنوانے کچن میں آرہا تھا، دروازے پر آرُکا تھا۔۔

"کتنے گلاس ہوئے بھلا۔۔ ایک۔۔ دو۔۔ تین۔۔"۔۔ وہ پھر مکس ہو جاتے۔۔ اپنی بچپن کی بیوی کی عقل پر عش عش کر اُٹھتا وہ دروازے سے ٹیک لگا گیا تھا۔

"اُفف۔۔ تین سیٹ ہیں اور ہر سیٹ میں چھ گلاس۔۔ تو کتنے ہوئے"۔۔ وہ اُوپر دیکھتی سوچتے ہوئے بولی۔۔

"ایٹین۔۔ (اٹھارہ)"۔۔ وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا اُسے ڈرا گیا تھا۔۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھتی اچانک اُچھلی تھی۔۔

"ہیر تھوڑی سی توجہ پڑھائی پر دے دی ہوتی تو آج یہ حال نہ ہوتا کہ تمہیں تھری کے ٹیبل پر بھی سوچنا پڑتا"۔۔ اُس کی بات ہمیشہ کی طرح ہیر کو آگ ہی تو لگا گئی تھی۔۔

"ساری عقل تو آپ کی اُس ڈبل ماسٹر زڈگری میں مقید ہو گئی تھی ناں، میرے لیے کچھ بچّی ہی نہیں"۔۔ وہ غصّے سے اچانک پلٹی تھی۔۔ لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔ دونوں میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔۔ نیتجتاً ہیر سنک سے لگتی پیچھے ہوئی تھی۔۔

"ویسے میں سوچ رہا تھا۔۔"۔۔ راحم نے اچانک اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

"پیچھ۔۔ پیچھے ہٹیں"۔۔ وہ اُس کی قُربت سے پریشان ہوتی سٹپٹاتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر گئی تھی۔۔ اور نیتجتاً وہ اٹھارہ گلاس۔۔ وہ گلاسوں کے تین سیٹ۔۔

جِنہیں زرینہ کے خیال سے پینولا پروائی سے دھوتے توڑ بیٹھے گی۔۔

اُن کی نظر میں اُن کی ذمہ دار بیٹی بہت احتیاط سے دھو کر رکھے گی لیکن اُن کی صدا کی نالائق بیٹی اپنے بچپن کے شوہر کے رومینس کا بے دردی سے قتل کرتے سارے کے سارے گلاس سنک میں گراتی توڑ چکی تھیں۔۔ وہ مڑی تھی۔۔

"یہ۔۔ یہ کیا کیا آپ نے۔۔؟؟"۔۔ وہ صدمے سے بے ہوش ہونے کو تھی۔۔ پوری اٹھارہ لاشیں سنک میں پڑیں اُس کا مُنہ چڑا رہی تھیں۔۔۔

"ہیر کیا کیا تم نے۔۔؟؟"۔۔ زرینہ کی دھاڑتی ہوئی آواز آئی تھی۔۔

"ام۔۔ مّی۔۔"۔۔ وہ حواس باختہ ہوئی تھی۔۔

"یہ میرے رومینس کا ستیاناس کرنے کی چھوٹی سی سزا ہے مسز"۔۔ وہ اُس کے بلکل قریب آتے مزے سے بولتا اُسے تپا ہی تو گیا تھا۔۔

"یہ آپ کا رومینس ہے"۔۔ وہ چہرہ پیچھے کرتی پھٹی پھٹی آنکھوں سے بولی تھی۔۔

"بھابھی آئیں دیکھیں ذرا اپنی ذمہ دار بہو کے کارنامے"۔۔ آواز قریب سے آئی تھی۔۔

"میں امّی کو بتاؤں گی یہ میں نے نہیں بلکہ اُن کے پیارے داماد نے توڑے ہیں"۔۔وہ شکایتی انداز میں بولی تھی۔۔

"مجھے تمہاری بیوقوفی پر کوئی شک نہیں ہے ہیر راحم حسن"۔۔وہ اُس کے چہرے پر پھونک مارتا کھڑکی سے کود گیا تھا۔۔

وہ ٹرانس کی کیفیت میں کھڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی، جب زرینہ اندر آئی تھیں۔۔اُن کے پیچھے خدیجہ بھی تھیں

"ہائے بھابھی۔۔پورے کے پورے گلاس توڑ دیئے، کیا کروں میں اِس لڑکی کا بھابھی ہفتے بعد اِس کی شادی ہے"۔۔اُنہوں نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کوئی ایک سلامت گلاس کو ڈھونڈتے افسوس کیا تھا۔۔

"جن سے میری شادی ہے ناں تائی امّی اُنہوں نے ہی توڑے ہیں"۔۔وہ زور سے بولی تھی۔۔ بچپن کی بیوی کی گُل افشانی پر کھڑکی کی دیوار سے لگے بچپن کے شوہر نے بے اختیار اپنا سر پیٹا تھا۔۔

"راحم نے۔۔؟؟"۔۔زرینہ سیخ پا ہوئی تھیں۔۔

"بلکل وہ ابھی یہیں تھے اُنہوں نے ہی یہ سارے گلاس توڑے ہیں میں سچ کہہ رہی ہوں تائی امّی"۔۔خود کو بچاتے بچاتے وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔راحم کو اپنے مُستقبل پر رحم آیا تھا۔۔

"دیکھ رہی ہیں بھابھی آپ"۔۔زرینہ کا بس نہیں چل رہا تھا تھوڑی سے عقل اُس کے دماغ میں گُھسا دیتیں۔۔

"کوئی بات نہیں زرینہ اب یہ تین سیٹ جناب بچپن کے شوہر ہی لائیں گے۔۔فِکر نہیں کرو"۔۔وہ بھی اُسی کی ماں تھیں۔۔اِس سے پہلے کہ وہ سب کو بتاتی کہ وہ کھڑکی سے کود کر بھاگا تھا، اُسے وہاں سے جانے میں ہی عافیت لگی تھی۔۔

....

"مجھے بکرا چاہیئے تو چاہیئے"۔۔ہیر راحم ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔زرینہ نے اُسے ایک گھوری سے نوازہ تھا۔گھر میں دو بکرے آتے تھے اب اُس کی ضد تھی اُسے الگ سے چھوٹا سا بکرا چاہیئے تھا۔۔اور اِسی سلسلے میں وہ راِحم کے سر پر جا پہنچی تھی۔۔

بیس سالوں سے وہ اِس کمرے میں بے دھڑک چلی جاتی تھی آج اُس کے قدم من من کے ہوئے تھے۔۔

ابھی صرف تین دن ہی تو ہوئے تھے راحم حسن کو ہیر راحم پر یہ ثابت کرتے کہ اُسے مُحبت کرنا آتی ہے۔۔اور زندگی میں پہلی بار ہیر راحم اب اپنے بچپن کے شوہر سے کچھ کچھ جھجکنے لگی تھیں۔۔

"ہاں آجاؤ پھر چلتے ہیں منڈی"۔۔اُس کی آواز باہر آئی تھی وہ ضرور فواد سے باتیں کر رہا تھا۔۔اُس کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔

"دولوں گا،ہر سال کی طرح ایک چاچو کا،ایک ہمارا"۔۔اُس کے بولنے پر وہ ابھی کی ساری جھجک بلائے طاق رکھتی اندر آئی تھی۔۔

"دو نہیں تین۔۔"۔۔راحم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔جو ہاتھوں کی اُنگلیوں سے تین کا اشارہ کیے ہوئے تھے۔۔

"چلو آجاؤ تم۔۔رکھتا ہوں اللہ حافظ"۔۔وہ فون رکھ کر اُس کی طرف مُتوجہ ہوا۔۔

"تین کِس خوشی میں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس پر ایک خاص نظر ڈالتا پوچھ رہا تھا۔۔اور اِن تین دِنوں میں زندگی میں پہلی بار ہیر راحم اُس کی گُستاخ نظروں کو سمجھتے ہوئے خود میں سمٹنے لگی تھی۔۔اور راحم حسن دل ہی دل میں مُسکراتے ہوئے ہمیشہ کی طرح خود کو سنبھالے اب وجہ جاننا چاہتا تھا۔۔وہ اپنی مخصوص بے تکلفی سے اُس کے بیڈ پر آکر بیٹھی تھی۔۔

" بھئی دیکھیں۔۔ایک بکرا۔۔ تایا ابّو اور تائی امّی کا۔۔ ایک ابّو اور امّی کا اور۔۔"۔۔وہ انگلیوں پر گنتی اُسے بتا رہا تھی۔۔

"اور تیسرا۔۔؟؟"۔۔راحم نے اُس کی بات اُچکی تھی۔۔

"اور تیسرا میرا اور آپ کا۔۔"۔۔اُس کے مزے سے بتانے پر راحم کی آنکھیں وا ہوئی تھیں۔۔ لیکن وہ ہمیشہ کی طرح اپنی ہی کہے گئی تھی۔۔

"میرا اور تمہارا۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"ہاں ناں اِس گھر میں اب سے تین فیملیز ہو جائیں گی، تو تین بکرے۔۔ میں بھی چلوں گی آپ دونوں کے ساتھ"۔۔وہ دانشمندانہ انداز میں کہتی ایک دم کھڑے ہوتی بچّوں سے جوش سے بولی تھی۔۔

اُس کے فیملی کی بات کرنے پر راحم نے اُس کے چہرے کو بغور کھوجا تھا۔۔ لیکن ہیر راحم حسن صرف الگ سے بکرا لینے کی وجہ سے اتنے پیار سے اپنی پیاری فیملی بنا گئی تھیں۔۔اُس کے علاوہ راحم حسن کو اُس معصوم چہرے پر ڈھونڈنے سے بھی کوئی خاص بات نہیں دکھی تھی۔۔

"میں ابھی رِدا کو بتا کر آتی ہوں"۔۔وہ کہہ کر جانے کو تھی۔۔ جب وہ اچانک ہوش میں آیا تھا

"تم کہاں چلو گی۔۔؟؟"۔۔اُن محترمہ کے ارادے جان کر راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔

"میں اپنا بکرا خود لوں گی۔۔ میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔ رِدا۔۔ رِدا"۔۔وہ کہہ کر رِدا کو آوازیں دیتی چلتی بنی تھی۔۔

" پھپھو آپ ٹھیک تھیں اِن میڈم کو یہ پورے دس دن مایوں ہی بٹھانا چاہیئے تھا"۔۔اُس نے تلملا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔

....

"تائی امّی تائی امّی میں اپنا بکرا لینے جا رہی ہوں"۔۔وہ خوشی سے چلاتی نیچے اُترتی ہوئی آ رہی تھی۔۔زرینہ نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔جو اپنی طرف سے بلکل تیار ڈوپٹہ سر پر ڈالے خوشی خوشی چلاتے آ رہی تھی۔۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔۔؟؟"۔۔زرینہ نے اُسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

" بکرا لینے جا رہی ہوں اور رِدا بھی چل رہی ہے"۔۔اُس نے جان کر رِدا کا نام لیا تھا۔۔مطلب اُن کو واضح کرنا تھا کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔۔

" تمہیں منع کر دیا ناں۔۔تو ضد کس بات کی ہے"۔۔زرینہ کو غصّہ آیا تھا۔۔

"امّی وہ دِلا رہے ہیں ناں"۔۔اُس نے وہ پر زور دے کر کہا۔۔اُنہوں نے اُسے گھور کر خدیجہ کو دیکھا تھا۔۔

"جانے دو زرینہ۔۔جب راحم لے کر جا رہا ہے تو"۔۔خدیجہ نے ہمیشہ کی طرح اُس کی سائیڈ لی تھی۔۔

"بھابھی راحم بجائے اِس کو منع کرنے کے اِس کی ضد پوری کرنے چلا ہے"۔۔زرینہ کو راحم کے مان جانے پر حیرت ہوئی تھی۔۔

"امّی زندگی میں پہلی بار تو میرے بچپن کے شوہر میری کوئی خواہش پوری کر رہے ہیں"۔۔اُس کی بات پر حسن صاحب کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

" بلکل بھئی اِس کا گواہ تو میں بھی ہوں"۔۔وہ قریب آئے تھے۔۔

"لیکن بھائی صاحب، دو بکرے تو پہلے ہی آتے ہیں گھر میں، اب تیسرا"۔۔زرینہ تُذبذب کا شکار تھیں۔۔

"امّی قُربانی اب مجھ پر فرض ہو گئی ہے"۔۔اُس کی بات پر سیڑھیاں اُترتا راحم سٹپٹایا تھا۔۔اوپر وہ اُس کو تیسرے بکرے کا بیک گراؤنڈ دے چکی تھی۔۔۔اور اب وہ سب کے سامنے۔۔

وہ تیزی سے نیچے آیا تھا۔۔

"کیوں اب ایسا کیا کارنامہ انجام دیا ہے آپ نے جو آپ پر قُربانی فرض ہو گئی ہے۔۔؟؟"۔۔زرینہ کے سوال پر راحم کا دل گھبرایا تھا۔۔وہ حسن کمال کی طرف مُڑی تھی

"تایا ابّو آپ ہی نے تو بتایا تھا ہر شادی شُدہ صاحبِ استطاعت جوڑوں پر مطلب جِن کی ایک فیملی بن جاتی ہے اُن پر قُربانی فرض ہو جاتی ہے۔۔اب تایا ابّو میری اور اُن کی بھی تو ایک فیملی۔۔"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ سب کے سامنے اپنی فیملی کمپلیٹ کرتی وہ بے اختیار اُسے پُکار بیٹھا تھا۔۔اُس کی بات پر خدیجہ اور حسن صاحب نے اپنی ہنسی روکی تھی جب کہ زرینہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"ہیر ہیر۔۔میری بلیو شرٹ کہاں ہے"۔۔وہ اپنے مخصوص سڑیل بھرے انداز میں کہتا دل ہی دل میں اُس کا گلا دبانے کی خواہش پر عمل کرنے کے منصوبے بناتا پلٹا تھا۔۔حلانکہ وہ جانے کے لیے بلکل تیار تھا۔۔لیکن اُس کی زبان بھی تو بند کرنی تھی ناں کسی طرح۔۔

"آرہی ہوں۔۔تایا ابّ۔۔"۔۔ہیر نے اُسے جواب دے کر اپنی بات مُکمل کرنی چاہی تھی۔۔

"ہیر۔۔میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا میں بتا رہا ہوں"۔۔وہ پلٹے بغیر چلا یا تھا۔۔

"آتی ہوں!۔۔تایا ابّو ایک تو یہ آپ کے بچپن کے بیٹے بھی ناں۔۔جب تک مجھ پر غصّہ نہ کرلیں اِن کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔۔"۔۔حسن صاحب زور سے ہنسے تھے۔۔

"ہیر"۔۔زرینہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"آئی۔۔"۔۔وہ کہہ کر اُس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

....

"کیا فرما رہی تھیں آپ نیچے پاپا سے۔۔؟؟"۔۔وہ کمرے کے بیچوں بیچ کھڑا سینے پر بازو باندھے اُسے اپنی مخصوص خشمگین نظروں سے گھورتا پوچھ رہا تھا۔۔

اور ہمیشہ کی طرح ہیر راحم اُس کی نظروں سے خائف ہوئی تھیں۔۔

"یہ شرٹ ٹھیک تو ہے۔۔ لیکن اگر آپ بلیو پہننا چاہتے ہیں تو۔۔"۔۔وہ کہتی ہوئی آگے بڑھنے کو تھی جب وہ اُس کا ہاتھ تھامے اُسے پھر سے اپنے مدِ مُقابل لا چُکا تھا۔۔

"امّی بار بار پوچھ رہی تھیں کہ بکرا کیوں چاہیئے"۔۔وہ نروٹھے پن سے بولی تھی۔۔ لیکن مُحترم راحم حسن کا موڈ اچانک بدلا تھا۔۔

"ہاں تو کیوں چاہیئے۔۔؟؟"۔۔وہ دو قدم کا فاصلہ مٹاتا اُس کے قریب آیا تھا۔۔

"اُفف بتایا تو ہے۔۔ ہماری اب الگ سے ایک فیملی بننے جا رہی ہے تو۔۔"۔۔وہ اب سچ میں چِڑ کر سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولتی اِس سے پہلے کہ اپنی بات پوری کرتی وہ اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

اُس کا بار بار ہماری الگ سے فیملی کی تکرار راحم حسن کے دل کے جذبات بیدار کر گئی تھی۔۔

وہ انجانے میں اپنی ہی بات میں پھنسی تھی۔۔

"اگر ایسی ہی بات ہے تو ہماری ایک الگ سے فیملی بنے تو بیس سال ہو چکے ہیں"۔۔راحم کی نظریں اُس کے معصوم چہرے پر بھٹکی تھیں۔۔ لیکن ہمیشہ کی طرح وہ انجان بنی ہوئی تھی۔۔

"کوئی نہیں فیملی ایسے تھوڑی بنتی ہے"۔۔وہ ٹُرنت بولی تھی۔۔راحم نے حیرت سے اُس کے چہرے کو کھوجا تھا پر وہ ہمیشہ کی طرح صدا کی انجان۔۔

"تو کیسے بنتی ہے۔۔؟؟"۔۔وہ غیر محسوس طریقے سے اُس کے تھوڑا اور قریب ہوا تھا۔۔

"جب ایک کمرے میں ایک ساتھ رہتے ہیں تو۔۔۔"۔۔وہ جوش سے بولتی اپنے دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھ گئی تھی۔۔وہ باقی ماندہ فاصلہ مٹاتا اُس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا

ہیر راحم حسن کا بچپن کا شوہر، زندگی میں پہلی بار اپنی بچپن کی بیوی کے چھکے چُھڑا چُکا تھا

"تو۔۔؟؟"۔۔وہ مدہوش سا اُس کے کان کے پاس جُھکا تھا۔۔

تبھی کمرے میں موبائل کی آواز گونجی تھی۔۔

"تو۔۔بولوناں ہیر کیا۔۔؟؟"۔۔اُسے جیسے کوئی آواز نہیں آئی تھی یا شاید وہ اِس وقت کوئی خلل نہیں چاہتا تھا۔۔

ہیر کو اُس کی سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھیں۔۔وہ جی جان سے لرزی تھی۔۔

"تت تو۔۔آپ۔۔کا۔۔فف۔۔فون بج رہا ہے"۔۔اُس نے راحم کے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"بجنے دو"۔۔وہ پھر اُس کے قریب ہوا تھا۔۔ہیر نے تھوک نگلا تھا

"فواد بھائی ناراض ہو جائیں گے۔۔ابھی تو رِدا کو بھی دیکھنا ہے وہ تیار ہوئی ہے یا نہیں۔۔ارے ہاں۔۔وہ آپ کی بلیو شرٹ۔۔"۔۔وہ مارے گھبراہٹ کے جو بولنا شروع ہوئی مجبوراً راحم کو اُس کے لبوں پر اُنگلی رکھے اُسے خاموش کروانا پڑا تھا۔۔

"کیپ یور ماؤتھ شٹ ہیر"۔۔وہ از حد بدمزہ ہوا تھا۔۔

"فون دیکھیں ناں جلدی"۔۔وہ اُس کا حصار توڑنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔۔فون بج بج کر خاموش ہوا تھا۔۔

"میں رِدا کو دیکھتی۔۔"۔۔وہ باہر بھاگنے کو تھی جب وہ پھر سے اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔ہیر کا دل پھر سے حلق میں آیا تھا۔۔اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پلٹ کر دیکھا تھا پر یہ کیا۔۔!

اِس بار راحم حسن کی آنکھوں میں اُسے ڈھونڈنے سے بھی مُحبت نظر نہیں آئی تھی بلکہ اُس کا بچپن کا شوہر اپنی مخصوص خشمگین نظروں سے اُسے گھور رہا تھا۔۔

"ایک تو یہ سڑیل ہی رہیں گے ہمیشہ"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔

"وہ تو میں تمہیں عید کی رات بتاؤں گا میں کتنا سڑیل ہوں"۔۔وہ اُسے اپنے سامنے لاتا اُسے سر تا پیر گھورتا بولا۔۔

"اب یہ بتانے کی کیا ضرورت ہے، اِن بیس سالوں میں آپ نے اپنی بچپن کی بیوی کو صرف یہی تو بتایا ہے کہ اُس کا بچپن کا شوہر کتنا سڑیل ہے"۔۔وہ اُس پر افسوس کرتی بولی۔۔

ہیر راحم حسن راحم حسن کے رومینس پر پانی پھیر چکی تھیں۔۔

"اللہ بس یہی پیس تھا آپ کے پاس میرے لیے۔۔؟؟"۔۔وہ اُوپر دیکھتا دُہائی دے گیا تھا۔۔ تبھی اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

"آرہا ہوں یار دو منٹ"۔۔وہ فواد سے کہتا اُس کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"وہ جو تمہارا بلیک فراک ہے ناں ہیر فٹافٹ چینج کر کے آؤ"۔۔وہ اُس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے پلٹ کر شیشے میں اپنا جائزہ لیتا بولا۔۔

"وہ۔۔"۔۔وہ کو لمبا کھینچتی وہ چلائی تھی۔۔اُس کے چلانے پر راحم نے ناگواری سے اُسے شیشے سے ہی گھورا تھا۔۔

"ہاں وہی"۔۔وہ اپنے بالوں میں برش پھیرتے بولا۔۔

"لیکن۔۔میں تیار ہوں"۔۔وہ اپنے گھٹنوں تک آتی شرٹ اور اسٹریٹ ٹراؤزر کو ناقدہ نظروں سے دیکھتی بولی۔۔

"بھائی فواد بھائی کب سے ویٹ کر رہے ہیں"۔۔ تبھی رِدا دروازے پر آئی تھی۔۔راحم نے پلٹ کر رِدا کو دیکھا تھا۔۔گھٹنوں سے ایک انچ نیچا فراک کُھلا ٹراؤزر سر پر ڈوپٹہ لیے وہ اندر آئی تھی۔۔اُس پر ایک مُطمئن نظر ڈالتا وہ اُس کی طرف پلٹا تھا۔۔

"صرف پانچ منٹ ہم تمہارا انتظار کریں گے بس"۔۔وہ کہہ کر رُکا نہیں تھا۔۔

"سڑیل ہے تمہارا بھائی"۔۔وہ دروازے کو دیکھ کر چلائی تھی۔۔۔رِدا نے ناسمجھی سے دونوں کے موڈ کو دیکھا تھا۔۔

"صرف پانچ منٹ ہیں ہیر تمہارے پاس، میں تو چلی۔۔ کہیں سچ میں مجھے بھی نہ چھوڑ جائیں"۔۔وہ بے نیازی سے کہتی پلٹی تھی۔۔

"اب وہ پاؤں تک آتا فراک پہنے میں بکرے گایوں کے قدموں میں اِدھر اُدھر لڑھکوں گی دیکھنا تم"۔۔وہ تن فن کرتی اُس سے پہلے کمرے سے نکلی تھی۔۔

"لیکن ہم کوئی پارٹی میں نہیں جارہے ہیر"۔۔وہ حیرت سے اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔

"اپنے سڑیل بھائی کو سمجھاؤ۔۔کسی کی سُنتے ہیں۔۔؟؟۔۔کہا بھی تھا پھپھو کو۔۔اِن کے سڑیل بھتیجے کو سڑیل ہی رہنا ہے ہمیشہ"۔۔اُس نے الماری سے فراک نکال کر زور سے پٹ بند کیا تھا۔۔

"مطلب بھائی نے تمہیں کہا ہے کہ یہ بلیک فراک پہنو"۔۔رِدا کی حیرت حد سے سوا تھی۔۔

"ہاں جی آپ نے وہ گانا نہیں سُنا۔۔اج کالا جوڑا پا ساڈی فرمئش تے"۔۔پینو نے سُر سے گانا گانے کی کوشش کی تھی جب ہیر کی خطرناک گھوری اُس کے شوق پر پانی پھیر گئی تھی۔۔رِدا نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔

"وہ باج۔۔با جی جی راحم بھائی کہہ رہے ہیں اب میں نے آپ دونوں کو چھوڑ کر چلے جانا ہے"۔۔پینو نے جلدی سے اُس کا پیغام دیتے اپنی شامت بُلوائی تھی۔۔

"اپنے بھائی سے کہو۔۔پندرہ منٹ سے پہلے نہیں آنے والی میں"۔۔اُس نے زور سے کہتے واشروم کا دروازہ کھٹاک سے بند کیا تھا۔۔اِس سے پہلے کہ پینو من و من ہیر کا پیغام اُسے دیتی رِدا نے اُسے دوسرے کام پر لگایا تھا۔۔

ہیر نے گاڑی میں بیٹھتے ہی فواد سے معذرت کی تھی جو وہ ہنستے ہوئے 'کوئی بات نہیں، ہمیں کچھ بُرا نہیں لگا' کہہ کر بات پلٹ گیا تھا۔۔

....

وہ اپنا بڑا سا بلیک فراک اُٹھائے سہج سہج کر قدم رکھ رہی تھی۔۔اُسے دیکھ دیکھ کر راحم کا دل کیا اپنا سر ہی پیٹ لے۔۔

وہ پہلے جن کپڑوں میں تھی وہ راحم کو اِس جگہ کے لیے نامناسب لگے تھے۔۔ پر اُسے کیا پتا تھا کہ وہ ٹخنوں تک آتے اِس بلیک فراک میں سب سے مُنفرد لگتی سب کی توجہ کا مرکز ہی بن جائے گی۔۔

اور اُس پر اُس کا فراک اُٹھا اُٹھا کر نیچے دیکھتے ہوئے نزاکت سے چلنا۔۔ حلانکہ وہ اِدھر اُدھر پھیلی گندگی سے بچنے کے لیے دھیان سے دیکھتی قدم رکھ رہی تھی۔۔

"یہ بکرا میرا۔۔ دیکھو رِدا۔۔ یہ کتنا پالا شا بے بی ہے ناں"۔۔ اُس کی آواز پر راحم اور فواد بے ساختہ پلٹے تھے۔۔ وہ ایک کالے اور سفید بکرے کو گلے لگائے تقریباً اُس سے چمٹی کھڑی تھی۔۔

وہ بمشکل خود پر قابو پاتا اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔

"ہیر اِس کا سائز دیکھا ہے تم نے۔۔؟؟۔۔ ہمیں قُربانی کے لیے چاہیئے، گود لینے کے لیے نہیں"۔۔ وہ بمشکل اپنے گھٹنے تک آتے بکرے کو دیکھ کر خود پر ضبط کرتے بولا تھا۔۔

"لیکن مجھے کیوٹ سا بکرا چاہیئے۔۔ باقی سب اتنے کُھرانٹ ہیں"۔۔ وہ اُس چھوٹے سے بکرے کو چھوڑتی مایوسی سے بولی تھی۔۔

"بلکل آپ کی طرح"۔۔ ہلکے سے منمنا کر جملہ پورا کرتی وہ رِدا کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔۔ فواد کا قہقہہ جاندار تھا۔۔ راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔

"شُکر کیا کر بیٹا تیری کوئی بچپن کی بیوی نہیں ہے۔۔ ورنہ اپنے دادا کی یہ بچپن کی سوغات جھیلنے کا حوصلہ صرف راحم حسن کا ہی ہو سکتا ہے"۔۔ وہ اپنے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُسے دیکھتے ہوئے بولا تھا، جو اب ایک اور کیوٹ سے بکرے کے گلے کا ہار بنی ہوئی تھی۔۔ فواد نے پھر سے ایک قہقہہ لگایا تھا۔۔

"کچھ بھی کہہ یار حوصلہ تو اِس چھوٹی سی لڑکی کا ہے۔۔ جو تیرے جیسے بندے کو بچپن سے۔۔"۔۔

"پاگل بنایا ہوا ہے۔۔ آفت کی پُڑیا ہے پوری۔۔ ناعمہ نے بتایا نہیں تجھے۔۔؟"۔۔ وہ اُس کی بات اُچک کر پوری کرتا اُسے فون کال کا حوالہ دے گیا تھا۔۔

"ناعمہ تو کہہ رہی تھی۔۔ راحم بہت لکی ہے۔۔ اتنی معصوم بچپن کی بیوی ملی ہے، جس کا بچپن کا شوہر بھلے ہی اُس سے عشق نہ کرے پر وہ تب بھی اپنے بچپن کے شوہر کو کسی اور کے حوالے نہیں کرے گی"۔۔ فواد ہنس رہا تھا پر لہجے میں اب احترام تھا۔۔ راحم نے سرد آہ بھرتے فواد کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"میرے دوست یہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تو بھی یہیں ہے، میں بھی یہیں ہوں۔۔ جب ایک عدد کیوٹ شا، پالا شا بکرا ڈھونڈتے ڈھونڈتے تیری ٹانگیں جواب دینے لگیں تب راحم حسن کا بچپن کا دُکھ تُجھے دل پر محسوس ہو گا"۔۔ وہ اُس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے متانت سے کہہ کر آگے بڑھا تھا۔۔ جبکہ فواد ہنستا ہوا اُس کے پیچھے لپکا تھا۔۔

....

"ہیر میں دو بکرے لے چُکا ہوں۔۔ فواد اپنی گائے لے چُکا ہے اور تمہارا وہ کیوٹ بکرا مل کر نہیں دے رہا۔۔؟؟"۔۔ وہ اب پھٹ ہی تو پڑا تھا۔۔

"تو اِس میں میری کیا غلطی۔۔؟۔۔ آپ خود بھی تو دیکھ ہی رہے ہیں۔۔ کسی بکرے کا قد بڑا ہے، تو کوئی شکل سے کیوٹ نہیں لگ رہا"۔۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتی بولی۔۔ راحم نے گہرا سانس لیے خود پر قابو پایا تھا۔۔ دو گھنٹے ہونے کو آئے تھے اُن کو یہاں آئے ہوئے۔۔

"شُکر ہے ناعمہ کو اِس مخلوق سے ڈر لگتا ہے۔۔ میں سوزوکی والا دیکھتا ہوں کوئی"۔۔ فواد ہیر کو ایک نظر دیکھتا اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر افسوس بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔ جواب ایک بکرے کو ہاتھ لگانے کی تگ و دو میں تھی پر وہ بھی شاید کسی بات پر غصّہ کھائے ہوئے تھا۔۔ جو اُسے سر مارنے کو تیار تھا۔۔

راحم نے دانت پر دانت رکھے اُسے گھورا تھا۔۔ وہ ہنستا ہوا آگے بڑھا تھا

"اور اِس کو دیکھیں یہ تو دور سے ہی مارنے آرہا ہے۔۔ اب ایسے بکرے کے ساتھ میں سیلفی کیسے لوں گی"۔۔وہ افسوس سے دائیں بائیں سر کو ہلاتی بولی۔۔

راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔ جب کے رِدا نے بیزار شکل بنائی تھی۔۔

"رِدا مجھے تو لگتا ہے اِس کا بھی کوئی بچپن کا شوہر ہے، دیکھوناں بیچارا زندگی سے ہی بیزار لگ رہا ہے"۔۔ وہ ذرا سا جُھک کر بکرے کی شکل کو بغور دیکھتی بولی

"بچپن کا شوہر نہیں بیوی ہیر"۔۔ ردا تپ کر کہتی ذرا سا آگے بڑھی تھی۔۔

"جانِ من یہ بکرا ہے"۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ رِدا کو جواب دیتی اپنے بہت قریب سرگوشی سُن کر وہ سٹپٹا کر گردن موڑ گئی تھی۔۔ وہ شرارت سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔ اُس کے طرزِ تخاطب پر ہیر راحم کا چہرا سُرخ ہوا تھا۔۔

"لیکن میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں۔۔ اِس دُکھ کے مارے کی شکل دیکھ کر صحیح معنوں میں لگتا ہے بیچارے کی بچپن کی بیوی چوبیس گھنٹے اِس کے سر پر سوار رہتی ہے"۔۔ وہ اُس کو آنکھ مارتا سیدھا ہوا تھا۔۔ پر ہیر راحم حسن کے چودہ طبق روشن کر ہی گیا تھا۔۔ وہ مزید سٹپٹا کر پیچھے ہوتی کسی سے ٹکرائی تھی اُس کے ساتھ ہی کسی کی خوشبودار زُلفیں اُس کے بازو سے مس ہوئی تھیں۔۔ ہیر نے فوراً سے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔ لیکن اُس کی اپنی روح ہی فنا ہوئی تھی۔۔

"ہیر دیکھ کر"۔۔ راحم نے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

اور ہیر راحم حسن جو ابھی راحم حسن کے طرزِ تخاطب اور اُس کی حرکت پر سُرخ ہوتیں اُس سے شرما رہی تھیں۔۔ کسی کی پرواہ نہ کرتے بیچ منڈی میں ایک دم اُس سے لپٹی تھی۔۔ اصل میں ہیر راحم ابھی ابھی اپنے بچپن کے شوہر سے شرماتے ہوئے جن سے ٹکرائی تھیں۔۔ اور جن کی خوشبودار زُلفیں اُن کے ہاتھ کو بوسہ دے گئی تھیں، وہ کوئی اور نہیں بلکہ ہیر راحم کے اپنے قد سے بھی بڑا بیل تھا۔۔

"ہئے امّی۔۔ اتنا بڑا ہے۔۔ ہئے مجھے بچائیں"۔۔ وہ اُس سے لپٹی اُس کے اندر گُھسی جا رہی تھی۔۔ آس پاس کے لوگ مُتوجہ ہوئے تھے۔۔

"صاحب کچھ نہیں کہتا۔۔ آپ یہاں آگے سے ہاتھ لگا لیں بلکہ خوش ہوتا ہے"۔۔ وہ بیوپاری سچویشن کی پرواہ کیے بغیر راحم کو اپنا بیل بیچنے کے لیے اپنے بیل کی تعریفیں کرنے لگا تھا۔۔ اور راحم حسن کے حواس جو اُسے خود سے لپٹا دیکھ کر اب تک مفلوج ہو چکے تھے، اچانک کام کرنے لگے تھے۔۔

"بچّیاں ڈر جاتی ہیں"۔۔ ایک بوڑھے شفیق انکل نے شفقت سے مُسکراتے ہوئے ہیر کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔ وہ بمشکل مُسکرایا تھا۔۔

"ہیر کیا کر رہی ہو۔۔؟؟۔۔ یہ ہمارا بیڈ روم نہیں منڈی ہے۔۔ ہٹو"۔۔ اُس کے کان میں غراتے ہوئے اُس نے اُسے بازو سے پکڑے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ ہیر نے ذرا سا فاصلہ بڑھا کر اپنے سائیز سے بھی بڑے بیل کو دیکھا تھا جو اپنی گول گول آنکھوں سے ہیر راحم کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔

"کیسی ہو۔۔؟؟"۔۔ وہ پھر اُس سے لپٹی تھی۔۔

"ماشاءاللہ صاحب سات سو کلو کا ہے"۔۔ وہ مُحبت سے اُس پر ہاتھ پھیرتا بولا اُس کا وزن سُن کر ہیر کو غش آنے لگا تھا۔۔

"پہلے اِس کو ہٹائیں"۔۔ وہ اُس کے سینے میں گُھستے ہوئے منمنائی تھی۔۔

"بیٹا ہٹاؤ اِسے بچّی ڈر رہی ہے"۔۔ وہی شفیق انکل بیوپاری کو ڈانتے ہوئے بولے اُس نے اپنے پیلے پیلے دانتوں کی نُمائش کرتے ہیر کو مزے سے دیکھا تھا۔۔

"ارے ہٹاؤ بھئی اِس کو"۔۔ اب کے راحم نے تھوڑا غصّے اور جھنجھلا کر اُسے گھورا تھا۔۔ وہ اپنے دانت نکوستا بیل کو ہٹا گیا تھا۔۔

"اب آپ مجھے چھوڑنا پسند کریں گی۔۔؟؟۔۔"۔۔وہ اُس کے سر کو دیکھتا طنزیہ بولا تھا۔ہیر نے اُسے دیکھنے کے بجائے ہنوز اُس سے لپٹتے ہوئے پہلے گردن موڑ کر اچھے سے اپنی تسلی کی تھی۔۔

"اُففف۔۔ہٹ گیا ہے وہ۔۔مجھے تو لگتا ہے عید کی رات مجھے تمہیں آداب سکھانے میں لگے گی۔۔تمہاری یہ بے تکلفی مجھے مروائے گی کسی دن"۔۔وہ اُسے خود سے دور کرتا اُس کا ہاتھ تھامے منڈی سے باہر آیا تھا۔پیچھے پیچھے رِدا اپنی ہنسی چھپاتی تصور میں فائزہ کے سامنے اُس کی ٹانگ کھینچنے کی تیاری کرتی آرہی تھی۔۔

"بہت تماشا ہو گیا ہے چلو اب"۔۔وہ اپنی شرٹ کی سلیوز موڑتا بولا۔۔

"کوئی نہیں میرا بکرا"۔۔اُس کی دُہائی پر راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔

"پانچ منٹ ہے تمہارے پاس، نہیں پسند آیا میں اپنی مرضی سے کوئی بھی لے لوں گا"۔۔وہ کہتا ہوا اندر بڑھا تھا۔۔

"کیوں کوئی بھی لے لیں گے۔۔مجھے کیوٹ بکرا ہی لینا ہے سُن لیں آپ"۔۔وہ تن فن کرتی اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔جبکہ رِدا افسوس سے سر ہلاتی آگے بڑھی تھی۔۔

....

"ہیر یہ بہت چھوٹا ہے"۔۔راحم نے گہرا سانس لیے اپنے گھٹنے سے بمشکل ایک دو انچ اُونچے بکرے کو دیکھ کر کہا تھا۔۔

"یہ بھی تو دیکھیں کتنا کیوٹ ہے۔۔پالا شا بے بی۔۔بس یہ ڈن ہے"۔۔وہ کیوٹ سے ننھے مُنے بکرے کی بلائیں لیتی بولی۔۔لیکن اُس کے دام سُن کر راحم چیخا تھا

"اونٹ نہیں لے رہے ہم۔۔یہ دو انچ کا بکرا تیس ہزار"۔۔راحم نے اپنی بچپن کی بیوی اور بکرا دونوں کو ایک ساتھ گھورا تھا۔۔اُس کے دو انچ بولنے پر بچپن کی بیوی نے بُرا مناتے ہوئے اپنے بچپن کے شوہر کو گھورا تھا۔۔

"قُربانی کے جانور کو ایسے نہیں کہتے اللہ ناراض ہوتا ہے"۔۔وہ خفگی سے کہتی اب دُلار سے اپنے کیوٹ سے بکرے کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔

"تمہیں تو میں قُربان کروں گا ہیر راحم حسن۔۔ عید کی رات تک رُک جاؤ ذرا تم۔۔"۔۔وہ مُنہ ہی مُنہ میں بڑبڑاتا بکرے والے کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔ہیر بکرا فائنل کر چکی تھی۔۔ مجبوراً راحم کو پچیس میں بات طے کرنی پڑی تھی۔۔

....

"چار گھنٹے لگا کر یہ اتنا سا بکرا لائے ہو تم راحم"۔۔ حسن صاحب نے بیٹے پر افسوس کیا تھا۔۔اُس نے غصّے سے ہیر کو گھورا تھا۔۔جو اُن کی طرف مُتوجہ نہیں تھی۔۔بلکہ چارے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"پاپا میں نے یہ دونوں لیے ہیں آپ یہ دیکھیں"۔۔راحم نے اُن کا دھیان اپنے خریدے ہوئے دو تگڑے بکروں کی طرف دلایا تھا۔۔

"تایا ابّو میرا بکرا دیکھیں، میں نے پسند کیا ہے"۔۔وہ اچانک سے اُن کا بازو تھامتی اُن کا رُخ اپنے ننھے سے بکرے کی طرف کرتی بولی۔۔

"کیوٹ ہے ناں تایا ابّو"۔۔وہ اب بکرے کے گرد بانہیں پھیلاتی پوچھ رہی تھی۔۔اُنہوں نے بے ساختہ پاس کھڑے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔ جس نے اپنے پسند کیے بکرے پر ہاتھ پھیرتے جتاتی نظروں سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔وہ قہقہہ لگا گئے تھے۔۔

"پاپا۔۔ پاپا۔۔ آپ دیکھیں میرا پالا شا بے بی ہے یہ"۔۔ انعام صاحب کو دیکھ کر وہ اب اُن کی طرف لپکی جب کہ حسن صاحب نے اُن کے آنے پر بے ساختہ اُوپر دیکھ کر شُکر کیا۔۔ورنہ اُن کے ہنسنے پر وہ ضرور اُن سے خفا ہو جاتی۔۔اُن کو دیکھ کر راحم ہنسا تھا۔۔

مُحترمہ ہیر صاحبہ نے ایک ایک کو اپنا کیوٹ سا بکرا دکھایا تھا۔۔جو واقعی پالا شا بے بی تھا۔۔

پورا وائیٹ جس کے صرف کان آدھے کالے تھے۔۔

"پھپھو دیکھیں اِس کی پلکیں بھی ہیر جیسی ہیں بڑی بڑی۔۔"۔۔ردا کے کہنے پر جہاں بڑوں نے اپنی ہنسی روکی تھا، وہیں راحم حسن کُھل کر قہقہہ لگا گیا تھا۔۔اور وہ ناراضگی سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔۔

....

"آپیا کیوٹی کا لنچ ختم ہو رہا ہے۔۔اب وہ ڈنر کیا کرے گا بھلا"۔۔کیوٹی کو چارہ کھاتے دیکھ کر پریشے کو فِکر ہوئی تھی۔۔

"ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو"۔۔وہ بھی پریشانی سے بولی تھی۔۔چوکیدار کو راحم نے سختی سے گیٹ چھوڑ کر کہیں جانے سے منع کیا تھا۔۔

"یہ اتنا سا پڑا ہے۔۔بھیا کے یہ دونوں بِگ گوٹس ہمیشہ کیوٹی کا حصّہ بھی کھا جاتے ہیں آپی"۔۔پریشے نے تھوڑے سے رکھے چارے کی طرف اشارہ کرتے دونوں بکروں کو غصّے سے گھورا تھا۔۔

"بلکل صحیح کہہ رہی ہو تم۔۔موبائل لاؤ ذرا میرا بھاگ کر جاؤ"۔۔وہ اُن دونوں بکروں کو گھورتی پریشے سے بولی تھی۔۔

"اوکے آپیا"۔۔وہ سر ہلاتی اندر بھاگی تھی۔۔

....

"رضوان۔۔علی سنز کو میل کر دی تھی آپ نے۔۔؟؟"۔۔وہ فائل کے ورق پلٹاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"جی سر۔۔آج صبح ہی کر دی تھی۔۔"۔۔اُس کی بات پر راحم نے بے اختیار گھڑی پر نظر ڈالی تھی۔۔جو کہ چار بجا رہی تھی۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتا دوبارہ فائل کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"سر وہ گوہر کمپنی کو کیا ریپلائے دینا ہے"۔۔رضوان کے پوچھنے پر اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔

"اُن سے کہہ دو کہ میں دوبارہ اُن سے میٹنگ چاہتا ہوں"۔۔ تبھی اُس کا موبائل بجا تھا۔۔اسکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کو حیران ہوا تھا۔۔

"رضوان میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں"۔۔وہ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔اُس نے آرام دہ انداز میں سیٹ کی بیک سے پشت لگاتے ہوئے کال ریسیو کی تھی۔۔ہونٹوں پر مُسکان تھی۔۔

"ہیلو سُنیں۔۔ آپ گھر کب آئیں گے۔۔؟؟"۔۔وہ چھوٹتے ہی بولی تھی۔۔راحم نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"السلام و علیکم ہیر۔۔ میرے خیال میں بات شروع کرنے سے پہلے۔۔"

"ارے ارے ہٹاؤ اُس کو میرے کیوٹی پر چڑھ جائے گا۔۔ہاں میں پوچھ رہی تھی آپ گھر کب آئیں گے"۔۔راحم نے موبائل کان سے ہٹائے اسکرین کو گھورا تھا۔۔

"تمہیں کوئی کام۔۔۔"

"اُفف یہ بکرے یہاں کِس نے باندھے ہیں۔۔؟؟میرا بچارا کیوٹی ڈر رہا ہے اِن سے۔۔پریشے پریشے"۔۔وہ اب زور زور سے پریشے کو آوازیں دے رہی تھی۔۔راحم نے دانت پیس کر خود پر ضبط کیا تھا۔۔

"ہیر لِسن ٹومی"۔۔وہ اپنے مخصوص لہجے میں بولنے لگا تھا کہ ایک بار پھر وہ اُس کی بات کاٹ گئی تھی۔۔

"نہیں آپ میری بات سُنیں۔۔ میرے کیوٹی۔۔"۔۔

"آپیا یہ دیکھیں بھیا کے ڈینجرس گوٹ (خطرناک بکرے) نے کیوٹی کو ہِٹ (ٹکر ماری) کیا ہے"۔۔پریشے چیخ کر بولی تھی۔۔

"اپنی آپیا پر ہی گئی ہے یہ"۔۔کال کے دوسری طرف بیٹھے پریشے کے بھیا نے اِس لمحے پریشے کے بارے میں سوچتے ہوئے افسوس میں سر ہلایا تھا۔۔

"دیکھا آپ نے کیسے میرے معصوم سے کیوٹی کے پیچھے پڑے ہیں آپ کے کُھرانٹ بکرے بلکل اپنے جیسے لائے ہیں۔۔ ہٹلر"۔۔وہ اُس پر چڑھ دوڑی تھی، راحم کا موڈ جو پہلے ہی غارت ہو چُکا تھا ایک دم بگڑا تھا۔۔

"جسٹ شٹ اپ ہیر۔۔ یہ بکواس کرنے کے لیے تم نے مجھے ڈسٹرب کیا ہے"۔۔اُس کی بات پر ہیر نے دانت پیسے تھے۔۔ لیکن پھر اپنا کام یاد آتے ہی برداشت کر گئی تھی۔۔

"کیوٹی کا چارہ ختم ہو گیا ہے آتے ہوئے لے آیئے گا"۔۔وہ نروٹھے پن سے بولی تھی۔۔

"واٹ۔۔!!تم نے مجھے چارے کے لیے کال کی ہے ہیرررر۔۔۔؟؟؟"۔۔وہ غصّے سے اُچھلا تھا۔۔

"ہاں تو۔۔ نجانے اُسے دوبارہ کب بھوک لگ جائے۔۔ پریشے اُسے زیادہ پانی مت پِلاؤ بیمار۔۔"۔۔راحم نے بھناتے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔

"یہ لڑکی رُخصتی سے پہلے مجھے پاگل بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تو رُخصتی کے بعد تو یہ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی"۔۔وہ سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے سوچ رہا تھا۔۔

....

"صرف چار دن ہیں تمہاری رُخصتی میں اب یہ اُچھلنا کودنا بند کر دو۔۔"۔۔زرینہ نے اُسے باہر بھاگتے ہوئے پکڑا تھا جو فائزہ کے بچّوں اور رِدا کے ساتھ کب سے بکروں میں لگی ہوئی تھی۔۔

"امّی پتا نہیں آپ لوگوں کو اتنی جلدی کیوں تھی"۔۔وہ ایک دم نرم پڑتی اُن کے کندھے سے لگی تھی۔۔اُس کی آواز میں نمی محسوس کرتے زرینہ نے محبت سے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔زرینہ کی اپنی آنکھیں نم ہوئی تھیں

"میری پاگل بیٹی نہ ہو تو"۔۔خدیجہ نے اُس کے برابر بیٹھتے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

"میں تو سمجھی تھی صرف میری بیٹی ہی پاگل ہے۔۔ لیکن زرینہ تم نے تو نادانی میں میری دیوانی بیٹی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا"۔۔ وہ زرینہ کی نم آنکھیں دیکھتی ہنستے ہوئے بولی تھیں۔۔ زرینہ جھینپتی ہوئی اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی تھیں۔۔ پر ہیر راحم صاحبہ رونے لگی تھیں۔۔

"ارے میرا بچّہ تم کون سا دور جا رہی ہو"۔۔ اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ سب کے سامنے مجھے اتنا ڈانٹتے ہیں۔۔ اکیلے کمرے میں وہ۔۔"۔۔ کچھ بولتے بولتے وہ اُس دن رِدا اور فائزہ کی معنی خیز ہنسی یاد کرتی رُکی تھی۔۔ اب وہ کسی کو کیا بتاتی کہ راحم حسن کا سوچ کر ہی اُس کے دل کی عجب حالت ہو رہی تھی۔۔ اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔

"دیکھ لیں بھابھی آپ"۔۔ زرینہ نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"تائی امّی آپ نے کبھی اُن کو نہیں ڈانٹا۔۔ میری امّی مجھے ڈانٹی ہیں۔۔ اُن کے بارے میں سو سو ہدایتیں دیتیں ہیں۔۔ اُن کو تو اچھی فرمانبردار بیوی مل جائے گی پر میرا کیا ہو گا۔۔"۔۔ اُس کی بات پر کب سے اُوپر کھڑے راحم نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔

"اچھی فرمانبردار بیوی۔۔ ہائے میں قُربان"۔۔ وہ اپنے بالوں کو ہاتھ سے اوپر کرتا دلکشی سے اُس کی بات دُہرا گیا تھا۔۔ فائزہ نے اُس کے برابر کھڑے ہوتے اُسے دیکھا تھا جبکہ وہ نیچے ابھی تک اُس کی شکایتیں جمع کروا رہی تھی۔۔ وہ اُنہیں دیکھ کر ہنسا تھا۔۔

"میں کان کھینچوں گی راحم کے، اگر اب کے اُس نے میری بیٹی سے زور سے بھی بات کی تو"۔۔ خدیجہ نے ہنستے ہوئے اُسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔ وہ مُسلسل ہنس رہا تھا۔۔

"ایپا کیوٹی آپ کو بُلا رہا ہے۔۔ وہ ردا ایپا کے ہاتھوں سے بھی کھانا نہیں کھا رہا۔۔ میں میں کر کے آپ کو بُلا رہا ہے"۔۔ پریشے کی عظیم منطق پر خدیجہ زور سے ہنسی تھیں۔۔ جبکہ زرینہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"امّی کیوٹی مجھے بُلا رہا ہے"۔۔وہ فکرمندی سے کہتی باہر بھاگی تھی۔۔

"لگتا ہے میری چھت والی محنت پر تم نے پانی پھیر دیا ہے بھتیجے۔۔"۔۔فائزہ کے افسوس سے بولنے پر وہ زور سے ہنسا تھا جبھی فائزہ نے اُس کا کان پکڑا تھا۔۔

"پھپھو تین چار دنوں میں میری شادی ہے اور آپ ابھی تک میرے کان کھینچتی ہیں"۔۔وہ اپنا کان چھڑاتا اچھا خاصا جھنجھلایا تھا۔۔

"میں اپنے نکّمے بھتیجے کے بچّوں کے سامنے بھی اُن کے ابّا کے کان کھینچوں گی"۔۔اُن کی بات پر وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔۔

جبکہ نیچے خدیجہ زرینہ کو تسلی دے رہی تھیں۔۔

"یقین کرو زرینہ۔۔ایک ہفتے میں ہی یہ تمہیں اتنی بڑی بڑی سُلجھی ہوئی لگنے لگے گی کہ تمہیں یقین نہیں آئے یہ وہی کُد کڑے لگاتی ہیر ہے۔۔شادی ذمہ داریوں کا نام ہے۔۔اِس لیے ماں باپ کے گھر بچّیوں کو دل سے رہنے دو۔۔میں مانتی ہوں ہیر اپنے ہی گھر میں رہے گی۔۔راحم سلجھا ہوا بچّہ ہے۔۔لیکن زرینہ شادی شُدہ زندگی لڑکا لڑکی دونوں کو ذمہ دار بنا دیتی ہے"۔۔اُن کی بات پر زرینہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

....

"سر"۔۔رضوان کچھ جھجکتا ہوا اندر آیا تھا۔۔

"جی رضوان۔۔یہ فائلز ساری چیک ہو کر میرے پاس آئی ہیں ناں۔۔؟؟"۔۔وہ سگریٹ لبوں سے نکال کر اُنگلیوں میں دباتا اُسے ایک نظر دیکھتا ہوا دوبارہ فائل میں گم ہوا تھا۔۔۔

"وہ سر آپ کے وزیٹرز آئے ہیں"

"کون ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ بے توجہی سے بولتا سگریٹ لبوں سے لگا گیا تھا۔۔

"سر آپ کے بچپن کی بیوی۔۔"۔۔اُس کے مُنہ سے اچانک نکلا تھا لیکن راحم نے حیرت سے اُسے دیکھتے ہوئے اُس کے پیچھے دیکھا تھا۔۔

"مم۔۔۔میرا مطلب ہے سر۔۔ آپ کے بچپن کی پھپھو۔۔نو سر وہ۔۔"۔۔وہ اپنی ہی بات پر اچھا خاصا گڑبڑایا تھا۔۔

"تم جاؤ برخودار۔۔میں اپنا تعارف آپ کروادوں گی"۔۔ پیچھے سے فائزہ کو اندر آتے دیکھ کر اُس نے گڑبڑا کر سگریٹ مُنہ سے نکالی تھی۔۔

"پھپھو۔۔آپ"۔۔وہ ایک دم کھڑے ہوتے ہوئے سگریٹ ایش ٹرے میں بجھا گیا تھا۔۔اُن دونوں کے پیچھے وہ دونوں بھی تھیں۔۔

"تو بھتیجے صاحب یہاں جی بھر کر اپنا شغل پورا کرتے ہیں"۔۔وہ اُس کے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ چکی تھیں۔۔

"صرف یہاں نہیں پھپھو، گھر کے لان میں بھی اکثر رات کو ہیرو بننے کی ناکام کوشش کرتے ہیں"۔۔ہیر کی بات پر جہاں راحم نے اُسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا وہیں جناب رضوان صاحب کو اپنی ہنسی چھپانی مُشکل ہوئی تھی۔۔

"رضوان میرے خیال میں آپ اب جاسکتے ہیں"۔۔وہ اپنی دُرگت بنتے دیکھ کر رضوان پر اپنا غصّہ نکال گیا تھا۔۔

"یس۔۔یس سر"۔۔وہ گڑبڑاتا ہوا باہر نکلا تھا۔۔

"کسی دن آپ کی بھتیجی میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گی پھپھو۔۔"۔۔وہ اُس کو دیکھ کر دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

لیکن اُن کی بھتیجی نے اپنی بات پوری کرنا ضروری سمجھا تھا۔۔

"ہیرو نہیں ولن وہ بھی۔۔"

"میں بتاتا ہوں تمہیں کیسا ولن ہوں میں"۔۔وہ اُس کی بات کاٹتا اُس کی جانب بڑھا تھا۔۔

"پھپھو"۔۔وہ بے اختیار فائزہ کی پُشت سے لگی تھی۔۔رِدا بے اختیار ہنسی تھی۔۔

"ٹھنڈے ہو جاؤ بھتیجے"۔۔فائزہ نے اُسے گھوری سے نوازہ تھا۔۔

"آپ بتائیں آپ کس خوشی میں جلوس نکال کر میرے آفیس آئی ہیں"۔۔وہ اُن کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔

"کیونکہ تم اپنی بچپن کی بیوی اور بچپن کی بہن کو شاپنگ کروا رہے ہو"۔۔اُن کی بات پر وہ اُچھلا تھا۔۔

"ناٹ اگین پھپھو"۔۔وہ بیزاری سے بولتا ٹیبل پر سر رکھ گیا تھا۔۔کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا فائزہ عاطف راحم حسن سے اپنی منوا کر ہی رہتی تھیں۔۔

....

وہ دو گھنٹوں سے سارا وقت موبائل پر لگا آفیس میں ہدایات دیتا اُن کے پیچھے پیچھے ساتھ ساتھ پے منٹ کرتا آرہا تھا۔۔

"پھپھو بس بھئی۔۔میں تھک گئی ہوں۔۔رِحم کریں مجھ پر اور کچھ کِھلا دیں"۔۔وہ دُہائی دیتی دیوار سے لگ کر کھڑی ہو چکی تھی۔۔فائزہ اور رِدا کسی شاپ میں چلی گئی تھیں۔۔جب وہ موبائل جیب میں رکھتے ہوئے اُس کے پاس آیا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔اُس کی آواز پر ہیر نے سر اُٹھایا تھا۔۔

"اگر آپ شادی کرنا چاہتے ہیں تو اپنی بچپن کی بیوی کو کچھ کِھلا کر اُس کی جان بچا لیں ورنہ آپ کو اکیلے ہی شادی کرنی پڑے گی"۔۔اُس کی بات پر وہ ہنسا تھا۔۔

"نہیں میں خود پر یہ ظُلم ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔۔چلو فوڈ کورٹ چلتے ہیں"۔۔کہنے کے ساتھ ہی اُس نے ہیر کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ہیر نے بے دھیانی میں اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا تھا۔۔لیکن مُحترم راحم صاحب اُس

کے ہاتھ سے شاپرز لیتے آگے بڑھ چکے تھے۔۔ وہ جو سوچ رہی تھی وہ اُس کا ہاتھ تھامنے لگا ہے ایک لمحے کو مُنہ کھولے اُس کی پُشت کو دیکھتی رہی تھی۔۔ پاس سے گزرتی ایک دوشیزہ سارا سین مُلاحظہ کرتی اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔ ہیر نے اُسے ایک گھوری سے نوازتے اُسی ہاتھ کی مُٹھی بند کرتے ہوئے راحم کی پُشت پر مُکا لہرایا تھا۔۔

••••••••

"کیا کھاؤ گی۔۔؟؟"۔۔ وہ شاپرز پاس پڑی کُرسی پر رکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔

"جو بھی کھاؤں گی پر لائیں گے آپ"۔۔ وہ دھپ سے کُرسی پر بیٹھتی ٹیبل پر تقریباً لڑھکتے ہوئے بولی تھی۔۔

"ہاں اب یہیں سو جاؤ تم۔۔"۔۔ راحم نے اُسے ٹیبل پر سر رکھتے دیکھ کر دانت پیسے تھے۔۔

"اتنی تھک گئی ہوں میں بھئی"۔۔ اپنی دُہائی پر ایک زوردار قہقہے پر ہیر نے چونک کر سر اُٹھایا تھا۔۔ جب کہ وہ سُکون سے پیچھے مُڑا تھا۔۔

"ہاؤ کیوٹ راحم۔۔ آئی مسٹ سے یو آر ویری لکی"۔۔ وہ جو کوئی بھی تھی اشتیاق سے اُس کی طرف بڑھی تھی پر پیچھے فواد کو دیکھ کر ہیر کو ایک سیکنڈ لگا تھا اُسے پہچاننے میں۔۔

ہیر راحم کی نظریں زمین میں گڑیں تھیں۔۔

"السلام و علیکم میں ناعمہ۔۔ میرا نہیں خیال مجھے اپنا مزید تعارُف کروانا چاہیئے۔۔ ہماری تفصیلی بات ہو چکی ہے۔۔"۔۔ وہ شوخی سے بولتے ہیر کو گلے لگا گئی تھی۔۔ جبکہ اُس کی بات پر فواد نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری۔۔ میں اُس دن"۔۔ وہ شرم سے پانی پانی ہوتی منمنائی تھی۔۔

"ارے نہیں بھئی تم حق پر تھیں۔۔ مجھے کچھ بُرا نہیں لگا۔۔ اگر میرے بچپن کے شوہر کو مجھ سے عشق نہ ہوتا تو میں تم سے بھی زیادہ بُرا ری ایکٹ کرتی"۔۔ وہ کرسی پر بیٹھتی بولی۔۔

"شکر ہے نائمہ تم مجھے ابھی ملی ہو"۔۔ فواد کے بے ساختہ بولنے پر راحم نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔ جبکہ نائمہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"چل یار اِس سے پہلے کہ ماحول خراب ہو کچھ لے کر آتے ہیں"۔۔ فواد راحم کے کندھے پر ہاتھ رکھتا آگے بڑھا تھا۔۔ اُسی نے فواد کو کال کر کے بُلایا تھا۔۔

....

صبح اُس کی آنکھ کچھ نامانوس سے شور سے کُھلی تھی، حواس جب بیدار ہوئے تو وہ جمپ مار کر اُٹھ کر کھڑکی کی طرف بھاگی تھی۔۔ باہر چھاجوں چھاج بارش برس رہی تھی۔۔ رِدا ابھی تک سو رہی تھی۔۔

"بارش۔۔ ہائے میرا کیوٹی"۔۔ وہ کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر ننگے پیر باہر بھاگی تھی۔۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔۔ لاؤنج میں کوئی بھی نہیں تھا وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترتی باہر کا دروازہ کھول کر تیز برستی بارش کی پرواہ کیے بغیر گھر کی پچھلی سائیڈ کی طرف بھاگی تھی۔۔

بکرے وہاں نہیں تھے۔۔ کوئی پہلے ہی اُن کو وہاں سے ہٹا گیا تھا۔۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتی بکروں کو ڈھونڈتی پوری طرح بھیگ گئی تھی۔۔ جب اُس کی نظر سرونٹ کوارٹر کے احاطے میں بندھے بکروں پر پڑی تھی

"کیوٹی تم ٹھیک تو ہوناں۔۔ بے بی۔۔"۔۔ وہ تیزی سے آکر اُس سے لپٹی تھی۔۔ اُس کی آواز پر راحم نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔ وہ اُس کی آمد سے بے خبر کیوٹی کے سر پر ہاتھ پھیرتی اُس سے معذرت کر رہی تھی۔۔

"آئی ایم سوری بے بی میں سو رہی تھی۔۔ مجھے پتا ہی نہیں چلا کب بارش ہوئی۔۔ آپ ٹھیک ہوناں۔۔؟؟ آپ نے کچھ کھایا ہے"۔۔ وہ اب کھڑی ہوتی اُس کے سامنے تھی۔۔ راحم حسن جگہ، وقت سب بھولا تھا۔۔

وائیٹ شرٹ پر بلیک گھیر والی شلوار پہنے گیلے بالوں سمیت وہ مُکمل طور پر بھیگی بھیگی سی اُس کے سامنے کھڑی اِدھر اُدھر دیکھتی یقیناً چارا ڈھونڈ رہی تھی۔۔ لیکن راحم حسن کا ایمان لرزہ گئی تھی۔۔

"بھائی میں چارا لے آیا ہوں"۔۔ چوکیدار کا بیٹا، جو کبھی کبھی راحم کے کام کر دیتا تھا بولتا ہوا اندر آ رہا تھا۔۔ آواز پر ہیر نے چونک کر راحم کو دیکھا تھا

"ہاں اِدھر لاؤ"۔۔ وہ اُس سے چارہ لینے آگے بڑھی تھی جب وہ ایک دم تیزی سے چلتا اُس کے بلکل سامنے کھڑا جا کر اُس سے چارا لے گیا تھا۔۔ اِس طرح کہ وہ اُس لڑکے کو نظر نہیں آئی تھی۔۔

"تم جاؤ۔۔ عبدالحمید میں خود دیکھ لوں گا"۔۔ وہ سر ہلا کر پلٹا تھا۔۔

"مجھے دیں نجانے میرے کیوٹی نے کچھ کھایا۔۔"۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتی راحم نے چارہ زمین پر پھینکتے ہوئے دُرشتگی کے ساتھ اُس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ پھر اُسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا پچھلی سائیڈ پر بنے اسٹور کی طرف بڑھا تھا۔۔ وہ اِس اچانک اُفتاد پر حیران پریشان برستی بارش میں اُس کی ساتھ گھسیٹتی ہوئی چلتی چلی جا رہی تھی۔۔

••••••••

"ہائیں یہ دُلہن بنو کہاں گئی۔۔؟؟"۔۔ ردا کو واشروم سے آتا دیکھ کر فائزہ نے اِدھر اُدھر دیکھتے زور سے پوچھا تھا۔۔

"اُس نے کہاں ہونا ہے پھپھو۔۔؟؟۔۔ اپنے کیوٹی کے پاس ہو گی اور کہاں ہو سکتی ہے"۔۔ رِدا نے بے توجہی سے کہا تھا۔۔

"اللہ سمجھے اِس لڑکی کو۔۔ اِس برستی بارش میں بھی اُس کو چین نہیں ہے"۔۔ فائزہ نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"چھتری دو مجھے۔۔ لے کر آتے ہیں اُسے، اگر زرینہ بھابھی نے اُسے باہر دیکھ لیا ناں تو آج ہی بیچارے کیوٹی کی قُربانی ہو جائے گی"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ سے چھتری لیتی کمرے سے باہر نکلیں تھیں۔۔ رِدا نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔

"میں نہیں آ رہی بھئی میں بھیگ جاؤں گی"۔۔ وہ زور سے بولتی پلٹی تھی۔۔

"اُففف ڈوپٹے سے تو میڈم ہیر کو اللہ واسطے بیر ہے"۔۔اُس کا بلیک ڈوپٹہ دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی۔۔

....

"عقل نام کی چیز ہے تم میں یا سب کی سب چارے کے ساتھ مکس کر کے اپنے کیوٹی کو کِھلا دی۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے اسٹور میں لاتا اُسے دیوار سے لگاتا بولا تھا۔۔

"آپ کو آرام سے پکڑنا نہیں آتا کیا۔۔؟؟؟"۔۔وہ اُس کے غصّے اور قُربت کی پرواہ کیے بغیر اپنی کلائی سہلاتی نم لہجے میں بولی تھی۔۔

"آپ تو اکیلے میں میرا حشر ہی کر دیں گے۔۔مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی"۔۔وہ بھیگے لہجے میں سُوں سُوں کرتی اپنی کلائی پر اُس کے سخت ہاتھوں سے بنے نشان پر اُنگلی پھیرتی بولی تھی۔۔راحم کا سارا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔۔اُس کی گُستاخ نظریں بھٹک بھٹک کر اُس کے سراپے میں اُلجھ رہی تھیں۔۔بالوں سے ٹپکتا پانی،ڈوپٹے سے بے نیاز بھیگا سراپا اور اُس پر ستم وہ بے خبر سی اپنی کلائی میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔راحم حسن بے خود ہوا تھا۔۔

"کیوں نہیں کرنی۔؟؟"۔۔وہ ایک ہاتھ دیوار پر رکھتا اُس کے بھیگے چہرے کے نقوش کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"آپ کو ڈانٹنے اور اِس طرح سختی سے پکڑنے کے علاوہ اور آتا ہی کیا ہے"۔۔وہ سر اُٹھا کر خفگی سے بولی تھی۔۔

"نہیں خیر آتا تو بہت کچھ ہے۔۔کبھی بتاؤں گا فرصت میں"۔۔وہ دوسرا ہاتھ بھی دیوار پر رکھتا اُس کے بہت قریب ہوا تھا۔۔ہیر نے اچانک اپنے آپ کو اُس کے حصار میں پایا تھا۔۔

"مجھ۔۔مجھے نہیں جان۔۔نا"۔۔اُس کی بے تحاشہ قُربت پر اُس کی کب سے چلتی زبان ہکلائی تھی۔۔

"لیکن مجھے تو بتانا ہے"۔۔راحم کا دل گُستاخی پر آمادہ ہوا تھا۔۔

"مجھے پتا ہے،میں نے مان لیا،اب آپ ہٹیں پلیز"۔۔وہ اُس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتی جلدی سے بولی تھی۔۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔وہ دیوار کی مانند اُس کے سامنے استادہ اُس کی جان نکالنے کے درپے تھا۔۔

"کیا پتا ہے۔۔؟؟۔۔ کیا مان لیا۔۔؟؟"۔۔وہ اپنی حیرت چُھپائے اُس کے چہرے پر اپنی گُستاخ نظریں جمائے پوچھ رہا تھا۔۔

"ہیر۔۔ کہاں ہو تم۔۔؟؟"۔۔ دور سے فائزہ کی آواز آئی تھی۔۔

"پھپ۔۔ پھو۔۔بُلا رہی ہیں"۔۔وہ گردن موڑ کر بولی

"نہیں پہلے بتاؤ کیا پتا ہے۔۔ کیا مان لیا ہے"۔۔وہ ایک ہاتھ سے اُس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے بضد ہوا تھا۔۔ فائزہ کی آواز متواتر آرہی تھی۔۔جو کہ اُسے پُکار رہی تھیں۔۔

"یہی کہ آپ کو مُحبت کرنی آتی ہے"۔۔وہ بے ساختہ بولی تھی۔۔راحم حسن از حد حیران ہوتا قہقہہ لگا گیا تھا۔۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا فائزہ کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ اب یہیں آرہی ہیں۔۔بارش رُک چکی تھی۔۔

"پھپھو۔۔ میں اِدھر اسٹور۔۔"۔۔وہ اُس دن کی طرح اُس کے رومانٹک موڈ کا ستیاناس مارتی اِس سے پہلے کہ جُملہ پورا کرتی وہ سرعت سے اُس کے مُنہ پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔

"ہیر اسٹوپڈ یہ کیا کر رہی ہو؟؟"۔۔وہ اب اپنے مخصوص خشمگین نظروں سے اُسے گھور رہا تھا۔۔اُس نے بھرپور مذاحمت سے اُس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹایا تھا۔۔

"پھپھو کو بتا رہی ہوں کہ میں ایک جن کے قبضے میں ہوں آکر بچالیں مجھے"۔۔وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اُس کا حصار توڑتے ہوئے بھاگنے کو تھی جب راحم نے سرعت سے اُسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔وہ اُس کے سینے سے لگی تھی۔۔وہ اُس پر جھکا تھا۔۔ہیر کے حواس مُختل ہوئے تھے۔۔

"یہ جن تمہیں عید کی رات کو ٹھیک کرے گا ہیر راحم حسن"۔۔وہ دانت پر دانت رکھے بولا تھا۔۔ہیر کا دل دھڑکا تھا۔۔فائزہ کی آواز اب قریب سے آئی تھی۔۔وہ اُسی تیزی سے اُسے چھوڑ چُکا تھا۔۔

جان بچّے سو لاکھوں پائے کے مُترادف ہیر راحم حسن باہر بھاگی تھی۔۔

"پھپھو"۔۔بھاگتی ہوئی وہ سامنے سے آتی فائزہ کے گلے لگی تھی۔۔

"تم۔۔تم یہاں کیا کر رہی تھی ہیر۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے خود سے الگ کر تیں ہکا بکا بھتیجی کا بھیگا بھیگا اُلجھا بکھرا حلیہ، سُرخ چہرہ، اُڑے اُڑے حواس مُلاحظہ کر رہی تھیں۔۔

"کک۔۔کچھ نہیں پھپھو۔۔وہ۔۔وہ میرے کیوٹی کا چارہ یہاں پڑا تھا"۔۔وہ اپنے حواس دُرست کرتی بمُشکل بولتی ہوئی اُن کا بازو تھامے آگے بڑھی تھی۔۔فائزہ نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تھا ایک بے ساختہ مُسکان نے اُن کے لبوں کو چُھوا تھا۔۔وہ نیچے دیکھتے ہوئے اپنے گیلے بالوں سے پانی جھٹک رہا تھا۔۔

"ویسے ہیر تم نے اپنا حُلیہ دیکھا ہے"۔۔وہ چلتے چلتے رُکی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے پھپھو میرے حُلیے۔۔"۔۔خود پر نظر پڑتے ہی ہیر کو حیا نے آگھیرا تھا۔۔وہ بے اختیار نظریں جُھکاتی خود میں سمٹی تھی۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اُس کی لاپروائی پر اُسے عبدالحمید کی نظروں سے بچانے کے لیے اتنے غصّے سے اسٹور میں لے گیا تھا۔۔

"کیوں میرے بچارے بھتیجے کا ضبط آزماتی ہو۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُس کی ٹھوڑی تھامے مُحبت سے پوچھا تھا۔۔ اُس کا چہرہ مزید سُرخ ہوا تھا۔۔

"پھپھو مجھے تو بڑی بھوک لگی ہے۔۔میں اندر جا رہی ہوں۔۔"۔۔وہ جلدی سے کہتی اندر بھاگی تھی۔۔وہ ہنسی تھیں لیکن پھر کچھ سوچ کر واپس پلٹی تھیں۔۔وہ بکروں کے پاس کھڑا بظاہر ہیر کے کیوٹی پر نظر جمائے کھڑا تھا پر ہونٹوں پر کِھلتی خوبصورت سی مُسکراہٹ اُس کے کہیں اور پہنچے ہونے کی ضمانت تھی۔۔وہ شرارت سے مُسکراتے ہوئے آگے بڑھی تھیں۔۔پھر اپنی کُہنی اُس کے کندھے پر رکھی ہی تھی جب وہ چونکا تھا۔۔اُنہیں دیکھ کر وہ سب سمجھ کر مُسکرایا تھا۔۔

"لگتا ہے اپنی دیوانی بھتیجی کو مجھے مایوں بٹھانا ہی پڑے گا ورنہ میرا بھتیجا جائے گا کام سے"۔۔اُن کی معنی خیز بات پر وہ دل کھول کر قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"چلیں پھپھو آج آپ کے ہاتھ کا پراٹھا کھاتے ہیں"۔۔وہ اُن کے گلے میں اپنا بازو ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے ماتھے پر پڑے گیلے بالوں کو اُوپر کرتا ہوا اُن کو لیے اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔فائزہ نے شرارت سے اُس کی آنکھوں کی چمک اور لبوں میں دبی مُسکان کو دیکھا تھا۔۔

....

"بھابھی میں سوچ رہی تھی آج شام ہیر کو مایوں بٹھا دیتے ہیں،ورنہ دُلہن بی کو پیچھے سرونٹ کوارٹرز میں ڈھونڈنا پڑے گا"۔۔وہ فائزہ کے ہاتھ سے بنے پراٹھے سے بھرپور انصاف کر رہا تھا جب فائزہ چائے کا مگ اُس کے سامنے رکھتیں شرارت سے بولیں۔۔

"سوچ کیا رہی ہیں پھپھو عمل کر ڈالیں"۔۔وہ لاپروائی سے کہتا چائے کا مگ ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔۔

"تم بٹھا سکتی ہو تو بٹھا دو،ورنہ میری بیٹی کے پاؤں میں تو پہیئے لگے ہوئے ہیں،کوئی کہہ سکتا ہے بھلا۔۔کل پرسوں شادی ہے اُس کی اور یہ ابھی تک بکرے کے گلے سے لٹکی ہوئی ہے"۔۔فائزہ انجانے میں زرینہ کو چھیڑنے کی غلطی کر گئی تھیں۔۔اُس نے ہونٹوں پر در آئی ہنسی کو روکنے کے لیے کپ مُنہ سے لگا گیا تھا۔۔

"اب ایسا بھی نہیں ہی بھابھی۔۔مانتی ہوں تھوڑی دیوانی سی ہے میری بھتیجی پر میرا بھتیجا بھی کسی جن سے کم نہیں ہے"۔۔وہ اُس کے سر پر چپت مارتیں بولیں۔۔

"تھوڑی۔ی۔ی۔ی"۔۔وہ تھوڑی کو کھینچ کر کُرسی سے اُٹھا تھا۔۔

"ٹھیک ہے پھر بھابھی میں اُس کو اپنے گھر ہی لے جاتی ہوں کیونکہ یہاں تو مایوں کا فائدہ ہی نہیں ہو گا"۔۔وہ کچن میں جاتیں زرینہ کو دیکھ کر زور سے بولیں تھیں۔۔وہ جاتے جاتے پلٹا تھا۔۔

"نہیں اب اتنا بھی فری ہونے کی نہیں ہو رہی"۔۔ اُس نے بے ساختہ اُنہیں گھورا تھا۔۔ اب کے فائزہ کا قہقہہ جاندار تھا۔۔ جب کہ وہ کندھے اُچکا کر سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔

....

"کوئی نہیں میں ویں نہیں بیٹھ رہی مایوں میں۔۔ پھپھو آپ کو شوق ہو رہا ہے ناں تو آپ خود بیٹھ جائیں میرے کیوٹی کو کون دیکھے گا بھلا"۔۔ اُس نے بھرپور احتجاج کیا تھا۔۔

"ماشاءاللہ چودہ سالہ بیٹے کی ماں مایوں بیٹھتے اچھی لگے گی کیا۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے سر پر چپت مارتی بولیں۔۔

"حلانکہ عاطف انکل فُل انجوائے کریں گے"۔۔ رِدا نے شرارت سے کہا تھا۔۔

"پاگل ہو جائیں گے تمہارے پُھپھا حُضور۔۔ اپنی کوئی چیز ڈھونڈنے میں اُن کو نظر آنا بند ہو جاتا ہے۔۔ شادی کے ساڑھے پندرہ سال بعد بھی صبح صبح گھر میں فائزہ فائزہ کی پُکار پڑتی ہے"۔۔ وہ چِڑ کر بولی تھیں۔۔

"ہائے پھپھو ساڑھے پندرہ سال انکل بچارے آپ سے رومانس کرنے کی کوشش کرتے رہے اور آپ سمجھی ہی نہیں"۔۔ ہیر اُن کے گلے میں بانہیں ڈالتی شرارت سے بولی تھی۔۔۔

"بیٹا جی۔۔ وہ تو میں آپ سے منگل کی صبح پوچھوں گی۔۔ آپ کو کیا سمجھ آیا۔۔"۔۔ وہ گردن موڑ کر اُسے دیکھتی بولیں تھیں۔۔ رِدا زور سے ہنسی تھی۔۔ وہ اُن کے گلے سے بازو نکالتی اُن کی گود میں چُھپی تھی۔۔

"پھپھو اگر آپ ایسی باتیں کریں گی تو میں شادی ہی نہیں کروں گی"۔۔ وہ بلکل اُن کی گود میں چُھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"آج مجھے سمجھ آیا کہ دادا حضور نے یہ فیصلہ اِن کے بولنے سے پہلے کیوں کیا"۔۔ اچانک آتی آواز پر رِدا اور فائزہ نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔ وہ چوکھٹ پر ایک ہاتھ رکھے بڑے مزے سے اُس کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔ اُس کی آواز پر وہ مزید فائزہ کی گود میں سمٹی تھی۔۔ اُنہوں نے پاس پڑا ڈوپٹہ ہیر کے اُوپر ڈالا تھا۔۔

"لگتا ہے بھتیجے اب اِسے چھوڑو تمہیں ہی مایوں بٹھانا پڑے گا"۔۔وہ اُسے گھور کر بولیں تھیں۔۔

"کوشش کر کے دیکھ لیں۔۔ بیکار ہی جائے گی۔۔ کیونکہ میں تو کمرے میں ٹک کر بیٹھ جاؤں گا پر یہ مُحترمہ تو پھر بھی اپنے پالے شے بے بی کے پاس ہی ملیں گی"۔۔وہ اپنے مخصوص انداز میں بالوں کو اُوپر کرتا بولا نظریں ہنوز ڈوپٹے میں چُھپے وجود پر تھیں۔۔ جہاں ہلچل ہوئی تھی۔۔فائزہ کو اندازہ تھا وہ تلملائی تھی۔۔

"کوئی نہیں پھپھو، مجھے تو پتا بھی نہیں تھا یہ پہلے سے وہاں تھے"۔۔ ہیر بھانڈا پھوڑنے کو تھی۔۔وہ ہمیشہ کی طرح سٹپٹا یا تھا۔۔اُس کی شکل دیکھ کر فائزہ ہنسی تھیں۔۔

"آپ کی بھتیجی نے ہمیشہ کم عقل ہی رہنا ہے"۔۔وہ خفت سے جھنجھلایا تھا۔۔رِدا اور فائزہ کا قہقہہ مُشترکہ تھا۔۔

"سلپ دے دیں۔۔ میں جارہا ہوں مُحترمہ کے کپڑے لینے۔۔ کیسے کیسے کام کرنے پڑتے ہیں انسان کو"۔۔وہ دُہائی دیتے بولا۔۔ گود میں لپٹے وجود میں جُنبش ہوئی تھی۔۔

"رِدا یہ سامنے سلپ پڑی ہے دو اِس کو اور تم نکلو یہاں سے فوراً۔۔بس سمجھو ابھی سے مایوں شروع ہے۔۔ آج ہفتہ ہے، انتظار کر لو اب پیر کا"۔۔وہ ہیر کی بے چینی محسوس کرتیں بظاہر سنجیدگی سے بولی تھیں۔۔

لیکن گود میں لپٹے ڈوپٹے میں چُھپے وجود کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔

"مجھے نہیں کرنی یہ شادی پھپھو۔۔ میرے کیوٹی کا کیا ہوگا۔۔"۔۔ایک دم ڈوپٹہ ہوا میں اُڑا تھا ساتھ میں وہ تلملاتی ہوئی آلتی مارتی اُٹھ بیٹھی تھی۔۔رِدا اور فائزہ مُنہ کھولے حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھیں جبکہ راحم حسن کے چہرے پر تپا دینے والی مُسکان اُبھری تھی۔۔

"دُعاؤں کا شدید طالب بچارہ راحم حسن"۔۔وہ رِدا کے ہاتھ سے سلپ لیتا اُسے بھرپور نظروں سے دیکھ کر دائیں بائیں سر ہلاتا باہر نکلا تھا۔۔

"پھپھو دیکھ لیں آپ، یہ ابھی بھی سڑیل ہی ہیں"۔۔ باہر جاتے جاتے اُس کا جُملہ جیسے ہی کان میں پڑا وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔

....

"ہیر آ جاؤ اب۔۔ تم مایوں میں ہو۔۔"۔۔ فائزہ نے دانت پیستے کہا۔۔ آج اتوار تھا وہ کب سے ضد کر رہی تھی کہ اُسے اپنے کیوٹی سے ملنا ہے، رات گیارہ بجے فائزہ اُس کی ضد سے ہار مانتی چھما چھم برستی بارش میں اُسے چھتری میں چُھپائے لے آئی تھیں۔۔ پیلے کپڑوں میں ملبوس وہ کیوٹی سے راز و نیاز کرتی کسی کی گہری نظروں سے بلکل بے نیاز تھی۔۔

اُنہوں نے اپنے کہے کے مُطابق اُسے بلکل بھی کمرے سے باہر نکلنے نہیں دیا تھا۔۔ جبکہ وہ کل سے بہانے بہانے سے کمرے کے پندرہ بیس چکر لگا گیا تھا۔۔

فائزہ نے بھی ہیر کو پیلے ڈوپٹے میں ایسے چُھپایا تھا کہ وہ کل سے اُس کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔ فائزہ اور رِدا اُس کی حالت سے حظ اُٹھا رہیں تھیں پر راحم حسن کا کہنا تھا کہ وہ ہر بار کسی کام سے ہی آ رہا ہے۔۔

"رُکیں پھپھو۔۔ میں اپنے بے بی کو مہندی تو لگا لوں"۔۔ وہ نیچے جُھکی مہندی سے بکرے کے پیٹ پر نقش و نگار بنا رہی تھی۔۔

"ہیر اپنے ہاتھ گندے مت کرنا۔۔ ابھی تمہیں بھی مہندی لگانی ہے"۔۔ فائزہ نے دُہائی دی تھی۔۔

"میری مدد کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔ اچانک اُبھرتی آواز پر اُس کے مہندی لگاتے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔۔

وہ کیوٹی کے پاس کھڑے وجود کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔ وہ اپنا ڈوپٹہ دُرست کرتی کیوٹی کے پیچھے چُھپنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔ پر ننھا پالا بے بی شا کیوٹی پانچ فٹ چار انچ ہیر راحم کے وجود کو چُھپانے میں ناکام ہوا تھا۔۔

"نہیں جناب بھتیجے۔۔ آپ کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے"۔۔ فائزہ اُس کے اور کیوٹی کے سامنے آئیں تھیں۔۔

"پھپھو میں سوچ رہا ہوں کہ اپنی بچپن کی کیوٹی کو میں خود ہی مہندی لگا دیتا ہوں"۔۔ اشتیاق بھری آواز جذبوں سے بھرپور تھی۔۔ ہیر کا دل دھڑکا تھا۔۔

"کس بات کا بدلہ لے گا میرا بھتیجا اپنی بچپن کی بیوی سے۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کا کان پکڑتیں اُسے وہاں سے جانے کے لیے پلٹنے لگیں۔۔

"ارے پھپھو۔۔ ایسا سمجھتی ہیں آپ مجھے۔۔ اچھا ناں جا رہا ہوں۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کب تک چھپاتی ہیں میری بچپن کی بیوی کو"۔۔ وہ ہنستا ہوا اپنا کان چھڑا کر وہاں سے چلتا بنا تھا۔۔ جب کہ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ ڈوپٹے میں چہرہ چھپائے رُخ موڑے کھڑی تھی۔۔

"کہا تھا ناں۔۔ مت دیوانہ کرو میرے بھتیجے کو۔۔ دیکھ لیا ناں کسی کام کا نہیں رہا"۔۔ اُنہوں نے شرارت سے اُسے پیچھے سے تھاما تھا۔۔ وہ شرماتی ہوئی پلٹ کر اُن کے بازوؤں میں چھپی تھی۔۔

....

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فائزہ اُسے مہندی لگانے کے لیے لے کر بیٹھیں تھیں۔۔ پیلے کپڑوں میں وہ آستینیں چڑھائے بیٹھی تھکن کے مارے اب بیزار سی ہو رہی تھی۔۔

"پھپھو۔۔ بیچ میں بڑا سا دل بنائیں اور اُس میں ایچ اور آر لکھیں بڑا بڑا"۔۔ رِدا نے ہیر کو چھیڑا تھا۔۔ مہندی لگاتیں فائزہ ہنسیں تھیں۔۔

"ہاں اور پھر میں وہی ہاتھ تمہارے گال پر ماروں کیسا۔۔؟؟"۔۔ وہ دانت پیستے بولی تھی۔۔

"نہیں جانی میرے گال پر نہیں بھائی کے دل پر چھاپ دو"۔۔ رِدا شرارت سے بولی تھی۔۔

"پھپھو چھوڑیں مجھے ایک منٹ ذرا"۔۔ وہ اُسے دھمو کا جڑنے کو بے تاب ہوئی تھی۔۔ رِدا ہنستے ہوئے دور ہوئی تھی۔۔

"ہلو مت ہیر"۔۔ فائزہ نے جھنجھلا کر سرزنش کی تھی۔۔

"اِسے دیکھیں ناں پھپھو۔۔ فضول جوکس کر رہی ہے"۔۔ وہ خفگی سے بولی تھی۔۔

"اب میں تمہیں رومانٹک شاعری تو سُنانے سے رہی۔۔ ویسے ہیر میرے خیال میں بھائی کل تمہارے شان میں قصیدے پڑھنے کے لیے ضرور رومانٹک پوئیٹری یاد کر رہے ہوں گے"۔۔ فائزہ نے مُنہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے زور کی آئی ہنسی روکی تھی۔۔

"پھپھو۔۔ آپ دونوں ہی بے وفا ہیں"۔۔ وہ سُرخ چہرے کے ساتھ بے بسی سے بولی تھی۔۔ فائزہ اُس کے پاس جُھکی تھیں۔۔

"ہاں جی اب آپ کو ہماری وفاؤں پر کہاں یقین آنا ہے"۔۔ وہ اُس کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھتے شرارت سے گویا ہوئی تھیں۔۔ وہ بے ساختہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھنے کو تھیں۔۔ جب رِدا اور فائزہ دونوں چیخیں تھیں۔۔

"ہیر۔۔ دیکھ کر۔۔ یہ کیا کر رہی ہو!!!"۔۔ فائزہ نے تیر کی تیزی سے اُس کی دونوں کلائیاں تھامی تھیں۔۔

"پاگل لڑکی جان نکال دی تم نے۔۔"۔۔ رِدا نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھے خود کو سنبھالا تھا۔۔

"میری جان آج ہی سارا شرمالو گی کیا۔۔؟؟۔۔ کچھ میرے بھتیجے کو دیوانہ بنانے کے لیے بھی چھوڑ دو"۔۔ فائزہ نے اُس کا ہاتھ تھامے کہا تھا جو اُن کی بات سُنتے ہی لرزہ تھا۔۔ وہ مُسکرائی تھیں۔۔ وہ اب کے سُرخ پڑتا چہرہ جُھکا گئی تھی۔۔

"آپ کے سڑیل بھتیجے اتنے بھی سیدھے نہیں ہیں پھپھو"۔۔ اب کے تڑخ کر کہا گیا تھا

"دیکھیں پھپھو اِس کو پہلے ہی پتا چل گیا کہ بھائی اتنے سیدھے نہیں ہیں"۔ رِدا نے آنکھیں پٹپٹائیں۔۔

"ٹریلر تو میں بھی دیکھ چکی ہوں"۔۔ فائزہ نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔ رِدا سُن نہیں پائی تھی۔۔ ہیر راحم کی جان پر بنی تھی۔۔

"اُففف۔۔ آپ دونوں نے آج کوّا کھایا تھا کیا ناشتے میں"۔۔ وہ اب شرم سے زمین میں گڑ جانے کو تھی۔۔ فائزہ اور رِدا سارا وقت اُسے چھیڑتی رہیں تھیں۔۔

اُنہوں نے اُسے پونے تین بجے چھوڑا تھا۔۔ وہ اتنی تھک گئی تھی کہ ہاتھوں اور پیروں پر مہندی سمیت سو گئی تھی۔۔

....

صبح رِدا نے اُسے فجر میں اُٹھایا تھا۔۔ آنکھیں کھولتے ہی مہندی کی خوشبو اُس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔ لیٹے لیٹے ہی اُس نے اپنے ہاتھوں کو اُلٹ پلٹ کر کے دیکھا۔۔ بڑا خوشنما رنگ ہاتھوں پر بہار دکھلا رہا تھا۔۔

اُس دُشمنِ جاں کی نام کی مہندی، ایک عجب سا احساس اُس کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔ وہ بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ گئی تھی جب کسی نے اُس کے ہاتھ ہٹائے تھے۔۔

"کیا ہوا۔۔ اُٹھتے ہی اُن کا خیال۔۔؟؟۔۔ آج خیال ہی سے گُزارہ کر لو، بھابھی جان، صبح بھائی جان آپ کو بڑے ہی پیارے طریقے۔۔"۔۔ رِدا کی بات آدھی تھی جب وہ اُس کے پیچھے لپکی تھی۔۔

"تُم بچ جاؤ اب میرے ہاتھوں"۔۔ وہ اُٹھی تھی۔۔ رِدا ہنستے ہوئے اُس کے گلے لگی تھی۔۔

"نماز بھی پڑھنی ہے بعد میں لڑ لینا آ جاؤ پہلے تمہاری مہندی دُھلوا دوں"۔۔ رِدا نے اُس کی ہاتھوں پیروں کی مہندی اُتاری تھی۔۔

وہ نماز پڑھ کر آئی تو رِدا پھر سے اُس کے ہاتھ میں رات کی اُتاری پیلی اور گولڈن چوڑیاں پہنانے لگی۔۔

"یہ کیوں۔۔؟؟ آج عید ہے میں نئے کپڑے پہنوں گی"۔۔اُس نے اپنے ہاتھ پیچھے کیے تھے۔۔

"ان شاءاللہ تم آج نیا جوڑا پہنو گی، لیکن رات میں میرے بھائی کے نام کا"۔۔وہ بے اختیار اُس کی پیشانی چومتی بولی، اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ سر جُھکایا تھا۔۔رِدا مُسکرائی تھی۔۔

"ابھی میں چاہتی ہوں۔۔تم مایوں کی سادہ سی دُلہن بن کر رہو آج بھی سارا دن"۔۔وہ اُس کے دونوں ہاتھ میں چوڑیاں پہناتی بولی۔۔پھر اُس نے ہیر کے سر پر گولڈن گوٹے کا پیلا خوبصورت ڈوپٹہ اُوڑھایا تھا۔۔اِس سارے وقت میں ایک شرمیلی مُسکان ہیر کے لبوں پر رہی تھی۔۔

....

"رِدا۔۔رات اتنی بارش ہوئی ہے۔۔میرا کیوٹی پریشان ہوا ہو گا ساری رات"۔۔وہ کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھتے بولی۔۔جواب ندارد۔۔

"تایا ابّو لوگ نماز پڑھ کر آ گئے ہوں گے ناں۔۔رِدا پھپھو سے بولو مجھے تایا ابّو اور پاپا سے عید ملنا ہے"۔۔وہ تھوڑی سائیڈ پر ہوتی گھر کا گیٹ دیکھنے کی کوششوں میں تھی۔۔جب اچانک کسی نے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

"اور مجھ سے۔۔؟؟۔۔میری بچپن کی بیوی اپنے بچپن کے شوہر سے عید نہیں ملے گی۔۔؟؟۔۔یہ تو چیٹنگ ہے ناں"۔۔وہ پیچھے سے اُسے اپنے حصار میں لیتا اُس کے گال پر رکھے اُس کے ڈوپٹے پر ہی اپنا گال رکھ کر پوچھتا صحیح معنوں میں اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔ہیر کے ہاتھوں کی پیلی گولڈن چوڑیوں نے بھی اُس اچانک اُفتاد پر گھبراتے ہوئے شور مچایا تھا۔۔

"آپ یہاں۔۔یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ چھپ۔۔پھپھو آ جائیں گی"۔۔وہ اُس کی گرفت میں ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

"عید ملنے آیا تھا، لیکن پھپھو کی طرح یہ ظالم سماج بھی ہمارے بیچ میں ہے دیکھو"۔۔راحم نے اپنے اور اُس کے گال کے بیچ اُس کے ڈوپٹے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔

وہ اُس کے لمس سے پگھلی تھی۔۔

"رِد۔۔رِدا آجائے گی"۔۔وہ لرزتی کانپتی ہوئی بولی تھی۔۔راحم نے ہلکے سے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔

پیلے کپڑوں میں ملبوس پیلا ڈوپٹہ سر پر لیے جس کا گولڈن گوٹا چہرے کو مزید انوکھا ملکوتی روپ دے گئے تھے اُس پر کپکپاتے ہونٹ، لرزتی پلکیں راحم حسن کو بے خود کر رہی تھیں۔۔

"عید کی نماز پڑھ کر واپس آتے ہوئے میں بس سارا راستہ یہی سوچتا آیا ہوں کہ لاکھ پہرے سہی پر مجھے اپنی بچپن کی بیوی سے عید تو ملنی ہے"۔۔کہنے کے ساتھ ہی اگلے ہی لمحے راحم نے اُسے اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے خود سے لگایا تھا۔۔

وہ بے ہوش ہونے کو تھی۔۔

"عید مُبارک جاناں۔۔"۔۔وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا اُسے خود سے ہٹا گیا تھا۔۔

"وہ بھی اپنے انداز میں"۔۔لیکن وہ ابھی اپنے دل کی دھڑکن ہی سنبھال نہیں پائی تھی جب وہ اگلے پل اُس کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑتا اُس کے چھکے چُھڑا کر دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔ہیر نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے تپتے ہوئے چہرے پر رکھے تھے۔۔

"اے اے۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟"۔۔فائزہ کی آواز پر وہ بے ساختہ پلٹی تھی۔۔وہ بمشکل رُکا تھا۔۔وہ سفید شلوار قمیض میں اپنے وجیہہ بھتیجے کو گھور رہی تھیں۔۔

"عید ملنے آیا تھا۔۔"۔۔وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا دلکشی سے بولا تھا۔۔

"مجھے اِسے واقعی اپنے گھر میں ہی رکھنا چاہیئے تھا"۔۔وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک نظر اُس کو دیکھتی افسوس سے بولی تھیں جو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے کھڑی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"تو یقین کر لیں۔۔اِس وقت ہم آپ کے گھر میں بات کر رہے ہوتے، سوئیٹ پھپھو"۔۔۔وہ شرارت سے کہہ کر اُن کی پیشانی چومتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔وہ مُحبت سے مُسکراتے ہوئے دائیں بائیں سر ہلاتی اُس کی طرف آئی تھیں۔۔پھر اُس کے چہرے سے اُس کے دونوں ہاتھ ہٹائے تھے

"ہاتھ ہٹا لو میری بیوقوف بھتیجی۔۔ویسے مایوں کا تو ستیاناس مار ہی دیا ہے تم دونوں نے"۔۔وہ چڑ کر بولی تھیں۔۔ اندر آتی رِدا زور سے ہنسی تھی۔۔

"میں نے کیا کیا ہے پھپھو۔۔وہ ہر بار خود ہی آجاتے ہیں"۔۔وہ منمناتے ہوئے اُن کے گلے سے لگتی مجرمانہ انداز میں بولتی دونوں کو ہی پیاری لگی تھی۔۔

"ہیں بھائی آئے تھے یہاں۔۔؟؟"۔۔رِدا حیرت سے چیخی تھی۔۔ہیر کا دل پھر دھڑکا تھا۔۔

"ہاں جی بچپن کے شوہر ہم دونوں کی سخت نگرانی میں بھی اپنی بچپن کی بیوی سے آخر کار عید مِل ہی گیا"۔۔اُن کی بات پر وہ مزید اُن میں چُھپی تھی۔۔

....

لیں جی آپ سب لوگوں کو جس لمحے کا انتظار تھا وہ خوبصورت پل، وہ حسین لمحہ آ ہی گیا۔۔

بچپن کی بیوی ہیر راحم حسن نے اپنے بچپن کے شوہر راحم حسن کے کمرے کو آج بیس سالوں بعد شرف بخش ہی دیا۔۔

ڈیپ ریڈ اور گولڈن گھٹنوں تک آتی شرٹ اور شرارے میں راحم حسن کی بچپن کی دُلہن اگر چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہیں

تو

بلیک ڈنر سوٹ پر ریڈ ٹائی لگائے ہیر راحم حسن کے بچپن کے دُلہے کی آج چھب ہی نرالی تھی۔۔

آییۓ پہلے آپ کو راحم حسن کے کمرے کے باہر لے چلتے ہیں جہاں رِدا اور فائزہ ہیر کے بچپن کے دُلہے کے ضبط کا امتحان کیسے لیتیں ہیں۔۔

....

"بلکل نہیں بھائی پچاس ہزار سے ایک روپیہ کم نہیں لیں گے"۔۔رِدا نے چیختے ہوئے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔

وہ دونوں اِس وقت راحم کے دروازے کے آگے ٹھیکیدارنی بنی کھڑی اُس سے نیگ لینے کے چکر میں تھیں۔۔

"رحم کرلو یار۔۔ جگہ جگہ آپ لوگوں نے میری جیب خالی کروائی ہے، اب تو میرے پاس پھوٹی کوری بھی نہیں بچی"۔۔اُس نے دُہائی دی تھی۔۔

"پھر ایسے کنگلے دُلہے کو ہم نے اپنی لاڈو پلی دُلہن دینی بھی نہیں ہے"۔۔فائزہ نے اپنی آنکھوں کے سامنے کمرے کی چابی لہرا کر مزے سے کہا تھا۔۔

"چچ چچ پھر تو افسوس، آپ کی لاڈو پلی دُلہن بیس سالوں سے اِس کنگلے دُلہے کی ہی ہے"۔۔اُس کی بات پر فائزہ مُسکرائی تھیں۔۔

"میری جان۔۔ تمہاری ہے۔۔ ہم نے کب کہا تمہاری نہیں ہے"

"پر بھائی اِس وقت وہ آپ کو پچاس ہزار میں ملے گی"۔۔اُس نے رِدا کو گھورا تھا۔۔

"بلکل"۔۔فائزہ نے تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔۔

"دادا حضور کی یہ بچپن کی سوغات تو مجھے بہت مہنگی پڑ گئی"۔۔وہ بڑبڑاتے ہوئے جیب سے والٹ نکالنے لگا۔۔

"میری جان میرے بھتیجے۔۔ ابھی تو شروعات ہے"۔۔فائزہ مزے سے بولیں۔۔

"اللہ ہی وارث ہے تمہارا راحم حسن۔۔ محترمہ ہیر راحم ابھی بھی عقل سے پیدل ہی ہیں"۔۔وہ پیسے فائزہ کے ہاتھ میں دیتا بولا۔۔ ردا زور سے ہنسی تھیں۔۔

"خبر دار جو میری بھتیجی کے بارے میں کچھ کہا ہو تو"۔۔اُنہوں نے چابی اُس کی پہنچ سے دور کرنے کو ہاتھ اُوپر کیا تھا۔۔

"ساری زندگی برداشت کرنے کا کانٹریکٹ دے کر گئے ہیں آپ کے ابّا حضور"۔۔وہ بڑے آرام سے اُن کے ہاتھ سے چابی لیتا بولا۔۔ پھر ردا کو بازو سے ہٹایا تھا۔۔

"جو بچپن کا شوہر اپنی بچپن کی بیوی کے ساتھ دل سے نبھائے گا۔۔ ان شاءاللہ"۔۔وہ کمرے کا دروازہ کھولتا بولا۔۔

اُن دونوں نے خوشدلی سے ان شاءاللہ کہا تھا۔۔

راحم نے کمرے میں داخل ہو کر مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا تھا۔۔

....

اُس کی نظر سیدھی پھولوں سے سجے بیڈ پر پڑی تھیں۔۔ لیکن یہ کیا۔۔بیڈ خالی تھا۔۔

"ہیں!! یہ کہاں گئی۔۔؟؟"۔۔اُس نے کمرے میں نظر دوڑائی ایک خوبصورت مُسکان نے راحم کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔وہ کھڑکی کے پاس پُشت کیے کھڑی تھی۔۔ سر تا پیر عروسی لباس میں ملبوس وہ آج راحم حسن کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتا اُس کے بلکل پیچھے آ رُکا تھا۔۔

"بچپن کی مِسز، ایٹ لاسٹ آفٹر ٹوئینٹی ائیرز، یو آر اِن یور بچپن کے ہسبینڈ'ز روم"

(بچپن کی بیوی، آخر کار بیس سال بعد، تم اپنے بچپن کے شوہر کے کمرے میں ہو)

وہ اُس کے بلکل پاس اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔۔ جب اچانک راحم کو لگا وہ لرز رہی ہے۔۔

"ہیر۔۔ تم۔۔ تم رو رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ حیرت کے شدید جھٹکے کو سہتے اُس نے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔ راحم کے دل کی دھڑکن اِس سمے رُکی تھی۔۔ جبکہ وہ سر جھکائے لبوں کو دانتوں سے کُچلتی اپنا رونا روک رہی تھی۔۔ جو کہ اُسے سامنے پا کر اور مُشکل ہوا تھا۔۔

"ہیر ایسا نہیں کرو یار۔۔ تمہیں کون سا جاپان لے آیا ہوں۔۔ سب یہیں ہیں"۔۔ وہ بوکھلایا تھا۔۔

"مم۔۔ میرا۔۔"۔۔ اُس نے سر اُٹھا کر کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔۔

"ہاں بولو ناں"۔۔ راحم نے بے قراری سے اُسے شانوں سے تھامے اُس کے رونے کی وجہ جاننی چاہی تھی۔۔

"میرا کیوٹی۔۔"۔۔ اچانک وہ اُس کے سینے سے لگی اب کُھل کر رو دی تھی۔۔ راحم حسن حیران پریشان مُنہ کھولے خود سے لگی اپنی دُلہن کے سر کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو شادی کی پہلی رات اُس کے سینے پر سر رکھے اپنے کیوٹ شے پالے شے بے بی کے لیے رو رہی تھی۔۔

"ہیر۔۔ تم اپنے بکرے کے لیے رو رہی ہو۔۔؟؟"۔۔ اُسے خود سے ہٹاتے ہوئے راحم کی آواز مارے حیرت کے اُونچی ہوئی تھی۔۔

" بکرا نہیں کیوٹی۔۔ آپ نے میرے کیوٹی کی قُرب۔۔۔ مجھ۔۔ مجھ سے پوچھا بھی نہیں۔۔ میں۔۔ میں مِلی بھی نہیں اُس۔۔ اُس سے آخری بار"۔۔ وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اُسے ہلکا سا دھکا دیتے روتے ہوئے بولی تھی۔۔ راحم نے بمُشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔ ہیر نے غصّے سے اُسے گھورا تھا۔۔

"میری جان ہم نے اُسے گود تھوڑی نہ لیا تھا۔۔ قُربانی کی نیت کا اعلان کیا تھا ناں تم نے۔۔ آخر ہماری فیملی کی قُربانی تھی"۔۔ وہ اُس کا چہرہ دیکھتا شرارت سے بولا۔۔ خم دار پلکیں رونے کے باعث آپس میں جُڑتی اُس کے چہرے کو مزید حسین بنا گئیں تھیں۔۔

" مجھے مِلوا دیتے تو کیا ہو جاتا"۔۔ وہ بمُشکل آنسو روکتی بولی۔۔ راحم کو اپنا دل سنبھالنا مُشکل ہوا تھا۔۔

"اچھا اِدھر آؤ"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھامتا بولا۔۔ مقصد بیڈ پر بٹھانے کا تھا۔۔ لیکن وہ خفگی سے اپنا ہاتھ چھڑا گئی تھی۔۔

"بات نہیں کریں مجھ سے"۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی بولی۔۔

"اوکے نہیں کرتا"۔۔ اگلے ہی لمحے وہ راحم حسن کے مضبوط بازوؤں میں تھی۔۔وہ حیرت سے مُنہ کھولے ابھی ٹھیک طرح سے حیران بھی نہیں ہوئی تھی جب وہ مزید اُسے حیران کر گیا تھا۔۔

"تمہیں تو پتا ہے ناں بچپن کی بیوی، تمہارا بچپن کا شوہر بچپن سے سڑیل ہے"۔۔وہ اُس کے چہرے پر ایک اور گُستاخی کر چُکا تھا۔۔وہ رونا دھونا بھول کر سٹپٹاتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ چُکی تھی۔۔

راحم نے ہنستے ہوئے اُسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔

"لو پانی پیو"۔۔اُس نے سائیڈ پر پڑا گلاس اُس کے لبوں سے لگایا۔۔

"مِلوا دیتے"۔۔اُس کا غم پھر تازہ ہوا تھا۔۔راحم نے گہرا سانس لیتے ہوئے اُس کی پانی سے بھری آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔

"یار تمہاری نند اور پھپھو کا اتنا سخت پہرا تھا۔۔ تمہارا بچپن کا شوہر پِٹ جاتا تمہاری حولدارنی پھپھو کے ہاتھوں"۔۔ وہ سر کُھجا کر بولا۔۔

"اتنے بچارے ہوتے آپ تو صبح ایسے ہیرو بن کر ناں آتے"۔۔وہ اپنے دھیان میں سُوں سُوں کرتی بولی تھی۔۔

"اپنی بچپن کی بیوی کی مُحبت میں سر پر کفن باندھ کر آیا تھا"۔۔وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔اُس کا پل میں بدلتا لہجہ ہیر راحم کے دل کی دھڑک ایک لمحے کو رُکوا گیا تھا۔۔

بلکل اچانک ہیر راحم کو محسوس ہوا تھا کہ وہ اِس وقت کہاں اور کیوں تھی۔۔

خم دار بھیگی پلکیں لرز کر جُھکیں تھیں۔۔راحم دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔

"تمہارے سڑیل، کھڑوس سے بچپن کے شوہر نے کل سے اپنی بچپن کی بیوی کی شکل نہیں دیکھی تھی۔۔ کیا کیا نہ کرنا پڑا راحم حسن کو۔۔ یہ دیکھو"۔۔ وہ جیب سے موبائل نکالتا اُس کے بائیں جانب بلکل اُس سے جُڑ کر بیٹھا تھا۔۔ پھر دایاں ہاتھ اُس کے گرد کرتے موبائل کو اُس کے سامنے اِس طرح لایا کہ وہ خود بخود اُس کے حصار میں آگئی تھی۔۔

راحم نے ویڈیو پلے کی تھی۔۔

پیلے ڈوپٹے میں ملبوس ہیر راحم حسن گولڈن گوٹا لگا ڈوپٹہ سر پر لیے بہت ہی پیار سے اپنے کیوٹی کو دیکھ رہی تھی۔۔ پھر اچانک سے اُس نے اپنے آنکھوں میں آئے گوٹے کو ہٹانے کے لیے ڈوپٹہ تھوڑا سا سرکایا تھا۔۔ ہاتھوں میں پہنیں پیلی گولڈن چوڑیاں اُوپر نیچے ہوئی تھیں۔۔ وہ مبہوت سی اپنا سُندر سادہ سا روپ دیکھ رہی تھی۔۔

"ابھی بھی تم کہتی ہو تمہارے بچپن کے شوہر کو تم سے عشق نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ گردن موڑے اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔

"مطلب آج سے آپ مجھے کبھی ڈانٹیں گے نہیں۔۔؟؟"۔۔ وہ بھی گردن موڑے شرارت سے پوچھ رہی تھی۔۔ لیکن اُس کو دیکھتے ہی وہ ہنسی تھی۔۔ وہ اُس کے آگے چاکلیٹ بڑھائے ہوئے تھا۔۔ وہ ہنستے ہوئے چاکلیٹ لے گئی تھی۔۔

"یہ تو ناممکن سی بات ہے۔۔ کیونکہ عید کے بعد تمہارے ٹیسٹ کا رزلٹ آنے والا ہے ہیر"۔۔ وہ بیچارگی سے بولتا اُس کے آگے اُس کا تیار شُدہ اسائینمنٹ لہرا گیا تھا۔۔ وہ کھلکھلائی تھی۔۔

"بارشیں ہو رہی ہیں۔۔ اب تو گٹر اور بھی بھر گئے ہوں گے ناں"۔۔ وہ معصومیت سے بولی تھی راحم نے اُسے گھورا تھا وہ پھر زور سے ہنسی تھی۔۔

"ایک بات بتاؤ یہ تمہیں اتنی نیند کیوں آتی ہے ہیر۔۔؟؟"۔۔ راحم کے لہجے میں تجسس تھا۔۔

"ساری رات تھرڈ کلاس مووی دیکھوں گی تو۔۔"

"تو سارا دن اِدھر اُدھر تو لڑھکو گی ناں"۔۔ وہ اُس کی بات اُچکتے ہوئے افسوس سے سر ہلاتا بولا بولا۔۔

" بلکل اور اِسی لیے میرا بچپن کا شوہر مجھے تھرڈ کلاس مووی کا تھرڈ کلاس وِلن تو لگے گا ناں"۔۔ وہ شرارت سے کہتی دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھ گئی تھی۔۔

"تمہیں پتا ہے ہیر۔۔ تھرڈ کلاس ولن کیسے ہوتے ہیں"۔۔ وہ اب اُسے گلاب کی خوبصورت ادھ کُھلی کلی پیش کر رہا تھا۔۔ جو کہ ہیر نے لرزتے ہاتھوں سے تھامی تھی۔

" بلکل آپ جیسے سڑیل"۔۔ اُس کی نظروں کی تاب نہ لاتے وہ اُس کے کوٹ کو دونوں ہاتھوں میں تھامے اُسی کے سینے میں مُنہ چُھپائے مجوب سے لہجے میں بولی تھی۔۔ راحم کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

....

وہ کپڑے چینج کیے نیم دراز سا لیٹا اُس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ جب کلک کی آواز پر واشروم کا دروازہ کُھلا تھا، اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔ وہ واشروم کے دروازے کو دیکھ رہا تھا پر باہر کوئی بھی نہیں نکلا تھا۔۔

"ہیر اب اندر سونے کا ارادہ ہے کیا۔۔؟؟"۔۔ وہ زور سے بولا تھا۔۔

"میں نہیں آرہی باہر"۔۔ اندر سے آواز آئی تھی۔۔

"کیوں بھئی"۔۔ وہ حیرت سے کہتا بیڈ سے اُٹھا تھا۔۔

"یہ۔۔ یہ۔۔ پھپھو نے کہا تھا۔۔ یہ نائیٹ ڈریس۔۔ آپ لائے ہیں"۔۔ اندر سے جھجکتی ہوئی آواز پر وہ ہنستا ہوا واشروم کی جانب بڑھا تھا۔۔

"ہاں میں لایا ہوں اور تمہیں پتا ہے۔۔ تین چار لایا ہوں"۔۔ بڑے مزے سے بتایا گیا۔۔

"اُفففف اب میں باہر کیسے آؤں گی"۔۔ وہ بڑبڑائی تھی۔۔

"چلو کوئی بات نہیں میں آجاتا ہوں اندر"۔۔وہ شرارت سے کہتا اندر داخل ہوا تھا۔۔

"نہیں"۔۔وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتے ہوئے پلٹی تھی۔۔وہ قہقہہ لگاتا آگے بڑھا تھا۔۔پھر اُس کا ہاتھ تھامے اُسے کھینچتے ہوئے باہر لا کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔وہ ہنوز آنکھیں بند کیے ہوئے کھڑی تھی۔۔

"یار دیکھو تو کتنی کیوٹ لگ رہی ہو"۔۔اُس کے کہنے پر اُس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔

بے بی پنک سلک کا ٹراؤزر اور سلک کی ہی شارٹ شرٹ۔۔جس کی سلیوز اُس کی کلائی تک آرہی تھی۔۔۔کھلے بال۔۔اُس نے جھینپ کر سر جھکایا تھا۔۔

"میں بلکل بچّی لگ رہی ہوں"۔۔وہ مُنہ بسور کر بولتی رُخ پھیر گئی تھی لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ اُس کی پُشت پر ہی کھڑا تھا۔۔اب وہ اُس کے بلکل سامنے بہت پاس تھی۔۔

"میرے دل نے کہا یہی نائیٹ ڈریسز لینے ہیں اپنی بچپن کی بیوی کے لیے تو میں نے سارے کے سارے یہی لے لیے"۔۔وہ اُس کے شانوں پر ہاتھ رکھتا اُسے خود سے قریب کرتا بولا۔۔

"میری مُنہ دِکھائی۔۔؟؟"۔۔گھبراہٹ میں اُسے اور کچھ نا سوجھا تو اُس نے دو قدم دور ہٹتے اپنی حنائی ہتھیلی پھیلائی تھی۔۔جہاں اُس کا برتھ ڈے والے دن پہنایا گیا بریسلٹ بہار دکھلا رہا تھا۔۔

"یہ جو دیا تھا اُس دن"۔۔وہ اُس کی کلائی تھامتا بولا۔۔

"یہ تو برتھ ڈے گفٹ تھا"۔۔وہ اپنا ہاتھ چُھڑا کر بولی۔۔

"اچھا میں سمجھا اُس دن بھی میں نے مُنہ دکھائی ہی دی تھی۔۔بیس سال بعد یہ چہرا اُس دن میں نے پہلی بار غور سے دیکھا تھا"۔۔وہ اُس کے من موہن چہرے کو نظروں کی گرفت میں لیتا بولا۔۔

"بیس سال بعد پیار سے دیکھا تھا یہ کہیں۔۔"۔۔اپنی ہی بات پر گڑبڑاتے ہوئے وہ زبان دانتوں میں دے گئی تھی۔۔وہ ہنسا تھا۔۔

"مُنہ دکھائی دینی ہے تو دیں ورنہ میں سو رہی ہوں"۔۔وہ کہہ کر آگے بڑھنے کو تھی۔۔جب راحم نے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"آؤ میں تمہیں سُلاتا ہوں"۔۔وہ اُسے اپنے حصار میں لے کر بولتا اُس کے چھکے چھڑا گیا تھا۔۔

"مم۔۔میری مُنہ دکھائی۔۔؟؟"۔۔ اُس کا حصار توڑتی ہوئی اُس کے سامنے آکر اُس نے پھر سے اپنی ہتھیلی پھیلائی تھی۔۔ہیر کو اپنے دل کی دھڑکن کانوں میں سُنائی دے رہی تھی۔۔اُس نے ہنستے ہوئے اپنی جیب سے کچھ نکالا تھا۔۔پھر اُس کا رُخ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف موڑ کر اُس کے گلے میں پیاری سی چین پہنائی تھی۔۔جس کا پینڈنٹ بہت خوبصورت تھا۔۔

"یہ بہت پیارا ہے"۔۔وہ شیشے میں نظر آتے راحم کے عکس کو دیکھ کر گلے میں پڑے پینڈنٹ کو چھوتی خوشی سے بولی تھی۔۔

"ہاں پر میری بچپن کی بیوی سے زیادہ نہیں"۔۔اُس نے پیچھے سے ہی اُسے اپنے حصار میں لیتے اُس کے گال پر بوسا دیا تھا۔۔ہیر نے شرما کر رُخ موڑتے ہوئے اُسی کے بازو میں اپنا دہکتا چہرہ چھپایا تھا۔۔راحم نے ہنستے ہوئے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

....

الارم کی مدھر آواز سے اُس کی آنکھ کُھلی تھی۔۔ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہی اُس کی آنکھ لگی تھی۔۔اُس نے بمُشکل آنکھ جھپک کر خود کو سونے سے باز رکھا تھا جب نظر خودبخود پاس لیٹے وجود پر گئی تھی۔۔ایک دلکش مُسکان نے اُس کے لبوں کو چُھوا تھا۔۔راحم کے دل نے بے اختیار شُکر کا کلمہ پڑھا تھا۔۔اتنے برسوں کا انتظار، آج اُس کے رب نے اُسے شاد کر دیا تھا۔۔اُس نے جُھک کر اُس کی پیشانی چُومتے ہوئے اُسے نرمی سے پُکارا تھا۔۔

"ہیر اُٹھو۔۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے"۔۔وہ اپنے بازو پر رکھے اُس کے سر میں ہاتھ پھیرتا بہت مُحبت سے اُسے اُٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل اُٹھاتے ہوئے الارم بند کیا تھا۔۔وہ کسمسا کر پھر سے سو گئی تھی۔۔

"ہیر"۔۔اُس کا سر اپنے بازو سے ہٹاتا وہ اُٹھ بیٹھا تھا۔۔ ہیر نے مُخالف سمت کروٹ بدلی تھی۔۔

"ہیر میں فریش ہو کر آ رہا ہوں دس منٹ میں، جب تک تم اُٹھ کر اپنے کپڑے نکالو۔۔ اُٹھو فوراً سے نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے"۔۔وہ کہتا ہوا اپنے وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا تھا۔۔

"ہیر"۔۔وہ شرٹ بیڈ پر پھینک کر اُسے پُکارتا ہوا واش روم میں غائب ہوا تھا۔۔ ہیر نے جھنجھلا کر اپنے سر پر تکیہ رکھا تھا۔۔

....

وہ چھ سات منٹ میں تولیے سے سر رگڑتا ہوا باہر نکلا تھا لیکن سامنے اُسے ویسے ہی سوتا دیکھ کر وہ اب غصّے سے اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔

"ہیر۔۔ فوراً سے اُٹھ جاؤ"۔۔وہ تولیہ بیڈ پر پھینکتے ہوئے اُس کے سر سے تکیہ کھینچ کر بولا۔۔

"بس پانچ منٹ"۔۔وہ دوسری طرف کروٹ بدل کر بولی۔۔

"تم ایک سیکنڈ میں نہیں اُٹھی تو دیکھنا۔۔ میں کیسے تمہاری نیند بھگاتا ہوں"۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا اُس کی رومانٹک دھمکی پر دوسری طرف کروٹ لیے ہیر کا دل انوکھی لے پر دھڑکا تھا۔۔اُس نے خود کو کسی ناول کی ہیروئین تصور کیا تھا اِس سے۔۔

"اوکے مرضی تمہاری"۔۔اگلے ہی لمحے وہ اُس کی مضبوط بانہوں میں تھی۔۔ ہیر راحم کی نیند دُم دبا کر بھاگی تھی۔۔

"کک۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔ پلیز"۔۔ وہ اُس کے گلے میں اپنا بازو ڈالتی بولی تھی۔۔ وہ بنا شرٹ کے بھیگے بالوں سمیت سامنے دیکھ رہا تھا۔۔

"تمہاری نیند بھگا رہا ہوں"۔۔ وہ اُسے اُٹھائے بڑے آرام سے بولا تھا۔۔

"لیک۔۔ کن۔۔ ایسے کیسے"۔۔ وہ حیران پریشان ہوئی تھی۔۔ لیکن اُسے واشروم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا دیکھ کر وہ جمائی لیتی اب جھنجھلاہٹ اور بیزارگی سے بولی تھی

"اُٹھ تو گئی ہوں بھئی"

"ایسے"۔۔ راحم نے اُسے اُتار کر پورا کا پورا شاور کھول دیا تھا اور خود تیزی سے پیچھے ہٹا تھا۔۔

"ہائے۔۔ یہ کیا کیا۔۔"۔۔ وہ پل میں بھیگی تھی۔۔ دوڑ کر اُس کے پیچھے آئی تھی، لیکن تب تک وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔۔ اور اپنے پیچھے دروازہ بند بھی کر چُکا تھا۔۔ ہیر نے دروازے کو اپنی طرف کھینچا تھا لیکن بے سود وہ ہینڈل پکڑے کھڑا تھا۔۔

"کھولیں ناں ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا اپنی پہلی رات کی دُلہن کے ساتھ"۔۔ وہ دروازے پر ہاتھ مار کر بولی تھی۔۔ ہیر نے پانی کے ضائع ہونے کے خیال سے شاور بند کیا تھا اور نتیجتاً وہ پوری کی پوری بھیگی تھی۔۔

"ہیر دس منٹ میں باہر آ جاؤ، اور خبردار جو ایسے گیلی باہر آ کر میرا کمرا گندا کیا ہے۔۔ میں نماز پڑھ رہا ہوں اب تمہاری کوئی آواز نہ آئے"۔۔ وہ اپنے ازلی کھڑوس انداز میں کہتا آگے بڑھ کر شرٹ پہنتے ہوئے بولا۔۔ جب ہیر نے دروازہ کھول کر ذرا سا سر باہر نکالا تھا۔۔

"ارے رُکیں تو میرے کپڑے تو دے دیں"۔۔ وہ جھنجھلا کر چیخی تھی۔۔ وہ وارڈروب سے اُس کے کل کے پہننے والے کپڑے نکال کر لے آیا تھا۔۔

"میں صبح کے پانچ بجے آپ کے ولیمے پر نہیں جارہی جو یہ کپڑے پہنوں گی۔۔"۔۔اُس کے ہاتھ میں نیٹ کا گوٹے لگا فراک دیکھ کر وہ تلملائی تھی۔۔یہ سوٹ فائزہ اُس کے صبح کے پہننے کے لئے نکال کر رکھ گئی تھی۔۔راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔

"تو اِس وقت تمہارا لباسِ فاخرہ کہاں سے لاؤں میں۔۔؟؟"۔۔وہ بھی بگڑ کر بولتا واپس وارڈروب کی طرف بڑھا تھا۔۔

"آپ کے شاہی لباسوں کے ساتھ پڑے ہوں گے میرے بھی۔۔کوئی بھی سادہ سا سوٹ دے دیں بھئی"۔۔وہ دروازے سے لٹکی گیلے بال جھٹک کر بولی تھی۔۔دل تو کیا باہر نکل کر ایک دھموکا اپنے بچپن کے شوہر کی پُشت پر جڑ دے۔۔جس نے اُس کے ناول کی ہیروئین کا خواب خاک میں ملایا تھا۔۔ لیکن پھر اُس کی دھمکی اور اپنی حالت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ خود کو نکلنے سے باز رکھ گئی تھی۔۔

"یہ لو۔۔اب اگر ایک لفظ بھی تمہارے مُنہ سے نکلا ہے تو بیٹھی رہنا صبح تک وہیں"۔۔وہ اُس کے ہاتھ میں یلو اور وائیٹ کنٹراسٹ کا لان کا سوٹ تھماتا بولا۔۔جو کہ ہیر نے شُکر کرتے ہوئے تھام لیا تھا۔۔

وہ بھی شُکر کا کلمہ پڑھتا جائے نماز بچھا کر نیت باندھ گیا تھا۔۔ابھی کچھ ہی سیکنڈ گُزرے تھے کہ اُس نے پھر سے سر باہر نکالا تھا۔۔

"سُنیں"۔۔لیکن وہ رکوع میں تھا۔۔اُس نے لب بھینچ کر دروازہ زور سے بند کیا تھا۔۔ایک دو منٹ بعد اُس نے دوبارہ جھانکا تھا۔۔سجدہ کرتے راحم نے اپنے اندر بے چینی کی لہر محسوس کی تھی۔۔وہ اُسے اچھا خاصا ڈسٹرب کر چُکی تھی۔۔جبکہ اندر وہ بڑبڑاتی ہوئی اُس پر برس رہی تھی۔۔

"کہیں سو رکعات نفل کی نیت تو نہیں باندھ لی اُنہوں نے اُففففف"۔۔اُس نے ایک بار پھر اپنا سر نکالا تھا۔۔

اُس نے جیسے تیسے سُنت پڑھ کر سلام پھیرا تھا، تب تک وہ چوتھی بار جھانک رہی تھی۔۔

"شُکر ہے آپ نے سلام تو پھیرا۔۔ مجھے پریشانی ہوئی کہ آپ۔۔"

"ہیر۔۔۔ تمہیں کچھ اندازہ ہے کیسے نماز پوری کی ہے میں نے۔۔ اور اپنی نماز بھی قضا کر رہی ہو تم"۔۔ وہ فرض پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا خود پر ضبط کرتا بولا تھا۔۔

"گُناہ بھی آپ کو ہی ملنا ہے قسم سے"۔۔ وہ بڑے آرام سے بولتی اُسے تپا گئی تھی۔۔

"اب کیا رہ گیا ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ سانس کو اندر کھینچتا بولا۔۔

"میرا ٹاول"۔۔ وہ معصومیت سے بولی تھی۔۔ راحم نے وارڈروب سے اُسے نیا تولیہ نکال کر دیا تھا۔۔ پھر پلٹا ہی تھی کہ وہ ایک بار پھر اُسے بُلا گئی تھی۔۔

"وہ کلینزر بھی اُٹھا دیں پلیز وہ پنک بوتل اور ٹشو باکس بھی"۔۔ وہ ہاتھ باہر نکالتی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔ راحم کو پتا تھا کہ وہ خود پر ضبط کر رہا ہے۔۔ دونوں چیزیں لا کر اُسے تھمائی تھیں۔۔ جب پنک گیلی آستین دیکھ کر اُس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔ ایک دم اُسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر کھینچا تھا۔۔ وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی خود کو سنبھال گئی تھی۔۔

"تم۔۔ تم خود نہیں لے سکتی تھیں یہ سب۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے سر سے پیر تک خشمگین نگاہوں سے دیکھتا بولا۔۔

بے بی پنک کلر کی ٹراؤزر شرٹ میں سر تا بھیگی وہ اُس کے سامنے تھی۔۔ اُس کی نظروں سے وہ خود میں سمٹی تھی۔۔

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا باہر مت نکلنا"۔۔ معصومیت تو ختم تھی ہیر راحم حسن پر۔۔ اُس نے پھر سے خود کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے لمبا سانس اندر کھینچا تھا۔۔

"وہ۔۔ وہ مجھے شیمپو لا دیں۔۔ میرے کمرے سے۔۔ رِدا کو بولا بھی تھا پر اُس نے نہیں رکھا"۔۔ وہ اپنے چہرے سے گیلی لٹیں ہٹاتی جھنجھلاہٹ کا شکار تھی۔۔ راحم نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا۔۔

"تیرا وضو ہے راحم"۔۔ خود کو ڈپٹتے ہوئے وہ بولتا ہوا واپس پلٹا تھا۔۔

"میرا یوز کرلو"

"لیکن وہ تو مین'ز شیمپو ہے، میرے بال۔۔"

"ہیر تم یہیں رہو، جب تک پھپھو نہیں آتیں"۔۔ وہ اُس کا ہاتھ تھامے اُسے واشروم کے اندر دھکیل کر دروازہ زور سے بند کر گیا تھا۔۔ اُس کے دُرشت انداز پر سہمتے ہوئے اب کے اندر خاموشی چھائی تھی۔۔

"کون کہے گا یہ میری شادی کی پہلی صبح ہے"۔۔ وہ اُوپر دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر جائے نماز کی طرف بڑھا تھا۔۔

....

آدھے گھنٹے بعد وہ ہر چیز سے فارغ ہو کر اپنے بالوں کو تولیے سے جھٹکتی ہوئی بیڈ تک آئی تھی۔۔

"کتنے مزے سے سو رہے ہیں"۔۔ اُس کی پُشت کو گھورتے ہوئے اُس نے دانت پیسے تھے۔۔ پھر دھپ سے اُس کے برابر میں لیٹی تھی۔۔ ساتھ لیتے وجود میں جُنبش ہوئی تھی۔۔ وہ سیدھا ہوا تھا۔۔ ہیر نے جھٹ سے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔ جب اُس نے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"کیا ہے بھئی سونے دیں ناں۔۔ پہلے ہی ساری را۔۔"۔۔ راحم کے مضبوط ہاتھ نے اُس کی بات کا گلا گھونٹا تھا۔۔

"خبردار ہیر جو تم نے کسی کے بھی سامنے یہ بکواس کی ہے تو۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے اُوپر جُھکا اُس کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں گھورتا ہوا بولے جا رہا تھا۔۔ جبکہ اُس کی دھڑکنیں بس رُکنے کو تھیں۔۔

"اممم"۔۔ ہیر نے دائیں بائیں سر کو ہلاتے ہوئے خود کو چُھڑانا چاہا تھا۔۔

"یہ جو تمہاری زبان پھپھو اور رِدا کے سامنے فراٹے بھرتی ہے ناں اِسے کنٹرول کرنا سیکھو اب"۔۔ وہ کہتا ہوا اُس کے چہرے سے اپنا ہاتھ ہٹا کر سیدھا ہوا تھا۔۔ جبکہ وہ بیٹھ کر گہرے گہرے سانس لیتی اپنا سانس ہموار کر رہی تھی۔۔ جب راحم نے اب کے نرمی سے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"مم۔۔میں"۔۔ہیر کی سانس سینے میں اٹکی تھی۔۔

"شش سو جاؤ"۔۔اُس کے سر کو اپنے بازو پر رکھتے ہوئے وہ آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔ہیر نے سکون کا سانس لیتے آنکھیں بند کی تھیں۔۔حلانکہ راحم حسن کو جتنا اُسے اپنے بازو پر سوتے دیکھ کر سکون مل رہا تھا اُتنی ہی ہیر راحم کی دھڑکن اُس کی قُربت سے بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔لیکن پھر نیند کے غلبے کی وجہ سے پانچ چھ منٹ میں وہ بلکہ دونوں ہی سو گئے تھے۔۔

....

"پھپھو یہ اتنا میک اپ مت تھوپیں رات کو بھی اتنی مُشکل ہوئی تھی۔۔دو بار کلینزنگ کی تھی میں تب کہیں جا کر اُترا تھا"۔۔وہ پستائی رنگ کی گوٹے لگے فراک اور اسٹریٹ ٹراؤزر میں ملبوس جھنجھلا کر بولتی ہوئی راحم کو گڑیا سی لگی تھی۔۔وہ کمرے کے دروازے سے لگا سینے پر بازو لپیٹے اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔دونوں پھپھو بھتیجی نے اُسے نہیں دیکھا تھا۔۔

"ارے رات سے یاد آیا۔۔مُنہ دکھائی تو دِکھاؤ ذرا۔۔کیا دیا میرے بھتیجے نے"۔۔وہ اُس کے بالوں میں بُرش پھیرتیں اُس کی طرف شرارت سے جُھکی تھیں۔۔ہیر کا چہرہ سُرخ ہوا تھا جبکہ وہ رات کے لمحے یاد کرتا مُسکرایا تھا۔۔

"یہ۔۔!!"۔۔اپنے گلے میں پہنا پینڈنٹ ہاتھ میں پکڑے وہ جُھکے سر سے بولی تھی۔۔اُس کے شرمگیں مُسکان پر جہاں دروازے پر کھڑے وجود کا دل دھڑکا تھا وہیں فائزہ نے مُحبت سے اُس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

"ماشاءاللہ میری بھتیجی تو شرماتے ہوئے بڑی پیاری لگ رہی ہے"۔۔اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"مجھے بھی دِکھاؤ۔۔ مجھے بھی دِکھاؤ"۔۔ تبھی واشروم سے رِدا شور مچاتی نکلی تھی۔۔ وہ اُس کی ساری چیزیں اُس کا شیمپو، باڈی واش اور بھی استعمال کی دوسری چیزیں واشروم میں رکھ آئی تھی۔۔ ہیر نے پھر سے پینڈنٹ ہاتھ میں تھامے اُسے دِکھایا تھا۔۔

"اچھا یہ تو بتاؤ بھائی نے پہنایا تھا یا تم نے خود پہنا تھا ہیر"۔۔ وہ شرارت سے پوچھ رہی تھی۔۔ راحم نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

راحم حسن کو بچپن سے ہی اپنی بچپن کی بیوی کی بیوقوفی پر کبھی شک نہیں رہا تھا۔۔

"کیوں بتاؤں۔۔؟؟"۔۔ وہ سر اُٹھا کر کچھ شرارت کچھ شرمیلے پن سے بولی تھی۔۔ راحم کے ہونٹوں کی مُسکان گہری ہوئی تھی۔۔

"دیکھیں پھپھو ایک ہی رات میں غدار ہوگئی ہے یہ تو"۔۔ رِدا نے اُسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔ فائزہ نے بغور اپنی بھتیجی کے حیا آمیز روپ کو دیکھا تھا۔ اور ہیر راحم نے پھر لال گُلابی ہوتے ہوئے سر کو جُھکایا تھا۔۔

"پھپھو اگر ہماری رِدا میں ذرا سی بھی عقل ہوتی تو یہ سمجھ جاتی کہ کوئی بھی لڑکی مُنہ دِکھائی کا تُحفہ خود نہیں پہنتی"۔۔ وہ محجوب لہجے میں بولتی راحم کا سانس گلے میں اٹکا گئی تھی۔۔

"ایک تو یہ لڑکی ذرا جو پرائیویسی رکھ لے کسی بات کی"۔۔ اُس نے دانت پیسے تھے۔۔ حلانکہ صبح وہ اُسے اپنی طرف سے اچھا خاصا دھمکا چُکا تھا۔۔ لیکن راحم حسن شاید یہ بھول چُکا تھا کہ مُقابل بھی ہیر راحم حسن تھی۔۔

جبکہ رِدا کا "اووو" لمبا تھا۔۔

"ارے بھائی جی آپ کو کیا بھابھی جی نے باہر نکال دیا ہے۔۔؟؟"۔۔ پینو کو سامنے دیکھ کر وہ سٹپٹایا تھا۔۔ کمرے میں بیٹھے تینو نفوس نے سر گُھما کر اُسے دیکھا تھا۔۔ لیکن وہ بھی راحم حسن تھا۔۔ پل میں خود کو سنبھال چُکا تھا۔۔

"میرے کمرے میں تمہاری باجیاں قبضہ کیے ہوئے ہیں"۔۔وہ بیچارگی سے بولتا ہوا ہیر کو اپنی گہری نظروں کی گرفت میں لیتا اندر آیا تھا۔۔وہ جو اُسی کو دیکھ رہی تھی گھبرا کر نظریں جُھکا گئی تھی۔۔سفید کُرتے شلوار میں وہ اُس کا دل دھڑکا چُکا تھا۔۔

"باجیاں نہیں راحم بھائی جی۔۔باجی کیوں کہ یہ اب میری بھابھی جی ہیں۔۔"۔۔وہ مُحبت سے ہیر کے ہاتھ تھامتی ہوئی بولی تھی۔۔ہیر کو باجی کی لسٹ سے خارج کر کے اب صرف ردا اُس کی باجی تھی جبکہ فائزہ تو تھیں ہی پھپھو جی۔۔

"لو یہ ایک اور آئی غدار"۔۔رِدا نے اُسے گھورا تھا جبکہ ہیر نے جھکے سر سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے ہنسی روکی تھی۔۔اُس کے حنائی ہاتھوں میں پہنی سونے کی چوڑیاں بجیں تھیں۔۔ساتھ میں راحم حسن کے دل کے تار بھی۔۔

"غدار نہیں جی۔۔راحم بھائی جی میرے سچّی والے بھائی ہیں۔۔تو یہ میری بھابھی۔۔ہے ناں بھائی جی"۔۔پینو بیگم راحم کی طرف مُڑتی جذباتی ہوئی تھیں۔۔

"بلکل۔۔مجھے تو بڑی خوشی ہے پینو بیگم عُرف پروین بانو مجھے اعزاز بخش رہی ہیں"۔۔وہ اپنی جیب سے ہزار کا نوٹ نکالتے ہوئے اُسے پیش کرنے لگا تھا۔۔لیکن پینو جی بُری طرح خفا ہوتیں دو قدم دور ہوئی تھیں۔۔

"ہو بھائی جی۔۔یہ کیا ہے۔۔؟؟۔۔آ۔۔آپ نے مجھے کیا سمجھا ہے جی۔۔"۔۔اُس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو دیکھ کر راحم نے سٹپٹا کر فائزہ کو دیکھا تھا۔۔

"ارے پینو یہ تو نیگ ہے۔۔بہنیں لیتیں ہیں ناں"۔۔اُنہوں نے اُسے اپنے بازو کے حلقے میں لیا تھا۔۔وہ سُوں سُوں کرتی ہزار کا نوٹ تھام چُکی تھی۔۔رِدا کی آنکھیں اُبلی تھیں۔۔

"بھائی"۔۔اُس کے چلانے پر راحم نے اُسے آنکھیں دیکھائی تھیں۔۔

"رِداتم کل اپنے پانچ چھ مہینوں کا بندوبست کر چکی ہو"۔۔اُس کے بولنے پر ہیر نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ رِدانے صدمے سے بھائی کو دیکھا تھا لیکن پھر ہیر کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔

"بھائی جی اب تو یہ میری پکی والی بھابھی جی بن گئیں ہیں۔۔ ہیں ناں ہیر باجی"۔۔اُس کے ہیر باجی بولنے پر سب کے قہقہے بُلند تھے۔۔پینو نے نا سمجھی سے سب کو دیکھا تھا۔۔اور رِدا نے قتل کے ارادے سے۔۔

"بھائی یہ آپ کی نئی نویلی بہن کو میں نیگ کے دو ہزار دے چکی تھی"۔۔رِدا کا صدمہ کسی طور کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔۔

"وہ نیگ کے تھے رِدا باجی۔۔ یہ بھائی جی نے مجھے اپنی بہن بنانے پر دیئے ہیں۔۔ آجائیں جی ناشتے پر سب بُلا رہے ہیں"۔۔وہ اِٹھلا کر کہتی یہ جا وہ جا۔۔راحم نے ہنستے ہوئے مُنہ بسورتی رِدا کو اپنے بازو کے حلقے میں لیا تھا۔۔ہیر نے ایک نظر اُس کے ہنستے ہوئے چہرے پر ڈالی تھی۔۔جب کسی نے اُس کے کندھے پر اپنی اُنگلیاں بجائی تھیں۔۔اُس نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا۔۔فائزہ معنی خیزی سے ابرو اُچکائے اُسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"پھپھو"۔۔وہ پلٹ کر اُن کے گلے لگی تھی۔۔رِدا اور راحم دونوں نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔فائزہ نے ہنستے ہوئے شانے اُچکائے تھے۔۔

....

"نہیں یار۔۔ تمہیں تو پتا ہے میرے پروجیکٹ کا۔۔ابھی تو اسٹارٹ کیا ہے میں نے۔۔ایسے بیچ میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا اور کل کا سارا دن بھی ولیمے میں چلا گیا۔۔ابھی تک ایک پریزینٹیشن بھی چیک نہیں کی میں نے ڈھنگ سے"۔۔وہ بیڈ پر نیم دراز سا لیٹا ہوا فواد سے بات کر رہا تھا۔۔

"کیا یار میں نے تو سوچا تھا کہ ساتھ چلیں گے"۔۔فواد بدمزہ ہوا۔۔تبھی واشروم سے ہیر برآمد ہوئی تھی۔۔لیٹے لیٹے ہی راحم نے اُسے اپنی نظروں میں فوکس کیا تھا۔۔آج وہ ریڈ سلک کے بلکل اُسی ڈیزائن کے ٹراؤذر شرٹ میں

تھی۔۔ اُسے دیکھ کر وہ مُسکرایا تھا۔۔ جواباً دھیرے سے مُسکاتی وہ ڈریسنگ ٹیبل سے برش اُٹھا کر بیڈ پر اُس کے پہلو میں آ کر بیٹھی تھی۔۔ جب راحم نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ ہیر کے دل نے ہارٹ بیٹ مِس کی تھی۔۔ اُس سے اپنا ہاتھ چُھڑاتی وہ بالوں میں برش پھیرنے لگی تھی۔۔ لیکن راحم کی اگلی بات پر اُس کے ہاتھ تھمے تھے ساتھ ہی دل کی رفتار تیز ہوئی تھی۔۔

"میرے ابھی اتنے بُرے دن نہیں آئے کہ تُجھے اپنے ہنی مون پر ساتھ لے جاؤں"۔۔ وہ اپنی دُھن میں بولا تھا۔۔ نگاہیں ساتھ بیٹھے وجود پر تھیں۔۔ جس کا چہرہ اُس کی بات پر ایک سیکنڈ میں سُرخ ہوا تھا۔۔

"مطلب ہنی مون۔۔ اوہ مائی گاڈ!!۔۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔ دل تو کر رہا ہے ابھی رِدا کو بتاؤں۔۔ لیکن ابھی یہ مجھے جانے ہی نہیں دیں گے"۔۔ وہ دھڑکتے دل سے سوچ گئی۔۔ وہ کب سے ایک ہی سائیڈ پر بُرش پھیرے گئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا، بور انسان گھر بیٹھ کر اپنا پروجیکٹ سنبھال میں اور نائمہ تو جا رہے ہیں اسلام آباد۔۔ پھر وہاں سے آگے"۔۔ وہ اُسے چِڑانے کو بولا تھا۔۔ لیکن وہ بدستور ہیر کے چہرے کی دلکش مُسکراہٹ میں کھویا ہوا تھا۔۔

"میرا پروجیکٹ کا مسئلہ حل ہو جائے پھر ہی میں کچھ سوچ سکتا ہوں۔۔ ابھی تو بلکل بھی ہنی مون کی گُنجائش نہیں ہے۔۔ ویسے بھی یہ شادی کی شاپنگز میں میں اچھا خاصا وقت برباد کر چُکا ہوں۔۔ کتنی تو میٹنگز میں نے پینڈنگ میں ڈالیں ہیں"۔۔ اُس کی بات پر ہیر کے بالوں میں چلتا برش رُکا تھا۔۔ شرم و حیا والے تاثرات سیکنڈوں میں غائب ہوئے تھے۔۔

"نائمہ نے تو جان کھا لی تھی میری۔۔ بھابھی معصوم ہیں۔۔ خوش قسمت ہو بیٹا۔۔ چل رکھتا ہوں بڑی زبردست گھوریاں مل رہی ہیں مجھے"۔۔ وہ اُسے سُن ہی کہاں رہا تھا۔۔ وہ تو اپنی والی کی زبردست گھوریوں کی زد میں تھا اِس وقت۔۔ ہیر نے برش بیڈ پر پٹخا تھا۔۔

"ہیر"۔۔راحم نے جلدی سے کال ڈسکنیکٹ کر کے اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا۔۔اُس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی تھی لیکن وہ جھٹکا اتنا بڑا تھا کہ وہ بیڈ کے نیچے جا رہی۔۔۔

"امّی۔۔!!"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ پُشت کے بل زمین پر گر کے اپنی ہڈیاں تڑواتی راحم نے سرعت سے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"دیکھ کر یار۔۔ابھی گر جاتیں"۔۔وہ اُسے اپنے حصار میں لیتا بولا۔۔اُسے سختی سے تھام کر ہیر نے اپنی سانسیں بحال کی تھیں۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔مر ہی جانے دیتے ناں کیوں بچایا مجھے"۔۔حواس بحال ہوتے ہی اُسے اپنی خفگی یاد آئی تھی۔۔ وہ اُس سے اپنا آپ چھڑاتی جذباتی پن سے بولی تھی۔۔

"مطلب میں نہ بچاتا تو میری بچپن کی بیوی یہاں سے گر کر مر جاتی۔۔ کتنی گہری کھائی ہے ہیر"۔۔وہ تھوڑا سا اُونچا ہوتا اُس کے پیچھے دیکھ کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔اُس کے لہجے اور آنکھوں کی شرارت محسوس کرتی وہ تپی تھی۔۔

"ہاں تو آپ کو موقع مِل تو رہا ہے۔۔لے جائیں مجھے ہنی مون پر اور وہاں پر کسی گہری کھائی میں دھکا دے دیجئے گا"۔۔وہ بھرائی ہوئی آواز میں خفگی سے بولی تھی لیکن ساتھ ہی اپنی لے جانے والی خواہش بھی بیان کی گئی تھی۔۔

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بے ساختہ اُسے اپنی بانہوں میں بھرتا خود سے لگا گیا تھا۔۔ہیر کے دل کی حالت بدلی تھی۔۔ حیا سے مغلوب ہوتی وہ اُس کی گرفت میں مچلی تھی۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔میں نے تو پہلے ہی پھپھو کو کہا تھا، آپ کو مُحبت کرنی ہی نہیں آتی"۔۔وہ اُس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوششوں میں ناکام ہوتی اُسے کے سینے پر گال رکھے سوں سوں کرتی بولی تھی۔۔اُس کی بات پر راحم کا دل کیا اپنا سر ہی تو پیٹ لے۔۔

"یار اب کیا ہمالیہ پر تمہارے نام کا جھنڈا لگا دوں جا کر تب یقین کرو گی کہ راحم حسن اپنی بچپن کی بیوی سے بچپن سے مُحبت کرتا ہے"۔۔ وہ اُسے شانوں سے تھامتا اُسے خود سے الگ کر کے چِڑ کر بولا تھا۔۔

"رہنے دیں۔۔ آپ ایک ذرا سے ہنی مون پر تو لے جا نہیں رہے اپنی بچپن کی بیوی کو۔۔ ہمالیہ پر میرے نام کا جھنڈا کیا لگائیں گے"۔۔ وہ اُس سے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے سُوں سُوں کرتی رُخ موڑ کر بولی لہجے میں خفگی سموئی ہوئی تھی۔۔ رونا بند ہو چکا تھا۔۔ وہ مُسکرایا تھا۔۔

"آرام سے پیچھے کھائی میں نہ گِر جانا"۔۔ وہ شرارت سے باز نہیں آیا تھا۔۔ ہیر نے ایک خون خوار نظر اپنے بچپن کے شوہر پر ڈالی تھی۔۔ کچھ بولے بغیر وہ برش اُٹھا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔ برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ کر وہ واپس بیڈ پر آئی تھی۔۔ پھر ناراضگی کے اظہار کے طور پر بیڈ کے بلکل کنارے پر مُخالف سمت کروٹ لیے لیٹ گئی تھی۔۔

راحم نے ایک نظر اُسے دیکھا تھا۔۔ پھر کھسک کر اُس کے پاس آیا تھا۔۔ کُہنی پر سر ٹکائے وہ اُس پر جُھکا تھا۔۔

"میں لے چلوں گا ناں پرامس۔۔ بس ایک مہینہ دے دو اپنے بچپن کے شوہر کو پلیز"۔۔ راحم نے اُس کے چہرے پر بال بکھرائے تھے۔۔ اُس نے ایک دم ہڑبڑا کر اپنے چہرے سے بال ہٹائے تھے۔۔ انداز میں چڑ تھی۔۔ وہ ہنوز سختی سے آنکھیں میچے اُسی پوزیشن میں لیٹی رہی تھی۔۔

"مجھے تنگ نہیں کریں سونے دیں"۔۔ وہ اُس کا ہاتھ ہٹاتی بولی تھی۔۔

"بلکل۔۔ مجھے بھی تنگ نہیں کرو سونے دو"۔۔ وہ اُسے اپنی طرف کھینچتا ہوا واپس اپنی جگہ پر لیٹتا بولا۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ دور ہٹتی راحم نے اُس کے سر کے نیچے اپنا بازو رکھ کر اُس کے گِرد اپنا حصار اِس طرح باندھا کہ وہ اب ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔ اپنے بہت قریب اُس کی بند آنکھوں کو ہیر نے غصّے سے دیکھا تھا

"میں پھپھو سے آپ کی شکایت کروں گی"۔۔ وہ اُس کے سینے پر ہلکا سا ہاتھ مارتی خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"کیا کیا بتاؤ گی اُنہیں"۔۔ وہ اُس کے بالوں میں مُنہ چُھپاتا اُس کی بولتی بند کروا چُکا تھا۔۔ راحم حسن نے شُکر کا سانس لیا تھا۔۔ وہ اب سکون سے سو سکتا تھا۔۔

....

صبح ناراضگی کے اظہار پر وہ نماز پڑھ کر سونے کے بعد دیر تک سوتی رہی تھی۔۔ آج راحم کو آفیس جانا تھا اور اُسے کالج لیکن اُس کے بار بار اُٹھانے پر بھی وہ کان لپیٹے سوئی رہی۔۔ رِدا بھی اُسے صبح اُٹھانے آئی تھی۔۔ لیکن وہ نہیں جانا کہہ کر کروٹ بدل گئی تھی۔۔ وہ تیار ہو کر زرینہ کے ہاتھ کا ناشتہ کرتا ہوا آفیس چلا گیا تھا۔۔

"ہیر اُٹھو یار۔۔ کیا بھنگ پی کر سوئی ہو۔۔ ساڑھے دس بج رہے ہیں"۔۔ رِدا نے اُس کے سر سے بلینکٹ کھینچا تھا۔۔

"سونے دو مجھے۔۔ رِدا کی بچّی۔۔ وہ ہلاکو خان کم ہیں میری زندگی میں جو اب تم آ گئی ہو"۔۔ وہ چلائی تھی۔۔

"ہیں ہیں لڑکی ہوش میں تو ہو۔۔ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔ چار دن ہوئے ہیں تمہیں میرے بھائی کے ساتھ رہتے ہوئے اور تم۔۔"۔۔ وہ بُرا مان کر بولی تھی۔۔

ایک جھٹکے سے اُٹھ کر اُس نے خود پر سے بلینکٹ ہٹایا تھا۔۔ "تمہیں نہیں پتا رِدا۔۔ صرف چار دن میں ہی میں اُنہیں بوجھ لگنے لگی ہوں"۔۔ بولتے بولتے وہ رو پڑی تھی۔۔ رِدا کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔

"ہوا کیا ہے۔۔ جھگڑا ہوا ہے تم دونوں کا۔۔؟؟"۔۔ اُس نے اُس کے ہاتھ تھامنے چاہے تھے۔۔ ہیر نے اُس سے اپنے ہاتھ چُھڑائے تھے۔۔

"چار دن میں ہی پچھتا رہے ہیں تمہارے وہ ہلاکو خان بھائی"۔۔ وہ چھکوں پھکوں روتے ہوئے بولی۔۔ ہیر راحم اور اُس کی بات گھما پھرا کر پیش کرنے کی عادت۔۔ کچھ نہ سمجھتے ہوئے اُس نے پاس پڑے ہیر کے موبائل سے فائزہ کا نمبر ملایا تھا۔۔

"پھپھو"۔۔رِدا بے بسی سے بولی تھی۔۔اِس سے پہلے کہ فائزہ کچھ بولتیں ہیر نے اُس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹا تھا۔۔

"پھپھو"۔۔وہ اب زور زور سے رونے لگی تھی۔۔رِدا سٹپٹاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتی دوبارہ آکر اُس کے پاس بیٹھی تھی۔۔

"میری جان کچھ بتاؤ تو ہوا کیا ہے۔۔؟؟۔۔راحم نے کچھ کہا ہے۔۔؟۔۔اچھا پہلے یہ بتاؤ ناشتہ کر لیا تم نے"۔۔اُن کے ہر سوال پر وہ اپنا رونا اور تیز کرتی گئی تھی۔۔جبکہ وہ حقیقتاً پریشان ہوئی تھیں۔۔

"نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔۔کیا کروں گی ناشتہ کر کے جب میں زندہ ہی نہیں رہوں گی۔۔وہ تو ویسے بھی مجھے کھائی میں پھینکنے والے ہیں"۔۔وہ ملکہ جذبات بنی اچانک پھٹ پڑی تھی۔۔آنسو پھر ٹپکنے کو بے تاب ہوئے تھے۔۔اُس کی بات پر فائزہ کی آنکھیں مزید کُھلی تھیں جبکہ رِدا کا مُنہ۔۔

"اچھا میری بات سُنو۔۔رِدا کہاں ہے۔۔اُس سے بولو تمہارے لیے ناشتہ لے آئے۔۔رِدا کو فون دو شاباش"۔۔اُنہوں نے اُسے رام کرنا چاہا تھا۔۔

"ہلاکو خان کی بہن کو خود احساس ہونا چاہیئے۔۔اکلوتی بھابھی ہوں اِس کی۔۔اب کیا میں اِن مہندی لگے ہاتھوں سے اپنا ناشتہ خود بناؤں گی"۔۔موبائل رِدا کی طرف بڑھاتے وہ اب اُس پر چڑھ آئی تھی۔۔ردا نے موبائل کان سے لگائے اُسے گھورا تھا۔۔اُس نے ہتھیلی کی پُشت سے ناک کور گرنا چاہا تھا جب رِدا نے گھورتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھام کر اُس کی گود میں ٹشو باکس پھینکا تھا۔۔

"جی پھپھو۔۔ابھی لے آتی ہوں"۔۔وہ موبائل اُس کے ہاتھ میں دے کر دروازہ بند کرتی کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔ اُنہوں نے طوفان آنے سے پہلے گہرا سانس لیے خود کو ریلیکس کرنا چاہا تھا۔۔

"اچھا بتاؤ کیا کیا ہے راحم نے۔۔؟؟ کان کھینچوں گی اُس کے"۔۔اُنہوں نے اب کے اُسے پچکارتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"مجھے نہیں رہنا اُن کے ساتھ۔۔ میں اپنا سارا سامان اُٹھا کر جا رہی ہوں اپنے میکے"

"ہیں لڑکی"۔۔اُس کی بات پر فائزہ کے مُنہ سے بس اتنا ہی نکلا تھا۔۔

"واپس اپنے کمرے میں"۔۔ بولتے بولتے اُس کی آواز بھرائی تھی۔۔اپنی دیوانی بھتیجی کی بات پر اُن کی آنکھیں کُھلی تھیں جبکہ معاملے کی سنگینی کا سوچ کر ساتھ ہی اُن کے ہاتھ پاؤں بھی پھولے تھے۔۔

"ہیر دیکھو میاں بیوی میں ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتیں ہیں۔۔ایسے تھوڑی ناں بیگ اُٹھا کر گھر سے چلے جانا چاہیئے بیوی کو"۔۔وہ خود کو سنبھال کر بولیں۔۔ حلانکہ اُنہیں دل ہی دل میں راحم حسن کے کام کھینچنے کے ساتھ ایک دو لگانے کا بھی دل چاہ رہا تھا۔۔

"پھپھو۔۔گھر نہیں کمرا۔۔۔میں اتنی بھی پاگل نہیں ہوں جو اپنا گھر چھوڑ دوں گی"۔۔وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔ اُنہیں بے ساختہ ہنسی آئی تھی۔۔ لیکن فِلحال وہ ہنس کر اُس کا پارہ نہیں چڑھانا چاہتی تھیں۔۔

"ہاں وہی۔۔تو مت چھوڑو ناں یہ تمہارا بھی اُتنا ہی کمرا ہے جتنا اُس کا"

"ہاں تاکہ وہ مجھے کھائی میں پھینک دیں۔۔"۔۔اُس کی بات پر وہ پھر حیران ہوئی تھیں۔۔

"ہیر کمرے میں کھائی کہاں سے آئی۔۔؟؟۔۔۔تم مجھے تمیز سے بتاؤ گی ہوا کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اب کے سختی سے بول گئی تھیں۔۔اُن کی آواز میں سختی محسوس کرتے اُس کا باجا پھر بجا تھا لیکن اِس بار سارے سُروں کے ساتھ وہ اُنہیں سب کچھ بتاتی گئی تھی۔۔

"کمرے میں نہیں ہے لیکن اسلام آباد مری سوات میں تو ہیں ناں کھائیاں جہاں وہ مجھے لے ہی نہیں جارہے۔۔ پھپھو آپ نے کہا وہ مجھ سے مُحبت کرتے ہیں۔۔ میں نے بھی اِن چار دِنوں میں مان لیا تھا کہ ہاں کرتے ہیں"۔۔ وہ اپنی بہتی ناک پونچھنے رُکی تھی۔۔

"شُکر ہے آگیا میری دیوانی بھتیجی کو یقین"۔۔ فائزہ نے سنجدگی سے شُکر کیا تھا

"خاک مُحبت کرتے ہیں۔۔ مُحبت ایسی نہیں ہوتی پھپھو جیسی وہ کرتے ہیں"۔۔ وہ سوں سوں کرتی شکوہ کر گئی تھی۔۔

"کیسی مُحبت کرتا ہے وہ ہیر۔۔؟؟"۔۔ فائزہ کے پوچھنے پر وہ سٹپٹائی تھی۔۔ وہ خفت سے سُرخ ہوئی تھی۔۔

"ہیر۔۔ کاش میں اپنی بھتیجی کے چہرے پر اپنے بھتیجے کی مُحبت کے رنگ دیکھ پاتی"۔۔ اُس کی خاموشی پر اُنہوں نے اُسے چھیڑا تھا۔۔ وہ مزید سُرخ ہوئی تھی۔۔ اپنی خفت مٹانے کو وہ پھر زور سے شروع ہوئی تھی۔۔

"پھپھو۔۔ آپ ہمیشہ اُن ہی کی سائیڈ لیتی ہیں۔۔ میں بتا نہیں سکتی اُنہوں نے شادی کی پہلی صبح میرے ساتھ کیا کیا تھا"۔۔ آج زندگی میں پہلی بار فائزہ کو اپنے بھتیجے پر رحم آیا تھا۔۔

"ہیر میرے بچّے یہ باتیں کسی کے سامنے ڈسکلوز نہیں کرتے میری جان"۔۔ اُنہوں نے ہنسی ضبط کی تھی۔۔

"ہاں چاہے وہ مجھے سوتے میں اُٹھا کر چلتے ہوئے شاور میں پھینک آئیں"۔۔ اُس کا دُکھ پھر تازہ ہوا تھا۔۔ اُن کا ہاتھ بے ساختہ اپنے ماتھے پر گیا تھا۔۔

"ایک ذرا پانچ منٹ ہی تو مانگے تھے مزید سونے کے لیے۔۔ بندہ پیار سے بھی جگا دیتا ہے۔۔ پر یہ ہمیشہ سڑیل ہی رہیں گے میں آپ کو بتا رہی ہوں پھپھو"۔۔ اب اُنہیں راحم کے اُس کے شاور میں پھینکنے کی وجہ سمجھ آئی تھی۔۔

"میری دیوانی بھتیجی کے پانچ منٹ۔۔"۔۔ اُنہوں نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔ لیکن جس اسپیڈ سے وہ راحم کے خلاف شکایتوں کا دفتر کھول کر بیٹھی تھی، اُس کا سُننا ممکن ہی تھا۔۔

"میں اُن کی بچپن کی بیوی ہوں اُنہیں تو بچپن سے ہی اپنا ہنی مون پلین کر کے رکھنا چاہیئے تھا بلکہ ٹکٹس بھی کروا دینی چاہیئے تھیں۔۔ اور شادی کے نیکسٹ ڈے مجھے مری سوات کاغان لے جانا چاہیئے تھا۔۔ پر اُن کے لیے تو اپنا آفیس اپنا پروجیکٹ اہم ہے ناں وہ بھی مجھ سے زیادہ۔۔ پھپھو۔۔ وہ پہلے جو صرف سڑیل تھے اب ہلاکو خان بھی بن گئے ہیں۔۔ مجھے کھائی میں پھینکنے کو تیار ہو گئے۔۔ اللہ کسی کو ایسا بچپن کا شوہر نہ دے پھپھو"۔۔ زور و شور سے روتے روتے آخر میں اُس کا لہجہ دُکھ بھرا ہوا تھا۔۔ فائزہ جو اُس کی بات کے دوران مُسلسل مُسکرا رہی تھی۔۔ ایک دم چونکی تھیں۔۔

"نہیں میری جان۔۔ اچھا تم رونا بند کرو میں بات کرتی ہوں اُس سے"۔۔ بمُشکل اُسے بہلا بُھسلا کر۔۔ راحم حسن کے کان کھینچنے کے وعدے کر کے اُنہوں نے اُسے چُپ کروایا تھا۔۔

اُن کی بات پر اعتبار کرتے ہوئے وہ نہ صرف چُپ ہوئی تھی۔۔ بلکہ فریش ہو کر اچھا سا سوٹ پہنا تھا۔۔ پھر رِدا کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے وہ نیچے آئی تھی، جہاں اُس کی ماں اور ساس اُس پر واری صدقے جا رہی تھیں۔۔ اور رِدا اُسے گھورنے میں مصروف تھی۔۔ لیکن خود کو ہمیشہ کی طرح حق پر سمجھتے ہوئے وہ اُس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی اپنے لاڈ اُٹھانے میں مصروف تھی۔۔

•••••••

"رضوان۔۔ پروجیکٹر آن کریں۔۔ میں اب تک کی ساری ڈیٹیلز کو اوورویو کرنا چاہتا ہوں"۔۔ وہ اِس وقت میٹنگ روم میں بیٹھا کُرسی پر ٹیک لگاتا بولا۔۔

جبھی انٹرکام بجا تھا۔۔

"یس مس اسماء"۔۔

"سس۔۔سوری ٹو ڈسٹرب یو سر، آپ سے ملنے۔۔"۔۔ابھی بیچاری نے بات کرنا شروع ہی کی تھی جب وہ اپنے ازلی اکھڑ بقول ہیر راحم کے اپنے سڑیل انداز میں اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

"مس اسماء مجھے آپ کو کتنی بار بتانا پڑے گا کہ جب میں میٹنگ روم میں ہوں کوئی بھی ہو آپ مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گی"۔۔وہ غصّے سے بولا تھا لیکن ریسیور سے آتی اگلی آواز سُن کر اُس کے حواس الرٹ ہوئے تھے۔۔

" بھتیجے۔۔آپ باہر آرہے ہیں یا میں اندر آؤں آپ کو ڈسٹرب کرنے"۔۔اُن کی بات پر راحم حسن کا سارا باس پنا نکلا تھا۔۔وہ فوراً سیدھا ہو بیٹھا تھا

"پھپھو"۔۔اُس کے مُنہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔

"نہیں سر بچپن کی پھپھو"۔۔جبکہ پروجیکٹر آن کرتے رضوان کی زبان سے اُسی بے ساختگی سے پھسلا تھا۔۔

"میں آتا ہوں"۔۔اُس نے ایک کڑی نظر اُس پر ڈال کر انٹرکام رکھا تھا،وہ گڑبڑا کر اپنا رُخ پروجیکٹر کی طرف کر گیا تھا۔۔

"سر شروع کریں۔۔؟؟"۔۔رضوان نے معصومانہ انداز میں پوچھا تھا۔۔ضرور اُس کی بچپن کی بیوقوف بیوی اپنی رات والی دھمکی پر عمل کرتی فائزہ کو سب کچھ بتا چکی ہو گی۔۔

"بند کریں اِس کو فلحال۔۔میرے روم میں دو کپ کافی بھیجیں"۔۔وہ بولتا ہوا تیزی سے میٹنگ روم سے باہر نکلا تھا۔۔جبکہ رضوان وہاں کھڑا سوچ رہا تھا

"یہ اتنے رعب دار باس اپنی بچپن کی پھپھو کے آنے پر ہمیشہ بھیگے بلے کیوں بن جاتے ہیں"۔۔اب کوئی اُسے کیا بتاتا کہ اِس کی وجہ بچپن کی پھپھو نہیں بچپن کی بیوی ہے، جو پھر سے راحم حسن کی شامت بُلوا چکی تھی۔۔

"اوہ۔۔کافی"۔۔وہ چونک کر باہر نکل تھا۔۔

••••••••

"ایسا کیا کر دیا میرے بھتیجے نے کہ میری بھتیجی اپنے میکے جانے کو تیار ہو گئیں ہیں"۔۔وہ اُن کو اپنے بازو کے حلقے میں لیتا اپنے مخصوص انداز میں مل کر سامنے اپنی سیٹ پر آ بیٹھا تھا۔۔لیکن اُن کی بات پر اُس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔

"ہیں میکہ۔۔؟؟"۔۔وہ آنکھیں کھول کر پوچھ رہا تھا۔۔

"وہ اپنا سارا سامان اُٹھا کر واپس اپنے کمرے میں جانے کو تیار بیٹھی تھی۔۔وہ تو میرے تمہارے کان کھینچنے کے وعدے پر کچھ دیر کے لیے سکون آیا ہے"۔۔وہ گہرا سانس لیتا اپنی سیٹ پر سر ٹکا کر ہنس دیا تھا۔۔فائزہ نے اُس کی ہنستے چہرے کو دیکھ کر بے اختیار اُس کی نظر اُتاری تھی۔۔

"راحم شرم کرو۔۔صرف چار دن ہوئے ہیں اور تم اپنی بیوی کو رُلا بیٹھے ہو۔۔اتنی مُشکلوں سے میں نے اُسے چُپ کروایا ہے۔۔میری بات سُن لو تم، میں تمہارے کان کھینچوں نہ کھینچوں پر تمہاری بچپن کی بیوی تمہیں تمہارے باپ سے ضرور پٹوانے والی ہے"۔۔وہ اب ناراضگی سے بولیں تھیں۔۔اُن کے لہجے میں ناراضگی محسوس کرنے کے باوجود وہ پھر سے ہنس دیا تھا۔۔"پھپھو۔۔میری بھی تو سُنیں ناں"۔۔پھر وہ اپنی سیٹ سے اُٹھ کر سر کھجاتا اُن کے پاس پڑی کُرسی پر بیٹھا تھا۔۔

"کیا سُنوں۔۔؟..یہی کہ تم اُسے کھائی میں پھینکنے والے ہو۔۔؟؟"۔۔اب کے اُس سے مزید قابو نہیں ہوا تھا وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔فائزہ نے اُسے خشمگین نظروں سے گھورا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔آپ مجھے سُکون سے بتائیں میرے خلاف کس کس جُرم کی ایف آئی آر درج ہوئی ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ اب ادب سے سر کو جُھکا گیا تھا پر ہونٹوں پر شرارتی مُسکان تھی۔۔

"کیوں نہیں لے جا رہے اُسے ہنی مون پر۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔

"سیر یسلی پھپھو بہت کام ہیں۔۔ میں نے نیا پروجیکٹ اسٹارٹ کیا ہے پہلے ہی شادی اور عید کی وجہ سے بہت ٹائم ویسٹ ہو گیا ہے"۔۔وہ اب سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"ٹائم ویسٹ !شاباشے بھتیجے۔۔ مجھے واقعی تمہارے کان کھینچ ہی لینے چاہیئے"۔۔اُنہوں نے اب کے سچ میں اُس کا دایاں کان اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔ تبھی دستک ہوئی تھی۔۔ "پھپھو یار یہاں تو عزت رکھ لیں"۔۔اُس نے جلدی سے اپنا کان چھڑاتے ہوئے قدرے ناراضگی سے کہا تھا۔۔اب کے ہنسنے کی باری فائزہ کی تھی۔۔

"یس"۔۔اُس کے بولنے پر پیون دو کپ کافی میز پر رکھتا چلا گیا تھا۔۔

"اچھا یہ کافی پیئیں اور کنٹنیو کریں"۔۔وہ اُن کے ہاتھ میں مگ پکڑاتا بولا۔۔

فائزہ نے اُس کے ہاتھ سے کپ تھاما تھا۔۔

"یہ جو تمہاری حرکتیں ہیں ناں راحم اب تو مجھے لگتا ہے صحیح کہتی ہے میری دیوانی بھتیجی۔۔ بیس سال ہوئے ہیں ناں تمہارے نکاح کو۔۔ اصولن تو تمہیں اُسی وقت ہنی مون کی ٹکٹس کروالینی چاہیئے تھیں۔۔ لیکن تم تو اُسے کھائی میں پھینکنے لگے تھے۔۔"۔۔اُن کی بات پر وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"کم آن پھپھو میں صرف اُس کو چھیڑ رہا تھا"۔۔وہ کپ لبوں سے لگاتا بولا، لیکن اُن کی اگلی بات پر اُسے زبردست اچھو لگا تھا،اُس کے مُنہ سے کافی باہر آئی تھی۔۔

"اور شاور میں پھینکنا۔۔؟؟"

"سیر یسلی پھپھو۔۔ دیٹس ناٹ فیئر۔۔ پھر آپ کہتی ہیں اُسے کچھ ناں کہوں۔۔ میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھائی میں چھلانگ لگانے والا ہوں لکھ لیں آپ"۔۔وہ ازحد ناراضگی اور جھنجھلاہٹ سے بولتا اپنی جگہ سے ہی اُٹھ گیا تھا۔۔وہ بے وقوف لڑکی رُخصتی کے بعد اُس کا بینڈ بجانے کے درپے تھے۔۔

"اللہ نہ کرے راحم۔۔ کیسی منحوس باتیں کر رہے ہو"۔۔ اُنہوں نے کھڑے ہو کر اُس کے پیچھے سے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

" تھوڑی سی نا سمجھ ہے۔۔ پیار سے سمجھایا کرو اُسے۔۔ راحم اب وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے۔۔ اب تمہیں اُس سے ہر معاملے میں ذرا احتیاط اور مُحبت سے پیش آنا ہو گا۔۔ "۔۔ اُس نے اپنے کندھے سے اُن کا ہاتھ ہٹایا تھا۔۔ وہ سمجھ گئیں تھیں ہیر کی شاور والی بات بتانے پر وہ از حد خفت کا شکار ہوا تھا۔۔

"راحم مانا کہ میں تمہاری پھپھو ہوں لیکن کیا ہم دوست نہیں ہیں۔۔؟؟۔۔ بچپن ساتھ گُزرا ہے ہمارا"۔۔ وہ اب نرمی سے پوچھ رہی تھیں۔۔ اُن کی بات پر وہ مُڑا تھا۔۔ پھر نرمی سے اُنہیں اپنے بازو کے حلقے میں لیا تھا۔۔

" آئی نو پھپھو۔۔ لیکن میں اِس عظیم پیس کا کیا کروں۔۔ آگے پتا نہیں کہاں کہاں مجھے مُنہ چُھپانے پر مجبور کرنے والی ہیں یہ اپنے عظمت کے مُظاہروں سے "۔۔ آخری جُملے پر اُس نے دانت پیسے تھے۔۔ اُس کی بات پر فائزہ کا قہقہہ جاندار تھا۔۔۔ اُنہوں نے اُسے دوبارہ اُسی جگہ پر بٹھایا تھا پھر خود بھی اپنی جگہ پر بیٹھ گئ تھیں۔۔

"میری جان عورت کا خمیر اللہ نے مُحبت کی مٹّی سے اُٹھایا ہے جس میں تھوڑے ضد،ناز نخرے کے عنصر بھی شامل ہیں۔۔ اور مرد کا خمیر صبر و برداشت کی مٹّی سے، جس میں کچھ کچھ سختی اور کچھ غصّے کے عنصر بھی پائے جاتے ہیں۔۔ ہر عورت اپنے مرد کے سامنے ضد کرے گی، اُسے نخرے دکھائے گی کیونکہ اُس کی فطرت میں یہ شامل ہے اور ہر مرد کو چاہیئے کہ اپنے صبر و برداشت، اپنی مُحبت اور اپنے نرم لہجے سے اُسے اپنا تابع بنائے"۔۔ وہ اُسے نرمی سے سمجھا رہی تھیں۔۔

" پھپھو میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں لیکن آپ یہ کیوں بھول رہی ہیں کہ سامنے بھی آپ کی دیوانی بھتیجی ہیر راحم حسن ہے"۔۔ وہ جیسے بے بسی سے بولا تھا وہ مُسکرائی تھیں۔۔

"ابھی بھی میری بات کو پوری طرح سُنے بغیر وہ اپنا سامان اُٹھائے میکے جانے کو تیار ہو گئی ہے۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا میری بچپن کی بیوی کم از کم مجھے یہ دھمکی دے سکتی ہے"۔۔وہ افسوس سے سر ہلاتا بولا۔۔وہ ہنسی تھیں۔۔

"او کے ٹھیک ہے تمہارا پروجیکٹ امپورٹنٹ ہے۔۔لیکن اُسے یہ بتاؤ کہ وہ اِس پروجیکٹ سے تھوڑی سی زیادہ امپورٹنٹ ہے تمہارے لیے۔۔فلحال ہنی مون نہ سہی رومانٹک ڈنر ڈیٹس ہی سہی"۔۔وہ اُسے شرارت سے دیکھتی پوچھ رہی تھیں۔۔وہ زور سے ہنسا تھا۔۔

"اور مجھے میرے بھتیجے پر پورا ٹرسٹ ہے وہ میری دیوانی بھتیجی کو سنبھال لے گا"۔۔اُنہوں نے اُس کے گلے میں اپنا بازو ڈالا تھا۔۔

"ان شاءاللہ پھپھو۔۔بس آپ کی دیوانی بھتیجی اپنی زبان بند رکھے اب"۔۔وہ جن تاثرات سے بولا تھا فائزہ کی ہنسی رُکنے میں نہیں آئی تھی۔۔

"بیٹا جی اپنے بھتیجے کو بھی جانتی ہوں میں"۔۔اُنہوں نے اُس کا کان پکڑا تھا۔۔

"آئیں آپ کو چھوڑ آتا ہوں آپ کے گھر۔۔دو منٹ اور آپ یہاں رہی ناں تو راحم حسن کے کان کے ساتھ ساتھ باس والا امپریشن بھی سلامت نہیں رہے گا"۔۔وہ اپنا کان چھڑاتے ہوئے اُن کا بیگ اُٹھا کر جس انداز میں بولا تھا فائزہ زور سے ہنسی تھیں۔۔

"ہاں اتنے ہی معصوم ہو تم"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے اپنا بیگ لیتیں مزے سے بولی تھیں۔۔

"آپ پھپھو بھتیجی دونوں ہی میرے امپریشن کے پیچھے پڑیں ہیں۔۔آپ آفس میں اور وہ میری بچپن کی بیوی میرے گھر میں"۔۔وہ دُہائی دیتا اُن سے پہلے کمرے سے نکلا تھا۔۔وہ ہنستے ہوئے اُس کے پیچھے تھیں۔۔

....

وہ پانچ بجے گھر آیا تھا۔۔سب خواتین ہی لاؤنج میں براجمان تھیں۔۔اپنی بچپن کی بیوی پر گہری نظر ڈالتے ہوئے اُس نے باآوازِ بلند سلام کیا تھا۔۔سب کے ہی جواب تقریباً اُسی جوش سے آئے تھے۔۔سوائے اُس کے وہ جو رِدا کو اپنی شرٹ کے دامن کا ڈیزائن دکھا رہی تھی۔۔مُنہ ہی مُنہ میں جواب دیتی رُخ پھیر گئی تھی۔۔وہ مُسکراتا ہوا صوفے پر آبیٹھا تھا۔۔جہاں سے وہ زرینہ کو ہیر کو گھورتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔۔لیکن وہ نظر انداز کیے اب اپنی کلائی میں پڑی سونے کی چوڑیوں کو گھما رہی تھی۔۔

"ہیر۔۔اُٹھو پانی لاؤ راحم کے لیے"۔۔اب کے زرینہ نے زور سے اُسے حکم دیا تھا۔۔وہ ایک دم چونکی تھی۔۔جبکہ راحم نے اپنی مُسکراہٹ ہونٹوں میں چُھپائی تھی۔۔وہ مُنہ بناتی اُٹھی تھی۔۔

"تھک گئے ہو بیٹا۔۔؟؟۔۔کھانا کھایا تھا"۔۔زرینہ نے اُسے دیکھ کر پیار سے پوچھا تھا۔۔وہ مُحبت سے اُنہیں جواب دے رہا تھا۔۔

"باس کی چیئر پر بیٹھ کر حکم ہی کرنا ہوتا ہے جناب کو۔۔اور امّی تو ایسے پوچھتی ہیں کہ اگلے بندے کے بس آنسو نکلنے کی دیر ہوتی ہے"۔۔وہ بڑبڑاتی ہوئی گلاس ہاتھ میں ہی لیے کچن سے برآمد ہوئی تھی۔۔زرینہ نے اُسے دیکھ کر دونوں ہاتھوں سے ٹرے تھامنے کا اشارہ کرتے دانت پیسے تھے۔۔وہ مزید بُرا مُنہ بناتی گلاس اُس کے آگے بڑھا گئی تھی۔۔راحم نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے گلاس اُس سے لیا تھا۔۔وہ اچھا خاصا سٹپٹائی تھی۔۔

"تھرڈ کلاس مووی کے تھرڈ کلاس ولن"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔جبکہ وہ سر جُھکائے پانی پینے میں مصروف تھا۔۔اُس نے گلاس خالی کر کے سر اُٹھایا تھا۔۔وہ جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی نظریں ملنے پر کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے گلاس اُسے تھمایا تھا، لیکن اگلے ہی لمحے راحم نے واقعی میں کسی تھرڈ کلاس مووی کے تھرڈ کلاس ولن کی طرح ایک آنکھ میچی تھی۔۔ہیر کے مُنہ کے ساتھ اُس کا ہاتھ بھی کُھلا تھا نتیجتاً وہ گلاس جو راحم اُسے پکڑا چکا تھا زمین بوس ہوا تھا۔۔

وہ دونوں ہی بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹے تھے۔۔ رِدا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ اُس کے کُھلے مُنہ کو حیرت سے دیکھا تھا۔۔

"ہیر"۔۔ زرینہ کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔ ہیر نے اُسے دیکھا وہ مُسکراتا ہوا شانے اُچکا گیا تھا۔۔

"توڑ دو سارے گھر کے گلاس تم"۔۔ زرینہ کی ڈانٹ سے زیادہ اُسے راحم پر غصّہ آیا تھا۔۔

"امّی میں نے نہیں توڑا۔۔ اِنہوں نے توڑا ہے۔۔ اب دیکھیں کیسے معصوم بن رہے ہیں"۔۔ وہ اُس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔

"میں نے کیا کیا ہے ہیر۔۔؟؟۔۔ تمہارے ہاتھ میں تو دیا تھا گلاس۔۔ تم نے پکڑا ہی نہیں"۔۔ وہ معصومیت سے بولا تھا۔۔

"آپ کی وجہ سے ٹوٹا ہے"۔۔ اُس کی معصومیت پر خار کھاتی وہ دانت کچکچا کر بولی تھی۔۔ رات والا غصّہ بھی عود کر آیا تھا۔۔

"ہیر۔۔ تھپڑ نہ کھا لینا اب مجھ سے"۔۔ زرینہ نے اب کے کوئی لحاظ نہیں رکھا تھا۔۔

"زرینہ کیوں بچّی پر غصّہ کرتی ہو ہر وقت"۔۔ خدیجہ حسبِ عادت اُس کی روہانسی شکل دیکھ کر اُس کے پاس آئی تھیں۔۔ لیکن وہ شروع ہو چکی تھی۔۔ پہلے آواز بھرائی تھی۔۔ پھر آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا تھا۔۔

"امّی ہمیشہ مجھے ڈانٹتی ہیں تائی امّی۔۔ جبکہ ساری کی ساری غلطی اِن ہی کی تھی۔۔ اور پہلے بھی وہ۔۔۔ اٹھارہ کے اٹھارہ۔۔ گلاس اِنہوں نے ہی توڑے تھے اور خود کھڑک۔۔"۔۔ راحم کو لگا لاونج میں ہوا اچانک کم ہو گئی ہے۔۔ اُسے سمجھ نہیں آیا اِس چلتے ٹیپ ریکارڈر کو کیسے بند کروائے کچھ نا سمجھتے ہوئے وہ اچانک بول پڑا تھا۔۔

"چچّی امّی۔۔ گلاس میرے ہاتھ سے چھوٹا ہو گا۔۔ گاڑی کا بونٹ چیک کیا تھا میں نے تو شاید ہاتھ سلپری ہو رہے ہیں میں فریش ہو کر آتا ہوں"۔۔ وہ بولتا ہوا اچانک پلٹا تھا پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

"دیکھا تائی امّی ہمیشہ اِن ہی کی غلطی ہوتی ہے"۔۔ وہ فخریہ انداز سے ہتھیلی سے اپنی آنکھیں صاف کرتی بولی تھیں۔۔ رونا بند ہو گیا تھا۔۔ خدیجہ مُسکرائی تھیں۔۔

"ہیر جاؤ۔۔ راحم کے لیے چائے بنا کر کمرے میں لے جاؤ"۔۔ زرینہ نے نیا آرڈر جاری کیا تھا۔۔

"امّی۔۔ میری مہندی بھی نہیں اُتری ابھی"۔۔ وہ نروٹھے پن سے بولی تھی خدیجہ نے ہنستے ہوئے اُسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

"بلکل ابھی کچھ دن تو تم میری بیٹی سے کوئی کام نہیں کروا سکتی بھئی"۔۔ اُنہوں نے اُس کا ماتھا چوما تھا۔۔ جب کے راحم نے دانت پیسے تھے۔۔

"تمہاری مہندی تو میں اُتارتا ہوں اچھی طرح۔۔ تم کمرے میں تو آؤ ذرا"۔۔ وہ کمرے کا دروازہ بند کرتا اپنی ٹائی کو بیڈ پر پھینکتا بولا۔۔

"فلحال ہنی مون نہ سہی رومانٹک ڈنر ڈیٹس ہی سہی"۔۔ جبھی فائزہ کی آواز اُس کی سماعتوں سے گُزری تھی۔۔ وہ دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔

....

اُس کا بلکل بائیکاٹ کرتی وہ جان بوجھ کر سارا وقت نیچے رہی تھی۔۔ کتنی بار راحم نے اُسے کمرے میں آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔ لیکن وہ ناک چڑھا کر مُنہ پھیر لیتی۔۔ راحم کو غصّہ کیا آتا بلکہ وہ تو اُس کے ناز و انداز پر فدا ہو رہا تھا۔۔

کب تک بیٹھتی باہر آخر کار تو اُسے اپنے کمرے میں جانا ہی تھا۔۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ کمرے میں آئی تھی۔۔ وہ حسبِ عادت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔ ایک نظر اُس کے پھولے مُنہ پر ڈالتا وہ مُسکراتا ہوا دوبارہ اپنے کام کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

وہ جو وارڈروب کھولے اپنے منائے جانے کی مُنتظر تھی مزید تپی تھی۔۔ اپنا نائٹ ڈریس اُٹھاتی وہ بگڑے تیوروں کے ساتھ واشروم میں داخل ہوئی تھی۔۔ بس نہیں چلا تو دروازہ ٹھا کی آواز سے بند کیا تھا۔۔ راحم نے ایک دم دانت پیستے ہوئے سر اُٹھا کر ایک نظر واشروم کے دروازے پر ڈالی تھی۔۔

دو تین منٹ بعد وہ دوبارہ بر آمد ہوئی تھی۔۔ اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔ یلو سلک کی ٹراؤزر شرٹ میں وہ تنے تنے چہرے کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی بُرش کر رہی تھی۔۔ ہمیشہ کی طرح وہ اُسے بہت کیوٹ لگی تھی۔۔ اُس کا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔۔

"ہونہہ باہر تو بڑا پیار اُبل رہا تھا اور یہاں لیپ ٹاپ کو ایسے گود میں لیے بیٹھے ہیں جیسے لیپ ٹاپ نہ ہو گیا میری سوتن ہو گئی"۔۔ اُس نے برش پٹخا تھا۔۔

"ام ہم۔۔ سوتن کو گود میں بٹھانے کا ٹائم ختم اب میری بچپن کی بیوی کا ٹائم شروع"۔۔ اُس نے اچانک سے اُسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔ وہ ایک دم سٹپٹائی تھی۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔ جائیں اپنی سوتن کے پاس"۔۔ وہ اُس کا حصار توڑ کر بولتی اپنی سائیڈ کے طرف بڑھی تھی۔۔ وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"میری یا تمہاری سوتن ہیر۔۔؟؟"۔۔ اُس کے گھورنے پر بمُشکل ہنسی روک کر اُس نے پوچھا تھا۔۔ وہ کھسیائی تھی۔۔

"اللہ نہ کرے۔۔ ایسا سوچ کر تو دکھائیں۔۔ میں اُس کا وہ حشر کروں گی کہ آپ کی گود میں بیٹھنے کا سوچ بھی نہیں سکے گی وہ"۔۔ اِس سوچ کے ساتھ ہی ہیر کا دل دہلا تھا۔۔ اُس نے ہنستے ہوئے ہیر کی کلائی تھامے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا

"ایسا نہیں کرنا یار۔۔ وہ مجھے بہت عزیز ہے۔۔ میرے سارے اہم راز ہیں اِس کے اندر"۔۔ اُس کی بات پر ہیر نے اُسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

"میں اُس کی ٹانگیں ہی توڑ دوں گی دیکھیئے گا آپ"۔۔ وہ لیپ ٹاپ کو گھور کر بولی۔۔ وہ لیپ ٹاپ سے جیلس ہو رہی تھی راحم نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"فلحال تو یہ جگہ فُل ہے"۔۔ اُس کی بات پر ہیر راحم اچانک ہوش میں آئی تھی۔۔ اتنی دیر سے وہ اپنے بیڈ پر نہیں بلکہ بڑی شان سے اُس کی گود میں ہی براجمان تھی۔۔ اِس طرح کے اُس کے دونوں پیر زمین سے کچھ انچ اوپر تھے۔۔ ہیر راحم کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔ وہ اُٹھنے کو تھی جب راحم نے اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔۔

"آں ہاں۔۔ جب تک ساری ناراضگیاں ختم نہیں ہوں گی۔۔ آپ یہاں سے ہل بھی نہیں سکتیں مسز راحم"۔۔ اُس نے ہلکے سے اپنی پیشانی اُس کی ٹھوڑی سے ٹکرائی تھی۔۔

"میں ناراض نہیں ہوں"۔۔ وہ گردن اکڑا کر کہتی تھوڑی سی پیچھے ہوئی تھی۔۔ لیکن پھر ایک دم گرنے کے خوف سے اپنے دونوں بازو راحم کے گلے میں ڈالے تھے۔۔

"دیکھ کر ہیر نیچے کھائی ہے ہم دونوں ہی گریں گے اب"۔۔ وہ شرارت سے باز نہیں آیا تھا۔۔ وہ خفت سے اُس کے کندھے پر مُکا جڑتی اُس سے الگ ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔۔ پھر اُسے بھی کھڑے ہوتے دیکھ کر اُس نے خفگی سے اپنا رُخ پلٹا تھا۔۔ اُس کی نخروں پر راحم کا دل بلیوں اُچھل رہا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے فواد کہہ رہا تھا اُس کے اور نا عمہ کے ساتھ چلیں ہنی مون پر۔۔ ایک ہی تو دوست ہے میرا۔۔ ڈائیریکٹ منع کرتا اچھا نہیں لگتا"۔۔ وہ اُس کی پُشت پر کھڑا بیچارگی سے بولا تھا۔۔

"میں بھی آپ کی ایک ہی بیوی ہوں وہ بھی بچپن کی"۔۔ وہ تڑخ کر بولی تھی وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔ اُس کے ہنسنے پر وہ مزید خفا ہوئی تھی۔۔

"ون اینڈ اونلی پیس ہو تم تو۔۔ کوئی مجھ سے پوچھے"۔۔ وہ بڑبڑایا تھا۔۔ راحم حسن کی قسمت اچھی تھی جو یہ جُملہ اُن کی بچپن کی زوجہ مُحترمہ سمجھنے سے قاصر رہی تھیں۔۔

"اِسی لیے پروجیکٹ کا بہانہ بنایا۔۔ لیکن سچ بتا رہا ہوں یہاں سے فارغ ہو جاؤں پھر جہاں تم کہو گی لے جاؤں گا"۔۔ اُس نے دونوں شانوں سے تھامے اُس کا رُخ اپنی طرف پھیرا تھا۔۔

"پرامس"۔۔ اُس نے انگشت شہادت اُٹھا کر پوچھا۔۔

"پکا پرامس۔۔ وہ پاگل ہے۔۔ میں تھوڑی ہوں۔۔ ہنی مون پر کوئی بیوقوف ہی ہو گا جو برات لے کر جائے گا۔۔ میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں ہیر راحم۔۔"۔۔ اُس نے اُس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرائی تھی۔۔ وہ مجوب ہوتی سر جُھکا گئی تھی۔۔ راحم نے مُسکراتے ہوئے اُسے خود میں سمویا تھا۔۔

فائزہ کی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ بڑی مُحبت سے اپنی معصوم سی بیوی کے سارے شکوے دور کر گیا تھا۔۔

"ہم عورتوں کی قوم بلکل بھی بیوقوف نہیں ہوتی راحم، جو تم مردوں کے دو میٹھے بول سے مان جائے۔۔ بات بس اتنی سی ہے کہ ہماری قوم کے دل کا سکون تم مردوں کی آنکھوں میں چُھپا ہوتا ہے، تم مردوں کی آنکھوں میں ہماری قوم کے لیے مُحبت کی چمک ہمارے نازک سے دل کے سکون سے جُڑی ہوتی ہے، جو مرد یہ بات سمجھ لے وہ بھی ہرگز بیوقوف نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ عورت کے دل کے سُکون سے اُس کی اپنی زندگی کا سکون جُڑا ہے۔۔ اِس لیے جو مرد عقل مند ہو گا وہ اپنی محبت سے ہمیشہ اپنے دل کا سُکون قائم رکھنے کی کوشش کرتا رہے

گا"۔۔فائزہ کے گاڑی میں کہے جانے والے الفاظ اُس کے کانوں میں گونجے تھے۔۔اُس نے ہیر کا سر اپنے بازو سے ہٹا کر اُس کے تکیے پر رکھا تھا پھر ذرا سا اُونچا ہو کر جُھک کر اُس کی پیشانی کو چومتے ہوئے وہ سیدھا ہوتا اپنے تکیے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گیا تھا۔۔

....

"ایک تو یہ لڑکی تکیے پر کم میرے بازو پر زیادہ سوتی ہے"۔۔کب سے ایک ہی پوزیشن میں سوتے ہوئے راحم نے کروٹ لینی چاہی تھی۔۔جب خود پر بوجھ محسوس کرتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔۔وہ بڑے مزے سے اُس کے بازو پر سر رکھے سو رہی تھی.اُس نے بہت آرام سے اُس کا سر اپنے بازو سے اُٹھا کر اُس کے تکیے پر رکھا تھا۔۔ہیر راحم کو راحم حسن کی یہ بات کچھ پسند نہیں آئی تھی۔۔وہ مُنہ بناتی ہوئی کسمسائی تھی۔۔

نیند میں بھی اُسے مُنہ بناتے دیکھ کر وہ بے آواز ہنسا تھا۔۔

ایک ہفتہ ہوا تھا اُن کی شادی کو۔۔اور اِس ایک ہفتے میں راحم نے ہیر کو اپنے بازو کی عادت خود ہی ڈالی تھی۔۔وہ مُسکراتے ہوئے اُس کے چہرے پر جُھکا تھا۔۔

اُس کے گال کو ہلکے سے چھوتے ہوئے وہ پیچھے ہوتا ہوا اپنے تکیے پر سر رکھ گیا تھا۔۔لیکن وہ غلطی کر چُکا تھا۔۔

اِس بار ہیر نے کسمساتے ہوئے واپس اُس کے بازو پر سر رکھا تھا۔۔

راحم حسن نے گہرا سانس لیتے ہوئے ایک نظر اُس کے نیند میں گُم معصوم چہرے کو دیکھا تھا پھر اپنے بیچارے بازو کو جو اب درد کرنے لگا تھا۔۔۔

کیا کر سکتا تھا وہ اب سوائے آنکھیں بند کر کے سونے کے۔۔

....

وہ نہا کے آیا تو دیکھا وہ سامنے بیڈ پر نیم دراز موبائل پر مصروف تھی۔۔ راحم نے ایک نظر سوا دس بجاتی گھڑی پر ڈال کر دوبارہ اُسے دیکھا تھا۔۔ وہ آفیس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔

"ہیر"۔۔ اُس نے تولیے سے سر رگڑتے ہوئے اُسے پُکارا تھا۔۔

"ہمم"۔۔ جواب بے توجہی سے آیا تھا۔۔ اُسے ویسے ہی موبائل میں مُنہمک دیکھ کر وہ فوراً سے اُس کے سر پر جا پُہنچا تھا

"صبح صبح ناشتہ کر رہی ہو یہ تم۔۔؟؟"۔۔ اُس نے اُس کے ہاتھ سے موبائل تقریباً جھپٹا تھا۔۔ وہ ہڑبڑائی تھی

"کک۔۔ کیا ہے۔۔"۔۔ لیکن سامنے اُسے اپنے سر پر کھڑے دیکھ کر اُس نے اپنی زبان کو دانتوں میں دبایا تھا۔۔

"ہیر۔۔ شوہر جب آفیس جاتا ہے تو فرمانبردار بیوی کیا کرتی ہے بھلا۔۔؟؟"۔۔ وہ بنیان اور گرے پینٹ میں ملبوس اُس کے پاس بیٹھ چُکا تھا۔۔ اُس کے گیلے بکھرے بالوں کو دیکھ کر ہیر راحم کے دل نے رفتار پکڑی تھی۔۔

"فرماں۔۔ بردار بی۔۔ وی"۔۔ مارے گھبراہٹ کے اُس نے لفظ توڑے تھے۔۔ جب کہ وہ اب بڑے سکون سے اُس کی شرم و گھبراہٹ نوٹ کر رہا تھا۔۔

"بلکل فرمانبردار بیوی۔۔ جو کہ تم ہو، ہے ناں۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسکے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو اُس کے کان کے پیچھے کرنے لگا تھا۔۔

"پرا۔۔ ٹھا۔۔ پراٹھا بناتی ہے۔۔"۔۔ ہیر کے ہونٹوں سے بڑی مُشکلوں سے لفظ بر آمد ہوئے تھے جبکہ وہ اچھا خاصا حیران ہوا تھا۔۔ وہ غیر محسوس طریقے سے راحم سے تھوڑی سی دور کھسکی تھی۔۔ نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔

"پراٹھا۔۔؟؟"۔۔ وہ اب حیرانی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ہاں اور شرٹ بھی نکال کر دیتی ہے"۔۔ وہ ایک دم دوسری سائیڈ سے بیڈ پر سے اُتری تھی۔۔ راحم نے آنکھوں کو مزید کھول کر اُسے دیکھا تھا جو جلدی سے وارڈروب کی طرف بڑھی تھی۔۔

"یہ۔۔یہ لیں"۔۔لائیٹ گرین ٹی شرٹ نکال کر اُسے تھمائی تھی۔۔وہ اب سکون سے اُس کی بدحواسی نوٹ کر رہا تھا۔۔

"آپ پراٹھا ہو جائیں میں تب تک آپ کے لیے تیار بنا دیتی ہوں"۔۔وہ کیا سے کیا بول کر کمرے سے نکلی تھی۔۔

راحم حسن کے زوردار قہقہے پر دروازے کے باہر کھڑی ہیر نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"اُفف اللہ"۔۔پھر جلدی سے فریش ہونے رِدا کے کمرے میں گھسی تھی۔۔

"ساری رات بڑے مزے سے میرا بازو توڑا جاتا ہے تب شرم پتا نہیں کہاں جا سوتی ہے محترمہ کی۔۔"۔۔اُس نے اپنے رومانٹک موڈ پر لعنت بھیجتے ہوئے ہاتھ میں تھامی گرین ٹی شرٹ کو دیکھا تھا۔۔

"بس اب کارٹون بن کر آفیس جانے کی کسر باقی ہے"۔۔دانت پیستے ہوئے شرٹ کو واپس وارڈروب میں ہینگ کیا تھا۔۔پھر پلٹ کر بیڈ سے اپنی وائیٹ شرٹ اُٹھائی تھی۔۔

....

دس منٹ بعد وہ دھپ دھپ کرتا نیچے آیا تھا۔۔اُس کا مُنہ اُس آسٹریلین نقشے والے پراٹھے کو دیکھ کر مزید پھولا تھا۔۔ہیر جانتی تھی کہ اِس آسٹریلین نقشے والے پراٹھے سے کوئی پرخاش نہیں ہے موصوف کو۔۔پر اُسے اُس کی پھولے مُنہ کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

دو چار لقمے لے کر وہ کُرسی کھسکا کر اُٹھا تھا۔۔جب زرینہ نے اُسے پُکارا تھا۔۔وہ کچن کے دروازے پر کھڑی اُس کے تیور مُلاحظہ فرما رہی تھی۔۔

"کیا ہوا بیٹا ناشتہ پسند نہیں آیا۔۔تم بیٹھو میں دوسرا بنا دیتی ہوں"۔۔وہ اُس کے پاس آئی تھیں۔۔

"نہیں چچی امّی۔۔بس آفیس سے دیر ہو رہی ہے"۔۔وہ اُس پر ایک خفگی بھری نظر ڈالتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ ہیر کو اُس کے سڑیل موڈ کا اندازہ ہوا تھا، اُس نے سر کو جُھکا کر بے اختیار اپنا نچلا ہونٹ کاٹا تھا۔۔

"چلتا ہوں اللہ حافظ "۔۔وہ کُرسی کی پُشت سے اپنا کوٹ اُٹھاتا ناک کی سیدھ میں چلتا ہوا دروازے سے باہر نکلا تھا۔۔

"جب پراٹھا بنانا آگیا ہے تو تھوڑی محنت کر کے صیحح سے بنانا بھی سیکھ لو۔۔اب یہ ٹیڑھے میڑھے پراٹھے وہ کب تک کرے گا برداشت "۔۔زرینہ نے پلٹ کر اُس کی اچھے سے خبر لینی چاہی تھی۔۔

"نہیں ناں امّی اُنہیں میرے پراٹھے سے کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔اتنا اچھا تو بناتی ہوں"۔۔وہ چلتی ہوئی اُس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔۔ادھ کھایا انڈا پراٹھا اور ساتھ میں آدھا چائے کا کپ۔۔

"لگتا ہے بہت زیادہ ناراض ہو گئے ہیں۔۔لیکن میں نے ایسا کیا کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ سوچتی ہوئی پراٹھے کا نوالا توڑتی چائے میں ڈبو کر کھانے لگی تھی۔۔زرینہ نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔ایک خوشگوار مُسکراہٹ نے اُن کے ہونٹوں کا چُھوا تھا۔۔وہ اندر تک شاد ہوتی اُسے دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھیں۔۔

"فرمانبردار بیوی کی طرح شرٹ بھی نکال کر دی اور پراٹھا بھی بنا دیا تھا"۔۔وہ بڑی رغبت سے پراٹھے اور چائے سے انصاف کر رہی تھی۔۔جب تین چار منٹ بعد وہ دروازے پر آرکا تھا۔۔سامنے کا منظر دیکھ کر وہ دلکشی سے مُسکرایا تھا۔۔ریڈ اور بلیو کنٹراسٹ کے سوٹ میں اُس کا رنگ دمک رہا تھا۔۔کُھلے بالوں کو سائیڈ کی مانگ نکال کر کانوں کے پیچھے اڑسا ہوا تھا۔۔کوئی بناؤ سنگھار نہیں تھا،کانوں میں چمکتے بلیک اور وائیٹ ننھے سے ٹاپس اور گلے میں اُس کی مُنہ دکھائی میں دی جانے والی چین اور حنائی ہاتھ اُسے لگا وہ سولہ سنگھار کیے اُس کے سامنے بیٹھی ہے۔۔اُس پر نگاہیں جمائے وہ آگے بڑھا تھا۔۔

"اب اُن کو مناؤں گی کیسے۔۔؟؟کیا میں اُن سے پوچھ لوں کہ ایک فرمانبردار بیوی کو کیا کرنا ہوتا ہے بھلا۔۔؟؟"۔۔اُس نے کپ ہونٹوں سے لگایا تھا۔۔

"نہیں نہیں اتنی بڑی لسٹ دے دیں گے وہ۔۔ ساری زندگی کام کرتے کرتے ہی گُزر جائے گی میری"۔۔ اُس نے جھرجھری لیتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر کپ میز پر رکھا تھا۔۔

"ارے راحم بیٹا تم گئے نہیں ابھی تک۔۔؟؟"۔۔ زرینہ کی آواز پر وہ دونوں ہی بُری طرح چونکے تھے۔۔ اُس نے اپنے ہاتھ میں تھاما چائے میں ڈوبا پراٹھا اپنے مُنہ میں ڈالا تھا۔۔

"وہ چچی امّی دوست کی کال آگئی تھی، وہی سُن رہا تھا۔۔ پھر دیکھا میں گاڑی کی کیز بھول گیا ہوں"۔۔ وہ کہتا ہوا اُس کی طرف آیا تھا۔۔ زرینہ سر ہلاتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔ ہیر نے دھڑکتے دل کے ساتھ سامنے پڑی چابی کو اُٹھایا تھا۔۔ وہ قریب آ چُکا تھا۔۔

"یہ۔۔ یہ کیز"۔۔ اُس نے چابی آگے بڑھائی تھی۔۔ لیکن وہ بجائے چابی تھامنے کے اُسے دیکھتا ہوا ایک ہاتھ ڈائنیگ ٹیبل اور دوسرا ہاتھ اُس کی کُرسی کی پُشت پر رکھے تھوڑا سا جُھکا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے ہیر فرمانبردار بیوی اپنے شوہر کا بچایا ہوا ناشتہ ختم کر کے اپنے شوہر کو خوش کر دیتی ہے"۔۔ وہ دلکش انداز میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔ جب تک وہ کچھ سمجھتی وہ تھوڑا اور جھک کر اُس کے دائیں گال کو چُھوتا اُس کے ہاتھ سے چابی لے کر پلٹ چُکا تھا۔۔ سیڑھیاں اُترتی رِدا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دونوں ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھے تھے۔۔ پھر ایک نظر دروازے سے نکلتے بھائی کو دیکھتے ہوئے وہ باقی کی سیڑھیاں اُترتی اُس کی طرف آئی تھی۔۔ جو ابھی تک ہونق بنی ذرا سا مُنہ کھولے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ہیر یہ کیا ہے۔۔؟؟"۔۔ رِدا نے اُس کے چہرے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

"کک۔۔ کہاں۔۔؟؟"۔۔ سٹپٹاتے ہوئے اُس نے ڈوپٹے سے اپنے بائیں گال کو رگڑا تھا۔۔

"یہ نہیں ہیر۔۔ یہ والا گال تھا"۔۔ رِدا نے پہلے بائیں گال پر اُنگلی رکھ کر پھر اُس کے دائیں گال پر اُنگلی رکھی تھی۔۔

"رِدا کی بچّی"۔۔وہ اُسے دھموکا جڑتی سُرخ چہرے کے ساتھ وہاں سے اُٹھی تھی۔۔رِدا کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"کرتی ہوں تمہارا بھی کوئی بندوبست"۔۔وہ کچن سے بولی تھی۔۔

"ہائے کب سے انتظار ہے"۔۔وہ زور سے بولتی ہوئی اپنا سر ڈائیننگ ٹیبل پر رکھ گئی تھی۔۔ہیر نے کچن سے نکل کر صوفے پر پڑا کُشن اُسے دے مارا تھا وہ ہڑبڑا کر اُٹھی تھی۔۔اب ہیر آگے آگے اور رِدا اُس کے پیچھے۔۔

......

"کیسی ہے میری پیاری بھتیجی۔۔؟؟"۔۔وہ ابھی ابھی آئیں تھیں۔۔سب سے مل کر وہ اُس کے کمرے میں آئی تھیں۔۔وہ جو اُس کی استری شُدہ شرٹس ہینگ کر رہی تھی آواز پر پیچھے مڑی تھی۔۔

"پھپھو آپ"۔۔ہیر نے پلٹ کر اُنہیں دیکھا تھا پھر شرٹ بیڈ پر پھینکتی وہ دوڑ کر اُن کے گلے لگی تھی۔۔

"اوہو تو شوہر کے کام کرنا شروع کر دیئے ہیں لوگوں نے"۔۔اُنہوں نے اُس کی پیشانی چوم کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے شرارت سے پوچھا تھا۔۔ہیر نے اُن کی توقع کے بر خلاف بُرا سا مُنہ بنایا تھا۔۔

"رہنے دیں پھپھو۔۔اِتّی سی تھی میں تب سے اپنے بچپن کے شوہر کے کاموں پر لگا دی گئی ہوں"۔۔اُس نے زمین سے چند فٹ ہاتھ اُونچا کر کے تپ کر کہا تھا۔۔اِتّی سی پر فائزہ زور سے ہنسی تھیں۔۔اُس نے آخری شرٹ بھی ہینگ کی پھر وارڈروب بند کرتی اُنہیں لیے بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔۔

"وہ کیا کہتی ہو تم خادمہ خاص"۔۔فائزہ مُسلسل ہنس رہی تھیں۔۔

"اور اب تو ہم نے یہ خادمہ خاص بھائی کو ہمیشہ کے لیے دان ہی کر دی ہے پھپھو"۔۔رِدا ہنستی ہوئی دروازے سے نمودار ہوئی تھی۔۔

"دیکھیں کیسے خوش ہو رہی ہے۔۔ پھپھو۔۔اِس کو نہیں چھوڑنا اب۔۔اِس کے لیے ڈھونڈیں کسی کو اور چلتا کریں۔۔ تاکہ اِس کو بھی پتا چلے ناں کہ شوہر کی خدمت کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہوتا"۔۔وہ رِدا کو گھوری سے نوازتی فائزہ کو دیکھ کر بولی تھی لیکن اُن کی آنکھوں میں چمکتی شرارت سے وہ نظریں چُرا گئی تھی۔۔وہ ہنسی تھیں۔۔

"ہائے پھپھو میں تو انتظار میں ہوں کسی حسین و جمیل شہزادے کی نظر مجھ پر پڑے۔۔ نہیں تو آپ لوگ ہی سوچ لیں"۔۔رِدا نے مصنوعی آہ بھری تھی۔۔فائزہ نے اُس کے سر پر چپت ماری تھی۔۔

"ہاں جی لگ پتا جائے گا"۔۔وہ پھر اپنے دھیان میں رِدا کو دیکھتی بولی تھی۔۔فائزہ نے بغور بھتیجی کی شکل دیکھی تھی۔۔

"اچھا بھئی پھپھو کو چائے پانی نہیں پوچھو گی کیا۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے رِدا سے پوچھا تھا۔۔

"ابھی لائی پھپھو"۔۔رِدا کے جانے کے بعد اُنہوں نے بغور اپنی بھتیجی کو دیکھا تھا۔۔جو سر جُھکائے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی اُکھڑتی ہوئی مہندی کو کھرچ رہی تھی۔۔خاموشی پر اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔اُن کی کھوجتی ہوئی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ گڑبڑائی تھی۔۔کسی احساس کے تحت چہرہ سُرخ ہوا تھا

"پھپھو آپ تین دن بعد آئی ہیں"۔۔وہ دھیمے سے بولی تھی۔۔

"تم بتاؤ بیٹا جی اِن تین دنوں میں میرے بھتیجے نے میری بھتیجی پر کون سے پہاڑ توڑ دیئے ہیں جو اب اِس کو لگنے لگا ہے کہ شوہر کی خدمت کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہوتا۔۔؟؟اور کیا کیا لگ پتا گیا ہے میری دیوانی بھتیجی کو۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کی ٹھوڑی تھام کر پوچھ رہی تھیں۔۔ہیر کا چہرہ مزید لال ہوا تھا۔۔

"پھپھو"۔۔وہ اُن کے شانے میں مُنہ چُھپا گئی تھی۔۔

"اور ہنی مون کا بتاؤ مانا کہ نہیں مانا"۔۔اُنہوں نے اُسے خود سے لگائے پوچھا۔۔

"پھپھو ہم بعد میں چلیں گے۔۔جب اُن کا پروجیکٹ کمپلیٹ ہو جائے گا"۔۔وہ شرماتے لجاتے بولی تھی۔۔فائزہ کے ہونٹ حیرت سے وا ہوئے تھے

"واہ میری جان تم تو میری سوچ سے زیادہ تیز نکلے"۔۔وہ مُسکراتے ہوئے تصور میں راحم حسن سے مُخطاب ہوئی تھیں۔۔لیکن اُن کے دل میں یک گونہ سکون سرائیت کر گیا تھا۔۔اِس سے ہیر کے چہرے پر سجی راحم حسن کی مُحبت،اُس کے ہونٹوں کی شرمیلی مُسکان سے ثابت ہو رہا تھا کہ ہمیشہ کی طرح اُن کے فرمانبردار بھتیجے نے اُن کی بات کا مان رکھا تھا۔۔

"لیکن پھپھو ایک بات پوچھنی تھی۔۔؟؟"۔۔وہ نیچے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے مُحبت سے اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"پھپھو یہ فرمانبردار بیوی کیا کرتی ہے۔۔؟؟"۔۔چہرے پر بیچارگی کے تاثرات سجائے وہ ازحد سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

"سات دنوں میں میری بھتیجی کو فرمانبردار بیوی بننے کا شوق چُرایا ہے واہ"۔۔وہ شرارت سے ہنسی تھیں۔۔

"نہیں ناں پھپھو۔۔مجھے کیا پاگل۔۔"۔۔وہ اپنی ہی بات پر زبان دانتوں میں پھنساتی فُل اسٹاپ دے گئی تھی۔۔

"اُنہوں نے پوچھا تھا پھپھو"۔۔وہ معصومیت سے بولی۔۔

"ہیں۔۔؟؟۔۔یہ تم سے اُس نے کہا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہی تھیں۔۔اثبات میں سر ہلاتی جواباً صبح کی ساری بات اور اُس کی ناسمجھ میں آنے والی ناراضگی بھی بتا گئی تھی۔۔

"شرٹ بھی نکال کر دی اُن جناب کو اور توا اور چائے کے ساتھ انڈا پراٹھا بھی بنا کر دیا کون دُلہن شادی کے ساتویں دن کام کرتی ہے وہ بھی تب جب اُس کے ہاتھ کی مہندی بھی نہ اُتری ہو"۔۔وہ اپنے ہاتھ اُن کے سامنے کرتے

افسوس سے بولی۔۔ وہ اُس کی بات پر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کیے بیٹھی تھیں۔۔ اُنہیں واقعی سمجھ نہیں آیا تھا اِس سے وہ بھتیجے کی قسمت پر ہنسیں یا افسوس کریں۔۔ جب کہ وہ اپنا ہی رونا رو رہی تھی۔۔

"لیکن پھپھو میرے پراٹھے سے زیادہ اُن کے چہرے پر آسٹریلین نقشہ بنا ہوا تھا"۔۔ وہ بُرا مُنہ بناتی بولی تھی، لیکن وہ اپنا قہقہہ روک نہیں پائی تھیں۔۔ ہاں باقی اُس کا چھوڑا ہوا ناشتہ پورا کرنا اور چابی لینے والی بات وہ بڑی صفائی سے حذف کر گئی تھی۔۔

"ہیر کیا تمہیں واقعی نہیں پتا فرمانبردار بیوی کیا کرتی ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اب قدرے سنجیدگی سے اُن کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھیں۔۔ اُس نے زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی تھی۔۔

"فرمانبردار بیوی شوہر کا چھوڑا ہوا ناشتہ پورا کرتی ہے"۔۔ وہ فرمانبرداری سے بولتی اُنہیں بہت پیاری لگی تھی۔۔ اُنہوں نے ہنستے ہوئے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"وہ تو ہے لیکن میرے بھتیجے کی فرمانبردار بیوی کی ڈیمانڈ ذرا سی مُختلف ہے"۔۔ پھر جو کچھ فائزہ نے اُسے فرمانبردار بیوی کے گن بتائے ہیر محترمہ کا سر بیڈ پر ہی سجدے میں چلا گیا تھا۔۔

....

آج اِسے اور رِدا کو کالج جانا تھا۔۔

"اُٹھو ہیر"۔۔ جب پاس لیٹے راحم نے اُس کا کندھا ہلایا تھا۔۔

"کیوں اُٹھوں بھئی۔۔۔؟؟"۔۔ وہ چِڑ سے کہتی رُخ موڑ گئی تھی۔۔

"سات بج گئے ہیں۔۔ شاباش"۔۔ وہ تکیے پر بکھرے اُس کے کُھلے بال اُس کے چہرے پر گراتا بولا۔۔ حسبِ عادت وہ تپی تھی۔۔

"کیا ہے۔۔!!ابھی الارم کہاں بجا ہے۔۔ سونے دیں مجھے، میں الارم پر خود اُٹھ جاؤں گی"۔۔وہ اپنے چہرے پر سے بال ہٹاتی خود پر قابو پاتے ہوئے بولی ورنہ دل تو چاہا تھا ایسے نیند خراب کرنے پر اُس کے اُوپر چڑھ کر اُسے مارے۔۔

"کب کا لگایا تھا۔۔؟؟۔۔ سات تو بج ہی رہے ہیں"۔۔وہ باز نہیں آیا تھا۔۔

"سات دس کا"۔۔وہ تکیے میں مُنہ دیتی بولی۔۔

"دس منٹ میں تم نے کون سا دُنیا فتح کر لینی ہے"۔۔وہ اُس کے بالوں کو چھیڑتا بولا۔۔

"آپ کو کیا پتا دس منٹ کی نیند دس دن کی نیند لگتی ہے۔۔ کسی سوئے ہوئے بندے سے اُس کی اہمیت پوچھیں۔۔ لیکن آپ کیا سمجھیں گے۔۔پتا نہیں ساری رات سوتے بھی ہیں یا نہیں اُوپر سے صبح صبح اُٹھ بھی جاتے ہیں۔۔اور تو اور سارا دن فریش بھی رہتے ہیں"۔۔وہ تکیے میں ہی مُنہ گھسیڑے اُس کی شان میں مُستقل قصیدے پڑھے گئی تھی۔۔وہ اپنے بارے میں اُس کا شاہی فرمان سُنتا ابھی ٹھیک سے حیران بھی نہیں ہوا تھا کہ سرہانے رکھے ہیر کے موبائل پر الارم بجنے لگا تھا۔۔وہ تکیہ پھینکتی ایک دم سے اُٹھی تھی۔۔راحم نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

"کیا ہے۔۔!!"۔۔اپنے مخصوص پنک نائٹ ڈریس میں ملبوس وہ چہرے پر آئے بکھرے بال ہٹاتی چیخی تھی۔۔

"سات دس۔۔بج گئے ہیں۔۔یہ الارم بند کر دوں۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کا موبائل ہاتھ میں لیے دائیں بائیں ہلاتا معصومیت سے رُک رُک کر پوچھ رہا تھا۔۔ جس پر بجتا الارم ہیر کے غصّے کا پارہ ہائی کر رہا تھا پر اُس سے زیادہ راحم کے چہرے کی معصوم پر زچ کیے دینے والی مُسکان۔۔

"اُٹھا کر پھینک دیں کھائی میں۔۔"۔۔وہ بگڑے تیوروں سے بولتی ایک دم بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔راحم کو تو کیا اِس گھر میں سب کو اندازہ تھا وہ اپنی نیند کا ایک ایک منٹ کا حساب رکھتی تھی۔۔

"کس کو تمہیں۔۔؟؟"۔۔وہ برجستہ پوچھتا بیڈ سے اُٹھا تھا۔۔

"دل تو آپ کا یہی چاہ رہا ہو گا"۔۔وہ تپی تھی۔۔

"دل تو میرا بہت کچھ چاہ رہا ہے"۔۔وہ اُسے بازو سے پکڑتا اپنی طرف کھینچتا بولا۔۔جب تک وہ سنبھلتی وہ اپنا کام کر چُکا تھا۔۔وہ حد درجہ سٹپٹائی تھی۔۔

"میں موبائل کی بات کر رہی ہوں"۔۔وہ اُس کی گُستاخی پر اُس کا حصار توڑتی اُسے گھورنے لگی تھی، لیکن اُس کی آنکھوں میں رچی شرارت دیکھتی اپنا پروگرام کینسل کر گئی تھی۔۔اُس کے نظریں چُرانے پر وہ بے اختیار ہنسا تھا لیکن اُسے تپانے سے باز پھر بھی نہیں آیا تھا۔۔

"مانا کہ شوہر ہوں تمہارا، وہ بھی بچپن کا۔۔لیکن عقل کام کرتی ہے میری جاناں۔۔بیوقوف تھوڑی ہوں جو اپنے لیے خرچا بڑھالوں"۔۔وہ اُس کا پارہ مزید ہائی کرتا الارم آف کر گیا تھا۔۔

"اب سارا دن میرا نیند میں گُزرے گا"۔۔وہ اپنا یونیفارم اُٹھاتی مُسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔اُس کی بات پر راحم حسن کی آنکھیں وا ہوئی تھیں۔۔

"اللہ کو مانو ہیر۔۔ساری رات میرا بازو توڑا ہے تم نے۔۔ابھی بھی نیند میں گُزرے گا تمہارا دن۔۔؟؟"۔۔وہ ڈپٹتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"اللہ صرف بیویوں سے نہیں پوچھتا شوہروں سے بھی پوچھتا ہے۔۔اور اُن شوہروں سے تو بہت زیادہ پوچھتا ہے جو اپنی بیویوں کو سُکون سے الارم بجنے تک سونے بھی نہیں دیتے بلکہ الارم سے دس منٹ پہلے اُٹھا کر اُن کے سارے دن کی فریشنِیس برباد کر دیتے ہیں"۔۔وہ زور سے بولتی واشروم کا دروازہ تیزی سے بند کر گئی تھی۔۔کیونکہ اُس نے اپنی تڑتڑ چلتی زبان کے نتیجے میں اپنے بچپن کے شوہر کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ لیے تھے۔۔جبکہ بچپن کا شوہر ابھی تک حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے میں مصروف اپنی بچپن کی بیوی کے شاہی فرمان کے مُطابق دس منٹ کی نیند کا سارے دن کی فریشنِیس سے کنیکشن سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

....

وہ جلدی جلدی ناشتہ کرتیں نکلنے کو تھیں، جب اُوپر سے اُس نے پُکارا تھا۔۔

"ہیر اُوپر آکر میری بات سُن لو"۔۔وہ ایک دم رُکی تھی۔۔اُس نے پلٹ کر اُوپر دیکھا تھا۔۔

"میری وین نکل جائے گی"۔۔وہ زور سے بولی تھی۔۔

"تم اپنا اسائنمنٹ بھول گئی ہو۔۔ جلدی آؤ"۔۔وہ بجائے خود آنے کے وہیں سے بول رہا تھا۔۔

"رکھ چکی ہوں میں۔۔ چلو رِدا"۔۔وہ اب اطمینان سے جواب دیتی واپس پلٹی تھی۔۔

"پھر یہ کیا ہے ہیر۔۔؟؟"۔۔وہ جو قدم بڑھانے کو تھی اُس کی بات ہر ٹھٹک کر رُک کر پلٹی تھی۔۔۔وہ وہیں سے شیٹس لہرا رہا تھا۔۔ہیر کا ہاتھ اپنے بیگ پر گیا تھا۔۔اُس کی آنکھیں حیرت سے وا ہوئی تھیں۔۔اُس نے اپنے ہاتھوں سے اسائنمنٹ بیگ میں رکھا تھا۔۔اُس نے جلدی سے اپنا بیگ کھنگالا۔۔

"افوہ یہاں کہاں ڈھونڈ رہی ہو۔۔ اسائنمنٹ اُن کے پاس ہے، جلدی آنا وین آنے میں دو تین منٹ ہیں"۔۔رِدا نے اُسے دھکا دیتے کہا تھا۔۔وہ جلدی سے سیڑھیوں کی طرف دوڑی تھی۔۔ تبھی وین کا ہارن بجا تھا۔۔

"ہیر وین آگئی ہے۔۔ جلدی آنا"۔۔رِدا زور سے بولتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔ایک پل تو اُس نے سوچا چھوڑے اسائنمنٹ کو اور واپس چلی جاتی ہے۔۔ لیکن بھلا ہوا اکنامکس کی خطرناک ٹیچر کا۔۔

"لائیں لائیں جلدی دیں"۔۔وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنا سانس دُرست کرتی بولی لیکن سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔۔ تبھی اُس کا فون بجا تھا۔۔

"اُففف یہ نہ ہوا کہ اسائنمنٹ نیچے آکر دے جاتے۔۔اب کمرے میں آرام فرمانے چلے گئے ہیں"۔۔وہ تلملاتے ہوئے موبائل بیگ سے نکالتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

"ہیر جلدی آؤ"۔۔رِدا کی کان پھاڑنے والی آواز آئی۔۔

"آرہی ہوں۔۔وہ اندر کمرے میں سُدھار گئے ہیں۔۔تم وین کو بس دو منٹ۔۔"

"ہیر انکل بول رہے ہیں وہ تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے اور میں وین میں بیٹھ چکی ہوں"

"مروتم۔۔"۔۔دانت پیس کر اُس نے کال کاٹتے ہوئے موبائل بیگ میں پھینکا تھا پھر اُسی جارحانہ انداز میں کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔۔وہ بڑے مزے سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیڈ پر نیم دراز سا تھا۔۔

"آپ یہاں راجہ اِندر بنے بیٹھے ہیں۔۔وہاں میری وین نکل رہی ہے۔۔جلدی دیں"۔۔وہ اُس کے سر پر پہنچتی اپنا ہاتھ بڑھا کر بولی تھی۔۔

"دے دوں۔۔؟؟"۔۔وہ آنکھ اُٹھا کر مزے سے پوچھ رہا تھا۔۔

"ہاں ناں بھئی دیں، جلدی کریں"۔۔موبائل پھر بجنے لگا تھا۔۔

"جلدی کریں ناں۔۔رِدا کی کال ہے"۔۔وہ جھنجھلاتی ہوئی سر جُھکائے بیگ سے موبائل نکال رہی تھی۔۔وہ کھڑا ہوا تھا

"یہ لو"۔۔وہ بول کر جُھکا تھا۔پھر نرمی سے اُس کا گال چھوتا سیدھا ہوا تھا ہیر کی آنکھیں واہوئیں تھیں پھر یک دم اُس کے چہرے کا رنگ حیا کے رنگوں سے بدلا تھا۔۔

"میں نے سوچا اپنی بچپن کی بیوی کو سکھا دوں کہ شوہر جب آفس جانے لگے تو فرمانبردار بیوی کیا کرتی ہے"۔۔وہ اُس کے چہرے کو اپنی نظروں میں فوکس کرتا بولا۔۔

"میرا اسا۔۔اسائنمنٹ"۔۔وہ ہکلائی تھی۔۔

"کون سا اسائنمنٹ۔۔؟؟"۔۔وہ لاعلم بنتا پھر اُس کی طرف جُھکا تھا۔۔

"یہ والا"۔۔وہ اُسے دھکا دیتی اُس کے عقب سے اسائنمنٹ اُٹھا کر کھکھلا کر دروازے کی طرف دوڑی تھی۔۔وہ زور سے ہنسا تھا۔۔

"مجھے یقین ہے میرے ہائیسٹ مارکس آنے والے ہیں"۔۔وہ دروازے سے جھانکتی شیٹ کو لہرا کر بولی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔اِس بات سے بے خبر کے اگلے دو تین منٹ میں وہ اُس کی شامت بُلوانے والی ہے۔۔

....

"دوازہ کھولو جلدی بھئی میری وین نکل جائے گی"۔۔وہ دوڑتی ہوئی گیٹ تک آئی تھی۔۔

"بی بی جی آپ کا وین تو کب کا چلا گیا ہے"۔۔وہ اپنی گن اپنے بازو پر ٹھیک کرتا دانتوں کی نمائش کرتا بولا۔۔

"کک۔۔کیا مطلب۔۔ایسے کیسے چلا گیا۔۔میرا مطلب ہے چلی گئی مجھے چھوڑ کر۔۔کھولو دروازہ"۔۔وہ حیرت سے بولتے ہوئے اپنا غصّہ اُس پر اُتار گئی تھی۔۔پھر خود ہی دروازہ کھول کر باہر جھانکنے لگی تھی۔۔جہاں نہ کوئی وین تھی اور نہ ہی رِدا۔۔

"رِدا کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

"رِدا بی بی بھی وین میں چڑھ کر چلا گیا"۔۔اُس کے بتانے پر اُس کا غصّہ سوا نیزے پر پہنچا تھا۔۔سات بج کر پینتیس منٹ تو یہیں بج گئے تھے۔۔اُس نے کال مِلائی۔۔

"ہیر۔۔ہم نے تمہارا بہت ویٹ۔۔"۔۔رِدا چھوٹتے ہی بولی تھی مگر وہ اُس کی بات کاٹ گئی تھی۔۔

"ویٹ کی بچّی تم اور تمہارے بھائی بچ جائیں اب مجھ سے"۔۔اُس نے دانت پیستے ہوئے کال کاٹی تھی۔۔رُخ اندر کی طرف تھا۔۔

"امّی امّی"۔۔وہ چِلائی تھی۔۔جب زرینہ کے ساتھ خدیجہ بھی باہر آئی تھیں۔۔

"ہیں یہ گئی نہیں"۔۔وہ جو کمرے سے نکل کر نیچے آ رہا تھا چونکا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے کیوں چِلا رہی ہو۔۔؟؟"۔۔زرینہ نے اُسے ناگواری سے گھورا تھا۔۔

"بیٹا تم نے تو کالج جانا تھا۔۔ کیا ہوا۔۔ اتنا ٹائم ہو گیا ہے۔۔ وین نہیں آئی کیا۔۔؟؟ رِدا کہاں ہے۔؟"۔۔ خدیجہ ایک ہی سانس میں اتنے سارے سوال کرتیں اُس کے پیچھے رِدا کو دیکھنے لگی تھیں۔۔

"وہ ایک نمبر کی غدار مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔ تائی امّی میری پہلے ہی اتنی چھُٹیاں ہو گئیں ہیں۔۔"۔۔ وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔

"رِدا جب وین میں بیٹھ گئی تھی تو تم کہاں تھی۔۔ ضرور کچھ بھول گئی ہو گی تم۔۔ ہیر اب تمہاری شادی ہو گئی ہے۔۔ کچھ تو احساسِ ذمہ داری سیکھ لو اب"۔۔ زرینہ نے حسبِ عادت اُسے لتاڑا تھا۔۔

"ساری احساسِ ذمہ داریاں اور فرمانبرداریاں صرف میں ہی سیکھوں۔۔ میں نے کیا اکیلے شادی کی تھی امّی۔۔؟؟۔۔ آپ چاہتی ہیں مجھ میں احساسِ ذمہ داری آجائے اور وہ چاہتے ہیں میں فرمانبردار بیوی بن جاؤں۔۔ کوئی فائدہ نہیں ہونا امّی"۔۔ وہ دائیں بائیں سر کو ہلاتی بولی تھی۔۔ خدیجہ اُس کی بات پر مُسکرائی تھیں۔۔

وہ جو ساری بات سمجھنے کے لیے سیڑھیوں پر رُکا تھا۔۔ ایک دم دو دو سیڑھیاں اُترتا نیچے آیا تھا

وہ دانت پیستا اُن سب کی طرف بڑھا تھا۔۔

"بس زبان چلوا لو اِس لڑکی سے"۔۔ زرینہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"میرا بھی یہی خیال ہے"۔۔ وہ دل ہی دل میں بولتا اُن کے پاس آیا تھا۔۔

"زرینہ بس کر دو اب"۔۔ خدیجہ نے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

"تائی امّی اِس بار بھی میری کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب۔۔ یہ سب امّی کے داماد کی وجہ سے ہوا ہے"۔۔ راحم نے ایک پل کو آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔۔ زرینہ کے ڈانٹنے پر اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے کو تیار تھے۔۔

"دیکھا بھابھی آپ نے"۔۔ اُسے ہر بار کی طرح اُس کا نام لیتے دیکھ کر اُن کا پارہ چڑھا تھا۔۔

"تائی امّی امّی کو تو اُن سے زیادہ کوئی معصوم لگتا ہی نہیں ہے۔۔ مجھ سے پوچھیں وہ کتنے معصوم ہیں۔۔ ابھی بھی اُن کی وجہ سے میری وین نکلی ہے۔۔ اُن کا بس چلے میں پانچ دن میں فرمانبردار بن جاؤں۔۔ ابھی بھی بہانے سے مجھے کم۔۔"۔۔ وہ اب خدیجہ کے سینے سے سر اُٹھا کر بولتی راحم حسن کے ہوش گُم کروا رہی تھی۔۔ بلکہ اُس کے رومانس کی دھجیاں اڑانے میں مصروف تھی۔۔

"اُففففف پہلے تو صرف میرے رومانس کا قتل کرتی تھی یہ لڑکی اب سب کے سامنے بیچارے کو رُسوا بھی کرنے لگی ہے"۔۔

اُس سے پہلے کہ وہ اُس کی ساری کارستانی دونوں ساسوں کے گوش گُزار کرتی وہ دل ہی دل میں اُس کی خبر لینے کا ارادہ کرتا جلدی سے بولا تھا۔۔

"ہیر چلو میں چھوڑ دیتا ہوں جلدی کرو"۔۔ وہ جلدی سے بولتا کی اسٹینڈ سے گاڑی کی چابی اُٹھانے بڑھا تھا۔۔

"آ گئے ہیں۔۔ پوچھیں اِن سے۔۔ پوچھیں۔۔ اِن ہی کی وجہ سے میری وین۔۔۔"

"ہیر۔۔ ایک سیکنڈ میں باہر آؤ"۔۔ وہ اپنے خالص اُکھڑ لہجے میں بولتا باہر نکلا تھا۔۔

"جاؤ بیٹا"۔۔ خدیجہ نے اُسے باہر بھیجا تھا۔۔ اسائنمنٹ کی لاسٹ ڈیٹ کا خیال آتے ہی وہ باہر کی طرف دوڑی تھی۔۔

....

وہ بلکل چُپ گاڑی چلا رہا تھا لیکن وقفے وقفے سے گاڑی میں گونجتی سُوں سُوں کی آواز کو پچھلے دس منٹ سے برداشت کرنے کے بعد وہ مزید چُپ نہیں رہ سکا تھا

"ہیر اب اگر تم چُپ نہ ہوئی تو۔۔"

"تو آپ مجھے گاڑی سے پھینک دیں گے۔۔ہے ناں"۔۔وہ تڑخ کر بولی تھی۔۔۔راحم حسن کے تو سر پر لگی پیروں میں بُجھی تھی۔۔رُخصتی کے بعد تو وہ اُسے بلکل جلاد ہی بنا گئی تھی۔۔پہلے کھائی اور اب گاڑی۔۔اور پھر فائزہ کی آمد۔۔اُس نے بے اختیار اپنے کان کو ہاتھ لگایا تھا۔۔لیکن نجانے کیوں کالج یونیفارم میں اُس کا معصوم روپ دیکھ کر اُس کا غصّہ فوراً سے غائب ہوا تھا۔۔اُس کے جُھکے سر کو دیکھتا وہ مُسکرایا تھا۔۔

"نہیں یار بیس سال کے انتظار کے بعد تو مجھے میری بیوی ملی ہے۔۔پاگل تھوڑی ہوں جو پھینک دوں گا"۔۔وہ دلکش لہجے میں بولتا اُس کی دھڑکنیں مُنتشر کر گیا تھا۔۔وہ چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ گئی تھی۔۔

"رات کو روز تمہیں اپنے بازو پر سُلاتا ہوں پھر بھی تم مجھے جلاد سمجھتی ہو۔۔افسوس ہو رہا ہے مجھے اپنی بیوی پر نہیں بلکہ بچپن کی بیوی پر"۔۔وہ افسوس سے سر ہلاتا بولا۔۔اُس کا چہرہ مزید سُرخ ہوا تھا۔۔

"اور اُس کے بعد دس منٹ پہلے اُٹھا بھی تو دیتے ہیں"۔۔وہ برجستہ بولی تھی۔۔دس منٹ کا وہ افسوس شاید ہی ختم ہونا تھا۔۔وہ زور سے ہنسا تھا۔۔

"وین نکل گئی ہے تو چھوڑنے بھی تو جا رہا ہوں"۔۔وہ اُس کے سُرخ چہرے کو دیکھتا پیار سے بولا تھا۔۔

"وین نکلی بھی تو آپ کی وجہ سے تھی"۔۔وہ اب اُسے دیکھ کر خفگی سے بولی تھی۔۔

"تمہیں دیکھنے کا دل کر رہا تھا ناں"۔۔ گھمبیر لہجے میں اپنی خطا تسلیم کی گئی۔۔

"آپ کے اِس دیکھنے کی وجہ سے مجھے ڈانٹ پڑی"۔۔وہ اُس کے لہجے پر غور کیے بغیر ناراضگی سے بولی۔۔

"اُس کے لیے میں سوری دینے کو تیار ہوں"۔۔وہ ایک نظر اُسے دیکھ کر سامنے روڈ پر نظریں جمائے بولا

"آپ کے سوری کرنے سے میرا موڈ پھر بھی خراب ہی رہنا ہے"۔۔اُس کی خفگی ہنوز برقرار تھی۔۔اُس کے پھولے مُنہ کو دیکھتا وہ مُسکرایا تھا۔۔

"تبھی تو سوری کرنا نہیں سوری دینا چاہتا ہوں"۔۔وہ کالج کے گیٹ کے سامنے گاڑی روکتا بولا۔۔بڑا سا گیٹ بند ہو چکا تھا۔۔وہ دس منٹ لیٹ تھی۔۔روڈ سُنسنان تھا۔۔

"یہ سوری دینا کیا ہوتا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"جو صبح دی تھی"۔۔وہ اپنے لب اُس کی پیشانی سے مس کرتا جلدی سے پیچھے ہٹا تھا۔۔ہیر ایک لمحے کو ساکت ہوئی تھی۔۔ساری کوفت۔۔سارا غصّہ اُڑن چھو ہوا تھا۔۔

"اور اب تمہیں بھی سوری اور تھینک یو دینا آجانا چاہیئے"۔۔وہ اُسے دیکھ کر مسکرایا تھا

"کا۔۔کالج۔۔آگیا۔۔میں جا رہی ہوں اللہ حافظ"۔۔وہ محجوب سے انداز میں بولتی جلدی سے نیچے اُتری تھی۔۔

"اللہ حافظ"۔۔ونڈ اسکرین سے اُسے دیکھتا وہ زیرِ لب بولا تھا۔۔لیکن پھر اچانک کچھ یاد آنے پر وہ اُسے پُکار بیٹھا تھا۔۔اُس کے دوبارہ پُکارنے پر وہ مُڑی تھی۔۔

"جی"۔۔وہ چلتی ہوئی اُس کی کھڑکی پر آئی تھی۔۔وہ اپنی جیبیں کھنگال رہا تھا۔۔

"یہ لو"۔۔ہیر نے دیکھا اُس کے ہاتھ میں ہزار کا نوٹ تھا۔۔

"یہ کیوں۔۔؟؟"۔۔اُس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔

"یہ تمہاری پاکٹ منی۔۔اب سے تمہاری پاکٹ منی میری طرف سے"۔۔وہ ہلکے سے مُسکرایا تھا لیکن مُحترمہ ہیر راحم کی نشیلی آنکھیں حیرت سے وا ہوئی تھیں۔۔

"یہ۔۔یہ بس ایک ہزار روپیہ۔۔آپ اپنی بیوی کو صرف ایک ہزار روپیہ دیں گے"۔۔وہ ہزار کا نوٹ اُس سے لیتی دائیں بائیں پلٹ کے بولی۔۔مارے صدمے کے اُس کی آنکھیں اور ہونٹ ابھی بھی وا تھے۔۔

"آپ کو پتا ہے لوگ اپنی بیوی کے ہاتھ میں پوری کی پوری تنخواہ دیتے ہیں اور آپ جو اتنا بڑا بزنس چلا رہے ہیں اللہ کے کرم سے تو اپنی بیوی کے لیے صرف۔۔یہ۔۔"۔۔اُس کا صدمہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"اِن پانچ دنوں میں حیرت کے طور پر ہی سہی پر لیکن میری عقل ابھی بھی فنکشن کر رہی ہے۔۔اِس وقت میری جیب میں صرف یہی نوٹ پڑا ہے۔۔ تم گھر آؤ پھر تمہاری پاکٹ منی بھی ڈیسائیڈ کرتے ہیں"۔۔وہ گہرا سانس لیے بولا۔۔

"اتنے میں تو میں اور رِدا ایک وقت کا ڈنر آرڈر کر لیتے ہیں"۔۔وہ اپنے بچپن کے شوہر پر احسان عظیم کرتی نوٹ کو اپنی مُٹھی میں جکڑ گئی تھی۔۔اِس عظیم معلومات پر راحم حسن نے اُسے گھورا تھا۔۔

"میں اپنی مرضی سے ڈیسائیڈ کروں گی اپنے خرچوں کے حساب سے۔۔ اللہ حافظ"۔۔وہ اُس کی گھوری کو نظر انداز کرتی پلٹی تھی۔۔

"آپ واپس آئیں ایکس توپوں کے ساتھ آپ کی پاکٹ منی ڈیسائیڈ کی جائے گی اللہ حافظ"۔۔وہ دائیں بائیں سر ہلاتا ذرا زور سے بولا تھا۔۔چوکیدار نے اُسے سر سے پاؤں تک گھور کر سامنے لگی گھڑی کو دیکھا تھا جو کہ سوا آٹھ بجا رہی تھی۔۔

"ٹریفک میں پھنس گئے تھے"۔۔وہ اُس کے گھورنے پر بیزاری سے بولی تھی۔۔۔

"اور جو یہ گاڑی کے دروازے پر آدھے گھنٹے کا میٹنگ ہو رہا تھا وہ کیا تھا۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے گھور کر اب کے طنز سے بولا تھا ہیر راحم کے تو تلوں سے لگی سر پر بجھی تھی۔۔اُسے گیٹ پر کھڑے دیکھ کر وہ گاڑی سے اُترا تھا۔۔

"شوہر ہیں یہ میرے۔۔دُنیا کا کوئی بھی شوہر اپنی بیوی کو سُکون سے دس منٹ سونے تک نہیں دیتا جینے کہاں دے گا۔۔یہ بھی شوہر ہی ہیں۔۔اور وہ بھی بچپن کے۔۔اِن پر تو بچپن سے فرض ہو گیا تھا مجھ بیچاری۔۔"۔۔وہ اُس پٹھان چوکیدار کے ساتھ شوہروں کے بیویوں پر ظلم کو ڈسکس کرنے کھڑی ہو گئی تھی۔۔راحم حسن اگر حیرت کے جھٹکے سے نہ نکلتا تو یقیناً ہیر راحم نے کالج کے چوکیدار کو بھی اپنے بچپن کے نکاح کی رقت آمیز کہانی سُنا کر رُلا ہی دینا تھا۔۔

"ہیر۔۔جسٹ کیپ یور ماؤتھ شٹ۔۔!!"۔۔وہ اُس کے کان میں غرایا تھا۔۔چلتا ٹیپ ریکارڈر اچانک بند ہوا تھا۔۔

"اور تم دروازہ کھولو۔۔دیر سویر ہو جاتی ہے تمہیں شہر کی ٹریفک کا نہیں پتا کیا"۔۔راحم حسن کی بارعب کھڑوس لہجے پر ہیر راحم سیدھی ہو جاتی تھی یہ تو بیچارہ معصوم سا انسان تھا جو اگر ہیر کی رقت آمیز کہانی سُن لیتا تو واقعی رونے کے ریکارڈ بنا دیتا۔۔

"جج۔۔جی صاحب"۔۔وہ گڑبڑا کر گیٹ کھول گیا تھا۔۔وہ اُس کے موڈ سے خائف ہوتی اِدھر اُدھر دیکھے بغیر کلاس کی طرف دوڑی تھی۔۔

وہ چوکیدار کو ایک عدد گھوری سے نوازتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا

....

"مے آئی کم اِن میم۔۔؟"۔۔آواز پر کچھ نے حیرت سے اور کچھ نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا تھا۔۔ جہاں وہ چہرے پر مسکنیت طاری کرتی کھڑی تھی۔۔

"یہ کیسے آئی۔؟؟"۔۔رِدا اُسے دیکھ کر بڑبڑائی۔۔سب کی معنی خیز نظروں سے وہ جُز بُز ہو رہی تھی۔۔

"ہیر انعام آپ نے ٹائم نہیں دیکھا"۔۔ٹیچر نے خشمگین نگاہوں سے اُسے گھورا تھا۔۔

"سوری میم وہ میری۔۔"۔۔

"میم۔۔ہیر انعام اب اکثر لیٹ ہی آئیں گی"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتی پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی۔۔پھر دبی دبی ہنسی

"میم میری وین نکل گئی تھی"۔۔وہ ضبط کرتی بولی۔

"اوہو۔۔اِس کا مطلب دُلہا بھائی ڈراپ کر کے گئے ہیں"۔۔کہیں سے شگوفہ پھوڑا گیا۔۔

"پھر تو دیر بنتی ہے بھئی"۔۔ کلاس کا ماحول دو سیکنڈوں میں گل وگلزار ہوا تھا۔۔

"پھر تو وین کو مِس ہونا ہی تھا"۔۔ ہیر نے لب بھینچے تھے۔۔ رِدا نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"سائلنس پلیز"۔۔ اُنہوں نے روسٹرم پر ہاتھ مارتے کلاس کو خشمگین نظروں سے گھورا تھا۔۔ سب ہی چُپ ہوئے تھے۔

"کم اِن۔۔ مِس ہیر انعام۔۔ بٹ دِس اِز یور فرسٹ اینڈ دی لاسٹ ٹائم"

(اندر آجائیں۔۔ مِس ہیر انعام۔۔ لیکن یہ آپ کا پہلا اور آخری بار ہے)

اُنہوں نے اجازت دینے کے ساتھ تنبیہی بھی کی تھی۔۔ وہ تن فن کرتی رِدا کے ساتھ کُرسی پر آبیٹھی تھی۔۔ اُس کے جارحانہ انداز پر رِدا بے اختیار پیچھے ہٹی تھی۔۔ لیکن کچھ بول کر وہ اپنے بھائی کی شان میں قصیدے سُننے کے موڈ میں نہیں تھی تبھی لبوں پر قفل چڑھایا تھا۔۔

کلاس ختم ہونے کی بیل ہوتے ہی ٹیچر کلاس سے نکلی تھیں۔۔

ببل چباتی زعیمہ نے پیچھے سے رِدا کو ٹہوکا دیا تھا۔۔

"ویسے رِدا ہیر تمہاری بھابھی ہیں ناں۔۔؟؟"۔۔ وہ ایک عجیب سی نظر ہیر پر ڈالتی پوچھ رہی تھی۔۔ ہیر نے اپنے لب بھینچے تھے۔۔

"سب کو ہی معلوم ہی یہ بات تو۔۔ چلو ہیر کلاس دوسرے روم میں ہے"۔۔ ہیر کا موڈ دیکھ کر رِدا نے اُسے زیادہ لفٹ نہیں کروائی تھی۔۔

"تو تمہارے بھائی کیا الگ رہنے لگے ہے جو ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے تم وین میں آگئی ہو جبکہ ہیر کی وین مِس۔۔"۔۔ اُس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بم پھٹا تھا۔۔

"نہیں میں اِس کے بھائی کو لے کر چاند پر شفٹ ہو گئی ہوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے"۔۔زعیمہ نے فوراً سے اپنا چہرا پیچھے کیا تھا۔۔

"چلو نِکلو یہاں سے ہیر"۔۔رِدا اُس کا ہاتھ کھینچتی کلاس سے باہر لے گئی تھی۔۔ لیکن اِس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتیں "چلو ہیر سے ملتے ہیں"۔۔دو تین مُحترمائیں اُس کے پاس آئی تھیں۔۔

"ہیر کیسی ہو تم۔۔؟؟"۔۔ایک نے اُس کے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھتے اشتیاق سے پوچھا

"تم ہنی مون پر نہیں گئی ہیر۔۔؟؟"۔۔ایک نے معنی خیزی سے آنکھیں پٹپٹائی تھیں۔۔سب کی اندر تک گھُستی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ لب بھینچ گئی تھی۔۔

"ویسے ہیر اب تو تمہارا بلکل بھی دل نہیں چاہتا ہو گا کالج آنے کا۔۔ہے ناں"

"تم دُلہا بھائی کے ساتھ آئی ہو۔۔؟؟"

"مُنہ دِکھائی میں کیا مِلا۔۔؟؟"

"ویسے ہیر رومانٹک ہیں وہ یا نہیں۔۔؟؟"

ہر ہر سوال پر اُس کے چہرے کے سُرخ رنگ میں بتدریج اضافہ ہو رہا تھا۔۔

"عجوبہ ہوں میں کیا یا کبھی شادی شُدہ لڑکی نہیں دیکھی۔۔؟؟"۔۔وہ ایک دم تلملائی تھی۔۔سب ہی چُپ ہوئی تھیں۔۔

"ہیر"۔۔رِدا اُس کا ہاتھ تھامے کلاس سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔

....

"بندے کو کالج لائف میں کبھی بھی شادی نہیں کرنی چاہیئے۔۔ کیسی بے ہودہ ہیں ساری کی ساری۔۔ دیکھ کیسے رہی ہیں مجھے۔۔ جیسے خود ننھی کاکی ہوں"۔۔ وہ دانت پیستی اپنا بیگ کینٹین کی ٹیبل پر پٹختی بولی۔۔ رِدا نے دانتوں کی نُمائش کی تھی۔۔

"دانت کیا نکال رہی ہو۔۔ جاؤ کچھ کھانے کو لاؤ۔۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے"۔۔ وہ اُسے گھور کر بولی، جواب معنی خیزی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ویسے ایک بات بتاؤں ہیر۔۔ یہ سارے سوال میرے دل میں بھی آئے تھے"۔۔ وہ آنکھیں گُھما کر بولی تھی۔۔۔ ہیر نے اُسے گھوری سے نوازا تھا۔۔

"چلو اتنا تو بتا دو بھائی رومانٹک ہیں۔۔؟؟"۔۔ رِدا نے چٹخارا لے کر پوچھا۔۔ مُحترمہ ہیر راحم حسن کے دل نے شور مچایا تھا۔۔

"اُنہیں نہیں پر کم از کم تمہیں تو میں جوتا اُٹھا کر مار ہی سکتی ہوں"۔۔ ہیر نے سُرخ چہرے کے ساتھ اُس پر رجسٹر تانا تھا۔۔

"اوہو ہیر راحم بلش کر رہی ہیں"۔۔ رِدا اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔

"تم رُک جاؤ بیٹا اب میں تمہیں اِس گھر سے دفع کرنے کی بات کرتی ہوں تائی امّی سے۔۔ پھر کرتی رہنا تم بھی بلش"۔۔ اُس نے دھمکیاناں انداز میں چہرے ہر ہاتھ پھیرا تھا۔۔ وہ ہنستی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔ اُس نے بھی ہنستے ہوئے سر جُھکایا تھا۔۔ جب اچانک اپنے پیچھے سے آتی آواز پر چونکی تھی۔۔

"سُنو ہیر امّی سے بات کرنے کا کیا فائدہ۔۔ بھائی سے بات کروناں۔۔ تا کہ پکّا کام ہو"۔۔ رِدا کہہ کر رُکی نہیں تھی۔۔

"بے شرم نہ ہو تو"۔۔وہ زور سے بولی تھی۔۔ آس پاس اسٹوڈنٹس کے مُتوجہ ہونے پر اُس نے خوامخواہ رجسٹر کھول کر اُس میں سر دیا تھا۔۔

ہیر راحم حسن کا موڈ جو تھوڑا سا ٹھیک ہوا تھا عید سے پہلے ہوئے اکنامکس کے ٹیسٹ پیپر زہاتھ میں آتے ہی اُس کا دل ڈوبا تھا۔۔اُوپر سے ٹیچر کے الفاظ۔۔

"ہیر انعام آپ کو اب پڑھائی پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے"۔۔۔وہ اُس کے مہندی لگے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے بولی تھیں۔۔رِدا نے بمُشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

"اللہ کرے تمہاری بھی ڈیورنگ کالج(کالج کے دوران)شادی ہو جائے"۔۔اپنے طور پر اُس نے رِدا کو بدعادی تھی۔۔

"آمین۔۔اللہ خیر سے وہ دن لائے"۔۔رِدا نے باآوازِبُلند آمین کہتے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرے تھے۔۔

"شرم کرلو"۔۔وہ اُسے گھورتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔۔

"تمہیں کرتے ہوئے نہیں آئی۔۔مجھے بولتے ہوئے کیوں آئے گی"۔۔ وہ بے شرمی کے سارے ریکارڈ توڑتی بولی۔۔

"یہ لو تم"۔۔ہیر نے واپس پلٹ کر اُسے اپنا مخصوص دھموکا جڑا تھا۔۔

....

وہ حسبِ عادت سلام کرتا پانچ بجے گھر آیا تھا۔۔وہ جواب دیتی کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔وہ جو ہمیشہ کی طرح صوفے پر بیٹھا خدیجہ اور زرینہ کے چھوٹے چھوٹے سوالوں کے جواب دے رہا تھا ایک دم چونکا تھا۔۔وہ پانی کا گلاس ٹرے میں سجائے اُس کی طرف لائی تھی۔۔

اسکائے بلیو اور پرپل چُنری کے سوٹ میں ملبوس۔۔ کُھلے بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا ہوا تھا۔۔ سلور چھوٹے سے جُھمکے۔۔

خود پر پڑنے والی راحم کی نرم گرم گہری نظر سے وہ پگھلی تھی۔۔ ٹرے اُس کے ہاتھ میں لرزی تھی۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ پانی کا پورا گلاس اُس پر اُلٹ دیتی راحم نے مُسکراتے ہوئے گلاس اُٹھایا تھا۔۔

"بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں۔۔"

"میں لے آتی ہوں چائے"۔۔ اِس سے پہلے کہ زرینہ اپنی بات پوری کرتیں وہ اُن کی بات مُکمل کرتی اُس کے ہاتھ سے خالی گلاس لیتی پلٹ کر کچن کی طرف گئی تھی۔۔ راحم نے بغور اُس کے جھکے سر، جھکی آنکھیں۔۔ سب سے حیران کُن بات اُس کی فرمانبرداری کو نوٹ کیا تھا۔۔ کچھ بھی اُس سے ہضم نہیں ہوا تھا۔۔

"رِدا اِدھر آؤ"۔۔ اور ہمیشہ کی طرح رِدا کا دم اٹکا تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی وہ اُس سے سب اُگلوانے والا تھا۔۔

....

وہ چائے لے کر کمرے میں آئی تو سامنے ہی وہ صرف ٹراؤزر میں ملبوس تولیے سے سر رگڑتا وارڈروب سے اپنی شرٹ نکالنے لگا تھا۔۔ ہیر کی پلکیں جُھکیں تھی۔۔ اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔ وہ جو شرٹس کو اُلٹ پُلٹ کر رہا تھا خاموشی پر اُس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تھا۔۔ وہ سر جُھکائے کچھ سوچنے میں مصروف تھی۔۔

"ہیر اگر زندگی پیاری ہے تو اپنی اِس شرم کو سائیڈ پر رکھو۔۔ ویسے بھی زندگی ہوگی تو ہی آگے شرمانا بھی نصیب ہوگا"۔۔ وہ خود کو سمجھاتی اُس کے پاس آئی تھی۔۔

"مم۔۔ میں نکال دیتی ہوں ناں"۔۔ وہ دھڑ دھڑ کرتے دل پر قابو پاتی اُس کے پہلو میں آ کھڑی ہوئی تھی۔۔ راحم نے پھر حیرت کے سمندر میں غوطہ کھایا تھا۔۔ پھر اُس کے ہاتھ میں رویل بلیو ٹی شرٹ دیکھ کر وہ ناز سے بولی تھی۔۔

"کیا آپ روز بلیو شرٹ پہن لیتے ہیں۔۔ آج میری پسند کی یہ لائیٹ اورنج شرٹ پہنے ناں"۔۔ وہ لائیٹ اورنج ٹی شرٹ نکالتے ہوئے بولی تھی۔۔ البتہ سر اُٹھانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی۔۔

"کچھ ہی گھنٹوں میں میری بیوی اتنی فرمانبردار۔۔ ناممکن"۔۔ راحم کو غشی کا دورا آنا رہ گیا تھا بس۔۔

"آپ کا حکم ہے کیسے نہیں پہنیں گے"۔۔ شرٹ لینے کے بجائے وہ اُسے اپنی طرف کھینچتا اُسے اپنے بازو کے حصار میں لے گیا تھا۔۔ ہیر کی سیٹی گُم ہوئی تھی۔۔

"دیکھ۔۔ دیکھیں۔۔ آپ پہلے شرٹ پہن لیں پلیز"۔۔ وہ اُس کے حصار میں کھڑی آنکھیں میچتی بولی تھی۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"مطلب پھر اجازت ہو گی۔۔؟؟"۔۔ وہ ابرو اُچکا کر پوچھ رہا تھا۔۔

"ہاں پھر آپ کی جو مرضی۔۔"۔۔ وہ بے ساختہ بولی تھی۔۔ وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔۔ اُس کے قہقہے پر وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

"ابھی بھی میری ہی مرضی ہے جاناں"۔۔ وہ جُھکا تھا۔۔ ایک سیکنڈ میں وہ اُسے چھوڑتا سیدھا ہوا تھا۔۔ ہیر نہ اپنے دھڑ دھڑ کرتے دل کو سنبھال پائی تھی نہ ہی اپنے اُڑے ہوئے حواسوں کو۔۔ جبکہ وہ چہرے پر محظوظ کن مُسکان سجائے بڑے آرام سے اُس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر پہنتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے کپ اُٹھا کر بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔ وہ ابھی تک وہیں رُخ موڑے کھڑی آنے والے وقت کو سوچتی ہوئی خود کو سنبھال رہی تھی۔۔

اچانک راحم حسن کے دماغ میں اپنی حد سے زیادہ شرمیلی بیوی کی اِس پیش قدمی کی وجہ معلوم ہوئی تھی۔۔

اُس نے موبائل اُٹھا کر کسی کو میسج کیا تھا۔۔

دس گیارہ سیکنڈز میں ہی دستک دے کر کسی نے جھانکا تھا۔۔ آنے والے کو دیکھ کر ہیر کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔

"آ۔۔ آپ نے بُلایا تھا بھائی۔۔؟؟"۔۔ وہ دھیمے سے پوچھ رہی تھی۔۔ ہیر کو اپنی شامت یقینی نظر آئی تھی۔۔ تبھی اُس کا موبائل بجا تھا۔۔

"ہاں اندر آؤ۔۔ تم دونوں رُکو میں ابھی آیا"۔۔ وہ گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتا موبائل کان سے لگائے باہر نکلا تھا۔۔ وہ ہیر راحم حسن کی ساری تدبیروں پر پانی پھیر چُکا تھا۔۔

....

"سُنو رِدا۔۔ میرا پیپر اِس بار انڈیا کے چھوڑے جانے والے سیلابی ریلے میں بہہ کر دریائے سندھ میں گر گیا ہے، خبر دار جو تم نے زبان کھولی"۔۔ وہ رِدا کو آنکھیں دکھاتی بولی۔۔

"توبہ کرو ہیر!!۔۔ میری تو ابھی چھوٹی سے منگنی بھی نہیں ہوئی۔۔ بھائی اُسی انڈیا کے سیلابی ریلے میں مجھے پھینک دیں گے اور میں سیدھا دریائے سندھ میں جا کر گِروں گی"۔۔ ردا نے دانت پیسے تھے۔۔ اِس سے پہلے کہ ہیر کچھ کہتی پیچھے سے آتی آواز پر دونوں کی روح فنا ہوئی تھی۔۔

"اور اِس سے اچھی بات کیا ہو گی، دریائے سندھ سے ہیر کا پیپر بھی مل جائے گا، لیکن وہ لانے والی مُحترمہ ہیر راحم خود ہوں گی۔ کیونکہ میں اِنہی کو انڈیا کے سیلابی ریلے میں پھینکنے والا ہوں"۔۔ وہ بڑے سکون سے بولتا ہوا اُن دونوں کے سامنے آیا تھا۔۔

"اللہ ایسا سڑیل پلس ظالم پلس ڈبل ماسٹرز شوہر کسی کو نہ دے۔۔اور مجھے تو بچپن سے دیا ہے۔۔ابھی تک زندہ ہوں۔۔ہائے"۔۔اُس نے رِدا کے کان میں با آوازِ بُلند سرگوشی کی تھی۔۔جو ہمیشہ کی طرح مُقابل کا پارا بڑھا گئی تھی۔۔

"جسٹ شٹ اپ ہیر!! یہ کیا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ چُٹکی میں ایک پیپر تھامے اُس کے آگے لہرا رہا تھا۔۔ہمیشہ کی طرح رِدا کا سر چکرایا تھا،ہیر نے تھوک نگلا تھا۔۔لیکن اچانک اُسے اپنے بچپن کے شوہر کی اِس عادت پر بہت سارا غصّہ آیا تھا۔۔

"اب تو بیگ کو اتنا موٹا تالا لگاؤں گی میں۔۔جب دیکھو میرے بیگ کی تلاشی لیتے ہیں، آپ کو اتنا نہیں پتا کہ بنا اجازت لڑکیوں کے بیگ میں نہیں گھستے گُناہ عظیم۔۔"۔۔اِس بار ردا نے اُس کی چلتی زبان کو روکنے کے لیے اُس کے بازو میں زور سے چُٹکی کاٹی تھی۔۔جب کہ اُس کی چلتی زبان کو دیکھتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کیا واقعی سامنے کھڑا یہ سانحہ عظیم اِس کی زندگی میں واقع ہو چُکا ہے۔۔وہ سینے پر بازو باندھے دو قدم آگے بڑھتا اُس کے بلکل مُقابل آ کھڑا ہوا تھا۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں یعنی کہ راحم حسن تم سے یعنی کے ہیر راحم سے کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اجازت لوں گا۔۔؟؟"۔۔ ہیر کا دل دھڑکا تھا۔۔اِس بات کا نمونہ وہ ابھی کچھ دیر پہلے دیکھ چکی تھی۔۔اُس کی نظریں بے اختیار جُھکی تھیں۔۔اُس کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھ کر ایک پل کو راحم حسن سے بھی اپنا دل سنبھالنا مُشکل ہوا تھا۔۔لیکن اگلے ہی پل خود پر ضبط کر کے اُس نے اپنے چہرے کو پہلے جیسے سخت بنایا تھا۔۔ہیر نے ذرا کی ذرا پلکیں اُٹھا کر اُس کے چہرے کو دیکھنا چاہا تھا۔۔لیکن یہ کیا وہاں رومینس کے دور دور تک کوئی آثار نہیں پائے جاتے تھے۔۔وہی سڑیل تاثرات سجائے وہ اُسے اور غصّے سے گھورتا اُس کے دل کو دہلانے کے ساتھ ساتھ جلا کر خاک کر گیا تھا۔۔

"اِس بار تو دو نمبر واقعی سیلابی ریلے میں بہہ کر موجودہ دُشمنی کے نظر ہو گئے ہیں"۔۔ وہ بظاہر سُکون سے بول رہا تھا پر لہجے میں سُکون ہر گز نہیں تھا۔۔

"جسٹ تھری آوٹ آف ففٹین ہیر"

)پندرہ میں سے صرف تین ہیر(

آتش فشاں پھٹا تھا۔۔

"ہاں تو آپ ہی کو شوق تھا دس دن میں شادی کرنے کا، ایسے ہی پیپرز ہونے ہیں اب میرے"۔۔ پر وہ ہیر راحم حسن ہی کیا جو اتنی جلدی اتنے آرام سے راحم حسن کے قابو میں آجاتیں۔۔ روہانسے انداز میں پیشن گوئی ہوئی تھی اور ساتھ ساتھ مُستقبل کا بھی خاکہ پیش کیا گیا تھا۔۔ رِدا حسن اور راحم حسن دونوں کی آنکھیں کُھلیں تھیں۔۔

"ہونے ہیں سے کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟؟"۔۔ اب کے خشمگین نظروں سے گھورا گیا تھا۔۔

"ابھی تو میری ہاتھوں کی مہندی بھی نہیں اُتری اور آپ مجھ سے ٹیسٹ یاد کروا رہے ہیں"۔۔ وہ دونوں ہاتھوں کی پُشت اپنے چہرے پر رکھتی اپنی ادھ مٹی مہندی دکھاتی معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتی بولی۔۔ رِدا کی بے ساختہ آئی ہنسی راحم کی گھوری پر رُکی تھی۔۔

"ہیر راحم حسن میں آپ کی ساس نہیں ہوں جو آپ کی مہندی اُترنے کا انتظار کروں"۔۔ اب کے رِدا سے اپنی ہنسی روکی نہیں گئی تھی۔۔ اُس نے اپنی ہتھیلی لبوں پر جمائی تھی۔۔ حلانکہ اُس کی پیاری سی حرکت پر راحم کا اپنا دل بھی مچلا تھا۔۔ لیکن بچپن کے شوہر کو اپنا بھرم بھی تو رکھنا تھا ناں۔۔

"آپ میری ساس ہو بھی نہیں سکتے۔۔ تائی امّی اتنی سوئیٹ ہیں۔۔ کہاں وہ اور کہاں آپ۔۔"۔۔ وہ چہرے سے ہاتھ ہٹاتی بولی تھی۔۔ کہاں آپ بولتے ہوئے اُس کے مُنہ کے زاویوں کو دیکھ کر راحم نے دانت پیسے تھے۔۔ اب کہ سارا پیار رفو چکر ہوا تھا۔۔

"میری بات سُنو ابھی جو مِڈ ٹرم ہونے والے ہیں ناں وہ تمہاری مہندی اُترنے کا انتظار بلکل بھی نہیں کریں گے۔۔ اور تم۔۔ تم بھی پٹنے والی ہو میرے ہاتھوں سے سمجھی۔۔ تم گیارہ بارہ سے آگے بڑھتی ہی نہیں ہو"۔۔ دونوں کو زبردست جھاڑ پِلائی گئی تھی۔۔ لیکن رِدا کی بتیسی پھر بھی اندر نہیں گئی تھی۔۔ بھائی کا ہاتھ کھانے کے ڈر سے اُس نے سر کو مزید جُھکایا تھا۔۔

"بُک لے کر اُدھر بیٹھو دونوں۔۔ آرہا ہوں میں"۔۔ وہ کہتا ہوا لیپ ٹاپ اُٹھا کر کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔ اُسے حسن صاحب نے بُلایا تھا وہ اور انعام صاحب پریزنٹیشن دیکھنا چاہتے تھے۔۔

"پھپھو سے کہنا۔۔ یہ ہمیشہ سڑیل ہی رہیں گے"۔۔ وہ رِدا کو بُری طرح گھورتی صوفے کی جانب بڑی تھی۔۔ اب کے رِدا نے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش ہرگز نہیں کی تھی۔۔ جب کہ اُس کی بات پر دروازے سے نکلتا ارحم حسن بھی کُھل کر ہنسا تھا۔۔

....

"تائی امّی اب تو میری شادی ہوگئی ہے، پر وہ ابھی بھی مجھے ویسے ہی ڈانٹتے ہیں۔۔ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی"۔۔ وہ خدیجہ کے شانے سے لگی بھرائی ہوئی آواز میں اُس کی شکایت کر رہی تھی۔۔

ساڑھے پانچ بجے سے دونوں کو اپنے سامنے بٹھا کر اُس نے ٹاپک یاد کروا کر دوبارہ ٹیسٹ لیا تھا۔۔ وہ الگ بات تھی ہمیشہ کی طرح رِدا اُس سے پہلے فارغ ہوگئی تھی۔۔۔ جبکہ اُسے آٹھ بجے تک بٹھائے رکھا تھا۔۔ خدیجہ نے ہنستے ہوئے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے میری بیٹی۔۔ کان کھینچتی ہوں میں اُس کے"۔۔ اُن کی بات پر وہ ایک دم اُن سے الگ ہوئی تھی۔۔

"رہنے دیں تائی امّی وہ اِس گھر کے راجہ اِندر ہیں۔۔ آپ صرف کہتی ہیں کرتی کچھ بھی نہیں ہیں۔۔ میں نے تو اپنی اِس بیس اکیس سالہ زندگی میں کبھی بھی آپ کو اُن کے کان کھینچتے نہیں دیکھا۔۔ اگر بچپن میں آپ نے اُن کے کان کھینچے ہوتے ناں تو آج وہ اتنے ہلاکو خان نہیں ہوتے"۔۔ وہ آج پھٹ ہی تو پڑی تھی۔۔ ہیر کے لہجے میں آج اپنے واحد سپورٹر خدیجہ کے لیے بھی خفگی تھی۔۔

"ہیر ررر۔۔"۔۔ رِدا نے اُس کے پیچھے دیکھ کر تھوک نگلتے ہوئے اُسے روکنا چاہا تھا۔۔ پیچھے کھڑی شخصیت نے ہاتھ اُٹھا کر رِدا کو روکا تھا۔۔

"تم تو چُپ ہی کرو۔۔ غدار کہیں کی۔۔ ساری زندگی کھاتی پیتی سوتی جاگتی میرے ساتھ رہی ہو لیکن دم ہمیشہ اپنے اُن سڑیل بھائی کا بھرتی ہو۔۔ حالانکہ میں اُن سے زیادہ تم سے پیار کرتی ہوں۔۔ لیکن اِس دُنیا میں سچّے پیار کی قدر ہوئی ہے کبھی جو تمہیں میری یعنی اپنی اِکلوتی بھابی کی قدر ہوتی"۔۔ وہ رِدا کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی اب اُس کے لتّے لے رہی تھی۔۔ آواز پھر بھرائی تھی۔۔

"تم تو میری سب سے اچھی بیٹی ہو"۔۔ خدیجہ نے بہلاتے ہوئے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔ لیکن اُس کی اگلی بات پر رِدا کی آنکھیں سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے ہوئے وا ہوئی تھیں۔۔

"نہیں تائی امّی رِدا کا بھی کیا قصور۔۔ دُلہن وہی جو پیا من بھائے۔۔ جبکہ میں تو اُن کو شروع سے ہی۔۔"۔۔ سینے پر بازو باندھے ہیر کے بلکل پیچھے کھڑے وجود کے چہرے کا رنگ خطرناک حد تک بدلہ تھا۔۔

"بھا۔۔ بھائی"۔۔ رِدا نے بہتے پانی پر بند باندھنا چاہا تھا۔۔ خدیجہ نے بمُشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔

"چُپ کرو بھائی کی چمچی۔۔ ایک تو دس دن میں شادی کروالی۔۔ اُوپر سے اچھے ٹیسٹ بھی دو۔۔ اتنی سُنائی ہیں مجھے ٹیچر نے"۔۔ وہ اب رونا شروع کر چکی تھی۔۔

"میں ابھی تمہارے سامنے اُس کی خبر لیتی ہوں۔۔ تم رونا بند کرو شاباش"۔۔ خدیجہ نے اُس کا سر چومتے اُس کے بال سہلائے تھے۔۔ راحم نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"خود وہ ڈبل ماسٹر زہیں تو سمجھتے ہیں ساری دُنیا اِن کی طرح جھنڈے گاڑے گی۔۔ ایک تو کہیں گُھمانے بھی نہیں لے گئے۔۔"۔۔ اُس کے پروجیکٹ کے بعد جانے والا یقین مان سب دھرے کے دھرے کر دیئے تھے ہیر راحم نے۔۔ راحم نے دانت پیسے تھے۔۔ رِدا کا دل چاہا اُس کے مُنہ پر ٹیپ چِپکا دے۔۔

"مجھے پڑھنے بھی نہیں دیا سُکون سے۔۔ سارا کالج مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔ خود تو باس ہیں اُن کو تو کوئی کچھ۔۔"۔۔ بس یہاں آکر ہمیشہ کی طرح راحم حسن کے ضبط نے جواب دیا تھا۔۔

"ہیر راحم جب آپ کا یہ کمپلین سیشن ختم ہو جائے تو آکر میری شرٹ پریس کر دیجیئے گا"۔۔ وہ کہہ کر پلٹا تھا۔۔ ہیر کا اُوپر کا سانس اُوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔ اُس نے بے اختیار رِدا کو گھورا تھا۔۔ اُس نے آنکھ کے اشارے سے اُسے خبر دار کرنے کا بتایا تھا۔۔

"راحم اِدھر میری بات سُنو"۔۔ خدیجہ نے کڑے تیوروں سے اُسے پُکارا تھا۔۔ ہیر نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

"تا۔۔ تائی امّی۔۔ میں شرٹ پریس۔۔"۔۔ وہ اُٹھنے لگی تھی۔۔

"بیٹھو اِدھر۔۔ اور تم بھی سامنے آکر بیٹھو"۔۔ ہیر نے بے بسی سے رِدا کر دیکھا تھا۔۔ رِداشا نے اُچکاتی کچن میں بھاگی تھی۔۔

....

"راحم زرینہ اور انعام بھائی نے تمہیں اپنی پیاری بیٹی اِس لیے دی تھی کہ تم صبح شام اُس کو ڈانٹو"۔۔ اُنہوں نے سامنے بیٹھے اپنے اٹھائیس سالہ بیٹے کو آڑے ہاتھ لیا تھا۔۔ اور بیٹے مُحترم اُن سے چمٹی اپنی بیوی کو گھورنے میں مصروف تھے جو اُس کی نظروں سے خائف ہوتی خدیجہ میں گھسے جارہی تھی۔۔۔ وہ چُپ رہا تھا

"حد ہوتی ہے سات آٹھ نہیں ہوئے تمہاری شادی کو اور تم نے بچّی کو ڈانٹ ڈانٹ کر آدھا کر دیا ہے۔۔ سچ ہی کہتی ہے میری بچّی تمہیں زرینہ نے ہی بگاڑا ہے"۔۔ وہ بے ساختہ ہنسا تھا۔۔

"ہر بار ہر وقت میری بچّی کا قصور ہو میں تو پہلے بھی نہیں مانتی تھی۔۔ تم اپنا روّیہ درست کرو سمجھے"۔۔ اُنہوں نے ہیر کی پیشانی چومی تھی۔۔ وہ ہنستا ہوا اچانک اُن کے قدموں میں آ بیٹھا تھا۔۔ ہیر نے ایک دم اپنے پاؤں سمیٹے تھے۔۔ وہ بلکل قریب بیٹھا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا، آئندہ آپ کی ایک اِکلوتی بہو کو نہ ڈانٹوں۔۔"۔۔ وہ اُسے ایک نظر دیکھتا بولا۔۔ وہ مزید خدیجہ میں سمٹی تھی۔۔ خدیجہ ہنسی تھیں۔۔

"حلانکہ یہ بُہت مُشکل ہے"۔۔ وہ بڑبڑایا تھا۔۔

"ہمم"۔۔ خدیجہ کے آنکھیں دِکھانے پر وہ ہنسا تھا۔۔

"اور گُھمانے بھی لے جاؤ گے۔۔؟؟"۔۔ اُنہوں نے بیٹے کو مصنوعی کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔

"امم لے جاؤں گا لیکن ابھی فوراً نہیں"۔۔ وہ اِس بار اپنے اصل موڈ میں آیا تھا۔۔ ہیر نے شکایتی انداز میں خدیجہ کو دیکھا تھا

"یہ غلط بات ہے ہیر ہماری اِس بارے میں بات ہو چُکی ہے"۔۔ وہ اب اُسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔

"تائی امّی یہ ایک مہینے کا بول رہے ہیں۔۔ تب تک تو میں پُرانی ہو جاؤں گی۔۔ پھر کیا مزہ آئے گا"۔۔ اُن کی بات پر خدیجہ زور سے ہنسی تھیں جبکہ راحم حسن کو ہمیشہ کی طرح ہیر راحم نے کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔

"دن کم کرو راحم اپنے۔۔"۔۔ اُنہوں نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔۔ وہ گہرا سانس لیے فوراً سے کھڑا ہوا تھا۔۔ نجانے اب وہ اُس کی ماں کے سامنے اُس کی کون سی پول کھول دے

"اچھا ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں"۔۔ وہ نظروں ہی نظروں میں اُسے تنبیہہ کرتا کھڑا ہوا تھا۔۔

"اگر ساس بہو کا کمپلین سیشن پورا ہو گیا تو میں جا سکتا ہوں"۔۔وہ جُھک کر جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔۔

"بلکل بھی نہیں۔۔جاؤ میری بچّی کو آئس کریم کِھلوا آؤ"۔۔اُن کے کہنے پر وہ جوش سے کھڑی ہوئی تھی۔۔اُس کے جگمگاتے چہرے کو دیکھ کر وہ ایک پل میں مانا تھا

"ٹھیک ہے آجاؤ"۔۔اُس کے کہتے ہی وہ ایک دم مُڑی تھی۔۔

"میں ابھی چینج کر کے۔۔"۔۔جب وہ اُسے بازو سے تھام گیا تھا۔۔

"کِدھر۔۔؟"۔۔ہیر راحم اپنی ساس کے سامنے راحم حسن کے اِس عمل سے محجوب سی ہوئی تھیں۔۔

"میں تیار ہو کر"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ دھیمے سُروں میں اپنی بات مُکمل کرتی وہ اُس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

"اگر تم نے اپنا بیوٹی پارلر کا ٹرپ لگانا ہے تو میری طرف سے معذرت"۔۔وہ اُس کا بازو چھوڑتا بے نیازی سے بولتے ہوئے شانے اُچکا گیا تھا۔۔

"خود ہیرو لگ رہے ہیں ناں تبھی"۔۔ہیر نے دانت پیس کر اُسے دیکھا تھا۔۔جو بے نیاز بنا موبائل چیک کر رہا تھا۔۔لیکن سُن چُکا تھا۔۔

"میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔جاؤ شاباش"۔۔وہ اُس کا گال تھپتھپاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھیں۔۔راحم نے بغور اُس کے روپ کو دیکھا تھا۔۔وہ آج کل گھر میں بھی سجی سنوری رہ کر اُس کی دھڑکن بے ترتیب کرتی رہتی تھی۔۔۔۔

"ہیر آنا ہے تو آؤ ورنہ میں جا رہا ہوں"۔۔زور سے بولتے ہوئے اُس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔

"آئی۔۔رِدا رِدا جلدی آؤ ہم لوگ باہر جا رہے ہیں"۔۔وہ زور زور سے چِلا رہی تھی۔۔راحم ایک دم رُک کر پلٹا تھا وہ اب حیرت سے اپنی بچپن کی بیوی کو دیکھ رہا تھا جو اپنی زندگی کی پہلی ڈیٹ پر اپنی نند کو ساتھ لے جانے کے لیے جوش سے آوازیں دے رہی تھی۔۔دوسری طرف اپنے کمرے میں جاتیں خدیجہ بھی رُکی تھیں۔۔

"ہیر بیٹا آپ دونوں جاؤ شاباش"۔۔وہ قریب آئی تھیں۔۔

"لیکن تائی امّی رِدا بُرا مان جائے گی"۔۔اُس کی بات پر راحم دائیں بائیں سر ہلاتا باہر نکل گیا تھا۔۔

"ہیر راحم حسن تم اگر بیوقوف ہو تو اِس کی سزا میں اپنے بھائی کو کیوں دوں"۔۔رِدا نے کچن سے نکل کر ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔اُس نے اُسے گھورا تھا۔۔

"دیکھیں تائی امّی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے"۔۔ہیر نے مُنہ پُھلا کر خدیجہ کو دیکھا تھا جبھی گاڑی کا ہارن زور زور سے بجا تھا۔۔

"یہ بھلائی تم میرے بھائی کے ساتھ کرو۔۔نکلو جلدی۔۔وہ تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے"۔۔رِدا اُسے دھکیلتے ہوئے باہر لے جانے لگی۔۔خدیجہ ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھیں۔۔

"پہلے میں سوچتی تھی زیادتی واقعی میرے بھائی کے ساتھ ہی ہوئی ہے۔۔لیکن اب دیکھتی ہوں تو پتا چل رہا ہے بھائی اتنے بھی معصوم نہیں ہیں۔۔اچھے خاصے رومانٹک نکلے یہ تو"۔۔وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتی بولی۔۔ہیر نے سُرخ ہوتے ہوئے اُسے دھموکا جڑنا چاہا تھا۔۔وہ فوراً سے پیچھے ہوئی تھی۔۔جب اُس نے ہارن پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔وہ سرپٹ گاڑی کی طرف دوڑی تھی۔۔

....

"ویسے ہیر رِدا کیا کہہ رہی تھی۔۔؟؟"۔۔وہ ہیر کے مُنہ میں جاتا مینگو آئس کریم کا چمچ اپنے مُنہ میں ڈالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"کب۔۔؟؟"۔۔اُس نے چمچ دوبارہ سے اپنے کپ میں ڈالا تھا۔۔

"ابھی آخر میں وہ تمہارے کان میں کچھ بولی تھی ناں"۔۔وہ بے نیازی سے اپنے کپ سے آئس کریم کھا رہا تھا۔۔

ایک دم ہیر کا ہاتھ رُکا تھا۔۔

"کب۔۔؟؟ نہیں تو۔۔۔ آپ کا فلیور کیسا ہے۔۔؟؟"۔۔وہ انجان بنی ساتھ ساتھ اپنا چمچ اُس کے کپ میں ڈالنے لگی تھی۔۔وہ بے اختیار اپنا کپ پیچھے کر گیا تھا۔۔

"جب تم لال پیلی ہوتی اُسے مارنے لگی تھیں"۔۔راحم نے اپنا بلیک کرنٹ فلیور اُس کے مُنہ میں ڈالا تھا۔۔

"آپ نے ابھی تائی امّی سے کہا جلدی لے چلیں گے۔۔کب چلیں گے۔۔؟؟"۔۔ہیر نے ایک دم بات بدلی تھی۔۔

"کہاں۔۔؟؟"۔۔اب انجان بننے کی باری اُس کی تھی۔۔

"کیا مطلب کہاں ہنی موو۔۔"۔۔بے ساختہ بولتی وہ اپنی زبان دانتوں میں دے گئ تھی۔۔

"کہاں چلنا ہے بھئی بتاؤ گی تو لے چلوں گا ناں"۔۔وہ ویٹر کے ہاتھ سے بِل لیتا پوچھ رہا تھا۔۔

"اب یہ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں"۔۔ہیر نے دانت پیس کر اُسے گھورا تھا جو پیک آئس کریم ویٹر کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اپنے والٹ سے پیسے نکال رہا تھا۔۔دو تین منٹ بعد وہ فارغ ہو کر اُس کی طرف مُڑا تھا۔۔

"ہاں تم کہیں چلنے کا کہہ رہی تھیں۔۔؟؟"۔۔راحم نے ابرو اُچکا کر پوچھا تھا۔۔

"آپ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں مجھے پتا ہے"۔۔وہ مُنہ پُھلا کر بولی تھی۔۔وہ گاڑی اسٹارٹ کرتا ہنسا تھا۔۔

"نہیں میں اتنے ہلکے پُھلکے انداز میں بدلے نہیں لیتا"۔۔وہ اُس پر ایک خاص نظر ڈالتا بولا۔۔اُس کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا تھا۔۔راحم محظوظ ہوا تھا۔۔

"تم پتا نہیں کہاں چلنے کا کہہ رہی ہو۔۔میں سمجھا ہنی مون پر چلنے کا کہو گی"۔۔وہ سامنے روڈ پر نظریں جمائے گا ہے بگاہے اُس پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔۔

"ہاں تو وہیں جانا ہے مجھے۔۔لے چلیں ناں۔۔"۔۔وہ ایک دم مچلی تھی۔۔راحم کے قہقہے نے اُسے اپنے لفظوں پر غور کروایا تھا۔۔

"آج رات ڈیسائیڈ کرتے ہیں"۔۔ اُس کی بات پر ہیر نے اپنی طرف کی کھڑکی کی طرف مُنہ موڑا تھا۔۔

"ویسے ہیر یہ تو بتاؤ سارا کالج تمہیں کیوں گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔؟؟"۔۔ باقی کے سارے راستے وہ اپنی باتوں سے اُسے لال پیلا کرتا آیا تھا۔۔

....

وہ رِدا کے ساتھ بھی آئس کریم کھاتی سوا بارہ بجے کمرے میں آئی تھی۔۔ وہ چینج کر کے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔۔ وہ اپنا نائٹ ڈریس اُٹھاتی واشروم میں بند ہوئی تھی۔۔ ہر چیز سے فارغ ہو کر واپس آئی تو ساڑھے بارہ ہو رہے تھے۔۔ راحم نے ایک نظر اُسے دیکھ کر لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔ پھر پلٹ کر بیڈ تک آیا تھا۔۔

"ہیر لائٹ آف کر دو یار"۔۔ آج رات ہنی مون کا تو کیا ڈیسائیڈ کرتا وہ تھکے ہوئے انداز میں بولتا بیڈ پر گِرا تھا۔۔

"ارے اُٹھیں اُٹھیں۔۔ آپ ایسے کیسے سو سکتے ہیں"۔۔ وہ ہاتھ میں نوٹ بُک اور پین تھامے بیڈ پر چڑھ کر گھٹنوں کے بل چلتی اُس کے پاس ہی آلتی پالتی بیٹھ گئی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟".. وہ بمُشکل جمائی روکتا اُسے حیرت سے دیکھتا پوچھ رہا تھا جو بلیک سلک کی ٹراؤزر شرٹ میں اُس کے بلکل قریب بیٹھی نوٹ بُک کے صفحے پلٹ رہی تھی۔۔

"کیوں آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ آج رات ڈیسائیڈ کریں گے"۔۔ وہ مگن انداز میں بولی۔۔ اُس کے نارمل انداز پر راحم نے پوری آنکھیں کھول کر اُس کے چہرے پر کچھ کھوجا تھا۔۔ لیکن وہ بلکل نارمل تھا۔۔

"تو اُس کے لیے اِس پیپر پین کی کیا ضرورت"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ سے نوٹ بُک لیتا اُسے خود پر گراتا بولا۔۔ ہیر کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔

"اُفف چھوڑیں ناں، اِس طرح کون ڈیسائیڈ کرتا ہے"۔۔ وہ اُس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتی شرمیلے لہجے میں بولتی ہوئی سیدھی ہوئی تھی۔۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے پین لیتا بولا۔۔

اُس کے انداز دیکھ کر اب کے ہیر جھنجھلانے لگی تھی۔۔

"اگر ایسا ہی کرنا تھا تو کہتے ہی نہیں کچھ بھی ڈیسائیڈ کرنے کو"۔۔وہ خفا ہوئی تھی۔۔

"سُن تو رہا ہوں بولو ناں۔۔کیا کرنا ہے ڈیسائیڈ۔۔؟؟"۔۔راحم نے اُس کے کان کے پیچھے اڑسے بال اُس کے چہرے پے بکھیرے تھے۔۔اُس کی عدم توجہ پر وہ تپ تھی۔۔

"کیا ڈیسائیڈ کرنا ہے ہم نے۔۔؟؟"۔۔وہ ویسے ہی لیٹے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔اُس کی آنکھیں اب نیند سے بند ہونے کو تھیں۔۔

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا۔۔اوف ہو میری نوٹ بُک تو دیں ناں بھئی"۔۔وہ ایک ہاتھ اُس کے سینے پر رکھتی اُس کے دوسرے ہاتھ سے اپنی نوٹ بُک لینے کیلئے جُھکی تھی۔۔

"اُٹھ کر بیٹھیں ناں"۔۔پھر اُسے ویسے ہی لیٹے دیکھ کر وہ نوٹ بُک کے صفحے پلٹتی جھنجھلا کر بولی تھی۔۔

"لیکن ہم کر کیا رہے ہیں ہیر۔۔؟؟"۔۔وہ بھی جھنجھلاتا ہوا تھوڑا سا نیم دراز ہوا تھا۔۔

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا ہم آج رات ڈیسائیڈ کریں گے اور اب خود ہی مُکر رہے ہیں"۔۔اُس نے مُنہ پُھلا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"یار وقت آنے پر میں سب کر دوں گا ناں"۔۔وہ آنکھیں بند کرتا بیزاری سے بولا تھا۔۔

"میری پاکٹ منی ہے میں خود ڈیسائیڈ کروں گی۔۔میں لسٹ بناتی ہوں رُکیں آپ"۔۔وہ دھونس بھرے انداز میں بولتی پھر نوٹ بُک پر جُھکی تھی۔۔راحم حسن کی آنکھیں، دماغ سب وا ہوئے تھے۔۔

پاکٹ منی۔۔!!!تو وہ جب سے پاکٹ منی ڈیسائیڈ کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔اور وہ کب سے اِسی حیرانی میں تھا کہ اُس کی بچپن کی بیوی اپنی ساری شرم بلائے طاق رکھتی اُسے رات کو ساڑھے بارہ بجے ہنی مون ڈیسائیڈ کرنے پر زور

دے رہی تھی۔۔اُس نے بے اختیار ایک نظر سامنے چمکتی گھڑی پر ڈالی تھی جو بارہ پچپن بجا رہی تھی۔۔۔ پھر اپنی پیاری سی بیوی پر۔۔جو نوٹ بُک پر جُھکی بڑا بڑا

Monthly expenditure of Heer Raahim Hasan

)ہیر راحم حسن کے ماہانہ اخراجات(

لکھ رہی تھی۔۔

وہ ایک دم اُٹھ بیٹھا تھا۔۔

"Expenditure..?"

)اخراجات۔۔؟(

"ہاں تو میں بچّی تھوڑی ہوں جو آپ مجھے پاکٹ منی دیں گے۔۔میری شادی ہو چُکی ہے۔۔بیویوں کے اخراجات ہوتے ہیں"۔۔وہ پین مُنہ میں دباتی زندگی میں پہلی بار اپنی عقل و فہم استعمال کرتے بولی۔۔

"میں تمہیں سب لے کر دوں گاناں خود سے،جو کہو گی اِن سب کی کیا ضرورت ہے،بند کرو شاباش یہ اور اب سو جاؤ"۔۔وہ دوبارہ سے لیٹنے کو تھا جب اُس کی اگلی بات پر پروگرام کینسل ہوا تھا۔۔

"وہ تو مجھے پتا ہے شوہر کا سب کچھ اپنی بیوی کا ہی ہوتا ہے۔۔لیکن مجھے خرچا چاہیئے ہر منتھ"۔۔وہ کمالِ بے نیازی سے کہتی آج اُسے جھٹکے پر جھٹکے دے رہی تھی۔۔

"میں یہ بھی جانتی ہوں آپ جو کچھ کماتے ہیں وہ میرے لیے اور ہمارے آنے والے بچّوں کے لیے ہی تو کماتے ہیں"۔۔اُس کی بات پر راحم حسن اُچھلا ہی تو تھا۔۔پر وہ مُحترمہ اپنی نوٹ بُک پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔۔

"ہمارے بچّے۔۔۔؟؟"۔۔وہ آنکھیں مزید وا کرتا اُس کے چہرے کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔بچّوں کے بارے میں تو اُس کے وہم و گُمان میں بھی نہیں تھا۔۔لیکن سامنے بیٹھی لڑکی کی سوچ میں اُسے وہی معصوم سی عورت نظر آئی

تھی اِس سمے۔۔شادی، شوہر، شوہر کی کمائی۔۔بچّے۔۔آج وہ واقعی اپنی بیوی کی سوچ پر عش عش کر اُٹھا تھا۔۔ ایک عجیب سا سکون راحم حسن کے رگ و جاں میں سرائیت کر گیا تھا۔۔وہ طمانیت سے مُسکرایا تھا۔۔

کالج کی پاکٹ منی

پارلر

شاپنگ

آن لائن آرڈرز

"اممم اور کیا۔۔؟؟"۔۔وہ پین ہونٹوں میں دبائے سوچ رہی تھی۔۔

راحم جو مُسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا، اگلے ہی لمحے یہ مُسکان شرارت میں بدلی تھی۔۔وہ ایک دم اُٹھ کر بیٹھا تھا۔۔

"باقی میں لکھواتا ہوں"۔۔اُس کی بات پر ہیر کے چہرے پر خوشی لہرائی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔بولیں"۔۔وہ پین نئی لائن پر رکھتی اشتیاق سے بولی تھی۔۔

"رِدا کے ساتھ پلانز"۔۔اُس کی بات پر ہیر نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"مجھے نہیں دیکھو بس لکھتی جاؤ"۔۔وہ نوٹ بُک کی طرف اشارہ کرتا بو۔۔وہ سر ہلا کر دوبارہ لکھنے میں مصروف ہوئی تھی۔۔

"گفٹس"۔۔وہ جو جو بولتا گیا وہ بغیر سر اُٹھائے لکھتی جا رہی تھی۔۔

"بچّوں کے ڈائپرز، ملک پاؤڈر"۔۔لکھتے لکھتے ہیر نے پین روکی تھی۔۔

"بچّے۔۔ڈائپرز"۔۔اُس نے تحیر سے سر اُٹھایا تھا۔۔

"کس کے بچّوں کے ڈائپرز۔۔؟؟"۔۔وہ آنکھیں پھاڑے پوچھ رہی تھی۔۔ وہ جو مُسکراہٹ دبائے بیٹھا تھا ایک دم بولا تھا۔۔

"ہمارے بچّے ہیر۔۔ آخر شوہر کماتا کس کے لیے۔۔؟؟۔۔اپنی پیاری سی بیوی اور بچّوں کے لیے ہی ناں"۔۔اُس نے سرعت سے سر جُھکایا تھا۔۔راحم اُسے دیکھ کر ہنسا تھا اور وہ سر جُھکائے بلکل ساکت سی بیٹھی تھی۔۔ابھی کچھ دیر پہلے وہ سقراط بنی اُسے یہ سب باور کروا چکی تھی۔۔

"ارے لکھو لکھو۔۔ڈاکٹر کی فیس۔۔ بچّوں کی شاپنگ۔۔ بچّوں کے اسکول۔۔"۔۔ہیر کے چہرے کا رنگ بتدریج سُرخ ہوتا چلا گیا تھا۔۔

"بات نہیں کریں آپ مجھ سے"۔۔وہ ایک دم نوٹ بُک اُس پر پھینکتی بیڈ سے اُترنے لگی تھی، اُس کا سُرخ چہرہ دیکھتے ہوئے وہ قہقہہ لگاتا اُس کی کلائی تھام گیا تھا۔۔

"ہیر وہ ہمارے بچّے ہوں گے۔۔اپنے بچّوں سے بھی کوئی جیلس ہوتا ہے کیا"۔۔وہ اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔

"کیا ہے بھئی ابھی میری بات ہو رہی ہے"۔۔وہ آپنا آپ چھڑاتے ہوئے گڑبڑاہٹ میں بولتی اُسے مزید موقع دے گئی تھی۔۔وہ مُسلسل ہنستے ہوئے اُسے سنبھال رہا تھا۔۔

"میری بچپن کی بیوی سے بھی زیادہ کوئی بیوقوف ہوگا"۔۔ہیر نے خفگی سے اُسے دیکھا تھا۔۔راحم نے ہنستے ہوئے اِس بار آرام سے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

"میں بیوقوف نہیں ہوں"۔۔وہ خفگی سے اُس کے سینے پر ہاتھ مارتی بولی وہ پھر سے ہنسا تھا۔۔

"اگر تم میں عقل ہوتی تو رات کے ڈیڑھ بجے تم یہ نوٹ بُک اور پین لے کر میرے سر پر نہ بیٹھی ہوتی بلکہ اپنے بچپن کے شوہر سے کہتی مجھے اتنے پیسے چاہیئے دے دیجیئے گا"۔۔اُس کی بات پر ہیر اُس کے سینے سے سر اُٹھاتی اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

"تم نے واقعی سچ کہا تھا۔۔ مرد اور کماتا ہی کِس کے لیے ہے۔۔ میرا سب کچھ تمہارا ہے۔۔ یہ لو"۔۔وہ سائیڈ ٹیبل سے والٹ اٹھا کر اُس کے ہاتھ میں رکھ گیا تھا۔۔

"لیکن اِس کے باوجود میں تمہیں ہر منتھ پیسے دوں گا لیکن یہ لِسٹ بنا کر خود کو باؤنڈ مت کرو۔۔ ورنہ پتا ہے کیا ہو گا۔۔؟"۔۔وہ اب اُس کی آنکھوں میں دیکھتا شرارت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"کیا۔۔؟؟"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔

"میں ہر منتھ کے اینڈ میں تم سے حساب بھی لوں گا پھر سوچ لو"۔۔وہ شرارت سے ابرو اُچکائے پوچھ رہا تھا۔۔

"کوئی نہیں جب آپ میرے لیے کماتے ہیں تو میں آپ کو حساب کیوں دوں"۔۔وہ اُس کے ہاتھ سے والٹ لیتی ناز سے بولی تھی۔۔

"صرف تمہارے لیے نہیں۔۔ ایسا نہیں بولو۔۔ وہ سب ناراض ہو جائیں گے"۔۔وہ اب اُس کے آنکھوں میں دیکھتا بلکل سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔

"سب کون۔۔؟"۔۔وہ ٹھٹکی تھی۔۔

"ہمارے بچّے"۔۔اُس کی بات پر ہیر نے اُس کے سینے پر ہاتھ مار کر وہیں اپنا سر چُھپایا تھا۔۔ وہ قہقہہ لگاتا اُسے خود میں سمو گیا تھا۔۔

....

تین چار دن بعد ٹیچر نے اُنہیں اُن کے اسائنمنٹس واپس کیے تھے۔۔ ایک سوائے اُس کے اسائنمنٹ کے۔۔

"ہیر انعام آپ اسٹاف روم میں آ کر مجھ سے ملیے گا"۔۔اور وہ جو کب سے اُمید لگائے بیٹھی تھی کہ میرا اسائنمنٹ سب سے بیسٹ ہو گا ایک دم تلملائی تھی۔۔

"واہ۔۔جہاں اسٹوڈنٹ کو بے عزت کرنا ہو سب کے سامنے کرو اور جہاں اسٹوڈنٹ غلطی سے اُن سے بھی اچھا کام کر لے تو اسٹاف روم میں تعریف کرو"۔۔وہ بولے ہی گئی تھی۔۔

"اسٹوڈنٹ اچھا کر لے۔۔؟؟"۔۔رِدا اسٹوڈنٹ پر زور دیتی اچانک بولی تھی۔۔

"وہ بنائیں میں بناؤں اب ایک ہی بات ہے سمجھی"۔۔اُس کی اپنی منطق تھی۔۔

"بلکل بلکل"۔۔ رِدا نے دانت نکالے تھے۔۔

راحم نے رِدا سے بھی کہا تھا کہ وہ اُس کا بھی بنا لے گا لیکن وہ سہولت سے منع کر گئی تھی۔۔

"نہیں بھائی، آپ اپنی بچپن کی بیوی کی سالوں کی خواہش پوری کر دیں۔۔بیچاری کب سے آس دبائے بیٹھی ہے اپنے دل میں"۔۔وہ شرارت سے بولی تھی۔۔راحم نے ہنستے ہوئے اُس کے سر پر چپت ماری تھی۔۔

"آپ بس میری ہیلپ کر دیجیئے گا"۔۔وہ خلوصِ دل سے کہہ رہی تھی۔۔

"شیور"۔۔راحم نے خوشدلی سے بہن کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

....

"تم بھی چلو میرے ساتھ"۔۔ آخری پیریڈ جو کہ فری تھا وہ رِدا کے سر ہوئی تھی ساتھ چلنے کے۔۔

"ہیر اُنہوں نے صرف تمہیں بُلایا ہے"۔۔رِدا نے اُس سے کہا

"ہاں تو ساتھ چل کر میری تعریف ہی دیکھ لو۔۔گھر والوں کو بھی تو بتانی ہے ناں"۔۔وہ گردن اکڑا کر بولی تھی۔۔

رِدا کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔

"پھر تو مجھے ریکارڈ کرنی چاہیئے۔۔ یہ تاریخی تعریف جو مُحترمہ ہیر انعام کی سب سے بیسٹ اسائنمنٹ پر آج ہونے والی ہے"۔۔ رِدا رضامندی سے کھڑی ہوئی تھی۔۔ وہ ہنستے ہوئے اُس کے ہم قدم ہوئی تھی۔۔

....

اسٹاف روم میں اِس وقت اُن سمیت دو ٹیچرز اور بیٹھے تھے جو کہ اُن کے سبجیکٹس کے نہیں تھے۔۔ اُن میں سے ایک فرسٹ ائیر کی اکنامکس کی ٹیچر تھیں۔۔

"مے آئی کم اِن میم۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے دروازہ ہولے سے بجاتے ہوئے اجازت لی تھی۔۔

"آئیں ہیر"۔۔ اُن کے اجازت دینے پر فرسٹ ائیر کی ٹیچر نے اپنے ہاتھوں میں تھامی فائل بند کرتے ہوئے ہیر کو سر تا پیر طائرانہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔ پھر فائل اُس کی ٹیچر کی طرف بڑھائی تھی۔۔ وہ اُس کے اسائنمنٹ کی فائل تھی۔۔

"یس میم آپ نے بُلایا تھا"۔۔ وہ سامنے رکھی فائل کو پورے اعتماد سے دیکھتی گردن اکڑا کر بولی تھی۔۔ رِدا کو نجانے کیوں اُن دونوں ٹیچرز کے نظروں کے تبادلے پر اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔ لیکن ہیر راحم حسن اِن سب چیزوں سے بے نیاز ہواؤں میں اُڑ رہی تھی۔۔

"ہیر انعام نو ڈاؤٹ یہ اسائنمنٹ بیسٹ ہے۔۔"۔۔ وہ اُس کے سامنے فائل رکھتی بولیں تھیں۔۔ ہیر کا دِل خوشگوار انداز میں دھڑکا تھا۔۔ رِدا بھی مُسکرائی تھی۔۔ اگر وہ دونوں جانتیں کہ اِس خوشگوار مُسکان کا اختتام کتنا بھیانک ہوسکتا ہے۔۔ شاید وہ دونوں کبھی بھی نہیں مُسکراتیں۔۔

....

"اللہ پوچھے تمہارے بھائی سے"۔۔ وہ پیر پٹختی اسٹاف روم سے نکلی تھی۔۔

"خبر دار جو میرے بھائی کا نام لیا اِس میں میرے بھائی کا کیا قصور"۔۔رِدا حسن حسبِ عادت اپنے بھائی کے نام پر تڑپی تھی۔۔

"اُنہوں نے جان بوجھ کر۔۔جان بوجھ کر اتنا اچھا اسائنمنٹ بنایا تھا ہے"۔۔بیگ گھانس پر پٹخ کر وہ خود بھی نیچے بیٹھی تھی۔۔

"شرم کرلو۔۔ایک تو اُنھوں نے اسپیشلی تمہارے لیے اسائنمنٹ بنایا تاکہ تم خوش ہو جاؤ"۔۔رِدا نے تاسُف سے سر دائیں بائیں ہلایا تھا۔۔

"اور اُن کی اِس مہربانی سے میں اسپیشلی طور پر ذلیل ہوگئی"۔۔اُس نے دانت کچکچائے تھے۔۔

"شوہر کو کبھی بھی اتنا عالم فاضل نہیں ہونا چاہیئے"۔۔اب کے لہجے میں افسوس تھا۔۔بے ساختہ رِدا کے مُنہ سے ہنسی کا فوارہ پھوٹا تھا۔۔ہیر نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا

"بڑی ہنسی آرہی ہے۔۔اللہ کرے تمہارے شادی کسی سُقراط بُقراط سے ہو جائے"۔۔اُس کی دُعا پر رِدا تیر کی طرح سیدھی ہوئی تھی۔۔

"اللہ نہ کرے۔۔میں کسی عام سے بندے سے شادی کروں گی بھئی۔۔ورنہ شادی کے بعد وہ بھی کہیں مجھے PhD کروانے لگ جائے کیا پتا"۔۔رِدا نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔۔

ساری زندگی اپنے بھائی کے عالم فاضل ہونے کے گُن گاتی مُحترمہ رِدا حسن اپنی باری پر عام سے بندے پر اکتفاء کر گئی تھیں۔۔اُس کی بات پر ہیر نے اُسے دھموکا جڑا تھا۔۔

"اب دیکھنا بیٹا تمہاری شادی میں نے بھینسوں کے کاروبار والے سے نہ کروائی تو کہنا۔۔جس کی بڑی بڑی مونچھیں بھی ہوں گی"۔۔وہ اُس کے مُستقبل کا اندوہناک نقشہ کھینچتی اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی ہوئی تنک کر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"استغفر اللہ ہیر"۔۔ رِدا نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ لیکن پھر مُسکرائی تھی۔

"ویسے ڈبل ماسٹر ز والے سے شادی کرنے کا انجام بھی دیکھ چکی ہوں"۔۔ چڑانے والے انداز میں کہتی وہ بھی اُٹھی تھی۔۔

"وہ تو تم دیکھ لینا کیا حشر کرتی ہوں میں تمہارے اُن ڈبل ماسٹر ز بھائی کا"۔۔ وہ تن فن کرتی آگے بڑھی تھی۔۔

"یار سُنو تو۔۔ اِس میں بھائی کا کیا قصور"۔۔ رِدا نے ہمیشہ کی طرح اپنے بھائی کو بچانا چاہا تھا۔۔

"اُنہیں تمہاری حمایت کی کبھی بھی ضرورت نہیں پڑنی وہ ویسے ہی الحمد اللہ تیز ہیں کافی۔۔ تم اپنی خیر مناؤ ساری زندگی جب اپنے اُن کی بھینسیں گنتی رہو گی ناں تب پتا چلے گا"۔۔ وہ پلٹے بغیر زور سے بولی تھی۔۔

"استغفر اللہ۔۔ میں نے عام سا بندہ کہا تھا سلطان راہی نہیں"۔۔ اُس کی بات پر رِدا تڑپ سی گئی تھی۔۔

....

"اماں میں کسی شہر کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔۔ اُس نے دُہائی دی تھی۔۔

"تہ پُتر اینیہ چئو ناماں سجی زندگی نُوں سانبھائیندی اچاں"

)تو بیٹا یہ کہو ناں کہ میں ساری زندگی بہو سے سمجھوتا کر لوں(

وہ دُکھ سے بولیں تھیں۔۔

"اماں اِس میں سمجھوتے کی بات کہاں سے آئی بھلا"۔۔ وہ اچھا خاصا جھنجھلایا تھا۔۔

"چھونہ۔۔ ہو شہزادی ڈھٹی آنہ توں۔۔ سجو ڈیتھن پھنجی نوں کھے گھٹ ودھ گلا ئیندی رہندی آ۔۔ توں وٹھی اینڈیں اردو اوں ماں ویچاری سندھی۔۔ ماں کئین ھن کھے قابو کندم بھلا۔۔ مھنجی اردو ایڈی بھی بھلی نا آھی۔۔ نوں کھے دھڑ کا دیندم ھو سمجھندی ہی کو نہ پووری کھیڑ و مھنجی قابو ایندی"

)کیوں نہیں۔۔ وہ شہزادی کو دیکھا ہے ناں تم نے۔۔ سارا دن اپنی بہو کو سُناتی رہتی ہے۔۔ تم لاؤ گے اردو بولنے والی اور میں بے چاری سندھی۔۔ میں کیسے اُسے قابو کروں گی بھلا۔۔ اب میری اردو ایسی اچھی بھی نہیں ہے۔۔ بہو کو ڈانٹوں گی وہ سمجھے گی ہی نہیں تو میرے قابو کیسے آئے گی بھلا(

اُن کی توجیہ پر اُس نے آنکھیں کھول کر سامنے بیٹھی اپنی بھابھی کو دیکھا تھا۔۔ وہ ہنسی تھیں۔۔

"امّاں یہ آپ کی بڑی نُوں بیٹھی ہیں ناں اِن کو سُنا دیا کریں۔۔ یہ سندھی میں جواب بھی دیں گی آپ کا شکوہ بھی ختم ہو جائے گا"۔۔ وہ اب کے تحمل سے بولا تھا۔۔

"ھن نماڻی کھے ٿھنجی وڈی اماں پورو کرے چھڈیندی آ۔۔ ماں چھا چوانس ویچاری کھے۔۔ سفاہی ظالم سمجھو تئی چھا توں ماکھے"

"اِس نمانی کو تمہاری وڈی امّاں پورا کر دیتی ہے۔۔ میں کیا کہوں اور بیچاری کو۔۔ اب بلکل ہی ظالم سمجھا ہوا ہے کیا تم نے مجھے"۔۔ وہ بُرا مان کر بولی تھیں۔۔ اُس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

اُس کی بڑی بھابھی مُستقل ہنس رہی تھیں۔۔

"کر تو پھنجی مرضی "

)کرلو تم اپنی مرضی(

اُن کی بات پر وہ ابھی پوری طرح خوش بھی نہیں ہوا تھا جب اُن کے اگلے فرمان پر اُس نے بے بسی سے اپنی بھابھی کو دیکھا تھا۔۔

"بہ ہفتہ اتھئیں توں وٹ۔۔ چھوکری نہ ملی تہ ماں رحیمہ ساں گلائیندم ھن جی دھی لائے"

)دو ہفتے ہیں تمہارے پاس۔۔ لڑکی نہیں ملی تو میں رحیمہ سے بات کروں گی اُس کی دھی کے لیے(

اُن کی بات پر وہ اُچھلا تھا۔۔

"ایھڑی تہ پوپری آ۔ سفا جئیں چئیں تہ ڈائنا"

)اتنی تو خوبصورت ہے۔۔۔ بلکل جیسے بولو تو ڈائنا(

وہ اب ماسی رحیمہ کی بیٹی کی تعریف شروع کرنے لگی تھیں۔۔

"امّاں معاف کیو توہاں ماکھے۔۔ بھاجائی مھنجو سامان پیک کیو۔۔ماں ونیاں تو۔۔نہ تہ امّاں ماسی رحیمہ جی ڈائنا ہاٹیں ہی وٹھی ایندی"

)امّاں معاف کر دیں آپ مجھے۔۔ بھابھی میرا سامان پیک کر دیں۔۔ نہیں تو امّاں ماسی رحیمہ کی ڈائنا ابھی ہی لے آئیں گی(

وہ چڑ کر بولتا گھر سے باہر چلا گیا تھا۔۔

"سائیں۔۔ مِٹھی کی طبیعت ابھی کچھ سنبھلی ہے"۔۔ اپنے آدمی کی بات پر اُس نے باڑے کے طرف قدم بڑھائے تھے۔۔

وہ مہران سومرو تھا اور مِٹھی اُس کی سب سے پیاری بھینس۔۔

....

مہران سومرو۔۔ جسے دو دو ماؤں کا پیار نصیب ہوا تھا۔۔

وڈی اماں (بڑی اماں(

ننڈھی اماں (چھوٹی اماں(

سکھر کے پاس اپنا گاؤں تھا باپ دادا کی اپنی زمینیں تھیں۔۔ لیکن اُسے گاؤں سے زیادہ شہر اپنا لگتا تھا۔۔ ساری پڑھائی کراچی میں ہاسٹلز میں رہ کر کی تھی پھر اُس کی ضد پر اُس کے باپ نے اُسے کراچی میں اپارٹمنٹ لے کر دے دیا تھا۔۔ کالج یونیورسٹی اور اب جاب کے بہانے سے وہ زیادہ تر کراچی میں ہی رہتا تھا۔۔

اُس کی وڈی اماں یعنی باپ کی پہلی بیوی سے دو بھائی تھے اور یہ اپنی ماں یعنی اُس کے بھائیوں کی نِنڈھی اماں کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔اِس کی دونوں ماؤں کے ہی تین بیٹے تھے۔۔اپنے بھائیوں کے لیے وہ پیارا چھوٹا بھائی تھا۔۔باپ حیات نہیں تھے۔۔اُس کی مُحبت کی لسٹ میں اُس کی بھینس مِٹھی بھی شامل تھی۔۔

بڑے بھائیوں کی شادیاں برادری میں ہی ہوئی تھیں۔۔

اب اُس کی ضد تھی شہری لڑکی سے شادی کر کے شہر میں ہی رہنے کی۔۔

....

وہ جب سے آئی تھی کمرے میں ہی بند تھی۔۔

"یار کھانا تو کھالو"۔۔اُس نے دروازے سے تھوڑی سے گردن اندر ڈالے جھانکا تھا۔۔پھر ایک افسوس بھری نظر اپنے بھائی کے ہمیشہ زبردست نظر آنے والے کمرے پر ڈالی تھی۔۔جو آج اپنی قسمت پر رو رہا تھا۔۔رِدا کب سے اُس کی ڈانٹ کھا رہی تھی۔۔اب پانچ بجنے کو آئے تھے اور وہ ابھی تک بھوک ہڑتال کیے بیٹھی تھی۔۔

"دفع ہو جاؤ تم۔۔!!"۔۔اُس نے بیڈ پر پڑا راحم کے کپڑوں سے نکالا جانے والا ہینگر اپنی پوری قوت سے دروازے پر پھینکا تھا۔۔وہ ایک دم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"بیچارے بھائی"۔۔وہ تاسُف سے بڑبڑاتی ہوئی پلٹی تھی۔۔پر سامنے اُسے کھڑے دیکھ کر چونکی تھی۔۔وہ اُس کی بڑبڑاہٹ سُن کر حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"کیوں بھئی بھائی کیوں بیچارے ہو گئے۔۔؟؟"۔۔رِدا نے تاسُف سے اُسے سر سے پیر تک دیکھا تھا۔۔

"بندے کو کبھی کبھی ڈبل ماسٹرز کر کے کسی کا اسائنمنٹ نہیں بنانا چاہیئے بھائی"۔۔وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہمدردانہ انداز میں بولی۔۔راحم نے بہن کو ایسے دیکھا جیسے اُس کا دماغ چل گیا ہو۔۔

"میں ٹھیک ہوں بلکل ہوش وحواس میں۔۔ اندر جائیں تاکہ آپ کو بھی اچھے سے ہوش آجائے۔۔ اور ہاں میں اپنے ڈبل ماسٹر ز بھائی کے لیے دل سے دُعا کروں گی۔۔ سچی"۔۔ وہ مدابرانہ انداز میں اُس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولتی جارہی تھی لیکن اِس سے پہلے کے راحم اُس کا کان مروڑتا وہ یہ جاوہ جا۔۔

"ہیر کے ساتھ رہ رہ کر اِس کی عقل نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے شاید"۔۔ وہ دائیں بائیں سر ہلاتا کمرے کا دروازہ کھول گیا تھا۔۔ لیکن۔۔

"اب میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی"۔۔ اُس کا اپنا تکیہ فلائی کرتا ہوا اُس کے سینے سے لگتا اُس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔

....

دوسرا تکیہ کچھ فاصلے پر غلاف کے بغیر پڑا تھا۔۔ بیڈ شیٹ آدھی نیچے لٹک رہی تھی۔۔ بلیک جوگرز اُلٹے سیدھے پڑے اُس کا استقبال کر رہے تھے۔۔ ساتھ ہی سفید ڈوپٹہ فرش کو بوسہ دے رہا تھا۔۔ پنک کلر کا بیگ ٹیبل پر پڑا گرنے کا بے تاب تھا۔۔ اور وہ اپنے تکیے کو سینے سے لگائے حیران پریشان اپنے کمرے میں ہوئی تباہ کاریاں مُلاحظہ فرما رہا تھا۔۔

"نہیں کھاؤں گی میں کچھ بھی، مر ہی جاؤں تو اچھا ہے۔۔ تمہارے وہ ڈبل ماسٹر ز بھائی مجھے کھائی میں پھینکنے کی زحمت سے تو بچ جائیں گے ناں"۔۔ تبھی اُس کی نظر اپنے کمرے کی سب سے قیمتی سامان پر پڑی تھی۔۔ وہ بیڈ کے بیچ و بیچ اوندھے مُنہ لیٹی ہوئی اُس پر برحم ہو رہی تھی۔۔

راحم حسن کو اپنا قصور کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا۔۔

"میں بتا رہی ہوں رِدا اُنہوں نے سب جان بوجھ کر کیا ہے۔۔ سب جان بوجھ کر"۔۔ اب کے آواز بھرائی تھی۔۔ ساتھ ہی وہ اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

سفید یونیفارم میں اُلجھے بکھرے بال سوجے پپوٹے۔۔ وہ اب بیٹھ کر رونے میں مصروف تھی

"ہیر"۔۔ وہ ایک دم آگے بڑھا تھا۔۔ ہیر نے تڑپ کر سر اُٹھایا تھا۔۔

وہ چہرے پر پریشانی سجائے اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے..؟"۔۔ 'میں نے کیا کیا ہے' جُملے کو زبان میں روکتا اُس نے در حقیقت اپنی شامت کو روکنے کی کوشش کی تھی۔۔ لیکن بے سود۔۔

" آپ اپنی ڈبل ماسٹرز کی ڈگری کو فریم کر کے یہاں ہینگ کر دیں۔۔"۔۔ وہ بیڈ کے اوپر دیوار کی طرف اشارہ کرتی پھٹ ہی تو پڑی تھی۔۔

"نہیں بلکہ یہاں سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیں تا کہ آدھی رات کو بھی آپ اُٹھ اُٹھ کر دیکھ کر میرا دِل جلاتے رہیں"۔۔ اُس کی بات پر راحم نے بمُشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔ لیکن وہ دیکھ چکی تھی۔۔ اُس نے کھا جانے والی نظروں سے راحم کو گھورا تھا۔۔

"یار اب میری ماسٹرز کی ڈگری سے کیا خطا ہوئی ہے یہ تو بتاؤ۔۔؟؟".. وہ چہرے پر مِسکینیت طاری کرتا پوچھ رہا تھا۔۔ رِدا الگ اُس کی ڈگری پر ہمدردی جتا چکی تھی جبکہ اُس کی بچپن کی بیوی اُس کی ڈگری کے لتے لینے کے موڈ میں تھی۔۔ اور بیچارہ راحم اب واقعی میں حیران پریشان ہو رہا تھا۔۔

"ماسٹرز نہیں ڈبل ماسٹرز۔۔ ساری گڑبڑ ہی اِس بد تمیز ڈگری نے کی ہے۔۔ مجھے ذلیل کروا دیا"۔۔ وہ اب چھکوں پھکوں رونے لگی تھی۔۔ راحم کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔

"ہیر۔۔ اچھا میری بات تو سُنو۔۔ کچھ بتاؤ تو کیا جُرم سرزد ہوا ہے اُس بیچاری سے"۔۔ راحم نے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔ وہ اُس سے لپٹ کر اور زارو قطار رونے لگی تھی۔۔

"کوئی بیچاری نہیں ہے وہ"۔۔ وہ ایک دم اُس سے الگ ہوئی تھی۔۔

"آپ کو ہمیشہ میرے علاوہ ہر کوئی بیچارہ اور فرشتہ لگتا ہے"۔۔وہ خفگی سے اپنا رُخ موڑ گئی تھی۔۔

"اچھا میری توبہ ساری غلطی میری ڈگری کی ہے۔۔بس اب بتاؤ ہوا کیا ہے"۔۔وہ اُس کے چہرے سے بال ہٹاتا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"آپ کو اگر ڈبل ماسٹرز کرنا تھا تو مجھ سے شادی ہی نہ کرتے۔۔"۔۔اُس کا دُکھ پھر عود آیا تھا۔۔راحم نے ہنستے ہوئے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔اور اب ہیر راحم حسن اُس کے کندھے پر سر رکھے روتے روتے اُس کی ڈبل ماسٹرز ڈگری سے ہوئی سنگین خطا اُس کے گوش وگُزار کر رہی تھی۔۔

....

اب سُنیئے اسٹاف روم کی آگے کی کہانی۔۔

"ہیر انعام نو ڈاؤٹ یہ اسائنمنٹ بیسٹ ہے۔۔"۔۔وہ اُس کے سامنے فائل رکھتی بولیں تھیں۔۔ہیر کا دِل خوشگوار انداز میں دھڑکا تھا۔۔رِدا بھی مُسکرائی تھی۔۔

"بلکل مِس۔۔میں نے اپنی پوری لائف میں ایسا اسائنمنٹ شاید ہی دیکھا ہو"۔۔فرسٹ ائیر کی ٹیچر بھی ستائیشی انداز میں بولیں تھیں ہیر راحم حسن کی گردن مزید اکڑی تھی۔۔

"ابھی آپ کی شادی بھی ہوئی ہے ناں ہیر انعام"۔۔اُن کے پوچھنے پر اب کے وہ شرمائی تھی۔۔

"جی میم"۔۔وہ سر جُھکا کر بولی تھی۔۔

"جی میم آپ آئیں تو تھیں"۔۔رِدا نے خوشدلی سے کہا۔۔

"جی بلکل اگر کوئی اسٹوڈنٹ اتنے خلوصِ دل سے بُلائے تو اُستاد کا جانا فرض بن جاتا ہے"۔۔وہ ہیر کی شادی کا کارڈ کھولتی مُسکرائیں تھیں۔۔جبکہ وہ دونوں دِل ہی دِل میں اُن کی بے سروپا باتوں پر حیران ہو رہی تھیں۔۔

"تو کیا نیند میں آئیں تھیں"۔۔ ہیر نے حیرت سے اُنہیں دیکھ کر بڑبڑائی۔۔ اُسے اِس بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا۔۔

"اتنی خوش تو یہ شاید اپنی شادی پر جا کر بھی نہیں ہوئی ہوں گی۔۔ اللہ خیر کرے"۔۔ رِدا بھی خیر مانگنے لگی تھی۔۔ کیا بم پھوڑنے والی تھیں وہ، دونوں کے ہی دل کو اب دھڑ کا لگا تھا۔۔

"تو رِدا آپ کے بھائی کی کوالیفکیشن کیا ہے۔۔؟؟"۔۔ رِدا نے ناسمجھی سے ہیر کو دیکھا تھا۔۔

"میم ڈبل ماسٹرز ہیں وہ"۔۔ رِدا نے فخریہ بیان کیا۔۔ ہیر نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔ جیسے اُسی نے راتوں کو جاگ جاگ کر ہی تو راحم حسن کو ٹیوشنز دی تھیں۔۔

"تو رِدا یہ اسائنمنٹ آپ اپنے ڈبل ماسٹرز والے بھائی کو بہت بہت شکریے کے ساتھ واپس کر دیجئے گا"۔۔ اُنہوں نے بِلا آخر بلی تھیلے سے باہر نکالتے ہوئے فائل رِدا کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔ دونوں کے دل دھک سے رہ گئے تھے۔۔

"لیکن کیوں۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے دُہائی دی تھی۔۔

"میرے اسائنمنٹ سے رِدا کے بھائی کا کیا تعلق میم"۔۔ وہ اسائنمنٹ کے لیے اُس سے اپنا تعلق بھی ماننے سے انکار کر چکی تھی۔۔ رِدا نے اُس کی اِس غداری پر اُسے خشمگین نظروں سے گھورا تھا۔۔

"آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ یہ بلکل پرفیکٹ۔۔ پروفیشنل لیول کا اسائنمنٹ آپ نے بنایا ہے۔۔؟؟"۔۔ اُنہوں نے کڑے تیوروں سے پوچھا تھا۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ اثبات میں سر ہلاتی رِدا تڑپ کر اس کے کان کے پاس جُھکی تھی۔۔

"ہیر کی بچّی کچھ بولنے سے پہلے سوچ لینا یہ تمہارے ڈبل ماسٹرز شوہر نے بنایا ہے"۔۔ رِدا کی بات پر اُس نے تھوک نگلا تھا۔۔

"رِدا آپ کے بھائی سے ہی شادی ہوئی ہے ناں ہیر انعام کی؟؟"۔۔اُن کی بات پر زور زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ سامنے بیٹھی شخصیت اُس کی شادی اٹینڈ کر چکی تھی۔۔جبکہ رِدا نے اُسے کُہنی سے ماری تھی۔۔

"چھوڑوں گی نہیں آج تو میں اِنہیں"۔۔وہ دِل ہی دِل میں راحم حسن پر چڑھ دوڑی تھی۔۔

"آپ کا پورا نام کیا ہے رِدا"۔۔اُنہوں نے شادی کا کارڈ کھولتے ہوئے راحم کے نام پر اُنگلی رکھے اُسے خشمگین نظروں سے دیکھتے ہوئے رِدا سے پوچھا تھا۔۔

"رِدا حسن"۔۔رِدا منمنائی تھی۔۔

"ہیر انعام۔۔اچھی بیویاں شوہر کی خدمت کرتی ہیں، اُن سے خدمت لیتی نہیں ہیں۔۔اور اِس طرح کی تو بلکل بھی نہیں"۔۔وہ اُسے گھورتے ہوئے بولیں۔۔

"ہاں اب آپ بھی بول دیں میں تو پیدا ہی اُن کی خدمتیں کرنے کے لیے ہوئی ہوں"۔۔وہ تلملائی تھی۔۔رِدا نے بمُشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔

"ویسے بھی میں آپ کی شادی کے دن آپ کی امّی اور تائی امّی سے اچھے سے مِل چکی تھی۔۔اِس لیے مزید کوئی کہانی نہیں"۔۔وہ اُس کے بڑبڑانے پر گھور کر بولیں تھیں۔۔

"تبھی میں کہوں یہ بیوی کے فرائض پر لیکچر کیوں دے رہی ہیں، یہ اُن محترم کی ساس سے ملی ہیں"۔۔وہ اُن کے زرینہ کے ملنے والی بات پر بڑبڑائی تھی۔۔رِدا سے اب کنٹرول کرنا مُشکل ہوا تھا۔۔اُس نے اب مُنہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔لیکن پھر ہیر کو مُنہ کھولتا دیکھ کر وہ سٹپٹائی تھی۔۔

"ہیر کی بچّی اب زبان بند رکھو تو ہی بہتر ہے ہمارے لیے"۔۔رِدا نے اُس کی مُسلسل بڑبڑاہٹ پر اُس کے کان میں دانت پیستے ہوئے سرگوشی کی تھی۔۔

"خاموش ہو جائیں آپ دونوں۔۔ اور ہیر انعام یہ پکڑیں اپنے ہسبینڈ کو بولیے گا آئندہ سے اِس طرح کی خدمات سے گُریز کریں"۔۔ وہ فائل اُسے تھماتی بُری طرح گھور کر بولی تھیں۔۔

"لیکن میم۔۔ یہ پہلی اور آخری بار ہے اسیپٹ کر لیں میں نیکسٹ ٹائم اُن کی کوئی ہیلپ نہیں لوں گی"۔۔ وہ گڑگڑائی تھی۔۔ اُس کی بات پر رِدا کو کھڑے کھڑے چکر آئے تھے۔۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔ میں یہ اسیپٹ کر لیتی ہوں۔۔ لیک۔۔"۔۔ اُن کی بات مُکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑی تھی۔۔

"تھینک۔۔ تھینک یو میم"۔۔ اُس نے لمبا سانس لیا تھا۔۔

"میری بات پوری نہیں ہوئی ابھی۔۔ آگے فائنل پیپرز میں میں اِس کے مارکس انکلیوڈ نہیں کروں گی۔۔"۔۔ وہ حتمی انداز میں بولی تھیں۔۔

"ہیر پھر تو تمہارا دو سال تک پاس ہونا نا مُمکن ہے"۔۔ رِدا نے سر گوشی کی تھی۔۔ کالج کے فائنل اگزیمز کلئیر نہیں مطلب ایڈمٹ کارڈ ملنا نا مُمکن۔۔ وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔

"آپ کے پاس تین دن کا ٹائم ہے۔۔ اور اِس بار وِد آؤٹ ہیلپ"۔۔ وہ اُسے اچھی طرح باور کرواتے بولیں تھیں۔۔

....

وہ جو بڑی مُشکل سے اپنی ہنسی ضبط کیے بیٹھا تھا ایک دم قہقہہ لگا کر ہنس دیا تھا۔۔ وہ بھی فوراََ سے بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"نہیں رہوں گی میں آپ کے ساتھ اب"۔۔ وہ وارڈروب کی طرف بڑھی تھی۔۔

"کہاں جا رہی ہو ہیر"۔۔ وہ سٹپٹاتا ہوا اُس کے پیچھے آیا تھا۔۔

"میں اپنے میکے جارہی ہوں۔۔ آپ نے جان بوجھ کر یہ سب کیا ہے مجھے پتا ہے"۔۔ اپنی بچپن کی بیوی کو خوش کرنے کے لیے زندگی میں پہلی بار اُس نے اُس کا اسائنمنٹ بنایا تھا جو کہ کچھ زیادہ ہی دل سے بن گیا تھا اتنا کہ اب اُسے لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔۔

"ہیر میں کیوں جان بوجھ کر ایسا کروں گا یہ بتاؤ۔۔؟؟"۔۔ وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"اوہو۔۔ یہ کپڑے کیوں نکال رہی ہو"۔۔ اُس نے اُس کے ہاتھ سے اُس کا سوٹ واپس لیا تھا۔۔ جو وہ تلملاتے ہوئے اپنی سائیڈ کی وارڈروب سے نکالے جارہی تھی۔۔

"کیونکہ میں اپنے میکے جارہی ہوں"۔۔ جواب پر راحم حسن کی آنکھیں واہوئی تھیں۔۔

"اور تمہارا میکہ امریکہ میں ہے کیا۔۔؟؟"۔۔ وہ اب اپنے ازلی موڈ سے پوچھ رہا تھا۔۔

"تو کیا اتنے دن چینج نہیں کروں گی کیا۔۔؟؟۔۔ یارِ دا سے مانگ کر پہنوں گی"۔۔ وہ جواب دیتی پھر اپنا سوٹ نکالنے لگی تھی۔۔ اُس کی بات پر راحم نے گہرا سانس لیے خود پر ضبط کیا تھا۔۔

"رکھو اِسے واپس۔۔ ٹانگیں توڑ دوں گا اب اگر میکے جانے کی بات کی ہے تو"۔۔ راحم نے اُس کے ہاتھ سے سارے سوٹ لے کر واپس وارڈروب میں پٹختے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں اُسے ڈپٹا تھا۔۔ اُسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ کلائی سے تھامتا اُسے بیڈ تک لایا تھا۔۔

"ہاں اب ٹانگیں بھی توڑ دیں میری"۔۔ اُسے پھر سے رونے کو تیار دیکھ کر راحم کا دل چاہا اپنا سر ہی تو پیٹ لے۔۔ لیکن پھر اُس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

"میں جیسا بھی بناتا تمہاری ٹیچر کو وہ اچھا ہی لگنا تھا ہیر"۔۔ وہ اُس کے سامنے بیٹھا اب کے نرمی سے بولا تھا۔۔ ہیر نے آنسو بھری آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"مجھے نو دس سال ہوئے ہیں بزنس دیکھتے ہوئے میں ابّو اور تایا ابّو کے ساتھ کالج کے زمانے میں بھی آفیس جاتا تھا"۔۔وہ اب نرمی سے اُسے سمجھا رہا تھا۔۔وہ سر جھکائے سُوں سُوں کرنے میں مصروف تھی۔۔

"صرف اِسی لیے میں تمہارے اسائنمنٹس اِوائڈ کرتا آیا تھا۔۔کیونکہ میں جانتا تھا۔۔مجھے اندازہ تھا کہ میں پروفشنل لیول پر آکر اب اسٹوڈنٹ لیول کا کام نہیں کر سکوں گا"۔۔راحم نے مُحبت سے اُس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"تو تھوڑا بچّوں والا بنا دیتے آپ کو کِس نے کہا تھا اپنا پورا ڈبل ماسٹرز کا زور میرے بیچارے معصوم اسائنمنٹ پر لگا دیں"۔۔وہ ابھی ابھی شکوہ کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔راحم نے ہنستے ہوئے اُسے خود سے لگا یا۔۔

"اچھا پرامس۔۔اب بچّوں والا بناؤں گا"۔۔اُس کی بات پر ہیر نے اُس کے سینے پر ہاتھ مارا تھا

"کوئی نہیں اب میں خود سے بناؤں گی وہ بھی آپ کی ہیلپ کے بغیر"۔۔وہ اُس کی شرٹ سے اپنا چہرہ صاف کرتی بولی تھی۔۔راحم نے بُرا مُنہ بنا کر اپنی شرٹ کو دیکھا تھا۔۔ہیر نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔آپ کی تھوڑی سی ہیلپ لے لوں گی۔۔مُنہ تو نہیں بنائیں"۔۔وہ معصومیت بھری شرارت سے بولی تھی۔۔راحم حسن کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"یار یہ کمرا تو ٹھیک کر دو"۔۔راحم نے کمرے پر ایک نگاہ ڈالتے کہا تھا۔۔

"یہ آپ کے ڈبل ماسٹرز کرنے کی سزا ہے۔۔ٹھیک کریں جب تک میں آپ کے لیے چائے لے آتی ہوں"۔۔وہ شانِ بے نیازی سے کہہ کر اُٹھی تھی۔۔وہ ہنستا تھا لیکن پھر کچھ خیال آنے پر سرعت سے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا

"مطلب پورا پورا ارادہ ہے مجھے ڈانٹ کِھلوانے کا"۔۔راحم نے اُس کے کالج کے یونیفارم میں اُلجھے بکھرے حلیے کو دیکھا تھا۔۔

"اتنا تو میرا حق بنتا ہے"۔۔وہ شرارت سے بولتی وارڈروب سے ڈریس اُٹھا کر واشروم میں گُھسی تھی۔۔

وہ گہرا سانس لیے سر کو کُھجاتا کمرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

....

"سچی"۔۔وہ برش پھینکتی اُس کے پاس آئی تھی۔۔

"بلکل سچی"۔۔اُس کی جگمگاتی آنکھوں میں دیکھ کر اُس نے شرارت سے اپنی بانہیں وا کی تھیں۔۔ ہیر نے بُمشکل خود کو روکا تھا۔۔

"لیکن میں کالج میں کیا کہوں گی۔۔؟؟۔۔اتنے دن کی چُھٹیاں کیوں چاہیئے"۔۔اُس کی شوخ نظروں کو نہ سہتے ہوئے اُس نے سر جُھکا کر پوچھا تھا۔۔

"وہی جو سچ ہے"۔۔راحم نے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"میں اتنی بے شرم تھوڑی ہوں جو ایپلیکیشن میں وجہ لکھوں گی"۔۔وہ اُس کا حصار توڑتی پھر رُخ موڑ گئی تھی۔۔

راحم کو اُس کا گُریز مزہ دے رہا تھا۔۔وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"اُس کا بھی حل ہے میرے پاس"۔۔وہ اُسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتا بولا۔۔

اپنی اسائمنٹ کی تلافی اور اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے وہ بلا آخر دو دن نکال کر اُسے ہنی مون پر لے ہی جا رہا تھا۔۔ لیکن ساتھ ساتھ اُس نے ہیر کو باور کروایا تھا کہ وہ لوگ جمعرات کی شام کو نکلیں گے اور اتوار کی شام کو واپسی ہو گی۔۔ تاکہ نہ اُس کا کالج کا ہرج ہو اور نہ ہی راحم کے پروجیکٹ کا مسئلہ ہو۔۔وہ مُنہ بناتے ہوئے مان گئی تھی۔۔راحم نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ پروجیکٹ سے فارغ ہو کر جہاں وہ کہے گی وہ اُسے ملک سے باہر لے جائے گا۔۔وہ بظاہر تو اتنے تھوڑے دنوں کے لیے جانے پر نخرے دِکھا رہی تھی۔۔ مگر دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔

....

"ہیر تم جینز لے لو دو تین"۔۔ رِدا نے اُسے مشورہ دیا تھا۔۔ اُس نے کن اکھیوں سے راحم کو دیکھا تھا۔۔ جو اُن کی طرف مُتوجہ نہیں تھا۔۔

"یار اِن کو کیا دیکھ رہی ہو۔۔ یہ تھوڑی سے لونگ شرٹس اور ٹی شرٹس لے لو اور یہ اسکارف۔۔ اور ایک دو اسنیکرز۔۔ قسم سے ہوش اُڑا دو گی بھائی کے"۔۔ شاپ کیپر نے دانت نکوسے تھے۔۔ اُس نے حسبِ عادت رِدا کو گھوری سے نوازاہ تھا۔۔ لیکن شاپنگ ساری اُسی کے کہنے پر خوشی خوشی کی تھی۔۔ راحم آج بھی اپنے موبائل پر مصروف تھا۔۔

وہ اُن دونوں کو شاپنگ کے لیے مال لے آیا تھا۔۔ اور اب وہ اُن دونوں کو ایک جگہ کھڑا کروا کر اپنے لیے کچھ شرٹس لینے گیا تھا۔۔

"کاش رِدا تم بھی چلتی ہمارے ساتھ"۔۔ رِدا نے حیرت سے اپنی اِیک اِکلوتی بھابھی کو دیکھا تھا جو اُسے اپنے ساتھ ہنی مون پر نہ لے جاتے ہوئے اُداس ہو رہی تھی۔۔

"ہیر تھوڑی سی تو میرے بھائی کے جذباتوں کی قدر کر لو"۔۔ رِدا نے افسوس سے کہا تھا۔۔

"کیوں میں نے اب تمہارے بھائی کی شان میں کون سی گُستاخی کر دی"۔۔ وہ تپ ہی تو تھی۔۔

"تم اپنے ہنی مون پر جا رہی ہو عمران خان کے جلسے میں نہیں، جو 'چلو چلو عمران چلو' کا نعرہ لگا رہی ہو"۔۔ رِدا کی بات پر کسی سے اپنی ہنسی روکنی مُشکل ہوئی تھی۔۔

"مرو تم۔۔ یہاں میں تمہاری مُحبت میں اُداس ہو رہی ہوں اور تم"۔۔ ہیر نے اُسے دھموکا جڑتے خفت سے رُخ پھیرا تھا۔۔

"اتنی مُحبت فِلحال تم صرف میرے بھائی سے کرو بس"۔۔ اُس نے ہیر کو مُحبت سے دیکھا تھا اور کسی نے اُسے۔۔ ہیر کے چہرے پر رنگ بکھرے تھے۔۔

"اُففف ھیر ایک مہینہ ہونے کو ہے تمہاری شادی کو کم از کم اب تو شرمانا بند کر دو"۔۔رِدا اُس کی حالت پر ہنسی تھی۔۔

"تمہارا وقت آئے گا ناں تب پوچھوں گی"۔۔ھیر کی بات پر تھوڑا دور کھڑے وجود کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔

"ایٹ لیسٹ تمہاری طرح لال پیلی تو بلکل بھی نہیں ہوں گی میں دیکھنا تم۔۔"۔۔وہ مُسکراہٹ دانتوں میں دبائے سامنے دیکھتی بولی تھی۔۔ لیکن اِس دلکش منظر کو دیکھتے ہوئے کسی کو اپنا دل سنبھالنا مُشکل ہوا تھا۔۔

"تمہیں بھینسوں سے فرصت ملِے گی تو جاؤ گی ناہنی مون پر"۔۔ھیر شرارت سے اُسے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔۔رِدا نے خطرناک تیوروں سے اُسے گھورا تھا جبکہ اُس وجود نے حیرت سے ھیر کو دیکھا تھا۔۔ھیر نے بولنے کے ساتھ ہی حفظِ ماتقدم کے تحت اپنے قدم پیچھے بڑھائے تھے۔۔

" قائم رہنا اپنی بات پر۔۔ تمہارے لیے تو ویسے بھی میں کوئی بھینسوں والا ڈھونڈنے والی ہوں"۔۔اب ھیر آگے آگے اور رِدا صاحبہ پیچھے پیچھے دونوں مال کے چکر لگا رہی تھیں۔۔ جبکہ حیرت کے سمندر سے نکلا وجود اب قہقہے لگا رہا تھا۔۔

"توں چھا اکیلو اکیلو کِھلیں تو میرو۔۔؟؟"

(تم کیا اکیلے اکیلے ہنس رہے ہو میرو۔۔؟؟)

اُس کے بھائی نے اُسے مشکوک نظروں سے گھورا تھا۔۔

" کجھ نہ ادا"

(کچھ نہیں ادا)

وہ اُس سے اب کسی شاپ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔اُس کو جواب دے کر وہ اُس طرف دیکھنے لگا جہاں وہ دونوں گئی تھیں۔۔

"کاڈے وئی۔۔؟"

(کہاں گئی۔۔؟؟)

وہ ایک دم گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھ کر بولا تھا۔۔

" کیر کاڈے وئی۔۔؟؟"

(کون کہاں گئی۔۔؟؟)

اُس کے بھائی نے بھی اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔۔

"توہاں جی بھاجائی ادا"

(آپ کی بھابھی ادا)

وہ چہرے پر ہوائیاں لیے اُوپر نیچے اب اُسے ڈھونڈنے لگا تھا جس کا نام بھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔ دس منٹ اُوپر نیچے تلاش کرنے کے بعد وہ اپنا سر تھام گیا تھا

"ملی کیا۔۔؟؟"۔۔اُس کے بھائی نے پوچھا۔۔اُس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"پو بس ہاٹی ماسی رحیمہ کھے ہاتا کیوں بیو چھا"

(پھر بس اب ماسی رحیمہ کو ہاں کر دیتے ہیں اور کیا)

اُس کا بھائی دائیں بائیں سر ہلاتا از حد افسوس سے بولا تھا۔۔

" معاف کیو ماکھے ادا"

(معاف کر دیں مجھے ادا)

وہ جھنجھلا کر اُس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے مال سے ہی نکل گیا تھا۔۔وہ ہنستا ہوا اُس کے پیچھے تھا۔۔

....

راحم نے اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر دو دِنوں میں اسائنمنٹ بنوایا تھا جو کہ وہ جُمعرات کو سبمٹ کروا کر اُس کے ساتھ اسلام آباد روانہ ہوئی تھی۔۔

وہ لوگ شام سات بجے اسلام آباد پہنچے تھے، ہوٹل پہنچ کر راحم نے اُسے تیار ہونے کو کہا تھا۔۔

"ہیر یہ ہماری لائف کی سب سے پہلی ڈنر ڈیٹ ہو گی"۔۔وہ اُسے دیکھتا مُسکرایا تھا۔۔جینز نکالتے ہیر کے ہاتھ رُکے تھے۔۔

اُس نے بلیک کلر کا شیفون کا سوٹ نکالا تھا۔۔

وہ اُسے مونال لے آیا تھا۔۔روشنیوں بھرا منظر جیسے آسمان سے تارے اُتر آئے ہوں۔۔وہ مبہوت رہ گئی تھی۔۔

اُس کی نظر نظارے سے نہیں ہٹ رہی تھی تو راحم کی نظر اُس پر سے۔۔

"دیکھیں ناں کتنا حسین ویو ہے"۔۔وہ سحر زدہ انداز میں بولی۔۔

"بلکل"۔۔اُس نے غیر محسوس انداز میں اُسے خود سے قریب کرتے کہا تھا وہ جھینپی تھی۔۔

"میں اپنی نہیں سامنے منظر کی بات کر رہی ہوں"۔۔وہ اُس کی گرفت سے نکلی تھی۔۔

"اپنی اپنی پسند کی بات ہے بھئی"۔۔وہ اُسے محبت پاش نظروں سے دیکھتا بولا۔۔ہیر اُس کی نظروں سے پگھلی جا رہی تھی۔۔

وہ بچّوں کی طرح بار بار اُس کے ساتھ سیلفی لیے جا رہی تھی۔۔وہ اُس کی حرکتوں پر مُسکرائے جا رہا تھا۔۔

•••••••

دوسرے دن وہ اُسے فیصل مسجد لے آیا تھا۔۔وہ پنک ڈریس میں سر پر ڈوپٹہ اوڑھے مؤدب بنی ہوئی تھی۔۔اُس کے بعد وہ اُسے آگے لے جانا چاہتا تھا جب اُس کی انوکھی ضد پر راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔

"قریب ہی تو ہے۔۔پلیز لے چلیں ناں"۔۔وہ بضد تھی۔۔

"ہیر تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔ دوبارہ واپس ہوٹل جانے کی کوئی تُک ہے کیا"۔۔ وہ تپا تھا۔۔ لیکن ہیر کی منت سماجت پر وہ اُسے لے ہی آیا تھا۔۔ پر ناراضگی کے طور پر وہ نیچے ہی کھڑا رہا تھا۔۔ نو دس منٹ بعد وہ سامنے سے آتی دِکھائی دی تھی۔۔ اپنی بچپن کی بیوی کا یکسر مُختلف انداز دیکھ کر راحم کے ہونٹ وا ہوئے تھے۔۔

وائیٹ جینز یلو شرٹ۔۔ اُس پر گھٹنوں تک آتا وائیٹ اَپر۔۔ گلے میں یلو اور وائیٹ پرنٹ کا اسٹول تھا۔۔ بلیو اور وائیٹ اسنیکرز۔۔ بالوں کی اونچی سی پونی بنائے وہ راحم کے دل کو خوشگوار انداز میں دھڑکا گئی تھی۔۔

"آپ کون خاتون ہیں بھئی۔۔ میری بچپن کی بیوی کہاں گئی۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا وہ کِھلکھلائی تھی۔۔

"میں اچھی لگ رہی ہوں ناں۔۔؟؟"۔۔ راحم کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ کر وہ گردن اکڑا کر ہو چھ رہی تھی۔۔

"اتنی کہ میں سوچ رہا ہوں۔۔ اگلا ٹرپ واقعی آؤٹ آف کنٹری ہونا چاہیئے"۔۔ اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ چاہت دیکھ کر ہیر راحم کے چہرہ کی شادابی میں اضافہ ہوا تھا۔۔

شکر پڑیاں۔۔ لیک ویو پارک۔۔ سارا دن وہ اُسے شہر کا چپہ چپہ دکھاتا رہا تھا۔۔ یہ دن ہیر کی زندگی کے خوبصورت ترین دن تھے۔۔ وہ منٹ منٹ کی تصویریں رِدا اور فائزہ کا واٹس ایپ کر رہی تھی۔۔

سارا دن گھوم پھرنے کے بعد رات کو وہ بیڈ پر لیٹا اُس سے کپڑے بدلنے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔۔ وہ حسبِ عادت آلتی پالتی اُس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔

"میں نے اتنی مزے کی شاپنگ کی تھی۔۔ یہاں آنے کے لیے۔۔ پہلے دن آپ مجھے ڈنر ڈیٹ پر لے گئے تھے۔۔ اپنی زندگی کی پہلی ڈنر ڈیٹ پر کوئی پاگل ہی جینز شرٹ جو گرز پہنے گی۔۔ اور دوسرے دن فیصل مسجد۔۔ پھر آپ

مجھے آگے لے جاتے سارا دن ہم باہر ہی رہتے تو پھر میں یہ ڈریسز کب پہنتی"۔۔وہ معصومیت سے بولتی آخر میں مُنہ پُھلا کر بولی تھی۔۔راحم مُسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

"تھینک یو۔۔تھینک یو۔۔۔ویری مچ۔۔آ۔۔آپ بہت اچھے ہیں"۔اچانک وہ اُس کے دونوں ہاتھ تھامے شدتِ جذبات سے بولی تھی۔۔

"میں نے تمہیں تھینکس سکھایا بھی تھا جاناں"۔۔راحم نے گھمبیر لہجے میں کہتے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

....

"مجھے نہیں پتا پہلے مجھے زوو جانا ہے پھر مری جاؤں گی میں"۔۔وہ صبح سے ضد کیے بیٹھی تھی۔۔

"ہنی مون پر زوو کون جاتا ہے بھلا ہیر"۔۔اِن سارے دِنوں میں وہ راحم حسن کو تپانے سے باز پھر بھی نہیں آئی تھی۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں ہیر راحم حسن اسلام آباد آئے اور ہاتھی، شیر، چیتے، موروں، بندر، چمپینزی کو ہائے کیے بغیر چلی جائے"وہ مُنہ پُھلا کر بولی تھی۔۔اُسے جانوروں سے خاص لگاؤ تھا یہ بات وہ جانتا تھا پر اُس کی منطق پر ہمیشہ کی طرح راحم نے دانت پیسے تھے۔۔

"ہاں چلو اپنی برادری سے بھی مل ہی لو تو اچھا ہے۔ورنہ دونوں ہی بے سکون رہو گے"۔۔وہ والٹ جیب میں رکھتا دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

"ایک۔۔ایک منٹ میری برادری کسے کہا۔۔؟؟"۔۔وہ اُس کے سامنے آتی شرٹ کی سلیوز اُونچی چڑھاتے ہوئے لڑنے مرنے کو تیار تھی۔۔

بلیک جینز ریڈ بٹن والی شرٹ۔۔ریڈ اور کریم اسٹول۔۔اُس پر بلیک اَپر۔۔۔ریڈ اور وائیٹ اسنیکرز۔۔راحم حسن سب کچھ بھول کر اُس کے وجود میں کھویا تھا۔اُس کی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ پلٹی تھی۔۔

"چلیں ناں دیر ہو رہی ہے"۔۔وہ منمنا کر آگے بڑھنے کو تھی جب راحم نے اُسے پیچھے سے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"لیکن مجھے نہیں ہو رہی"۔۔وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا۔۔ہیر کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔۔

"یہ سب آپ اپنے شہر جا کر کر لیناناں۔۔وہاں یہاں والی چیزیں نہیں ہوں گی چلیں ناں پلیز"۔۔وہ گھبراہٹ میں پتا نہیں کیا بولتی وہ اُس کی گرفت سے نکل کر باہر چلی گئی تھی۔۔وہ قہقہہ لگاتا اُس کے پیچھے نکلا تھا۔۔

....

زوو کے باہر کھڑا وہ رینٹ آ کار والوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔ اُسے گاڑی خود ڈرائیو کرنے کی عادت تھی۔۔ اور ہیر کی موجودگی میں تو وہ خود ہی کرنا چاہتا تھا۔۔زوو جانے سے پہلے وہ صبح اُن کے آفس گیا تھا اُس کی مطلوبہ گاڑی آنے میں بیس منٹ لگتے، لیکن ہیر سے صبر نہیں ہوا تھا۔۔وہ سارا پیپر ورک کرنے کے بعد اُسے لیے زوو آیا تھا۔۔وہ ڈرائیور کو لوکیشن سمجھا رہا تھا جب وہ اچانک اُس کے پاس آئی تھی۔۔

"اپنا والٹ دیجیئے گا"۔۔پوچھنے کے بعد جواب کا انتظار کیے بغیر وہ اُس کی جیب سے والٹ نکالتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔راحم نے بے توجہی سے اُسے دیکھ کر پھر سامنے ڈرائیور کی تلاش میں نظریں گھمائی تھیں۔۔

"تمہیں کچھ کھانا ہے کیا۔۔؟؟"۔۔اُسے پھل والے کے سامنے کھڑے دیکھ کر اُس نے قریب آتے پوچھا تھا۔۔

"نہیں تو"۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی والٹ اُس کے ہاتھ میں دے گئی تھی۔۔

"اچھا آؤ گاڑی آ گئی ہے"۔۔وہ اُس کا ہاتھ تھامے گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔

....

گاڑی مری کی حدود میں داخل ہو چکی تھی جبکہ ہیر صاحبہ کی نظریں جو کب سے کھڑکی سے باہر تھیں اب درختوں پر پرواز کر رہی تھیں تو کبھی برف کے پگھلتے ٹیلوں پر۔۔

"یہ تم باہر اتنا غور سے کیا ڈھونڈ رہی ہو ہیر۔۔"۔۔وہ کب سے راحم کو اگنور کیے باہر کے نظاروں میں گُم تھی۔۔ لیکن اب تو وہ گاڑی کی کھڑکی سے پورا کا پورا مُنہ باہر نکالے ہوئے تھی۔۔

"بندر۔۔!!!"۔۔اُس نے جوش سے درخت سے لٹکتے بندر کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔ پھر اُسی جوش سے راحم کی طرف مُڑی تھی۔۔ پر اُسے خود کو گھورتا پا کر ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔۔

" میرا مطلب ہے بندر ڈھونڈ رہی ہوں ناں۔۔۔ میں نے سنا ہے مری میں بہت سارے بندر ہوتے ہیں"۔۔ وہ پھر کھڑکی کی طرف مُتوجہ ہوئی تھی۔۔

"تو بندر کا کیا کرو گی تم ہیر۔۔؟؟"۔۔۔وہ اپنے غصّے پر قابو پاتا بمُشکل اپنے لہجے کو نرم بناتا بولا۔۔ اتنے خوبصورت اور رومینٹک ماحول میں اسے بندر یاد آ رہا تھا۔۔۔ ہائے رے راحم حسن تیری قسمت۔۔۔ اُس کے رومینٹک موڈ نے اُس کے اندر دُہائیاں دی تھیں۔۔

" دیکھوں گی۔۔۔ لاڈ کروں گی۔۔۔ اتنا کیوٹ سا تو ہوتا ہے"۔۔۔ پہلے پالا شا کیوٹ شا بکرا اور اب کیوٹ شا بندر۔۔

"ہیر۔۔۔ بندر بھی کیوٹ ہوتے ہیں کیا"۔۔۔۔ راحم کا دل اپنا سر پیٹنے کو کیا۔۔۔

"ارے آپ کو کیا پتا۔۔ کتنے کیوٹ، پالے شے۔۔"... وہ آدھی کھڑکی سے باہر لٹکی بندروں کو دریافت کرتی اُن کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھی۔۔ جب اچانک اُس کی نظر پگھلتی برف پر چھلانگیں مارتے بندر پر پڑی تھیں۔۔ وہ ایک دم مُڑی تھی۔۔

"اففف گاڑی روکیں گاڑی روکیں۔۔!!"۔۔۔ وہ اس کے اسٹیئرنگ پر جمے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے چیخی تھی۔۔

"ہیر پاگل ہو گیا۔۔!!!"... اس نے بمشکل گاڑی کو کنٹرول کر کے سڑک کے کنارے روکا تھا۔۔۔ حواسوں پر قابو پا کر راحم نے اُسے گھورنا چاہا تھا، پر وہاں پرواکسے تھی۔۔۔ وہ اُس کی خشمگین نظروں سے بے نیاز پیچھے رکھے بیگ سے چھ عدد کیلے بر آمد کر چکی تھی۔۔

"یہ۔۔ یہ کیلے کہاں سے آئے۔۔؟؟"۔۔ وہ اب حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"یہ میں نے ابھی لیے ناں زوو کے باہر فروٹ والے سے"۔۔ وہ اُس کا والٹ لیے فروٹ والے کے پاس کیلے خریدنے گئی تھی۔۔

"ہم ابھی کچھ دیر میں لنچ کریں گے اب یہ کیلے کھانے کی کیا تُک ہے"۔۔ وہ بمُشکل خود پر قابو پا رہا تھا۔۔ ایک نظر لب بھینچ کر دائیں طرف اپنی سائیڈ پر نظر آنے والی کھائی کو دیکھ کر اُس کے دل نے بے اختیار چاہا کہ ہیر کا ہاتھ تھام کر کھائی میں کود ہی جائے۔۔

"یہ میرے لیے تھوڑی ہیں یہ تو۔۔ ارے واہ وہ دیکھیں وہ کیوٹ شاپالا شا بے بی مجھ سے ملنے آیا ہے"۔۔ وہ بڑے آرام سے دروازہ کھول کر نیچے اُتر چکی تھی۔۔

"ہیر ررر۔۔"۔۔ وہ چیخا تھا۔۔ لیکن وہ کان لپیٹے اپنی برادری کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔۔ ہونٹ بھینچ کر وہ بھی مجبوراً نیچے اُترا تھا۔۔

"آہ۔۔ ہیلو کیوٹ شے پالے شے بے بی۔۔۔ ادھر دیکھو یہ لو بنانا"۔۔ وہ بندر کی طرف کیلا بڑھاتے بولی۔۔

"ہیر تم رہو اپنی اِس برادری کے ساتھ میں جا رہا ہوں"۔۔ راحم جو کب سے صبر کے گھونٹ پیتا اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایک دم بولا تھا۔۔

"ایک منٹ ناں یہ کیلے اِن کے لیے ہیں۔۔ ثواب تو پورا ہونے دیں"۔۔ وہ پاس آتے دوسرے بندر کو بھی کیلا تھماتی بولی تھی۔۔

"اِس لڑکی کو بندروں کو خوش کر کے ثواب کمانا ہے بھلے سے شوہر جائے بھاڑ میں"۔۔وہ تلملایا تھا۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے تین چار بندر کیلوں کے لالچ میں درختوں سے کودتے بھاگتے آئے تھے۔۔راحم بے اختیار اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔کیونکہ اُس کی بیوقوف بیوی اپنے کیوٹ شے پالے شے بندر میں مصروف تھی۔۔

"ہیر وہ سامنے دیکھو۔۔گاڑی میں بیٹھو جلدی"۔۔اُس سے پہلے کہ ہیر راحم اپنی طرف آتے بندروں کی فوج کو دیکھتی۔۔ہیر کے کیوٹ شے پالے شے بندر نے کیلے ختم ہوتے ہی اُس پر جمپ لگانا چاہی تھی۔۔۔

وہ یک دم چیختی ہوئی دور ہوتی پیچھے کھڑے راحم سے ٹکرائی تھی۔۔لیکن اُسے پیچھے کھڑے دیکھ کر وہ مڑ کر اُس سے لپٹی تھی۔۔اُس کا خوف سے دھڑ دھڑ کرتا دل راحم کو اپنی جان میں دھڑکتا محسوس ہوا۔۔

"بیوقوف لڑکی۔۔گاڑی میں بیٹھو۔۔ورنہ تمہارے ساتھ یہ مجھے بھی تمہاری برادری میں لے جاکر درختوں پر لٹکانے پر مجبور کر دیں گے"۔۔وہ اُسے خود سے ہٹاتا سرعت سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اُسے بٹھا چکا تھا۔۔اُسی تیزی سے اُس کی سائیڈ کا دروازہ بند کر کے وہ گھوم کر اپنی سائیڈ پر آکر بیٹھا تھا۔۔اُس کا غصّے سے بُرا حال ہوا تھا۔۔

وہ ایک دم اُس کی طرف مڑا تھا۔۔وہ کھڑکی کا شیشہ چڑھا کر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے ہوئے تھی۔۔

"تم ایک نمبر کی بیوقوف لڑکی ہو۔۔کب عقل آئے گی تمہیں ہیر۔۔کیا کروں میں تمہارا۔۔دل تو کر رہا ہے ایک۔۔"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا وہ اچانک اُس سے لپٹی زور و شور سے رونے لگی تھی۔۔وہ ایک دم ساکت ہوا تھا۔۔ہیر کے دل کی دھڑکن ابھی بھی بے ترتیب تھی۔۔

"میں۔۔میں تو۔۔سمجھ۔۔سمجھی تھی۔۔وہ کیوٹی کی طرح کیوٹ شا۔۔پالا شا۔۔بلکل کیوٹی کی طرح۔۔مجھ۔۔سے پیار کرے گا۔۔لیکن وہ تو میرے ہی کیلے کھا کر مجھ پر ہی۔۔۔حملہ۔۔غدار کہیں کا"۔۔بات ادھوری چھوڑ کر وہ پھر رونے لگی تھی. راحم کے ہونٹوں کو بے ساختہ مُسکان نے چُھوا تھا۔۔

"اچھا ریلیکس۔۔ کچھ نہیں ہوا شاباش"۔۔ راحم نے اُس کی پُشت سہلاتے اُسے چُپ کروانا چاہا تھا۔۔ اُس نے اُسے شانوں سے تھامے خود سے ہٹایا تھا۔۔

"رِدا سے بھی بڑا غدار"۔۔ وہ ہتھیلی سے آنکھیں صاف کرتی سُں سُوں کرتی بولی تھی۔۔ اُس کی بات پر اب کے راحم نے اپنی ہنسی کو ہونٹوں میں دبایا تھا۔۔

"ہیر وہ دیکھو تمہارا کیوٹی"۔۔ راحم نے اُس کی کھڑکی کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔ ہیر نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تھا۔۔ واقعی اُس کا پالا شا بے بی کیلے کے لیے کھڑکی کے شیشے پر ہاتھ مار رہا تھا۔۔ وہ ایک دم پلٹ کر پھر اُس سے لپٹی تھی۔۔

"چلیں ناں یہاں سے۔۔ کیا میری لاش کو واپس لے جائیں گے"۔۔ وہ بے اختیار ہنسا تھا۔۔

"نہیں کھائی میں لاش کہاں سے ملے گی ہیر"۔۔ اُس کے سر کو دیکھتا وہ شرارت سے بولا تھا۔۔

"فِکر نہیں کریں آپ کا ہاتھ پکڑ کر گروں گی"۔۔ وہ اُس کے سینے پر ہاتھ مارتی بولی۔۔ وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔۔

"چلیں ناں یہاں سے"۔۔ وہ اُس کے سینے سے سر اُٹھاتی خفگی سے بولی تھی۔۔

"اب ایسے کیسے گاڑی چلاؤں گا میں"۔۔ وہ خود سے لپٹے اُسے دیکھ کر بولا تھا۔۔ ہیر ذرا سی دور ہوئی تھی پر رُخ اُس کی طرف ہی موڑے رکھا تھا۔۔ وہ ہنستا ہوا ہارن بجاتا گاڑی تیزی سے وہاں سے بھگا لایا تھا۔۔

....

"تیری مونچھیں کمال کی ہیں ویسے میرو"۔۔ فواد نے ہنستے ہوئے اُس کی مونچھوں کو تاؤ دینا چاہا تھا۔۔

"ہاتھ۔۔ ہاتھ نہیں لگانا اِنہیں"۔۔ جب وہ جھنجھلاتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔ فواد کی ہنس ہنس کر حالت بُری تھی۔۔

"اور تجھے کیا لگتا ہے یہاں کی لڑکی مہران سومرو کی اِن مونچھوں اور اُس کی ایک عدد پیاری سی بھینس سے شادی کرنے پر مان جائے گی۔۔؟؟ اور اُس پر ستم یہ کہ جس کے سامنے تُجھے یہ عظیم آپشنز رکھنے تھے۔۔ اُسے تو تُو اپنی

اِس آدھی پونی نظر کو پہلی نظر ہونے سے پہلے ہی کھو بیٹھا ہے"۔۔ فواد اُس کی ساری بات سُن کر اُس پر مُستقل ہنسے جارہا تھا۔۔ فواد کی ہنسی سے سامنے بیٹھے وجود کے غصّے کا گراف بڑھتا ہی جارہا تھا۔۔

"کمینے انسان میری مونچھوں نے یا میری بھینس نے نہیں، میں نے کرنا ہے نکاح نامے پر سائن"۔۔ اُس نے اپنی مونچھوں کی طرف بڑھتا فواد کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔

"بات تو وہی ہے۔۔ اُسے تیرے ساتھ تیری یہ عظیم مونچھیں اور تیری وہ پیاری سی بھینس بھی تو گفٹ ملے گی ناں"۔۔ فواد نے اپنے ہونٹوں پر دونوں ہاتھوں سے مونچھوں کو تاؤ دینے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"اور وہ بھینس کیا نام تھا بھلا اُس کا"۔۔ وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا۔۔

"چھوڑ یار تو دوست کہلانے کے لائق ہی نہیں ہے"۔۔ فواد نے بمُشکل ہنسی روکتے ہوئے اُس کا بازو تھام کر دوبارہ بٹھانا چاہا تھا۔۔

"اچھا اچھا بیٹھ ناراض کیوں ہوتا ہے یار"۔۔ فواد کی بات پر اُس نے اُسے گھورا تھا۔۔

"بیٹھ ناں یار۔۔ ایسے نہ دیکھ۔۔ یار ہے تو اپنا۔۔ سوچتے ہیں تیری مُشکل کا حل بھی"۔۔ وہ اُس کے کندھے کو تھپک کر بولا۔۔ وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر بیٹھا تھا پھر سامنے پڑا چائے کا کپ اُٹھا گیا تھا۔۔

"ویسے تُف ہے مہران سومرو تم پر۔۔ ساری زندگی بس ایک لڑکی پسند آئی تُجھے اُس کا بھی حال پتہ معلوم نہ کر سکا تو"۔۔ فواد پھر بھی باز نہیں آیا تھا۔۔ بول کر افسوس سے سر ہلایا تھا۔۔

"تو تیرے سامنے بکواس کر رہا ہوں اب تک میں۔۔ تو کیا چاہتا ہے۔۔ اُس کے سامنے جا کر کہہ دیتا کہ خاتون میں یعنی مہران سومرو کو آپ سے پہلی سے بھی کم بلکہ آدھی پونی نظر میں ہی مُحبت ہو گئی ہے۔۔ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی"۔۔ وہ چائے کا کپ میز پر رکھتا پھر سے تپا تھا۔۔

"صرف مہران سومرو سے نہیں بلکہ اُس کی مونچھوں اور بھینس سے بھی"۔۔ فواد نے بُمشکل ہنسی روک کر ٹکڑا لگا تھا لیکن پھر اپنی ہی بات پر ضبط نہ کرتے اُس کے مُنہ سے بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا۔۔ اب کہ مہران سومرو اپنی ہنسی بھی روک نہیں پایا تھا۔۔

"تو ایک نمبر کا کمینہ ہے۔۔ تجھ سے بات کرنا ہی بیکار ہے۔۔ خیر یہ بتا ارحم کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ اب مُسکراتے ہوئے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتا پوچھنے لگا تھا۔۔

"ہنی مون انجوائے کر رہا ہے اسلام آباد میں"۔۔ فواد مزے سے بولا تھا۔۔

"شاباشے بیٹا۔۔ تو انجوائے کر چُکا۔۔ وہ کمینہ کر رہا ہے"

"اور تُو کمینہ اپنی آدھی پونی نظر کی مُحبت کو پہلی ہونے سے پہلے ہی کھو چُکا ہے"۔۔ وہ اُس کی بات کاٹتا برجستہ بولا تھا۔۔ اب کہ مہران نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"میں سمجھ لوں گا میری قسمت میں ہی نہیں تھی"۔۔۔ اُس نے کسی کا سُندر روپ آنکھوں میں لاتے مُسکراتے ہوئے شانے اُچکائے تھے۔۔

"ارے میرے یار اُس کی قسمت میں یہ عظیم مونچھیں اور تیری وہ پیاری سی بھینس نہیں تھی بس"۔۔ فواد نے سر ہلایا تھا۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"چھوڑ یار میں اپنی مُحبت کی قُربانی دینے کو تیار ہوں۔۔ تو بس مجھے ماسی رحیمہ کی لیڈی ڈائنا سے بچا لے۔۔ میری شادی کروا دے یاررررر۔۔"۔۔ وہ زور سے دُہائی دیتا بولا۔۔ فواد اُس کی حالت پر پھر سے ہنسنے لگا تھا۔۔

....

یہ دن ہیر کی زندگی کی حسین ترین دن تھے۔۔ گو کہ اُس نے ہمیشہ کی طرح راحم حسن کا ضبط آزمانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ اُس کے باوجود راحم حسن نے اُس پر اپنی مُحبتوں کا وہ رُخ دِکھایا تھا جس سے وہ اب تک انجان تھی۔۔

"ہم کل جارہے ہیں"۔۔ وہ یلو ٹراؤزر شرٹ میں کھڑکی میں کھڑی اُداسی سے پوچھ رہی تھی۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"ظاہر سی بات ہے ہم ساری زندگی کے لیے تو نہیں آئے تھے ناں"۔۔ وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔ وہ سامنے نظر آتے سرسبز منظر کو دیکھ رہی تھی۔۔

"لیکن لوگ تو پندرہ پندرہ دن رہتے ہیں۔۔ تین دن کا بھی کوئی ہنی۔۔ امّی۔۔!!!!!"۔۔ بات ادھوری چھوڑ کر اُس نے بھاگتے ہوئے سیدھا راحم پر جمپ ماری تھی۔۔

"کیا ہو گیا۔۔ پاگل ہو گئی ہو۔۔ "۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے اُسے خود پر سے ہٹا گیا تھا۔۔

"چھپ۔۔ چھپکلی"۔۔ وہ مزید اُس سے چمٹی تھی۔۔

"توبہ ہے ہیر۔۔ وہ چھپکلی ہے ڈایناسور نہیں جو تم مجھ پر جمپ مار کر میری ہڈیاں توڑنے لگی ہو"۔۔ وہ بھنایا تھا۔۔

"جا کر دیکھیں آپ کے ہی قد کے جتنی ہو گی"۔۔ وہ چھپکلی کی طرف دیکھتی بولی تھی۔۔ اُس کی مبالغہ آرائی پر راحم نے اُسے گھورا تھا۔۔

"بخش دو بیچاری کو اب سو جاؤ شاباش"۔۔ وہ لیمپ آف کرنے لگا تھا لیکن وہ اُچھلی تھی۔۔

"ایک منٹ۔۔ آپ کا مطلب ہے۔۔ میں اِس کمرے میں چھپکلی کے ساتھ سوؤں گی۔۔؟؟"۔۔ وہ آنکھیں پھاڑتے ہوئے اُس کے وجود کو یکسر نظر انداز کرتی بولی۔۔ راحم نے دانت پیسے تھے

"تمہیں اپنا اتنا بڑا بچپن کا شوہر نظر نہیں آرہا کیا"۔۔ وہ اُسے گھورتا ہوا لیٹنے لگا تھا

"لیٹ کیا رہے ہیں ماریں اُس کو"۔۔وہ اُس کا بازو جھنجھوڑ کر بولی اُس کی بات پر راحم نے اپنا بازو چھڑوا کر کروٹ لی تھی۔۔

"کل مار دوں گا ابھی سو جاؤ"۔۔ مقصد ٹالنا تھا۔۔اب کے وہ دونوں ہاتھ اُس کے بازو پر رکھتی اُس کا رُخ زبردستی اپنی طرف موڑ گئی تھی۔۔

"بلکل بھی نہیں کال کریں ریسیپشن پر۔۔اُن سے بولیں اِس کا بندوبست کریں ورنہ میں اِس ہوٹل میں کسی کو بھی نہیں سونے دوں گی"۔۔وہ اپنا فیصلہ سناتی اُسے تپا گئی تھی۔۔

"ہیر ہم نے کل چلے جانا ہے۔۔ایک ہی رات کی تو بات ہے"۔۔وہ بڑی مُشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے اپنا لہجہ نرم بناتا بولا۔۔

"اور اِس ایک رات میں میں فوت ہو گئی تو"۔۔وہ خفگی سے بولی تھی۔۔

"دل تو کر رہا ہے تمہیں کھائی میں۔۔۔"۔۔راحم نے بمُشکل اپنی زبان روکی تھی۔۔شومئ قسمت چھپکلی کے خوف میں وہ سُن ہی نہیں پائی تھی۔۔

ہار مانتے ہوئے ساڑھے بارہ بجاتی گھڑی کو دیکھتے ہوئے اُس نے ریسیپشن پر کال کی تھی۔۔مینجر نے معذرت کرتے ہوئے کمرا بدلنے کی پیشکش کی تھی۔۔اِس سے پہلے کہ راحم معذرت کرتا وہ بڑے حق سے ہاں کر گئی تھی۔۔راحم حسن کو اپنے حال پر رحم آیا تھا۔۔رات کے ایک بجے وہ اُس سے سارا سامان پیک کروا کر کمرا بدلوا گئی تھی۔۔

....

اگلے دن صبح گیارہ بجے وہ لوگ کراچی اپنے گھر آ گئے تھے۔۔راحم تو چینج کرنے چلا گیا تھا جبکہ وہ کب سے فائزہ اور رِدا کا سر کھا رہی تھی۔۔

"اُفف رِدا کیا بتاؤں مونال رات میں کتنا حسین لگتا ہے"۔۔وہ آنکھیں بند کرتی تصور میں مونال پہنچی تھی۔۔

" پھپھو کہہ تو ایسے رہی ہے جیسے یہ دن میں روز مونال جھاڑو پونچا کرنے جاتی ہے "۔۔ رِدا کی بات پر اُس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ فائزہ کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"تم۔۔"۔۔ اُس نے تکیہ اُٹھا کر رِدا کی پٹائی کرنی چاہی تھی۔۔

"میری دیوانی بھتیجی ابھی بھی جنگجو ہی ہے"۔۔ اُس کے ہاتھ سے تکیہ لیتے وہ اُسے دیکھ کر پیار سے مُسکرائی تھیں۔۔

" آپ کے جنگجو بھتیجے کے ساتھ جو رہی ہوں"۔۔ وہ بُرا سا مُنہ بنا کر بولی تھی۔۔ اور ہمیشہ کی طرح دروازے پر کھڑا پھپھو کا پیارا بھتیجا سوچ رہا تھا کہ اتنی مُحبت لُٹانے کے بعد بھی وہ اپنی بچپن کی بیوی کے لیے جگنجو ہی تھا۔۔

" ویسے پھپھو، بھائی کو وہاں کھائیاں نہیں دِکھی تھیں کیا"۔۔ ردا نے فائزہ کو دیکھا تھا۔۔

"میری جان کو وہ کھائی میں پھینکنے کا سوچ کر تو دکھائے کان نہ کھینچوں گی میں اُس کے"۔۔ فائزہ نے مُحبت سے اپنی بھتیجی کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

"واہ پھپھو آپ نے تو میرے کانوں کو ٹرین روکنے کی چین ہی سمجھ لیا۔۔ جب چاہے کھینچ لیتی ہیں"۔۔ وہ بدمزہ ہوتے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے دل میں سوچ گیا

"چھوڑیں ناں پھپھو اِس کو۔۔ میں نے آپ کو زوو کا تو بتایا ہی نہیں۔۔ اُفف رِدا تم یقین نہیں کرو گی۔۔ وہاں اِن سے صرف ایک دو انچ چھوٹا تو شیر تھا"۔۔ اُس کی مُبالغہ آرائی پر راحم کا قہقہہ جاندار تھا۔۔ سب نے ہی مُڑ کر دیکھا تھا۔۔ وہ ہنستا ہوا اندر آیا تھا۔۔ مطلب کبھی چھپکلی کبھی شیر۔۔

"بھائی اِس کو کون سے زوو لے گئے تھے آپ۔۔؟؟"۔۔ رِدا نے حیرت سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔

"کوئی نہیں پھپھو۔۔ شیر کی ہائیٹ سر کو مِلا کر تقریباً اِن کے جتنی ہی تھی۔۔"۔۔ وہ شیر کے قد آدم سائز کو ذہن میں رکھتی اپنی بات پر زور دیتی بولی تھی۔۔ فائزہ ہنسی تھیں۔۔ وہ چلتا ہوا سامنے رکھے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

"ہیر تم نے رِدا اور پھپھو کو اپنے کیوٹ شے پالے شے بے بی کے بار۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ جُملہ پورا کرتا ہیر نے اُسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ راحم رِدا اور فائزہ کے سامنے بندر والی بات کر کے رِدا کو اُس کا ریکارڈ لگانے کا موقع دے۔۔

"ہیں ہیر وہاں تمہیں کیوٹی بھی مِلا تھا کیا۔۔؟؟"۔۔رِدا نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔۔ہیر نے شعلہ بار نظروں سے راحم کو گھورا تھا۔۔وہ اُس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا بمُشکل اپنی ہنسی روکتا رِدا کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ایسا ویسا۔۔وہاں زوو میں ہیر کو اپنی برادری ملی تھی۔۔بندروں کی"۔۔اُس کی بات پر فائزہ اور رِدا کا قہقہہ نکلا تھا۔۔ہیر نے غصّے سے اپنے بچپن کے شوہر کو دیکھا تھا جو اُس کی عزت کا پول کھولنے والا تھا۔۔

"ہیر تمہیں تو بندر بہت پسند ہیں ناں"۔۔فائزہ نے ہنستے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔۔وہ ایک دم سب بُھلا کر جوش میں آئی تھی۔۔

"جی پھپھو اتے کیوٹ شے پالے شے تھے۔۔بلکل بے بی شا۔۔"۔۔وہ تصور میں بندر کو سوچتی بولی تھی۔۔چہرے سے جوش چھلک کر رہا تھا۔۔

"بس کیوٹ نِس اوور لوڈڈ تھی کیوں ہیر۔۔؟؟"۔۔راحم نے بے ساختہ اُس کی بات پوری کی تھی۔۔ہیر نے کھا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھا تھا۔۔ تبھی راحم کا موبائل بجا تھا۔۔اُس نے ہنستے ہوئے کال ریسیو کی تھی۔۔

"کون اپنا میرو۔۔یہ کہاں سے مِل گیا تُجھے۔۔؟؟"۔۔وہ فواد سے بات کر رہا تھا اُس کی ہنسی اُس کا لہجہ بتا رہا تھا۔۔

تبھی فائزہ اپنی بیٹی کے بُلاوے پر کمرے سے اُٹھ کر باہر گئی تھیں۔۔

"چلو آج شام مہران سومرو سے بھی مِل لیتے ہیں"۔۔وہ اب اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔

"مہران"۔۔رِدا نے زیرِلب دُہرایا تھا۔۔ہیر نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"اوہاں اُس کی بھینس۔۔کیا نام تھا اُس کا۔۔ہاں ہاں مِٹھی"۔۔وہ قہقہہ لگاتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔

"ہیر کتنا پیارا نام ہے ناں"۔۔ رِدا کھوئے کھوئے لہجے میں بول رہی تھی

"ہاں۔۔ بڑا سوئیٹ سا"۔۔ ہیر نے اُسے شرارت سے دیکھا تھا۔۔ پر وہ اپنے ہی دھیان میں تھی۔۔

"اِس کا نِک کیا ہوگا۔۔؟؟"۔۔ رِدا نے سوچتے ہوئے پوچھا۔۔

"نِک۔۔؟؟۔۔ یہ خود میں ایک کمپلیٹ نیم ہے۔۔ اِس کا کیا نِک۔۔؟؟"۔۔۔ اُس نے نچلا لب دانتوں میں دبایا تھا۔۔

"اتنا بڑا اتنا پیارا نام ہے۔۔ اممم نِک تو بن ہی سکتا ہے"۔۔ رِدا ہونٹوں کو سکوڑ کر بولی تھی۔۔

"اِب مٹھی کا نِک کیا بنے گا"۔۔ ہیر نے سوالیہ انداز میں ہاتھ اُٹھائے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

"مٹھِی کون۔۔؟؟"۔۔ رِدا ٹھٹکی تھی۔۔

"اُس کی بھینس۔۔ تم کیا سمجھی۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے اُسے دیکھ کر شرارت سے آنکھیں گُھمائی تھیں۔۔

"مروتم"۔۔ وہ بیڈ پر پڑے سارے تکیے اُسے مارتی کمرے سے ہی نکل گئی تھی۔۔

....

"نہیں یار میرو۔۔ مونچھیں تُجھ پر سوٹ کر رہی ہیں۔۔ اِس فضول انسان کے کہنے پر مت جا"۔۔ راحم نے اُس کی تعریف کرتے ہوئے فواد کو گھورا تھا۔۔ مہران سومرو پر واقعی بڑی بڑی مونچھیں بچ رہی تھیں۔۔

"بلکل وڈیرے کا بیٹا لگ رہا ہے"۔۔ فواد کے کہنے پر تینوں کا قہقہہ مُشترکہ تھا۔۔

"اور بتا تُو کیوں آن این آف رہتا ہے"۔۔ راحم نے اُس سے پوچھا تھا۔۔ وہ دونوں تین سال میں مُشکل سے تین چار بار ہی مِلے تھے اُس سے۔۔

"یار بس اپنی زمینیں دیکھ رہا تھا۔۔ بھائیوں کے ساتھ بزنس کی کوشش کی۔۔ لیکن تو تو جانتا ہے میں گاؤں میں نہیں رہ سکتا تو شہر آگیا ہوں۔۔ اب یہیں ملٹائی نشینل میں ہوں"۔۔ وہ اپنے بارے میں اُسے بتانے لگا تھا۔۔

"ویسے تم دونوں سہی ہو بھئی ایک نے بھاگ کر شادی کرلی اور بچپن کے شوہر نے تو دس دن میں رُخصتی"۔۔اُس کی بات پر فواد نے دھپ سے اُس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا۔۔ جبکہ راحم کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"اور تو اور ہنی مون سے بھی آ گئے"۔۔وہ دُہائیاں دے رہا تھا۔۔ فواد اور راحم ہنسے جا رہے تھے۔۔

"تو جل ککڑے تو بھی کرلے شادی، کسی نے روکا ہے کیا"۔۔راحم کے کہنے پر مہران نے اُسے گھورا تھا۔۔

"ہاں لڑکیاں تو جیسے آسمان سے ٹپک رہی ہیں۔۔ ایک ہفتہ ہی بچا ہے میرے پاس بھائی۔۔"۔۔جو عجیب سی صورت بنا کر بولا۔۔ اُس کی بات پر راحم ٹھٹک کر سیدھا ہوا تھا۔۔

"مطلب تو۔۔یار مجھے فواد نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔ آئی ایم سوری۔۔ لیکن اگر تو بتانا چاہے تو۔۔"۔۔راحم کا لہجہ از حد رنجیدہ اور سنجیدہ تھا۔۔ فواد اور مہران دونوں نے کچھ عجیب کچھ حیرت کے تاثرات سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا تھا پھر دونوں نے ہی اپنی نظریں راحم پر مرکوز کی تھیں۔۔

"میرو۔۔کچھ کرسکوں اگر میں تیرے لیے۔۔"۔۔راحم نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سر جُھکایا تھا۔۔

"ایک۔۔ایک منٹ تُو کیوں ملکہ جذبات بننے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔۔؟؟"۔۔مہران نے اپنے کندھے سے اُس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اُلجھن سے پوچھا تھا۔۔کچھ ایسے ہی تاثرات فواد کے بھی تھے۔۔

"ابھی تُو نے ہی تو کہا کہ ایک۔۔ایک ہفتہ ہے تیرے پاس"۔۔وہ سر اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتا رُک رُک کر بولا تھا۔۔

"تیرا مطلب ہے کہ۔۔میں اِس دُنیا سے جانے والا"۔۔مہران نے حیرت سے اپنے سینے پر انگلی رکھی تھی۔۔راحم تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔

"نہیں یار اب تو میڈیکل سائنس نے اتنی ترقی کرلی۔۔ایسے نہ بول"۔۔اُس کی بات کو سمجھتے ہوئے فواد نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"تو میڈیکل سائنس میری پھپھی کی لڑکی ہے جو اُس کی ترقی پر میں بھنگڑے ڈالوں"۔۔ مہران ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا فواد جو اتنی دیر سے اپنے مُنہ پر ہاتھ رکھے خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا ایک دم قہقہہ لگا کر ہنسا تو ہنستا ہی چلا گیا تھا۔۔

راحم کے چہرے کے نا قابل فہم تاثرات دیکھ کر فواد نے ایک ہاتھ راحم کے کندھے پر رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے مہران کو بٹھانا چاہا تھا۔۔ جو اُس کا ہاتھ جھٹکتا خفا خفا سا واپس بیٹھ گیا تھا۔۔ فواد ابھی بھی ہنس رہا تھا۔۔

"دیکھ بھائی اِس کی امّاں نے ایک ہف۔۔۔ ہفتے کا ٹائم۔۔ اِسے لڑکی ڈھونڈنے کا دیا ہے اور تو اِسے اُوپر پہنچا"۔۔ فواد بات آدھی چھوڑ کر پھر ہنسنے لگا تھا۔۔ اُس کی بات پر اب کے راحم زور سے ہنسا تھا۔۔

"بڑے ہی کمینے دوست ہیں میرے۔۔ دونوں خود شادیاں کر کے بیٹھے ہو۔۔ مجھے ایک ملی تھی وہ بھی میری قسمت۔۔"۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا فواد نے اُس کی بات کاٹی تھی۔۔ "راحم سگریٹ دے یار"۔۔

لیکن راحم مہران کی آدھی بات پر ہی اٹکا ہوا تھا۔۔

"کون کہاں ملی تھی۔۔؟؟"۔۔ وہ مُتجسس ہوا

"ارے یار اِس کی شکل دیکھ۔۔ اِس کو مِٹھی کے سوا کوئی لفٹ کرواہی نہ دے"۔۔ فواد نے بات بدلی تھی۔۔

"یہ بھی ٹھیک ہے"۔۔ راحم کا قہقہہ جاندار تھا۔۔ مہران نے بِھنا کر فواد کو دیکھا تھا جو اپنے آنکھ کے اشارے سے اُسے کچھ بھی راحم کو بتانے سے منع کر چکا تھا۔۔ مہران بظاہر اُلجھا تھا لیکن فواد کی بات مان لی تھی۔۔

....

راحم اور فواد تو بچپن کے دوست تھے جبکہ مہران اُن سے کالج میں مِلا تھا، پھر یونیورسٹی میں ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں ایڈمیشن لینے کی وجہ سے دوستی مزید گہری ہوتی چلی گئی۔۔

یونیورسٹی کے بعد راحم نے ڈبل ماسٹرز کرنے کے لیے دوبارہ ایڈمیشن لے لیا۔۔ فواد اور مہران نے مزید پڑھنے سے انکار کر دیا، مہران واپس اپنے گاؤں چلا گیا تھا۔۔ آنا جانا لگا رہتا لیکن پھر پروفیشنل زندگی میں قدم رکھتے ہی

سب مصروف ہوتے چلے گئے۔۔ لیکن راحم اور فواد کی دوستی ویسی ہی رہی تھی۔۔ یونیورسٹی کے بعد تین سالوں تک اُن کی مہران سے اچھی مُلاقات رہی لیکن پھر مصروفیت کی بنا پر آنے والے مزید تین سالوں میں صرف تین چار بار ہی مُلاقات ہو سکی تھی. اور آج اتنی دوریاں اور فاصلوں کے بعد بھی وہ لوگ بلکل پہلے جیسے ہی تھے۔۔

•••••••

مہران نے گھر آکر فواد کو کال تھی۔۔ وہ اُس سے راحم کو نہ بتانے کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔۔

"میں اُسے تیرا سالا بنانے کا سوچے ہوئے ہوں اور تو اُسے اپنی آدھی پونی نظر کے ناکام عشق کی داستان سُنانے لگے تھے"۔۔ فواد تپا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟؟۔۔ راحم میرا سالا۔۔"۔۔ وہ ایک دم لیٹے سے اُٹھ بیٹھا تھا۔۔

"تُجھے یہاں کی لڑکی سے شادی کرنی ہے ناں۔۔؟؟۔۔ حالانکہ مُشکل ہے لیکن پھر بھی کوشش ہی سہی"۔۔ فواد نے تصدیق چاہی۔۔

"نہیں ایسے ہی بکواس کر رہا تھا"۔۔ اُس کی آخری بات پر وہ اُس سے زیادہ تپا تھا۔۔

"میری بات سُن لے اب۔۔ راحم کو میں بچپن سے جانتا ہوں۔۔ بہت اچھی فیملی ہے۔۔ اُس کی بہن میرے سامنے ہی بڑی ہوئی ہے۔۔ بس یوں سمجھ لے معصوم سی بچّی ہے۔۔ ویسے تو تیرے جیسے مچھڑ سے اُس معصوم کا جوڑ بنتا نہیں ہے پر جو قسمت"۔۔ فواد سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ مہران کا دل جو اُس کی بات کے دوران بھنگڑے ڈال رہا تھا آخری بات پر اُس نے دانت پیسے تھے۔۔

"رہنے دے۔۔ چراغ لے کر بھی ڈھونڈنے گا ناں راحم حسن، تو میرے جیسا بہنوئی نہیں مِلے گا اُسے"۔۔ وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا بولا۔۔

"نہیں یار تیرے جیسا تو مِل ہی جائے گا اُسے۔۔ہاں بس تیرے جیسی مونچھیں اور وہ مِٹھی نہیں مِلے گے اُسے"۔۔

فواد کے کہنے ہر مہران کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"جل رہا ہے تو۔۔مجھے پتا ہے"۔۔مہران کے دل سے بوجھ اُترا تھا۔۔

"چلو میں راحم سے اپنے طریقے سے بات کرتا ہوں تو جب تک وظیفے کر کہ راحم کے گھر والے تیری مُونچھیں اور مِٹھی کے ساتھ تُجھے بھی قبول کر لیں"۔۔وہ تینوں دوست بلکل سنجیدگی سے ایک دوسرے کی عزت کرتے تھے۔۔

"بڑا ہی کمینہ ہے تو"۔۔مہران نے ہنستے ہوئے فون رکھا تھا۔۔

تکیے کو بانہوں میں بھینچ کر وہ آنکھیں بند کیے لیٹا تھا لیکن چھم سے کوئی سامنے آیا تھا۔۔وہ گردن اکڑا کر آنکھوں میں شرارت لیے ہنس رہی تھی۔۔اُس نے بے ساختہ آنکھیں کھولی تھیں۔۔

"تنگ نہ کر جانِ من۔۔جب قسمت میں ہی نہیں ہو تو تصور میں بھی مت آ کر پریشان کر"۔۔وہ اُس کے عکس سے کہتا تکیے کو بانہوں میں بھینچے رُخ موڑ کر آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔

....

فواد نے اُس سے بات کی تھی۔۔بظاہر تو راحم کو مہران میں کوئی خامی نظر نہیں آئی تھی۔۔اُس نے بات حسن صاحب اور کمال صاحب کے آگے رکھی تھی۔۔اُس کی ضمانت راحم لے رہا تھا دونوں کو بھلا کیا اعتراض ہوتا، اُنہوں نے مہران کو گھر بُلانے کا کہا تھا۔۔گھر کے لوگ پہلے مہران سے مِل لیتے جب تک اُس کی ماں، بھائی اور بھابھیاں بھی پہنچ جاتی گاؤں سے۔۔بُدھ کی شام کو راحم نے مہران کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی۔۔

جب سے یہ بات ہیر کو پتا چلی تھی اُس نے رِدا کی ناک میں دم کر دیا تھا۔۔آج بُدھ تھا، فائزہ بھی صبح صبح پہنچ گئی تھیں۔۔

"میری پیاری بہنیا، بنے گی دُلہنیاں"۔۔ ہیر نے اپنا گلا پھارتے ہوئے اُس کے سر پر اپنا ڈوپٹہ ڈالا تھا۔۔

"پھپھو دیکھ لیں اِس کو"۔۔ رِدا جو کب سے اُس کی حرکتیں برداشت کر رہی تھی۔۔ اب کے منمناتی ہوئی فائزہ سے اُس کی شکایت کر گئی تھی۔۔ رِدا نے اپنے سر سے ڈوپٹہ اُتار کر ہیر کو گھورا تھا۔۔

"بھئی بہنیں ایسے موقعے ہاتھ سے تھوڑی جانے دیتی ہیں"۔۔ فائزہ نے اُسے شرماتے دیکھ کر ہنستے ہوئے ہیر کی سائیڈ لی تھی۔۔

"بلکل اب آپ دیکھیے گا پھپھو میں کیسے اِس سے گِن گِن کر بدلے لیتی ہوں"۔۔ ہیر کی آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔۔ کانفیڈینس سی رِدا اُس کی باتوں پر گھبرائے جا رہی تھی۔۔

"پھپھو۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا۔۔ اپنی رِدا شرما رہی ہے ویسے پھپھو جو کچھ آپ نے مجھے اچھی بیوی بننے کے لیے سکھایا تھا ناں وہ سب میں اپنی رِدا کو سکھا دوں گی۔۔ آخر سینئیر ہوں اِس سے"۔۔ ہیر نے اُس کا چہرہ اُونچا کیا تھا۔۔

"استغفر اللہ پھپھو یہ شادی کے بعد بلکل ہی بے شرم ہو گئی ہے"۔۔ وہ بولتی ہوئی ایک دم کھڑی ہوتی دروازے کی طرف بھاگی تھی۔۔ جب اندر آتے راحم سے ٹکرائی تھی۔۔

"دیکھ کر ابھی تھوڑی ناں تمہیں رُخصت کر رہے ہیں"۔۔ راحم نے اُسے دونوں شانوں سے تھام کر چھیڑا تھا۔۔ وہ سُرخ چہرے کے ساتھ اُسی کے شانے میں چہرہ چُھپا گئی تھی۔۔ سب کے ہی قہقہوں پر رِدا کی اپنی شرمیلی ہنسی بھی شامل تھی۔۔

"نام تو بتاؤ میرے داماد کا بھئی۔۔؟؟"۔۔ فائزہ نے ہنستے ہوئے راحم سے پوچھا تھا۔۔ اب تک تو ہیر اور رِدا بھی انجان تھیں نام سے۔۔

"بتا دوں۔۔؟؟"۔۔ وہ بہن کو بازو کے حلقے میں لیے سر جُھکائے شرارت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"بھائی پلیز۔۔ آپ اپنی بچپن کی بیوی کی طرح ایکٹ تو نہ کریں"۔۔ وہ اُس کے شانے میں مُنہ چُھپاتے ہیر پر طنز کر گئی تھی۔۔ فائزہ اور راحم کا قہقہہ بُلند ہوا تھا۔۔

"غدار نہ ہو تو"۔۔ جب کہ ہیر نے دانت پیسے تھے۔۔

"اچھا نام تو بتائیں ناں بھئی۔۔ میرے دُلہا بھائی کا"۔۔ وہ راحم کو دیکھتی خوشی سے پوچھ رہی تھی۔۔

"پھپھو میں آپ لوگوں کے لیے چائے لے آتی ہوں"۔۔ وہ راحم کے حصار سے نکلی تھی۔۔

"مہران سومرو"۔۔ وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔ رِدا کے دل نے بیٹ مِس کی تھی۔۔ ہیر کو سکتہ ہوا تھا۔۔ یہ وہی نام تھا جو اُس دن راحم کے مُنہ سے سُن کر ہی رِدا کے دل کو پہلی بار ہی اچھا لگا تھا۔۔ وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔ اُس کے نکلتے ہی ہیر کا سکتہ ٹوٹا تھا۔۔

"میں رِدا کی ہیلپ کرواتی ہوں"۔۔ وہ بھی تیزی سے بیڈ سے اُتری تھی ارادہ باہر جانے کا تھا جب ہڑبڑاہٹ میں راحم کے کندھے سے جا لگی تھی۔

"سو۔۔ سوری۔۔"۔۔ وہ اُس کے کندھے کو سہلاتی باہر بھاگی تھی۔۔ فائزہ نے ہنستے ہوئے راحم کو دیکھا تھا۔۔

"یہ ابھی تک نہیں سُدھری۔۔؟؟"۔۔ وہ چلتا ہوا بیڈ پر بیٹھا تھا

"یہ سانحہ عظیم اِس جہاں میں واقع پذیر ہونا ناممکن ہے"۔۔ وہ شانے اُچکاتا بڑی سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔ اُنہوں نے اُس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا

"توڑ دیں پھپھو بھتیجی میرے کندھے ناتواں کو"۔۔ اُس نے اپنا کندھا سہلایا تھا۔۔ فائزہ بے ساختہ ہنسی تھیں۔۔ پھر وہ اُنہیں مہران کے بارے میں مزید بتانے لگا تھا۔۔

....

"رِا۔۔رِدا کی بچّی"۔۔ ہیر نے اُسے سیڑھیوں پر جالیا تھا۔۔ پھر گھسیٹتی ہوئی اُسے اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔۔

رِدا کے کمرے میں فائزہ اور راحم بیٹھے ہوئے تھے۔۔

"کیا ہے۔۔؟؟ پاگل ہوئی ہو کیا۔۔؟؟"۔۔ رِدا اپنی کلائی چھڑاتے چِلائی تھی۔۔ وہ سمجھ گئی ہیر کیا کہنے والی ہے۔۔ اُس کے دل کی دھڑکن ابھی تک بے ترتیب تھی۔۔

"اب تو نِک سوچ ہی لو میری بہن تم۔۔"۔۔ وہ اپنے بیڈ پر گری تھی۔۔ پھر کُہنی بیڈ پر ٹکاتے ہوئے اُس نے بڑے سکون سے اپنا سر اُس پر رکھتے رِدا کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"کل س کا نِک۔۔؟؟۔۔ ہیر تمہارا دماغ واقعی چل گیا ہے شاید"۔۔ وہ انجان بنی تھی۔۔

"مِٹھی کا۔۔"۔۔ ہیر برجستہ بولی تھی۔۔ رِدا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہیر کو دیکھا تھا۔۔

"مِٹھ۔۔ مِٹھی۔۔!!!"۔۔ رِدا کے زبان سے لفظ ٹوٹ کر نکلا تھا۔۔

دونوں کو لگا کمرے میں کسی نے ٹیپ ریکارڈر چلایا ہے۔۔

"اب دیکھنا بیٹا تمہاری شادی میں نے بھینسوں کے کاروبار والے سے نہ کروائی تو کہنا۔۔ جس کی بڑی بڑی مونچھیں بھی ہوں گی"

"ہیر اُس۔۔ اُس کی بھینس بھی ہے"۔۔ رِدا کے گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔۔

اپنی ہی بات یاد آنے پر ہیر نے رِدا کو دیکھا تھا۔۔ اُس کو دیکھتے دیکھتے ہی وہ سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔

"پھر۔۔ پھر۔۔ تو اُس کی مونچھیں بھی ہوں گی رِدا"۔۔ ہیر کے بولنے پر رِدا غش کھا کر بیڈ پر گری تھی۔۔

....

"شش آرام سے۔۔ پہلے میں دیکھتی ہوں وہ کہاں سے صحیح سے نظر آئے گا پھر تم آنا"۔۔ ہیر سرگوشی سے کہتے دبے پاؤں آگے بڑھی تھی۔۔ رِدا اثبات میں سر ہلاتی وہیں رُکی تھی۔۔ جب پیچھے سے آتی آواز پر دونوں ہی اُچھلی تھیں۔۔

"میں بھی ہوں جی۔۔ میرے ساتھ یہ بے ایمانی۔۔"۔۔ پینو صاحبہ خود کا اِن کے پلان میں شامل نہ کرنے پر اُن کی شامت بُلانے کو تھی۔۔

"شش ہاتھ رکھو اِس کے مُنہ پر"۔۔ ہیر نے لبوں پر اُنگلی رکھتے اپنے دانت پیسے تھے، رِدا نے واقعی اُس کے مُنہ پر اپنا ہاتھ جماتے ہوئے اُس کی بولتی بند کی تھی۔۔ آخر کو اُس کی پوری زندگی کا سوال تھا۔۔ ہیر آگے بڑھی تھی۔۔ ڈرائینگ روم کی ایک کھڑکی ذرا سی کُھلی ہوئی تھی۔۔ شومئی قسمت کھڑکی سے لگے صوفے پر اِس وقت کوئی بھی بیٹھا ہوا نہیں تھا۔۔ ہیر نے ذرا سا جُھک کر اندر جھانکا تھا۔۔ سامنے نظر آتے وجود کو دیکھ کر اُس کا ہاتھ اپنے دل پر گیا تھا۔۔ جبکہ ہونٹ وا ہی رہ گئے تھے۔۔

سفید شلوار قمیض۔۔ پیروں میں مردانہ چپل۔۔ داڑھی گھنی نہیں تھی بِلاشبہ وہ زبردست پرسنیلٹی کا مالک تھا لیکن۔۔ اور اُس لیکن نے ہی سارا کام خراب کیا تھا۔۔

ہیر نے ڈرتے مرتے پیچھے مُڑ کر رِدا کو دیکھا تھا۔۔ رِدا نے دھڑکتے دل سے ہیر کے انداز کو دیکھا تھا۔۔ ایک ہاتھ ابھی بھی دل پر رکھے وہ حیرت سے کُھلے ہونٹوں سے رِدا کو گھور رہی تھی۔۔

"رِد۔۔ رِدا اِس کی تو مونچھ۔۔ مونچھیں بھی ہیں۔۔"۔۔ ہیر صاحبہ کو اگر اُس کی مونچھوں پر اعتراض ہوا تھا تو کچھ غلط بھی نہیں تھا۔۔ موصوف کی دائیں بائیں لہراتی مونچھیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی لمبی تھیں۔۔ رِدا کو غشی کے دورے آنے لگے تھے۔۔ پینو کو وہیں چھوڑ کر وہ ہیر کے کندھے پر لٹکی تھی۔۔ اور پینو بیگم اُس کے کندھے پر۔۔

سامنے تھری سِٹر صوفے پر موصوف بڑی شان سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھے۔۔ اچھا خاصا معقول بندہ تھا، بس اُس کی مونچھیں۔۔ ردا کا ہاتھ بے اختیار اپنے دل پر گیا تھا۔۔

....

"اور بیٹا کچھ اپنے بارے میں بتائیں"۔۔ انعام صاحب نے مُسکرا کر اُس سے پوچھا تھا۔ مہران پُر اعتماد لہجے میں اپنے خاندان کی تفصیل بتانے لگا تھا۔۔

"ہیر یہ تمہاری ہی بد عا ہے۔۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی"۔۔ رِدا کی دُکھ بھری سر گوشی پر راحم کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔ ساتھ بیٹھے فواد نے بھی چونک کر راحم کو دیکھا تھا۔

"دیکھ۔۔ دیکھو رِدا اتنا بھی بُرا بندہ نہیں ہے۔۔ پر سنیلیٹی تو دیکھو"۔۔ ہیر نے اُسے بہلایا تھا۔۔ راحم نے ٹانگ پر چڑھی ٹانگ اُتاری تھی۔۔۔ فواد کے ہونٹوں کو مُسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔

"ہاں جی آپ اِن کی مونچھوں پر جھولا بھی جھول سکتی ہیں باجی جی"۔۔ یہ پینو تھی۔۔ راحم حسن نے دانت پیسے تھے۔۔ جبکہ فواد نے بڑی مُشکلوں سے خود پر کنٹرول کیا تھا۔۔

رِدا نے بے اختیار مُڑ کر اُسے دھموکا جڑا تھا۔۔ ہیر نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اپنی بے ساختہ آئی ہنسی کو رُوکا تھا۔۔

"ہا۔۔ ہائے باجی آپ کب سے ہیر بھابھی جی کی طرح خطرناک ہو گئی ہیں"۔۔ پینو نے اپنی پیٹھ سہلائی تھی۔۔ ہیر کی ہنسی ایک دم رُکی تھی۔۔

"میری طرف سے بھی ایک لگاؤ اِس بد تمیز کو"۔۔ ہیر نے پیچھے مُڑ کر پینو کو گھورا تھا۔ یہ ساری گفتگو سر گوشیوں میں ہو رہی تھی۔۔ لیکن اُن کی بد قسمتی راحم حسن اور فواد کے کان اِس ساری گفتگو سے فیضیاب ہو رہے تھے فواد کا دل قہقہے لگانے پر آمادہ تھا اِس سمے جبکہ وہ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اُس نے اضطرابی انداز میں دوبارہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی تھی۔۔ فواد ہونٹوں پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔۔

"بکواس بند کرو تم دونوں ورنہ "۔۔ رِدا نے دونوں کو خشمگین تیوروں سے گھورتے ہوئے دھمکی دی تھی۔۔

"ورنہ کیا کرو گی رِدا تم۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے اُنگلی دانتوں میں دبائے پوچھا تھا۔۔ لہجہ ہمدردانہ تھا۔۔

"رِدا باجی اِن کی موچھوں سے لٹک کر خودکشی کر لیں گی جی"۔۔ پینو بیگم نہایت ہی افسوس سے بولی تھی۔۔ فواد کو اچھو لگا تھا۔۔ ساتھ ہی راحم گبھرا کر کھڑا ہوا تھا۔۔ اِس سے زیادہ وہ مزید برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔ وہ تینوں کی نظروں سے اب تک اُوجھل تھا۔۔ ڈرائینگ روم میں موجود سب افراد کی نظریں راحم اور فواد دونوں پر اُٹھی تھیں۔۔

"بیٹا آپ یہ پانی پیئں "۔۔ خدیجہ نے فواد کو پانی پکڑایا تھا جو کھانس کھانس پر اپنی ہنسی چُھپا رہا تھا۔۔ وہ فواد کو گھوری سے نوازتے ہوئے کال کا اشارہ کرتا ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔

"اِس کو دفع کرو یہاں سے اِس سے پہلے کہ میں اپنی خودکشی سے پہلے اِس کا گلا دبا دوں"۔۔ اُس نے پینو کے گلے کے طرف ہاتھ بڑھائے تھے۔۔ پینو بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی۔۔

"ہائے رِدا باجی جی۔۔ آپ تو اِن کی موچھیں دیکھ کر بلکل ہی ہاتھ سے نکل رہی ہیں پتا نہیں ساری زندگی اِن مونچھوں کے ساتھ آپ کیسے گُزاریں گی جی"۔۔ پینو کے دل پر لگی تھی۔۔ رِدا پینو کی طرف مُڑی تھی۔۔

"تم رُکو میں اِس کا گلا دبا ہی دیتی۔۔"۔۔ پینو بھاگنے لگی تھی۔۔ لیکن۔۔ سامنے کھڑے بندے کو دیکھ کر رِدا اور پینو دونوں کے ہی پیروں سے زمین نکلی تھی۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے آنکھوں میں شعلے لیے گھورنے میں مصروف تھا۔۔ لیکن مُحترمہ ہیرا ابھی تک مہران سومرو کی مونچھوں میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔

"ہیر رررر۔۔ بھبھ۔۔ بھا۔۔ بھا۔۔ ئی۔۔"۔۔ رِدا نے نظریں راحم پر ہی رکھ کر ہیر کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

"خبردار جو اِس مچھڑ کو اپنے بھائی سے مِلایا ہے۔۔ ہاں اچھا ہے۔۔ پر ہر کوئی میرے بچپن کے شوہر جیسا ہینڈسم نہیں ہو سکتا سمجھی۔۔ اُن کی مونچھیں ہیں بھی اور نہیں بھی۔۔ پتا ہی نہیں لگتا"۔۔ ہیر راحم حسن مہران سومرو کا تنقیدی

نظروں سے جائزہ لیتیں بڑے مزے سے راحم حسن کی ہلکی ہلکی شیو کو سوچتی اپنے بچپن کے شوہر کی تعریفوں میں رطب اللسان تھیں۔۔ پینو اور رِدا دونوں نے ہی تھوک نگل کر ہیر کو اُس کے حال پر چھوڑا تھا۔۔ پھر سر جُھکائے دونوں ہی اُس کی سائیڈ سی ہوتی وہاں سے کھسکی تھی۔۔

"رِدا دیکھو۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں میری بد عا لگی ہے تو میں تمہاری مدد کروں گی۔۔ میں ہر گز بھی تمہاری شادی اِس بھینسوں والے مچھڑ سے نہیں۔۔"۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ انیسویں صدی کا باپ بن کر جُملہ پورا کرتی کسی نے بے دردی سے اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔ بیچارے فواد کو ایک بار پھر کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔۔

....

"میں نے کہہ دیا میں رِدا کی شادی یہاں نہیں ہونے دوں گی بس"۔۔ وہ زور سے بولی تھی۔۔

"اور تم کون ہوتی ہو اتنی بڑی بات کہنے والی۔۔؟؟"۔۔ راحم نے دانت کچکچا کر اُسے دیکھا تھا۔۔

"میں اِس گھر کی بہو ہوں۔۔ اب مجھ سے بھی مشورہ لینا چاہیئے آپ سب لوگوں کو"۔۔ وہ گردن اکڑا کر بولی۔۔

اُس کی بات پر سب نے ہی اُسے حیرت سے دیکھا تھا۔۔ خدیجہ، احسن صاحب اور فائزہ کے ہونٹوں پر اُس کی بات پر مُسکراہٹ بکھری تھی۔۔ راحم نے اُسے حیرت جبکہ زرینہ نے اُسے غصّے سے دیکھا تھا۔۔

"اور میں رِدا کے ساتھ یہ ناانصافی نہیں۔۔"۔۔ اِس سے پہلے کہ وہ مزید بولتی وہ ایک دم غصّے میں بھرا اُس کی طرف بڑھا تھا۔۔

"میں تمہارا دماغ ابھی ٹھیک۔۔"۔۔ اُسے اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ ایک دم چُپ ہوتی پیچھے ہٹی تھی۔۔

"آرام سے راحم"۔۔ فائزہ نے اُسے تھاما تھا۔۔

"پاگل ہوئے ہو۔۔ بچّی ہے یہ۔۔ تم تو عقل کرو"۔۔ حسن صاحب نے اُس کا بازو پکڑا تھا۔۔ انعام صاحب اِس سارے شور شرابے سے انجان سر میں درد ہونے کے باعث اپنے کمرے میں آرام کر رہے تھے۔۔

"بچپن میں ہی مجھے اِس کا دماغ ٹھکانے لگا دینا چاہیئے تھا۔۔ بھابھی آپ خوامخواہ مجھے روکتی رہی ہیں"۔۔ زرینہ نے اُسے گھورا تھا۔۔ وہ اب رونے لگی تھی۔۔

"ارے کیا ہو گیا ہے۔۔ سب بچّی کے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں"۔۔ خدیجہ کا دل ہمیشہ کی طرح اُسے روتے دیکھ کر پسیجا تھا۔۔ اُنہوں نے اُسے گلے سے لگایا تھا۔۔

"تائی امّی وہ مچھڑ ہماری رِدا کے ساتھ بلکل اچھا نہیں لگے گا۔۔ رِدا مجھے بہت پیاری ہے اور میں اُس کے ساتھ یہ زیادتی کبھی نہیں ہونے "۔۔ زرینہ نے دُرشتگی سے اُس کی بات کاٹی تھی۔۔

"مُنہ بند کرو اپنا ہیر۔۔ ورنہ میں تمہارے شادی شُدہ ہونے کا بھی لحاظ نہیں کروں گی اب"۔۔ زرینہ کا بس چلتا اُسے دو تو لگا ہی دیں

"بہت بڑی ہو گئی ہو تم"۔۔ راحم نے اُسے غصّے سے گھورا تھا۔۔

"تائی امّی یہ تو یہ چاہتے ہیں۔۔ جیسے مجھ سے نہیں پوچھا گیا تھا، رِدا سے بھی نہیں پوچھا جائے اور یہ اپنی من مانی کریں۔۔ میری تو مجبوری تھی پر میں رِدا کے ساتھ یہ ظُلم نہیں ہونے دوں گی"۔۔ اُس کی بات پر خدیجہ اور حسن صاحب کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ بکھری تھی۔۔ راحم نے خفگی سے فائزہ کو دیکھا تھا۔۔ جو ہیر کی بات سے زیادہ راحم کی شکل دیکھ کر ہنسی تھیں۔۔

"دیکھ رہی ہیں آپ اِسے"۔۔ زرینہ نے شکایت بھری نظروں سے خدیجہ کو دیکھا تھا۔۔

"پہلے کی بات اور تھی تائی امّی۔۔پہلے میں صرف اِس گھر کی بیٹی تھی اب تو بہو بھی بن چکی ہوں وہ بھی اکلوتی بہو۔۔ لیکن پھر بھی میری کوئی قدر ہی نہیں ہے"۔۔وہ سُوں سُوں کرتی بولی۔۔راحم کا دل کیا جب بھی وہ بغیر سوچ سمجھے بولے اُس کا مُنہ بند کر دے کسی طرح۔۔احسن صاحب نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

"اچھا اب بس کرو۔۔میں اپنی بیٹی سے خود بات کروں گا۔۔اِدھر آؤ میرا بیٹا"۔۔احسن صاحب نے اُسے دیکھ کر اپنا بازو وا کیا تھا۔۔لیکن بیچ میں ہی وہ کسی جن کی طرح ایستادہ تھا

"تایا ابّو۔۔یہ۔۔"۔۔ہیر نے منمناتے ہوئے راحم کی طرف اشارہ کیا تھا جو خطرناک تیوروں سے اُسی کو گھور رہا تھا۔۔اُس کی بات پر مارے غصّے کے راحم کے نتھنے مزید پھولے تھے۔۔

"ارے میں کھڑا ہوں ناں یہاں۔۔کچھ کر کے تو دِکھائے یہ میری بیٹی کو۔۔آجاؤ شاباش"۔۔اُنہوں نے ایک نظر راحم کو گھور کر اُسے پچکارا تھا۔۔وہ راحم کو دیکھتے ہوئے ڈرتی ڈرتی اُن کی طرف بڑھی تھی۔۔کہ کہیں وہ راستے میں ہی نہ دبوچ لے۔۔

"تم آؤ ذرا"۔۔اُس کے قریب سے گزرتے ہی وہ بڑبڑایا تھا۔۔اُس کی دھمکی پر ایک لمحے کو ہیر کا دل لرزہ تھا، وہ تیزی سے چلتی اُن کے مہربان بازو میں آسمائی تھی۔۔

"ہاں اب بتاؤ کیا اعتراض ہے میری بیٹی کو اِس رشتے سے۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے اُسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا تھا۔۔وہ بیٹی کے باپ تھے لیکن وہ کوئی تنگ نظر باپ نہیں تھے۔۔اُن کی سوچ جہاں جارہی تھی اگر اِس انکار کے پیچھے وہ وجہ بھی ہوئی تب بھی وہ اپنی بیٹی کی پوری بات سُننا چاہ رہے تھے۔۔اور اُنہیں پتا تھا ہیر رِدا کی وکیل بنی ہوئی تھی۔۔

"تایا ابّو اُس کی مونچھیں دیکھی تھیں آپ نے۔۔آج کے زمانے میں کون ایسی سلطان راہی ٹائپ مونچھیں۔۔"۔۔

"ہیر ررر"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتیں زرینہ نے زور سے اُسے ٹوکا تھا۔۔

راحم نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"صبر بھتیجے۔۔"۔۔فائزہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑبڑائی تھیں۔۔

"یہ پٹنے والی ہے اب میرے ہاتھوں"۔۔اُس نے اب کے اپنے سے دس سال بڑی پھپھو کو بھی گھوری سے نوازا تھا۔۔فائزہ ہنسی تھیں۔۔

"اور کوئی وجہ۔۔؟"۔۔اُنہوں نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

"اُس کے پاس بھینس بھی ہے"۔۔اُس کی بات پر احسن صاحب نے قہقہہ لگاتے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔خدیجہ مُسکرائی تھیں۔۔جبکہ فائزہ کے ہنسنے پر راحم نے غصّے سے اُنہیں دیکھا تھا۔۔

"بس اور کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔؟؟"۔۔وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔۔

"پاپا آپ۔۔"۔۔راحم جو بڑی مُشکلوں سے خود پر ضبط کیے ہوئے تھا بول پڑا تھا پر احسن صاحب نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے مزید بولنے سے روکا تھا۔۔

"ہاں تو تایا ابّو یہ کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے۔۔ہماری رِدا کیا ساری زندگی اُس کی بھینس پالتی رہے گی تایا ابّو"۔۔

اُس کی بات پر اب کے احسن صاحب زور سے ہنستے ہوئے اُسے مُحبت سے خود میں بھینچ گئے تھے۔۔اُن کے دل سے جیسے کوئی بوجھ اُترا تھا۔۔ہیر کا معصومیت بھرا لہجہ ہمیشہ کی طرح سچا تھا۔۔

"چلو ٹھیک ہے ہم کچھ سوچتے ہیں اِس بارے میں"۔۔اُنہوں نے اُس کا سر چومتے کہا تھا۔۔راحم صبر کا گھونٹ پیئے ایک دم آکر اُن کے بالمقابل صوفے پر آبیٹھا تھا۔۔

"بابا۔۔آئی کانٹ بلیو۔۔آپ اِس کی بچکانہ بات سُن بھی کیسے رہے ہیں"۔۔اُس نے اپنی نظروں سے ہیر کو جیسے سالم نگلنا چاہا تھا۔۔وہ اُن میں سمٹی تھی۔۔

"یہ میرے گھر کی اِکلوتی بہو ہے۔۔اِس کی بات بھی میری نظر میں اہمیت رکھتی ہے"۔۔ہیر نے گردن اکڑا کر راحم کو دیکھا تھا۔۔وہ خاموش رہا تھا۔۔

"بیٹا آپ کے اعتراضات اپنی جگہ لیکن یہ لڑکا راحم، مجھے انعام کے ساتھ گھر کی سب خواتین کو پسند آیا ہے۔۔اور ایسے کسی رشتے کو فوراً سے منع کرنے سے رب ناراض ہوتا ہے۔۔ہم رِدا کی شادی بغیر چھان بین کے تھوڑی کروائیں گے ظاہر سی بات ہے اُس کے گھر والے خاندان دیکھیں گے۔۔اُس کا گھر بار دیکھیں گے۔۔میرے بیٹے کو پریشان ہونے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔دو دنوں میں اُس کی ماں اور بھابھیاں آئیں گی اُن سے ایک بار مل لیتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔اگر پھر بھی پسند نہیں آیا تو سوچیں گے"۔۔وہ نرمی اور مُحبت سے اُسے سمجھا رہے تھے۔۔راحم کا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔۔

"تھینک یو تایا ابّو۔۔یو آر گریٹ"۔۔وہ اُن سے لپٹ کر بولی تھی۔۔پھر راحم کو گھورتی وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔۔

اُس کے گھورنے پر وہ مُسکرایا تھا۔۔اُسے پتا تھا کہ ہیر راحم کی عقل کو ایسے پیار سے ہینڈل کیا جاسکتا تھا جو کام وہ نہیں کرپایا تھا اُس کا باپ کر گیا تھا۔۔

"بھائی صاحب وہ تو بچّی ہے۔۔یہ کوئی معمولی بات تو نہیں ہے جو آپ اُس کی بے وقوفانہ بات کو اہمیت دے رہے ہیں"۔۔زرینہ خفگی سے کہتی راحم کے برابر آکر بیٹھی تھیں۔۔

"زرینہ بیٹی کا باپ ہوں۔۔ایک لمحے کو ڈر گیا تھا۔۔ہیر کے انکار پر مجھے لگا رِدا۔۔"۔۔وہ چُپ ہوئے تھے۔۔راحم نے اُن کی آدھی ادھوری بات پر سر جُھکایا تھا۔۔

"رِدا کی طرف سے ایسی کوئی بات ہوتی تو بھی میں کُھلے دِل کا مُظاہرہ کرتے اپنی بیٹی کا ساتھ دیتا۔۔ لیکن ابھی اِس وقت میں آپ لوگوں کو بتا نہیں سکتا میری اِکلوتی بہو کے بچکانہ اعتراضات مجھے کِس قدر سکون دے گئے ہیں"۔۔ اُنہوں نے ہنستے ہوئے کہا تو سب ہی ہنس دیئے تھے۔۔

"اور تم۔۔ اپنا غصّہ کم کرو یار"۔۔ اُنہوں نے اب بیٹے کو گھورا تھا۔۔

"بہت مُشکل ہے پاپا یار۔۔ آپ کی اِکلوتی بہو بہت ضبط آزماتی ہے میرا"۔۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرتا بے بسی سے مُسکرایا تھا۔۔ فائزہ ہنسی تھیں۔۔

"میرے سامنے آئندہ میری بیٹی کو کچھ کہا تو تھپڑ مارنے سے بھی گُریز نہیں کروں گا"۔۔ اُنہوں نے اپنے اٹھائیس سالہ بیٹے کو گھورا تھا۔۔

"بھائی صاحب اب آپ زیادتی کر رہے ہیں میرے فرمانبردار بیٹے کے ساتھ"۔۔ زرینہ نے اُس کے مضبوط شانوں پر اپنا بازو پھیلایا تھا۔۔ اُس نے ہنستے ہوئے اُنہیں اپنے مضبوط حصار میں لیا تھا۔۔

"بھئی ہمارا ووٹ تو ہماری اِکلوتی بہو کے ساتھ ہے"۔۔ خدیجہ نے احسن صاحب کو دیکھ کر کہا تھا سب ہی ہنسے تھے۔۔ راحم نے بے اختیار فائزہ کو دیکھا تھا

"میری طرف نہیں دیکھو میری جان۔۔ میرے لیے تم سب میری جان ہو"۔۔ وہ اُس کا کان کھینچتی بولیں۔۔ وہ ہنستا ہوا اپنا کان چُھڑا گیا تھا۔۔

....

باقی کا سارا دن راحم سے اُس کی مُلاقات نہیں ہوئی تھی۔۔ وہ باہر نکل گیا تھا۔۔ لیکن وہ اُس سے اچھی خاصی ناراض تھی۔۔ فائزہ آج رُک رہی تھیں۔۔ رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔۔

"یہ راحم نہیں آیا کیا ابھی تک۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے ایک نظر گھڑی کو دیکھتے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔۔وہ جو بیڈ پر لیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔اُن کی بات پر خود کو انجان ظاہر کرتی ٹی وی کے چینلز خوامخواہ ہی آگے پیچھے کرنے لگی تھی۔۔

"کیا ہے ہیر۔۔میں ڈرامہ دیکھ رہی ہوں۔۔لگاؤ وہی"۔۔رِدا چیخی تھی

"تمہاری شادی اُس مُچھڑ سے ہی ہونی چاہیئے"۔۔وہ رِدا پر ریموٹ پھینکتی بولی۔۔

"تمہاری ہی بدعاؤں کا اثر ہے کہ وہ آج میرے گھر پر پہنچا ہوا ہے"۔۔رِدا نے اُسے ریموٹ دے مارا تھا۔۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔!!اور ہیر کیا پوچھ رہی ہوں میں تم سے۔۔راحم کو فون کرو پوچھو اُس سے کہاں ہے وہ"۔۔اُنہوں نے دونوں کو گھور کر ہیر سے پوچھا تھا۔۔

"آپ کے بھتیجے ہیں۔۔آپ پوچھیں"۔۔وہ شانے اُچکاتی بولی۔۔حلانکہ پانچ گھنٹوں میں وہ کوئی ہزار مرتبہ موبائل چیک کر چکی تھی۔۔اور ابھی موڈ خراب کی یہی وجہ تھی۔۔

"پھپھو یہ میرے بھائی کے قابل ہی نہیں تھی"۔۔رِدا کو ہمیشہ کی طرح افسوس نے آگھیرا تھا۔۔

"پھر تو تم بھی اِسی قابل ہو کہ تم اُس مِٹھی کیا مالکن بنو"۔۔ہیر کی بات پر رِدا تڑپ کر سیدھی ہوئی تھی۔۔

"پھپھو دیکھیں اِسے"۔۔رِدا روہانسی ہوئی تھی۔۔

اِن کی بے سر و پا باتوں میں مزید پندرہ منٹ گُزر گئے۔۔

"سلام گائز"۔۔جبھی وہ دروازے پر نمودار ہوا تھا۔۔ہیر کے دل نے بے اختیار سکون کا سانس لیا تھا۔۔سرسری نظر اُس پر ڈال کر اُس نے رُخ پھیرا تھا۔۔

"اوہو تو محترمہ ناراض ہیں"۔۔راحم کے ہونٹوں کو مُسکان نے چھوا تھا۔۔تبھی فائزہ نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔

"راحم یہ کوئی ٹائم ہے گھر آنے کا۔۔؟؟"۔۔فائزہ کی گُھرکی کا جواب سُننے کے لیے ہیر کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔

"پھپھو پروجیکٹ کی ڈسکشن کرنی تھی اِسی لیے دیر ہوگئی۔۔ ہیر آکر میرے کپڑے نکال دو"۔۔وہ کہہ کر پلٹا تھا لیکن اُس کی بات پر رُکا تھا۔۔

"میں اپنے میکے آئی ہوں"۔۔وہ تکیہ چہرے پر رکھتی بولی تھی۔۔اُس کی بات پر وہ ایک دم پلٹا تھا۔۔فائزہ نے آنکھیں کھول کر بھتیجی کو گھورا تھا۔۔رِدا نے اُس کے سر سے تکیہ کھینچنا چاہا تھا۔۔

"اوکے انجوائے"۔۔وہ محظوظ مُسکراہٹ سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

"ہیر۔۔اُٹھو فوراً جاؤ اپنے کمرے میں"۔۔فائزہ نے اُس کے سر سے تکیہ کھینچا تھا۔۔

"میں نہیں جارہی۔۔میں اپنے میکے آئی ہوں جس طرح آپ آئی ہیں پھپھو۔۔ آپ کو تو کوئی واپس نہیں بھیجتا تو مجھے بھی کوئی واپس نہ بھیجے۔۔یہ میرے باپ کا گھر ہے"۔۔وہ اب تکیہ پھینکتی اُٹھ بیٹھی تھی۔۔اُس کے نادر خیالات پر رِدا نے آنکھیں وا کرکے اُسے دیکھا تھا جبکہ فائزہ نے گہرا سانس لیے۔۔

"چلو آج سو جاؤ تم اپنے میکے میں۔۔کل پھپھو بھتیجی دونوں سُسرال جائیں گی"۔۔وہ شرارتاً کہتی بیڈ سے اُٹھی تھیں۔۔ارادہ اپنے کمرے میں جانے کا تھا۔۔ہیر نے بُرا سا مُنہ بنایا تھا۔۔

"جب تک وہ مجھے منانے نہ آئیں میں چلی ہی نہ جاؤں، پھپھو آخر میں ناراض ہو کر آئی ہوں۔۔اُنہیں چاہیئے کہ کل مجھے منا کر واپس لے جائیں"۔۔وہ زور سے بولی تھی۔۔

"ہیں ہیں لڑکی کیا بلکل ہی دیوانی ہوگئی ہو"۔۔فائزہ اُس کے پاس واپس آئی تھیں۔۔رِدا اُس کی بات پر چُپ چاپ دائیں بائیں سر ہلاتی اپنے بھائی پر افسوس کرنے میں مصروف تھی۔۔

"کیوں اگر میرا کوئی پر اپر میکہ نہیں ہے تو وہ کیا سمجھیں گے میں ناراض نہیں ہو سکتی۔۔غلط فہمی ہے اُن کی کہہ دیجیئے گا اپنے بھتیجے سے۔۔ میں جب جب اُن سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔ اپنے میکے چلی جاؤں گی۔۔ اور جب تک وہ منائیں گے نہیں واپس بھی نہیں جاؤں گی"۔۔ وہ دھونس سے بولتی بیڈ سے اُتری تھی۔۔ اِس سے پہلے کہ فائزہ جواباً کچھ کہتی، اُسے دروازے پر نمودار ہوتے دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔۔ لیکن پھر خود کو سنبھال کر رُخ موڑ گئی تھی۔۔ یہ الگ بات تھی کہ اُس کے بات سُن لینے پر دل کو دھڑکا لگا تھا۔۔

"دیکھ لو میاں۔۔ اپنی دیوانی بیوی کو۔۔ چلو شاباش آج رہنے دو اِسے اِس کے میکے۔۔ کل لے جانا"۔۔ اُنہوں نے آج ہیر کی سائیڈ لی تھی۔۔ وہ مُسکراتا ہوا اندر آیا تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ لیکن کیا میں اپنی بیوی سے دو منٹ بات کر سکتا ہوں۔۔؟؟"۔۔ ہونٹوں پر ہنوز مُسکان سجائے وہ اُس کو نظروں کی گرفت میں لیتا بولا۔۔

"ہر گز نہیں مجھے آپ سے بات۔۔"۔۔ مگر وہ جواب کا انتظار کیے بغیر اُسے اپنی بات مُکمل کرنے کا موقعہ دیئے بغیر بازو سے پکڑ تا کمرے کے کونے پر لے گیا تھا۔۔

اِس سے پہلے کہ وہ مزاحمت کرتی وہ جُھک کر اُس کے کان میں کچھ بولا تھا۔۔ ہیر کا چہرہ ایک سیکنڈ میں سُرخ ہوا تھا۔۔ اُس نے تڑپ کر اپنا بازو چُھڑاتے ہوئے اُسے گھورا تھا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بے نیازی سے شانے اُچکا گیا تھا۔۔ اُس کو شانے سے دھکا دے کر ہٹاتی وہ تن فن کیے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔ رِدا اور فائزہ دونوں نے حیرت سے اُسے جاتا دیکھا تھا۔۔

"راحم۔۔ کیا کہا ہے تم نے اِسے"۔۔ فائزہ نے بھتیجے کو گھورا تھا۔۔ اور وہ اتنا بیوقوف تو ہر گز نہیں تھا کہ بتا دیتا۔۔

"سُسرال آیا تھا اپنے بیوی کو لینے۔۔"۔۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا سنجیدگی سے مُسکرایا تھا۔۔

"اب چلتا ہوں"۔۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

"راحم یہ۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتیں اُس نے دروازے پر رُک کر اُن کی بات کاٹی تھی۔۔

"ویسے بھی پھپھو بیاہی بیٹیاں اپنے سُسرال میں ہی اچھی لگتی ہیں"۔۔وہ اُن کو آنکھ مارتا وہ یہ جا وہ جا۔اُس کی بات سمجھ میں آتے ہی وہ تیزی سے اُس کے پیچھے بھاگی تھیں

"تم۔۔یہ تم نے مجھے کہا ہے۔۔رُکو کان کھنچواتی ہوں میں تمہارے حسن بھائی سے"۔۔لیکن وہ اپنے کمرے میں بند ہو چُکا تھا۔۔فائزہ ہنستی ہوئی اپنے کمرے میں کی طرف بڑھی تھیں۔۔

"اب اللہ جانے کیا ہو گا"۔۔جبکہ اندر ردا بڑبڑائی تھی۔۔

•••••••••

وارڈروب کا پٹ زور سے کھولا گیا تھا پھر نائٹ ڈریس نکال کر اُسی زور سے بند بھی کیا گیا تھا۔۔وہ مُسکراہٹ دباتا بیڈ پر لیٹا تھا۔۔تین چار منٹ بعد وہ پنک ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس بیڈ کے بلکل کنارے دوسری طرف مُنہ کر کے لیٹ گئی تھی۔۔

"سُنو"۔۔اُسے اپنے عقب سے آواز آئی تھی۔۔

"کوشش بھی نہ کیجیئے گا مجھ سے بات کرنے کی"۔۔وہ ایک دم بولی تھی۔۔رُخ البتہ ابھی بھی مُخالف سمت ہی تھا۔۔

"چلو ٹھیک ہے"۔۔کہنے کے ساتھ ہی اُس نے اُسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"میں نے آپ سے کہا ناں بات مت کریں مجھ سے"۔۔اُس نے راحم کی گرفت میں مچل کر خود کو چُھڑانا چاہا تھا۔۔

"ہاں تو میں کہاں بات کر رہا ہوں۔۔تم ہی بول بول کر میری بھی نیند خراب کر رہی ہو"۔۔وہ اُس کا سر اپنے بازو پر رکھتا مزے سے بولا تھا۔۔ہیر کا رُخ ابھی بھی دوسری طرف تھا۔۔

"آپ مجھ سے زیادہ فری۔۔"۔۔اُس کا جُملہ پورا ہونے سے پہلے وہ جُھک کر اُس کے گال پر اپنی بے تکلفی دکھا چُکا تھا۔۔اُس نے اپنی آنکھیں زور سے میچی تھیں۔۔

"ششش۔۔ سونے دو"۔۔ راحم حسن ہیر راحم حسن کی بولتی بند کروا کر اب سکون سے سو سکتا تھا۔۔

....

"ہیر اُٹھو"۔۔ ہیر کو اپنے بالوں میں اُس کا ہاتھ محسوس ہوا تھا۔۔ وہ کسمائی تھی۔۔

"مجھے تنگ نہیں کریں۔۔ میں آپ سے پہلے بھی بول چکی ہوں میں آپ سے ناراض ہوں"۔۔ وہ اُس کے سینے میں سر کو چھپاتے نیند سے بھری آواز میں بولی تھی۔۔ وہ بے اختیار ہنسا تھا

"واہ۔۔ میں صدقے ایسی ناراضگی پر"۔۔ وہ اپنا سر پیچھے کرتا اُس کے سر کو دیکھتا ہنسا تھا۔۔

"اچھا نماز تو پڑھ لو"۔۔ اُس نے اُس کا سر خود سے ہٹانا چاہا تھا۔۔

"آپ نے اب مجھے تنگ کیا یا مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی کی یا مجھے ہاتھ بھی لگایا تو میں آپ کی شکایت تایا ابّو سے کر دوں گی"۔۔ اُس کی دھمکی پر راحم حسن کی آنکھیں وا ہوئی تھیں۔۔ کیونکہ یہ پورا جملہ بولنے کے ساتھ غصّے سے سر کو مزید اُس کے سینے میں گھسانے کے ساتھ ہی اُس کے گرد بندھے بازو کی گرفت کو بھی مزید سخت کیا گیا تھا۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"اچھا مجھے تو نماز پڑھنے دو ناں"۔۔ وہ اب تھوڑا سا جھک کر اُس کے کان میں بولا تھا۔۔

"تو آپ جائیں پڑھیں۔۔ مجھ سے بات نہیں کریں"۔۔ لہجے میں ہنوز خفگی برقرار تھی۔۔

"ہیر مجھے چھوڑو گی تو ہی تو اُٹھوں گا ناں"۔۔ وہ بیچارگی سے بولا تھا۔۔ اُس کی بات پر ایک دم اُس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔ وہ اپنے تکیے پر تو ہرگز نہیں تھی۔۔ ہیر راحم حسن کی ساری ناراضگی کی بینڈ بج گئی تھی۔۔ خفت سے اُس کے سینے سے سر اُٹھایا گیا تھا۔۔

"آپ بہت بُرے ہیں"۔۔ اپنی خفت کو ختم کرنے کی کوشش میں وہ رُخ موڑ کر تکیے پر سر رکھ گئی تھی۔۔ اُس کی خجالت کو محسوس کرتا وہ مُسکرا کر اُٹھا تھا۔۔

"تمھیں پتا ہے ہیر"۔۔راحم نے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔

"تم اب اگر کوئی بھی رات اپنے میکے میں گزارو گی تو میرا کیا ہو گا"۔۔بڑی مُحبت سے وہ اُس پر جُھکا اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔اُسے خود کو مناتا دیکھ کر ہیر کے دل نے انوکھی راحت محسوس کی تھی۔۔لیکن اپنے بچپن کی شوہر کو نخرہ بھی تو دکھانا تھا ناں۔۔

"ہاں تو پہلے کیا کرتے تھے"۔۔وہ نروٹھے پن سے بولی تھی۔۔

"پہلے کی بات چھوڑو۔۔اب جب تک بچپن کی بیوی اپنے بچپن کے شوہر کا ساری رات بازو نہیں توڑتی بچپن کے شوہر کو نیند ہی نہیں آتی"۔۔وہ بیچارگی سے بولا تھا۔۔وہ کھکھلائی تھی۔۔

اُس کی ہنسی سے مسرور ہوتے راحم اُس کے چہرے ہر جُھکا تھا۔۔ہیر نے سانس روکی تھی۔۔اُس نے مُحبت و عقیدت سے اُس کی آنکھوں کو باری باری چوما تھا۔۔پھر پلٹ کر بیڈ سے اُٹھ کر واشروم میں غائب ہوا تھا۔۔ہیر کا سکتہ ٹوٹا تھا۔۔ناراضگی برقرار رہ سکتی تھی کیا۔۔وہ مُسکرائی تھی۔۔

•••••••

"ہیر رات بھائی نے تمہارے کان میں ایسا کیا کہا تھا کہ تم میزائل سے نکلی گولی کی طرح اپنے روم کی طرف بھاگی تھی۔۔"۔۔لیکچر لیتے لیتے اچانک رِدا اُس کے کان میں گُھسی تھی۔۔نوٹ بُک پر چلتا ہیر کا ہاتھ رُکا تھا۔۔کانوں میں اُس کی آواز گونجی تھی۔۔اُس کا دل پھر سے ایک لمحے کو رُکا تھا۔۔

"تم اپنے پیروں پر چل کر اپنے سُسرال چلو گی یا میں اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو اپنے بازوؤں میں اُٹھا کر یہ شرف حاصل کروں۔۔؟؟"

"تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔ورنہ ساری زندگی کہیں مِٹھی اور اُس کے مالک کی مونچھیں ہی نہ سنبھالنی پڑ جائیں تمہیں"۔۔وہ سامنے ٹیچر کو دیکھتی بولی تھی۔۔

"بکواس ہی کرنا ہمیشہ "۔۔رِدا نے بُرا سا منہ بنا کر اُس کے بازو پر ہاتھ مارا تھا۔۔ٹیچر کے گھورنے پر دونوں ہی سیدھی ہو بیٹھی تھیں۔۔لیکن تبھی بیل بجنے کی آواز پر سب ہی ریلیکس ہوئے تھے۔۔اُن کا فری پیریڈ تھا، دونوں ہی چلتی باہر گارڈن میں آکر بیٹھی تھیں۔۔

"اتنا تو تمہاری شکل دیکھ کر ہی لگ رہا ہے کہ بھائی تمہیں منا چکے ہیں"۔۔رِدا نے آنکھیں گُھما کر اُسے گھورا تھا۔۔ ہیر کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔۔

"بیٹا تم کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو رہیں"۔۔ہیر نے اُسے گھورا تھا۔۔

"ویسے ہیر میں بہت دِنوں سے ایک بات سوچ رہی ہوں"۔۔رِدا نے سامنے دیکھتے ہوئے پُرسوچ لہجے میں کہا۔۔

"واہ جی واہ ابھی اُس مچھڑ نے ہمارے گھر میں قدم رکھا ہے کہ کارنامہ ہو گیا۔۔ہماری رِدا سوچنے بھی لگی ہیں"۔۔ ہیر نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اُسے شرارت سے گھورا تھا۔۔رِدا نے اُسے گھورا تھا۔۔لیکن پھر اپنی سوچ کو الفاظ دیئے تھے۔۔

"کچھ کیے بغیر ساری غلطی میرے بھائی کی کیسے ہو سکتی ہے ہیر۔۔؟؟"۔۔رِدا اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"دیکھو ناں پہلے وہ اٹھارہ گلاس پھر وہ اِکلوتا گلاس جو بھائی تمہیں پکڑا چکے تھے۔۔میں نے خود دیکھا تھا۔۔اُس کے باوجود تم نے سب کے سامنے دیدہ دلیری سے الزام میرے بھائی۔۔"۔۔ہیر کو اُس کی حرکت یاد آئی تھی۔۔لیکن ہمیشہ کی طرح بہن کو دھموکا جڑتے اُس نے بھائی کا غصّہ بہن پر اُتارا تھا۔۔

"یہ سب اُس مچھڑ کی آمد کے کرشمے ہیں جو تمہارا ذہن اور زبان اتنی تیز تیز چل رہے ہیں"۔۔رِدا نے اپنا بازو سہلایا تھا۔۔

"خوامخواہ ہی"۔۔وہ منمنائی تھی۔۔یہ الگ بات تھی کہ ذہن میں کسی کی شبیہہ نے کل سے پریشان کیا ہوا تھا۔۔

"کیا بد تمیزی ہے ہیر۔۔اُن کا نام مہران ہے"۔۔رِدا کو ہیر کا اُسے مچھڑ کہنا پسند نہیں آیا تھا۔۔اِس لیے جھٹ سے بولی تھی لیکن ہیر کو معنی خیزی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر اُس کی زبان رُکتے ہوئے ہکلائی تھی۔۔

"مم۔۔میرا مطلب ہے۔۔وہ بھائی کے دوست ہیں۔۔ایسے بد تمیزی سے بولو گی۔۔بھائی نے سُن لیا تو پِٹ جاؤ گی۔۔ہیر مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔میں کینٹین جا رہی ہوں"۔۔ہیر کو شرارت سے اپنی طرف گھورتا پا کر وہ ایک دم اُٹھی تھی۔۔

....

گھر جا کر اُن دونوں کے سر پر بم پھٹا تھا۔۔مہران سومرو کی والدہ اور بھابھی رِدا کو دیکھنے کل تشریف لا رہی تھیں۔۔

ہیر نے اُسے تسلی دی تھی کہ احسن صاحب اُن کا پورا پورا ساتھ دیں گے۔۔ہیر کی بات پر رِدا مُطمئن تو کیا ہوتی اُس کا دِل عجیب کشمکش کا شکار تھا۔۔اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کِس سے کہے اور کہے بھی تو کیا کہے۔۔

"دیکھو رِدا تم بھلے ہی میری نظر میں غدار ہو۔۔میرے مُقابلے میں تم نے ہمیشہ اپنے بھائی کا ساتھ دیا ہے۔۔لیکن میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اور میں یہ ثابت بھی کر کے دِکھاؤں گی"۔۔ہیر راحم حسن ایک عظم سے بولی تھیں۔۔

شام کو جب راحم گھر آیا تو وہ چائے لے کر اُس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آئی تھی۔۔وہ نہانے گیا تھا۔۔ہیر نے چائے کا کپ میز پر رکھ کر دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کا موبائل اُٹھایا تھا۔۔ایک نظر واش روم پر ڈال کر اُس نے موبائل کو ان لاک کیا تھا۔۔

....

"نہیں ہیر اگ۔۔ اگر بھا۔۔ بھائی کو پتا چلا تو ہم دونوں ہیں سے تھے بن جائیں گے اور میں اتنی جلدی مرنا نہیں چاہتی۔۔ تمہاری تو بڑی سی شادی بھی ہو گئی ہے۔۔ میری تو چھوٹی سی منگنی بھی نہیں ہوئی"۔۔ رِدا خوف واُمید سے بولی تھی۔۔ نمبر ملاتے ہیر کے ہاتھ رُکے تھے۔۔

"میری بات سُنو میں بدعا کا بوجھ اُٹھائے نہیں مرنا چاہتی سمجھ آئی۔۔ میں تمہیں اپنی بدعا سے آزاد کرنا چاہتی ہوں"۔۔ اُس نے بولنے کے ساتھ ہی نمبر ملا کر فون کان سے لگایا تھا یہ الگ بات تھی کہ اُس کا اپنا دل بھی دھک دھک کر رہا تھا۔۔

"ہیر ایک۔۔ ایک بار۔۔ پھر سوچ۔۔ لو"۔۔ رِدا نے اُنیسو ساٹھ کی مُحترماؤں کی طرح اُنگلی مُنہ میں ڈالی تھی۔۔

"شش۔۔ چُپ بیل جا رہی ہے"۔۔ ہیر نے اُسے گھوری سے نوازا تھا۔۔

"السلام و علیکم مہران سومرو اسپیکنگ"۔۔ بھاری رعب دار آواز۔۔ اسپیکر سے لہراتی ہیر کے سر سے سر جوڑے رِدا کے کانوں سے ٹکراتی تھی۔۔ اُس کا دل شور مچاتے ہوئے پسلیوں سے ٹکرایا تھا۔۔ خیر بھاری آواز پر دل تو ہیر کا بھی ڈوب کر اُبھرا تھا۔۔ ساری طراری دُم دبا کر بھاگنے کو تھی۔۔

"میرا نام رِدا حسن ہے اور مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی"۔۔ وہ بغیر سوچے سمجھے بولی تھی۔۔ جیسے اب نہیں تو کبھی نہیں۔۔ رِدا کو غش آیا تھا۔۔ دوسری طرف خاموشی چھائی تھی۔۔ اُس کی کی بورڈ پر چلتی اُنگلیاں رُکی تھیں۔۔ وہ جو مصروفیت کے باعث بے دھیانی میں موبائل کو اوکے کرتا کندھے اور کان سے لگایا گیا تھا۔۔ ایک دم ہاتھ میں تھامتا ہوا سیدھا ہوا تھا۔۔ پھر موبائل کو آنکھوں کے سامنے کیے نمبر چیک کیا تھا۔۔ اب تک وہ اِس شدید جھٹکے سے خود کو سنبھال چُکا تھا۔۔ موبائل کو دوبارہ کان پر لگائے اُس نے ریلیکس انداز میں سر کو سیٹ سے لگایا تھا۔۔

"صرف اِس لیے کہ آپ کا نام رِدا حسن ہے، آپ مجھ سے شادی نہیں کر سکتیں"۔۔ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ ہیر نے بُرا سا مُنہ بنائے رِدا کو گھورا تھا۔۔ جیسے وہ واقعی اُسی کا سگا ہو۔۔

"دیکھیں۔۔ مجھے یہ موموٹائپ جو کس نہیں پسند۔۔ بات بس اتنی سی ہے کہ مجھے آپ کی مونچھ۔۔"۔۔اِس سے پہلے کہ وہ اپنا جُملہ پورا کرتی رِدا کی چُٹکی سے وہ لب دانتوں میں دبا گئی تھی۔۔ دوسری طرف اُس نے اپنی مُسکراہٹ روک کر اپنی مونچھوں کو سنوارا تھا۔۔

"مم۔۔ میرا مطلب ہے ہمیں آپ سے شادی نہیں کرنی"۔۔ وہ جلدی سے بولی تھی۔۔

"ہمیں۔۔۔؟؟"۔۔اگلی طرف سے حیران ہوتے ہوئے پوچھا گیا تھا۔۔

"رِدا کو۔۔ مم۔۔ میرا مطلب ہے مجھ۔۔ مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی"۔۔ ہیر نے دانت کچکچاتے ہوئے تصور میں اُس کا خون کیا تھا۔۔

"یہ خود بھی پٹے گی اور مجھے تو مروا ہی دے گی"۔۔ رِدا نے بے اختیار اپنا ہاتھ سر پر رکھا تھا۔۔

"تو آپ اپنے بھائی سے بات کریں۔۔ اپنے بھائی سے کہیں کہ آ۔۔"۔۔ ہیر نے اپنے شجرانسب میں اپنے بھائی کو ڈھونڈا تھا۔۔ وہ ایک دم اُس کی بات کاٹ گئی تھی۔۔

"ایک منٹ۔۔ میرا کون سا بھائی دیکھ لیا آپ نے۔۔؟؟"۔۔ وہ پُر سوچ لہجے میں چھت کو گھورتے پوچھ رہی تھی۔۔ جبکہ اُس کی یاداشت ابھی بھی اپنے بھائی کو یاد کر رہی تھی۔۔

"راحم حسن۔۔ آپ راحم کی بہن۔۔"۔۔ ہیر کے سر پر بم ہی تو پھوڑا تھا مہران سومرو نے۔۔ وہ اِس وقت ہیر راحم نہیں بلکہ رِدا حسن بن کر بات کر رہی تھی وہ سب بھولی تھی۔۔ اُس کی سوئی بھائی پر اٹکی تھی۔۔

"استغفر اللہ۔۔!! یہ بھائی کس کو کہا آپ نے۔۔؟؟"۔۔ ہیر کے سارے جسم کا خون مارچ کرتا ہوا اُس کے چہرے کو سلامی دے گیا تھا۔۔ رِدنے سٹپٹا کر اُسے دیکھا تھا۔۔ اور اُسی لمحے اگلی طرف بیٹھا بندہ بھی اُتنا ہی سٹپٹا گیا تھا۔۔

"بھائی۔۔ آپ کا بھائی راحم حسن۔۔"۔۔اُس کی آدھی بات پھر سے ہیر کو توپ کے گولے کی طرح لگی تھی وہ بھول چکی تھی۔۔اب ہیر راحم حسن مُکمل طور پر فراموش کر چکی تھیں کہ ابھی کچھ دیر پہلے وہ گردن اکڑا کر خود کو رِدا حسن بول چکی تھی۔۔

"زبان۔۔ زبان کو روکیں اپنی۔۔ خبر دار جو آپ نے اُنہیں میرا بھائی کہا"۔۔رِدا نے ہیر ہیر کہہ کر اُس کے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا تھا۔۔پر کیا کبھی توپ سے نکلا گولہ واپس توپ میں گیا ہے۔۔؟؟

"تو راحم آپ کا بھائی۔۔"۔۔اُس بیچارے نے پھر اپنی شامت بُلوائی تھی۔۔رِدا نے سر دونوں ہاتھوں میں تھامے ہیر راحم حسن کو اُس کے حال پر چھوڑا تھا۔۔

"استغفر اللہ۔۔ استغفر اللہ۔۔ بھائی ہوں گے وہ آپ کے۔۔ بچپن کے شوہر ہیں وہ میرے۔۔ آئی سمجھ۔۔ اور آپ شکل سے تو آپ مجھے بڑے ڈیسنٹ لگے تھے۔۔ اور کرتوت اللہ معافی۔۔ میرے بچپن کے نکاح کے ہی پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔ بچپن کی بیوی ہوں میں آپ کے دوست راحم حسن کی"۔۔ آتش فشاں پھٹا تھا۔۔رِدا کا سر چکرایا تھا۔۔

"ہیر ررر۔۔ اللہ کا واسطہ بس کر دو۔۔ کیوں شہید کروانے پر تُلی ہوئی ہو۔۔ کچھ تو خیال کرو۔۔ وہ بھائی کے دوست ہیں۔۔"۔۔ڈری سہمی سے آواز۔۔ جانا پہچانا لہجہ۔۔ اور یہ نام۔۔ وہ جی بھر کر ٹھٹکا تھا۔۔ ہیر نے موبائل بیڈ پر پٹخا تھا

"مروتم۔۔ بڑا ہمدردی کا بُخار چڑھ رہا ہے ناں تمہیں۔۔ ساری زندگی جب اِس مچھڑ کی بھینس سنبھالنی پڑ جائے گی ناں تب عقل ٹھکانے آئے گی تمہیں"۔۔ وہ اُس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔

"مہران نام ہے اُن کا۔۔ کیا مچھڑ مچھڑ بولتی رہتی ہو تم۔۔"۔۔رِدا از حد ناراضگی سے بولی تھی۔۔ ہیر نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اُسے گھورا تھا۔۔

"مم۔۔ میرا مطلب ہے بھا۔۔ بھائی کے دوست ہیں وہ۔۔ بھائی کو بُرا۔۔"۔۔ اُس کی گھوری سے خائف ہوتے رِدا نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

"میں اتنے دنوں سے تمہارے آثار نوٹ کر رہی ہوں اور مجھے لگ رہا ہے رِدا بیگم ساری زندگی مہران مہران کرتے تم نے اُس کی مِٹھی کو نہلاتے اور اُس کی مونچھیں سنوارنے کا ارادہ کر لیا ہے"۔۔ وہ اُس کے مُستقبل کا خطرناک نقشہ پیش کرتی دروازے کے طرف بڑھی تھی۔۔

"ہیر رررر"۔۔ رِدا چلائی تھی۔۔ لیکن وہ تن فن کرتی جا چکی تھی۔۔ گہرا سانس لیتے رِدا نے اپنے اعصاب نارمل کرنا چاہے تھے۔۔

"کیا کروں۔۔ کِس سے کہوں۔۔!"۔۔ اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔ پھر غائب دماغی سے سامنے پڑا ہیر کا موبائل اُٹھایا تھا۔۔

لیکن۔۔ موبائل کی اسکرین کو دیکھتے ہی کمرے کی چھت رِدا حسن کے سر پر آگری تھی جیسے۔۔ کیونکہ سامنے اسکرین پر چمکتا نمبر اور دوڑ تا وقت ظاہر کر رہا تھا کہ دوسری طرف وہ ابھی بھی موجود تھا۔۔ تھوک نگلتے ہوئے اُس نے موبائل کان سے لگایا تھا۔۔

"ہے۔۔ ہیلو"۔۔ اُس کے گلے سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔۔

"اب تو میں رِدا حسن سے ہی بات کر رہا ہوں ناں۔۔؟؟"۔۔ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ موبائل رِدا کے ہاتھ سے گِرتے گِرتے بچا تھا۔۔

"آئی۔۔ آئی ایم ریئلی سوری۔۔ یہ ہیر۔۔ میرا مطلب ہے۔۔ یہ میری بھابھی۔۔"۔۔ اُسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"ارے نہیں سوری کس بات کی۔۔ بہت سُنا تھا بچپن کی بیوی کے بارے میں آج بات بھی ہو گئی بات کیا ہونی چودہ طبق روشن ہو گئے"۔۔ وہ مُستقل ہنس رہا تھا۔۔ رِدا نے دل ہی دل میں ہیر کو صلواتیں سُنائی تھیں۔۔ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوا تھا۔۔

"رِدا اگر آپ مجھ سے ریلیٹڈ ساری بات مجھ سے کریں گی تو یقین کریں ہم دونوں کے لیے ہی بہتر ہو گا"۔۔ اُس کی بات پر رِدا کے دل نے سو کی اسپیڈ پکڑی تھی۔۔

"اگر آپ کو بھی میری مونچھوں اور اور میری مُٹھی پر اعتراض ہے تو بتا دیں میں کل اپنی فیملی کو منا کر دوں گا اور"۔۔ اُس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا رِدا نے ہڑبڑا کر اُس کی بات کاٹی تھی۔۔

"میری بات سُنیں ایسی۔۔"۔۔ مہران نے سرعت سے اُس کی بات کاٹی تھی۔۔

"پہلے میری بات سُن لیں پلیز ہو سکتا ہے آپ کو میری بات میں ہی اپنی بات کا جواب مِل جائے"۔۔ وہ بہت تمیز سے بولا تھا رِدا نے اپنے ہونٹ کاٹے تھے۔۔

"اگر آپ کو ایسا لگتا ہے کہ میں راحم کے سامنے آپ کا نام لوں گا تو بے فکر رہیں۔۔ آپ پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا۔۔ ساری بات خود پر لے جاؤں گا۔۔ یہ آپ کی پوری زندگی کا سوال ہے اور۔۔"۔۔ بنا جانے پہچانے وہ اُس پر آنچ نہیں آنے کے دعوے کر رہا تھا۔۔ ہیر کے دل نے اپنے فیصلے پر مُہر لگا ئی تھی۔۔

"تبھی تو۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔ وہ اُس کی بات کاٹتی شرمیلے لہجے میں بولی تھی۔۔ دھیما حیا سے لبریز لہجہ۔۔ مہران سومرو کو لگا اُسے سُننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

"کیا کہا آپ نے۔۔؟؟"۔۔ وہ سانس روک کر پوچھ رہا تھا۔۔

"یہی کہ۔۔ میری پوری زندگی کا سوال ہے۔۔ اِسی لیے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔ اپنی بات کہتی وہ فون رکھنے والی تھی۔۔ مہران سومرو پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ہوئی تھی اِس سمے۔۔

"ایک بار پھر سوچ لیں۔۔ آپ کو مُچھڑ کے ساتھ مِٹھی کو بھی قبول کرنا پڑے گا"۔۔ وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"مجھے سب قبول ہے"۔۔ وہ شرمیلے لہجے میں ہنس کر کہتی کال ڈسکنیکٹ کر گئی تھی۔۔ رِدا کا دل انوکھی لے پر دھڑکا تھا۔۔ تو مہران سومرو کو رِدا حسن میں اپنی آدھی پونی محبت کی شبیہہ نظر آنے لگی تھی۔۔ نجانے کیوں وہ یہ سب ہیر سے شئیر نہیں کر پائی تھی۔۔ رِدا کو اندازہ تھا وہ اپنی اور اُس کی جان ایک کر دیتی۔۔ اُس نے اپنے اللہ کے بعد سب کچھ راحم اور حسن صاحب پر چھوڑ دیا تھا۔۔ پر ایک بات تھی۔۔ وہ دِل سے مہران سومرو کے لیے راضی تھی۔۔

••••••••

اگلے دن اُن لوگوں کو آنا تھا۔۔ زرینہ اور خدیجہ نے اُنہیں چُھٹی کرنے کو کہا تھا۔۔ رِدا تو رُک بھی جاتی پر ہیر نے ضروری کلاس کہہ کر چُھٹی نہیں کرنے دی تھی۔۔

"یار ویسے بھی اُن لوگوں نے آنا تو ہے نہیں۔۔ ہم کیوں اپنا کالج مِس کریں"۔۔ ہیر کے اطمینان پر رِدا کا دل لرزا تھا۔۔ وہ سارا دن اپنے ہونٹ چباتی بے چین ہی رہی تھی۔۔

گھر آتے ہی زرینہ نے دونوں کو ڈانٹا تھا وہ لوگ شام چار ساڑھے چار بجے پہنچنے والے تھے اور ابھی ڈھائی بج رہے تھے۔۔

"اب کھڑی میرا مُنہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔ اِسے اوپر لے جاؤ۔۔ فائزہ پتا نہیں کون سے ماسک بنائے بیٹھی ہے۔۔ لگاؤ اِس کو"۔۔ زرینہ کے ڈانٹنے پر ہیر کو ہوش آیا تھا جبکہ رِدا کا دل دھڑکا تھا۔۔

"کیوں کون آ رہا ہے۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے اپنا بیگ لاپروائی سے صوفے پر پھینکا تھا۔۔ زرینہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"اُٹھاؤ اِس کو یہاں سے۔۔اور کون آرہا ہے سے کیا مطلب ہے تمہارا۔۔اِس کا جو ہاتھ پکڑ کر لے گئی تھی تم۔۔ تمہیں نہیں پتا آج اُن لوگوں نے آنا ہے اپنی رِدا کو دیکھنے"۔۔زرینہ نے اُسے گھورا تھا۔۔ہیر نے آنکھیں پھاڑ کر رِدا کو دیکھا تھا۔۔رِدا نے بے ساختہ نظریں چُرائیں تھیں۔۔

"کیا آتے ہی بچّوں کے پیچھے پڑ گئی ہو زرینہ۔۔جاؤ تم دونوں اوپر"۔۔خدیجہ نے دونوں کو اشارہ کیا تھا۔۔رِدا زور سے اُوپر بھاگی تھی جبکہ وہ حیران پریشان اپنا بیگ لیے مرے مرے قدموں سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔۔

....

مہران کی ماں، بھابھی اور ایک بھائی آئے تھے۔۔مہران خود بھی ساتھ تھا۔۔اُس کی اماں وڈی بیماری کے باعث آنے سے قاصر تھیں۔۔

راحم کے تعارف کروانے پر مہران نے خوشدلی سے مُسکراتے ہوئے سلام کیا تھا۔۔ہیر نے گردن جُھکائے منمناتے ہوئے جواب دیتے دعا کی تھی کہ زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔۔

وہ سارا وقت مُنہ بنائے بیٹھی وقفے وقفے سے مہران کو گھوری سے نواز رہی تھی۔۔لیکن نجانے کیوں ہیر کو اُس پر چاہنے کے باوجود غصّہ نہیں آرہا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اور فائزہ رِدا کو لے آئیں تھیں۔۔

بلیک کاٹن کے گھٹنوں سے ایک دو انچ نیچے فراک، جس پر ریڈ بلاک پرنٹ اور سِلور ہلکی سی ایمبرائیڈری تھی۔۔ بلیک اور سِلور تاروں والا ڈوپٹہ سلیقے سے سر پر تھا۔۔اسٹریٹ ٹراؤزر۔۔بلیک ہی ویلوٹ کے کُھسے۔۔ شرمائی گھبرائی رِدا حسن سر جُھکائے جیسے ہی اندر داخل ہوئی تھی۔۔

مہران سومرو کو لگا دُنیا ساکت ہو گئی ہے۔۔

کیا اللہ ایسے بھی مہربان ہوتا ہے۔۔؟

بیشک ہوتا ہے ضرور ہوتا ہے۔۔ بس بندہ ہی انجان ہوتا ہے۔۔ وہ دِل دیکھتا ہے۔۔ اور کبھی کبھی سچے دل کے صرف چاہنے کو بھی وہ دُعا کا درجہ دے دیتا ہے۔۔

اُس کی آدھی پونی نظر آج مکمل ہوئی تھی۔۔ لیکن مہران سومرو کی نظروں نے رِدا حسن کے احترام میں دوبارہ اُٹھنے سے انکار کیا تھا۔۔

"بسم اللہ۔۔ مھنجی دھی آئی۔۔ سو بسم اللہ اماں سو بسم اللہ"

)بسم اللہ۔۔ میری بیٹی۔۔ سو بسم اللہ(

ننڈھی اماں نے اُٹھ کر خیر مقدی مُسکراہٹ سے اپنے مخصوص سندھی انداز میں اُسے اماں کہہ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا پھر اُس کی پیشانی چومی تھی، اُسے اپنے پاس ہی بٹھالیا تھا۔۔ رِدا کے ہاتھ پاؤں سرد ہو رہے تھے۔۔

"ننڈھی اماں کو زیادہ اردو نہیں آتی، میں ہی ترجمے کر کر کے بتاتی ہوں"۔۔ مہران کی بھابھی صاعقہ نے ہنس کر بتایا تھا۔۔ سب ہی مُسکرائے تھے۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ خدیجہ کے کہنے پر رِدا کو لے کر کمرے میں آگئی تھی۔۔

اُن لوگوں کو رِدا بہت پسند آئی تھی۔۔ سادہ سے لوگ زرینہ اور خدیجہ کو بھی پسند آئے تھے۔۔

"بیٹی کے معاملے میں جلدی نہیں کرتے۔۔ آپ لوگ ہمارے بارے میں اچھے سے اطمینان کرلیں"۔۔ مہران کے بھائی نے ادب سے کہا تھا۔۔

"جیکی بہ گال ہجے پوچھو بھلے، نیاٹی جو معاملو آ۔۔ ماں سمجھاتی پر دیر نہ کجو۔۔ آسان کھے توہاں جی دھی اکھن تے آ"

)جو بھی بات ہو پوچھیں بھلے، بیٹی کا معاملہ ہے۔۔ میں سمجھتی ہوں پر دیر نہیں کیجیئے گا۔۔ ہمیں آپ کی بیٹی آنکھوں پر ہے(

ننڈھی اماں کی بات کو صاعقہ کے اردو پر بتانے پر سب مُسکرائے تھے۔۔

"اللہ کرم کرے گا"۔۔ انعام صاحب متانت سے بولے تھے۔۔

"آمین"۔۔ سب نے دل سے کہا تھا۔۔

راحم اور فواد اپنے طور پر مہران کے بارے میں اُس کے آفیس اور آس پاس سب سے پوچھ چکے تھے۔۔ وہ اُس کا دوست تھا، راحم کو اُس پر اعتبار تھا لیکن یہاں بات بہن کی تھی۔۔ مہران اُن کو پہلی بار میں ہی اپنے گاؤں کا پتہ دے چُکا تھا۔۔ فواد وہاں سے بھی ساری تسلی کروا چُکا تھا۔۔ آج خواتین سے مِل کر سب کے دِلوں کو سُکون پہنچا تھا۔۔ پر ہیر کو سب کے روّیوں سے خطرے کی بو آئی تھی۔۔ حلانکہ اُس کا اپنا دِل بھی اِس رشتے کے لیے جان سے راضی ہو رہا تھا۔۔ لیکن جب جب وہ سوچتی رِدا کو اُس کی بدعا لگی ہے۔۔ وہ تڑپ جاتی اور اب تو اُسے لگ رہا تھا کہ رِدا سے اِس رشتے کے لیے اچھی بیٹیوں کی طرح ہاں کروائی جائے گی۔۔ اُس کے دِل کا چین و سُکون سب جاتا جارہا تھا۔۔

لیکن ہیر راحم حسن نے بھی عزم کیا تھا وہ کچھ بھی کرے گی پر رِدا پر اپنی بدعا کا اثر نہیں ہونے دے۔۔

اِس بات سے بے خبر کے وہ رِدا کو بچاتے بچاتے خود کو مُشکل میں پھنسا رہی ہے۔۔

•••••••

"ساری زندگی وہ سندھی بولتی رہیں گی اور یہ اردو میں اپنا سر دیوار پر مارتی رہے گی"۔۔ ہیر کا غصّہ کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔۔ رِدا سر جھکائے چُپ چاپ بیٹھی اُس کی سُن رہی تھی۔۔

"ہیر اتنے اچھے لوگ تو ہیں۔۔ سب سے بڑھ کر مہران بہت سُلجھا ہوا انسان لگا مجھے تو"۔۔ فائزہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"لیکن پھپھو۔۔ ہماری رِدا ساری زندگی گاؤں میں کیسے رہے گی۔۔؟؟ اور اُس کی مونچھیں"۔۔ وہ رُکی تھی۔۔ رِدا کا دل کیا ہیر کے مُنہ پر ٹیپ لگا دے اب۔۔

"رِدا کو اُس کی مونچھیں منظور نہیں ہیں۔۔ آپ لوگ کیوں زبردستی کر رہے ہیں"۔۔ وہ اپنی بات پر زور دے کر بولی تھی۔۔

"رِدا۔۔!!"۔۔ جبھی کمرے میں اُس کی آواز گونجی تھی۔۔ ہیر زبان دانتوں میں دیئے وہیں ساکت ہوئی تھی۔۔ اُس کی دروازے کی طرف پُشت تھی۔۔

"ج۔۔ جی بھائی"۔۔ وہ ایک دم اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔

"آج مجھے میری بہن اپنے ہاتھوں سے چائے پِلائے گی۔۔؟؟"۔۔ اُس نے مُسکرا کر فرمائش کی تھی۔۔ لہجے میں مُحبت و نرمی سب ہی نے محسوس کی تھی۔۔ نجانے کیوں رِدا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"جی بھائی کیوں نہیں"۔۔ جواباً وہ بھی نم آنکھوں سے مُسکرا کر کہتی آگے بڑھی تھی۔۔

"میرے کمرے میں لے آنا"۔۔ وہ کہتا ہوا پلٹا تھا۔۔ وہ بھی پلٹی تھی۔۔

"بلکل بھی نہیں جانا۔۔ رِدا یہ تمہیں ٹریپ (پھنسانے) کرنے کا طریقہ ہے"۔۔ اُس نے رِدا کو گھورا تھا۔۔ ہیر کے لہجے میں اپنے لیے طنز محسوس کر تا وہ دوبارہ پلٹا تھا۔۔ پھر وہی بات کر کے وہ پھر سے اُسے غصّہ دِلا گئی تھی۔۔

"ہیر میں اِس بارے میں کم از کم تم سے کچھ نہیں سُننا چاہتا"۔۔ اُس کے لہجے میں سختی تھی۔۔ رِدا ہیر کے لیے رحم اور عقل کی دُعا مانگی تھی۔۔

"کیوں۔۔ میں بولوں گی۔۔ میں یہ رشتہ نہیں ہونے دوں گی"۔۔ وہ راحم کی آنکھوں میں دیکھتی دوبدو بولی تھی۔۔ فائزہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھیں۔۔

"کیا کر لو گی تم۔۔؟؟"۔۔ راحم نے آگے بڑھ کر دُرشتگی سے اُس کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا۔۔

"راحم چھوڑو اِسے، آرام سے بات کرو"۔۔ اُنہوں نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اُس کی سخت گرفت سے ہیر کا بازو چُھڑوانا چاہا تھا۔۔

"نہیں پھپھو۔۔اِس بار آپ بیچ میں نہیں آئیں۔۔میں بھی تو سُنوں ناں یہ کیا کر سکتی ہے میرے بہن کا رشتہ روکنے کے لیے"۔۔وہ اجنبی بنا اُس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔اُس کی سخت گرفت سے زیادہ اُس کا لہجہ اُس کی بات ہیر کا دل توڑ گئے تھے۔۔آنکھیں لبالب پانیوں سے بھری تھیں۔۔

مارے گھبراہٹ کے رِدا کمرے سے ہی نکل گئی تھی۔۔

"وہ میری بھی بہن ہے۔۔آپ سے زیادہ مجھے اُس کی فکر ہے۔۔وہ وہاں خوش نہیں رہ سکے گی۔۔میں جانتی ہوں ناں۔۔"۔۔بدلحاظی سے بھرائی آواز میں بولتے بولتے اُس کی آنکھیں چھلکی تھیں۔۔

"اگر تم اُسے اپنی بہن سمجھتی تو آج اُس کی خوشی میں خوش ہوتی نہ کہ اُس کے بنے بنائے کام کو یوں بگاڑنے پر تُلی ہوتی"۔۔وہ اُسے شعلہ بار آنکھوں سے دیکھتا چبا چبا کر بولتا ہیر کے دِل کے ٹکڑے کر گیا تھا۔۔

"راحم چھوڑو اِسے۔۔اپنے جنگلی پنے پر قابو پاؤ۔۔انسان بنو"۔۔فائزہ نے زور سے دھکا دیتے اُس کی گرفت سے ہیر کو چھڑایا تھا۔۔

"اب تک صرف آپ کی وجہ سے برداشت کرتا آیا ہوں پھپھو۔۔اِس سے بولیں اِس معاملے میں نہ ہی بولے تو اِس کے لیے بہتر ہو گا"۔۔وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا اُنگلی اُٹھا کر سخت لہجے میں کہتا رُکا نہیں تھا۔۔

"کیوں غصّہ دِلاتی ہو اِسے ہیر"۔۔اُنہوں نے اُس کے وجود کو خود میں سمیٹا تھا۔۔وہ اور شِدتوں سے رو دی تھی۔۔

"مجھ۔۔مجھے۔۔میں رِدا۔۔کام بگاڑ۔۔پھپھو۔۔اتنی زور سے"۔۔وہ شِدتوں سے روتی فائزہ کو حواس باختہ کر گئی تھی۔۔

"میری جان۔۔بس۔۔ایسے بھی کوئی روتا ہے کیا ہیر۔۔تم مجھے پریشان کر رہی ہو اب ہیر"۔۔اُسے مُسلسل روتا دیکھ کر فائزہ نے بے بسی سے اُسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔وہ اُن کے ساتھ لگی سِسکیاں لے رہی تھی۔۔

"بس میری جان۔۔"۔۔فائزہ نے اُس کی پیٹھ سہلائی تھی۔۔

"رِدا خوش رہے گی ہیر وہ اچھے لوگ ہیں میری جان۔۔ تم خواہ مخواہ پریشان ہونا چھوڑ دو۔۔ سب اللہ پر چھوڑ دو"۔۔ وہ اُس کے بال سنوارتی دھیرے سے بول رہی تھیں۔۔ وہ کچھ بھی بولے بغیر اُن کے سینے پر سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔۔

"اُس کا مزاج بھی تمہیں پتا ہے۔۔ اُس سے بدتمیزی نہیں کیا کرو ہیر۔۔ میں نے اُسے بھی سمجھایا ہے۔۔ اور میں دیکھ رہی ہوں اُس نے تمہاری مُحبت میں بہت حد تک خود کو بدلا ہے۔۔ تم بھی خود کو بدلو میری جان زبان چلانے والی عورت مرد کے دل سے اُتر جاتی ہے ہیر۔۔"۔۔ اُن کی بات پر اُس کا دل تڑپا تھا۔۔ آنکھوں نے پھر احتجاجاً بہنا شروع کر دیا تھا۔۔

"غلط کہتی ہیں آپ پھپھو۔۔ میری مُحبت۔۔ ابھی دیکھ۔۔ دیکھا تھا۔۔ آپ نے۔۔ کیسے مجھ سے۔۔ اجنبیوں کی طرح۔۔ بات کر گئے۔۔ رِد۔۔ رِدا کیا صرف۔۔ اُن۔۔ اُن کی بہن ہے۔۔ مجھ۔۔ مجھے اتنی زور سے پکڑا"۔۔ اُس نے اپنا بازو سہلایا تھا۔۔ اصل دُکھ ہی یہی تھا۔۔ دل ٹوٹا ہی اِسی بات پر تھا۔۔ وہ پھر مچل اُٹھی تھی۔۔

"بس میری جان۔۔ میں اب سیر یسلی اُس سے بات کروں گی۔۔ آئندہ ایسا کرے گا تو بات نیچے دونوں بھائیوں تک پہنچاؤں گی پر میری جان تم خود کو بھی تو دیکھوناں۔۔"۔۔ اُن کی بات پر اُس نے حیرت سے سر اُٹھایا تھا۔۔

"میرا جُرم صرف یہی ہے کہ میں اُس رِداغدار سے مُحبت کرتی ہوں"۔۔ وہ سُوں سُوں کرتی بولی تھی۔۔ فائزہ مُسکرائی تھیں۔۔

"تو کیا وہ اپنی بہن سے مُحبت نہیں کرتا۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے سر جُھکایا تھا۔۔

"وہ اِس معاملے کو تم سے زیادہ اچھے سے سمجھ سکتا ہے۔۔ اور پھر مہران اُس کا اور فواد کا دوست ہے سالوں کو ساتھ ہے۔۔ ابھی بھی اُنہوں نے اُن کے آس پاس کے گاؤں سے اُن کی پوری چھان بین کروائی ہے۔۔"۔۔ اُنہوں نے آنسوؤں سے چِپکے اُس کے گالوں پر سے بال ہٹائے تھے۔۔

"لیکن رِدا خوش نہیں ہے پھپھو۔۔ آپ لوگوں کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔ وہ کیسے رہے گی گاؤں میں۔۔"۔۔ وہ اپنی بات پر زور دیتی بولی تھی۔۔

"ہیر میں کیسے سمجھاؤں تمہیں۔۔!!"۔۔ فائزہ نے بے بسی سے بھتیجی کو دیکھا تھا جو کچھ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔

"آپ لوگ سمجھیں پھپھو۔۔ میں مانتی ہوں سارے لوگ اللہ کے بنائے ہوئے ہیں۔۔ پر پھپھو پھر اُس نے گاؤں شہر کیوں بنائے۔۔؟؟۔۔ گاؤں کے لوگ پھر بھی اب گاؤں چھوڑ کر شہر شفٹ ہو رہے ہیں پر پھپھو ایک شہر کا بندہ گاؤں جا کر نہیں رہ سکتا۔۔ میں یہ کب کہہ رہی ہوں وہ لوگ بُرے ہیں۔۔؟؟۔۔ لوگ بُرے نہیں ہوتے پھپھو بات ساری ماحول اور ایڈ جسٹمنٹ کی ہوتی ہے۔۔ اور ہماری رِدا گاؤں میں ایڈ جسٹ نہیں کر سکتی آپ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں"۔۔ وہ تفصیل سے بولی تھیں۔۔ فائزہ اُس کی بات سمجھ رہی تھیں پر دوسری طرف راحم بلکہ پورا گھر تھا۔۔

"میری جان تمہاری بات اپنی جگہ دُرست ہے لیکن راحم نے بھی تو کچھ دیکھا ہو گا تبھی تو وہ راضی ہے"۔۔ اُنہوں نے اُسے پیار سے سمجھانا چاہا تھا۔۔

تبھی رِدا کمرے میں داخل ہوئی اُس کے چہرے پر پھیلی شرمیلی مسکراہٹ کو دونوں نے چونک کر دیکھا تھا۔۔

"آپ ہمیشہ اُن کی سائیڈ لیتی ہیں پھپھو"۔۔ وہ اپنا آپ اُن سے چُھڑاتی واشروم میں غائب ہوئی تھی۔۔ رِدا کا دل دھڑکا تھا۔۔

"اِسے کیا ہوا پھپھو۔۔؟؟"۔۔ اُس نے واشروم کے دروازے کو دیکھ کر پوچھا۔۔ وہ اُن دونوں کے جھگڑے سے پہلے ہی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

"فِلحال مت چھیڑو اِسے یہ بتاؤ راحم کہاں ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ بغور اُس کے چہرے کو دیکھتی پوچھ رہی تھیں۔۔

"وہ اپنے کمرے میں"۔۔اُس کے بات پر سر ہلائے وہ کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔ ارادہ اُس کے پاس جانے کا تھا لیکن راستے میں اُنہیں پریشے نے بُلایا تھا۔۔رِداہیر کو بتانا چاہتی تھی لیکن اُسے ہیر کے روّیے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

....

پریشے سے فارغ ہو کر وہ اُس کے کمرے میں آئی تھیں۔۔وہ کمرے میں نہیں تھا۔۔اُنہوں نے ایک طائرانہ نظر کمرے میں ڈالی تھی۔۔اُن کے چہرے پر مُسکان بکھری تھی۔۔ڈریسنگ ٹیبل پر لیڈیز پرفیومز۔۔لپ اسٹکس۔۔برش۔۔اُس کی بکھری جیولیری۔۔کونے میں رکھے اسٹائلش سے سینڈلز۔۔بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ۔۔پورا کمرا اپنے اندر ہیر راحم کے وجود کے اضافے کی گواہی دے رہا تھا۔۔کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد اُنہوں نے واشروم کے دروازے کو ہلکا سا بجایا تھا پر وہ اندر نہیں تھا، اُس کے بعد وہ گیلری میں دیکھ آئی تھیں،وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔اُنہیں پتا تھا وہ کہاں ہو سکتا تھا۔۔

....

اُن کی توقع کے عین مُطابق وہ چھت پر مُنڈیر کے پاس کھڑا تھا۔۔فائزہ کی اِس کی جانب پُشت تھی۔۔جب اچانک اُس نے اپنا ہاتھ نیچے کیا تھا۔۔اندھیرے میں جلتا ننھا سا شعلہ اُس کی ہاتھ کی حرکت سے اوپر نیچے ہو رہا تھا۔۔وہ اچانک اُس کی طرف بڑھی تھیں۔۔

"راحم"۔۔اپنے پیچھے سے آتی آواز پر وہ ایک دم پلٹا تھا۔۔لیکن پھر اُنہیں سامنے دیکھ کر اُس نے سگریٹ نیچے پھینکا تھا پھر اُسی تیزی سے پیر سے بجھا بھی دی تھی۔۔

"یقیناً میں نے راحم حسن کو ڈسٹرب کر دیا ہو گا ہے ناں۔۔؟؟"۔۔وہ سینے پر بازو باندھے طنزیہ بولی تھیں۔۔

"پھپھو"۔۔اُس نے ہنس کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔ساتھ ہی رُخ سامنے مُنڈیر کی طرف کیا تھا۔۔کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی تھی۔۔فائزہ نے مُنڈیر سے ٹیک لگا کر نظریں اُس پر جمائی تھیں۔۔

"میں نے ابھی رِدا سے بات کی ہے مہران کے بارے میں"۔۔اُس نے اپنی بات شروع کی تھی۔۔

"لیکن میں اِس وقت تم سے تمہاری بیوی کی بات کرنے آئی ہوں"۔۔اُن کا لہجہ از حد سنجیدہ تھا۔۔راحم نے اچانک اُن کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

"معاف کر دیں مجھے پھپھو۔۔میں ہارا اُس کی عقل سے"

"اتنے تو تم بھی معصوم نہیں ہو راحم"۔۔اُس کی حرکت پر فائزہ نے اُس کے ہاتھ نیچے کرتے اُس کے کندھے پر دھپ رسید کی تھی۔۔

"اگر وہ بے عقل بیوقوف ہے تو تم کون سی سمجھداری دکھاتے ہو اُس کے سامنے۔۔جنگلیوں کی طرح اُس کا بازو کھینچتے ہو۔۔راحم تمہاری اِس حرکت پر اب میرا ہاتھ اُٹھ جانا ہے میں وارن کر رہی ہوں تمہیں"۔۔راحم کو اُن کی آنکھوں میں واضح غصّہ دِکھا تھا۔۔

"اُس کی زبان دیکھی ہے آپ نے۔۔؟؟۔۔آپ جب میرے آفس آئی تھیں آپ کی بات کو سمجھتے ہوئے اُس دن سے میں نے خود کو چینج کیا ہے پھپھو۔۔مجھے لگا آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔اُس کا بچپنا سمجھ کر میں بہت سی باتوں کو اِگنور کرتا آیا ہوں۔۔لیکن آئی ایم سوری ٹو سے پھپھو آپ کی بھتیجی کسی بھی عقلمند انسان کی عقل کا کریا کرم کر سکتی ہے"۔۔وہ بھی اُسی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ تم جنگلیوں کی طرح اُس پر ہاتھ اُٹھانے لگو۔۔؟؟"۔۔وہ اُسے کوئی بھی رعایت دینے کو راضی نہیں تھیں۔۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے پھپھو"۔۔وہ جُزبُز ہوا تھا۔۔

"جیسا تمہارا روّیہ ہو جاتا ہے ناں ایسا ہونا دُور نہیں"۔۔اُنہوں نے جواباً کہا۔۔۔

"میرا روّیہ نہیں اُس کی بیوقوفیاں"۔۔وہ خفگی سے بولا تھا۔۔

"آپ یہ کہیں ناں کہ آپ بھتیجی کو سپورٹ کرنے آئی ہیں اور مجھے اتنا بُرا بنا دیا"۔۔اب وہ ناراض ہوا تھا۔۔اُس کے انداز پر فائزہ کو ہنسی آئی تھی۔۔

"وہ بولتی ہے آپ ہمیشہ اُن کی سائیڈ لیتی ہیں پھپھو"۔۔وہ ہنس کر بولی تھیں۔۔

"تو آپ بتائیں آپ کِس کی سائیڈ ہیں۔۔؟؟"۔۔وہ اُن کی طرف دیکھنے سے گُریز کرتا ہنوز سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ ناراضگی برقرار تھی۔۔

"تم دونوں ہی میری جان ہو"۔۔فائزہ نے ہنس کر کندھے اُچکائے تھے۔۔

"واہ کیا ڈپلومیٹک جواب ہے"۔۔اُس کی بات پر وہ مزید خفا ہوا تھا۔۔

"بات صرف اتنی ہے بھتیجے میں تمہیں اپنی بات سمجھا سکتی ہوں۔۔لیکن اپنی دیوانی بھتیجی کی عقل میں کوئی بات بٹھانا ناممکنات میں شامل ہے"۔۔وہ گہرا سانس لیے بولیں۔۔

"تو مجھ پے کیوں الزام ہے پھر۔۔؟؟"۔۔وہ اب اُن کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا خود کو اُن کے ہر الزام سے بری الزمہ کرنا چاہتا تھا جیسے۔۔

"کیونکہ تم اُسے بجائے سُننے کے اُس پر غصّہ کرنے لگ جاتے ہو۔۔اُسے خود اپنے سامنے کھڑا کرتے ہو"۔۔اُن کی بات پر راحم نے سر جھٹکا تھا۔۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا۔۔آج پھر بتا رہی ہوں۔۔عورت کو ڈیل کرتے وقت غصّہ مرد کا لاسٹ آپشن ہونا چاہیئے، پہلے اُسے پیار سے سمجھاؤ۔۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہ بیوقوف ہے تو پہلے اُس کی بات سُن تو لیتے۔۔یہ تو قرآن میں بھی ہے کہ شوہر کو چاہیئے پہلے نرمی سے بات کرے"

"پھپھو آپ نے اُس کی بات سُنی ہے۔۔؟؟بغیر سوچے سمجھے وہ رِدا کی زندگی کے اہم فیصلے پر اپنی اسٹوپڈ سی بدعا لا رہی ہے بیچ میں"۔۔وہ جھنجھلایا تھا۔۔

"کیوں لا رہی ہے۔۔ یہ تم نے جاننا چاہا تھا۔۔؟؟"۔۔ اُنہوں نے اُس کی جھنجھلاہٹ کو نظر انداز کیے تحمل سے پوچھا تھا۔۔

"یہی تو اُس کی مہان عقل ہے۔۔ جو مونچھوں اور بھینس سے نکل ہی نہیں رہی"۔۔ راحم نے پھر سر کو جھٹکا تھا۔۔

"وہ اتنی بھی بیوقوف نہیں ہے جتنا ہم نے سمجھا ہے۔۔ وہ رِدا سے محبت کرتی ہے۔۔ بہن سے بڑھ کر ہیں وہ ایک دوسرے کے لیے۔۔ ابھی تم نے جس بے دردی سے اُس کا بازو پکڑا تھا اُس سے زیادہ تمہاری بات نے اُس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں راحم۔۔ تم نے اُس سے کہہ دیا کہ رِدا صرف تمہاری بہن ہے۔۔ تمہارا رِدا کو 'میری بہن ہے وہ' کہنے سے کیسے تڑپ کر وہ روئی ہے۔۔ میں نے کیسے اُسے سنبھالا ہے راحم۔۔ تمہیں کچھ اندازہ ہے۔۔؟؟"۔۔ وہ جذباتی انداز میں بولتی ہی گا۔۔

"پھپھو آپ ہمیشہ ایموشنل ہو کر اُس کی بیقوفیوں پر پردہ ڈال دیتی ہیں اور میرے کان کھینچتی ہیں"۔۔ وہ تپ ہی تو گیا تھا۔۔

"تم نے ہمیشہ اپنی بچپن کی بیوی کو بیوقوف ہی سمجھا تمہیں پتا ہے وہ رِدا کی شادی یہاں کیوں نہیں ہونے دے رہی۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

"کیونکہ مہران کی بڑی بڑی مونچھیں ہیں اور اُس پر ستم یہ کہ اُس کی ایک عدد بھینس بھی ہے واؤ۔۔ وہ بس اپنی بیوقوفی میں میری بہن کے ساتھ غلط کر رہی ہے"۔۔ وہ طنز سے بولا تھا۔۔ فائزہ کو بُرا لگا تھا۔۔

"ایک منٹ راحم۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تم یہ سب ہیر کے بارے میں کہہ رہے ہو۔۔؟؟ تمہاری اِسی بات نے اپنی کچھ دیر پہلے میری بھتیجی کو دل توڑا ہے اور اب پھر تم۔۔"۔۔ اُنہوں نے اُسے تاسُف سے دیکھا تھا۔۔ راحم نے لب بھینچے تھے۔۔

"تمہیں لگا تم رِدا کے بھائی ہو۔۔ تم سے زیادہ تمہاری بہن کو کوئی نہیں چاہ سکتا۔۔ ہے ناں۔۔؟؟ یہاں تم غلط ہو وہ دونوں پیدا بھی ایک مہینے کے فرق سے ہوئی ہیں اور تب سے اُن کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا، ہنسنا، رونا ساتھ ہے۔۔"..

وہ چُپ چاپ اُنہیں سنے گیا تھا۔۔

"اور کیا رِدا شادی کے بعد گاؤں میں رہے گی۔۔؟؟"۔۔ اُن کی بات پر وہ چونکا تھا۔۔ پھر اُنہوں نے اِس بارے میں ہیر کے سارے خدشات اُس کے سامنے رکھے تھے۔۔ ایک لمحے کو راحم کو واقعی اپنی سوچ پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔ وہ رِدا کے لیے ہیر کی مُحبت پر شک کیسے کر سکتا تھا۔۔ جو بھی تھا راحم کے دل سے بوجھ اُترا تھا۔۔

"میں اُس کا بھائی ہوں پھپھو۔۔ ہیر کو کیا لگتا ہے کہ مہران گاؤں میں رہتا اور میں رِدا سے اُس کی شادی کر دیتا۔۔؟؟۔۔ میں بھی مانتا ہوں گاؤں میں ہمارے جیسے انسان بستے ہیں پھپھو لیکن میں بھی ہیر کی اِس بات سے مُتفق ہوں کہ شہر کے لوگ گاؤں میں ایڈجسٹ نہیں کر پاتے۔۔ مہران کالج کے زمانے سے یہاں رہتا ہے۔۔ اُس کا اپنا اپارٹمنٹ ہے۔۔ اور اُس کا آگے کی ساری زندگی بھی کراچی میں رہنے کا پلان ہے یہ بات میں اور فواد کالج کے زمانے سے جانتے ہیں۔۔ کہ وہ شادی کر کے اپنی بیوی کے ساتھ کراچی میں ہی رہے گا"۔۔ اُن کی بات پر فائزہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

"ویسے بھی پھپھو میں رِدا سے بات کر چُکا ہوں۔۔ اور اگر ہیر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ رِدا کو مجھ سے بہتر جانتی ہے تو یہاں اُس نے بیوقوفی میں ایسے آنکھیں بند کر لیں کہ اُسے اِس رشتے میں رِدا کی رضامندی نظر ہی نہیں آئی حلانکہ اُس کے چہرے پر سجی مُسکراہٹ اِس بات کی ضمانت ہے کہ رِدا اِس رشتے سے خوش ہے"۔۔ وہ مُسکرایا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔؟؟"۔۔ فائزہ نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔۔

راحم اُنہیں اپنے اور رِدا کے درمیان ہونے والی بات بتا رہا تھا۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے جب رِدا اُس کے لیے چائے لے آئی تھی تو اُس نے اُس کے سامنے مہران سومرو کی ساری تفصیل کھول کر رکھی تھی۔۔

•••••••••

"بھائی یہ چائے"۔۔وہ دستک دیئے اندر آئی تھی۔۔وہ جو لیپ ٹاپ پر مصروف تھا۔۔لیپ ٹاپ بند کر کے اُس کی طرف مُتوجہ ہوا تھا۔۔

"اِدھر بیٹھو رِدا"۔۔اُس کے ہاتھ سے کپ لے کر اُس نے اُسے سامنے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ چُپ چاپ بیٹھ گئی تھی۔۔

"رِدا تم میری ایک ہی بہن ہو اور مجھے بہت عزیز ہو۔۔میں تم سے بہت مُحبت کرتا ہوں تو ظاہر سی بات ہے میں اپنی بہن کے ساتھ کوئی زیادتی بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔تمہیں اپنے بھائی پر اعتبار ہے۔۔؟؟"۔۔وہ اب اُس سے پوچھ رہا تھا۔۔اُس نے سر اُٹھایا تھا۔۔

"بھائی یہ پوچھ کر آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔میرے لیے پاپا کے بعد آپ ہیں بھائی۔۔"۔۔اُس نے جذبات سے مغلوب ہو کر بھائی کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"یا شاید آپ اُن کے برابر ہی ہیں بھائی"۔۔اُس نے راحم کا ہاتھ اپنی نم آنکھوں سے لگایا تھا۔۔

"ام ہم۔۔رونے کی بلکل بھی نہیں ہو رہی"۔۔راحم نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھا تھا۔۔وہ بھی مُسکرائی تھی۔۔

"مہران بہت اچھا ہے رِدا"۔۔رِدا نے سر جُھکایا تھا۔۔

"مجھے بھی اچھے لگتے ہیں وہ بھائی"۔۔اُس کے دل نے دھڑکتے ہوئے کہا تھا۔۔

وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا یہ میرا دل کہتا ہے"۔۔راحم نے اُس کے لرزتے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

"میرا دل بھی کہتا ہے کہ میں اُنھی کے ساتھ خوش رہ سکتی ہوں"۔۔اُس کی زبان کے بجائے اُس کا دل راحم کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔۔

"تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے، پاپا کو ہم سب کو منظور ہو گا تم پر کوئی زور زبردستی نہیں کرے گا۔۔ بس مجھے یہ بتاؤ تمہاری مرضی کیا ہے۔۔؟؟۔۔ شرمیلی سے مُسکان نے رِدا کے لبوں کو چھوا تھا۔۔ راحم نے اُس کی مُسکراہٹ کو بغور دیکھا تھا۔۔ رِدا کی مُسکراہٹ اُسے بہت کچھ سمجھانے کو کافی تھی۔۔ لیکن وہ رِدا کی مُنہ سے سُننا چاہتا تھا سب کچھ واضح انداز میں۔۔

"کیا میری بچپن کی بیوقوف بیوی جو کچھ بول رہی ہے۔۔ اُس میں تمہاری مرضی بھی شامل ہے۔۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ رِدا نے تھوک نگلتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"تو پھر وہ کیوں اپنی بات پر اتنی زور اور ضد سے ڈٹی ہوئی ہے۔۔؟؟"۔۔ اُس کے سوال پر رِدا نے سر اُٹھایا تھا۔۔

"بھائی اُسے لگتا ہے مجھے اُس کی بدعا لگ گئی ہے"۔۔ رِدا نے جھجکتے ہوئے بتایا تھا۔۔

"کیا۔۔؟؟"۔۔ وہ ازحد حیرانی سے پوچھ رہا تھا۔۔

فائزہ اُسے اِس عظیم بدعا کے بارے میں بتا چکی تھیں۔۔ وہ اپنی بچپن کی بیوی سے کچھ بھی توقع کر سکتا تھا لیکن یہ۔۔ راحم نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"چھوڑو اُس کو اُس کی عقل کا مُقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا"

"بھائی ایسا نہ کہیں۔۔ وہ مجھ سے بہت مُحبت کرتی ہے"۔۔ راحم نے ہار مانی تھی۔۔ وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ رِدا اُس کے خلاف کچھ بھی سُن لے گی۔۔

"وہ جو کچھ کر رہی ہے میری مُحبت میں کر رہی ہے۔۔ اُسے لگتا ہے میں گاؤں میں نہیں رہ پاؤں گی بھائی۔۔ اِس لیے وہ اِس رشتے کے خلاف جذباتی ہو رہی ہے"۔۔ رِدا نے ایک ہی سانس میں اپنی پیاری دوست، بہن، بچپن کی ساتھی۔۔ بھابھی کی سائیڈ لی تھی۔۔ وہ ہنسا تھا۔۔

"اور تم۔۔؟؟۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔؟؟۔۔ تم رہ لو گی گاؤں میں۔۔؟؟"۔۔اُس کی بات پر رِدا کا سر جُھکا تھا۔۔ دل کے دھڑکنے کے ساتھ ہی چہرے پر بھی سُرخی چھائی تھی۔۔

"جو آپ لوگوں کی مرضی بھائی"۔۔وہ اُسی شرمیلی مُسکان سے بولی تھی۔۔

"رِدا میں تم سے تمہاری مرضی پوچھ رہا ہوں۔۔پہلے ہی تمہاری اُس عظیم بھابھی نے میرا دماغ خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔اِس لیے تم مجھے بتاؤ۔۔کوئی اعتراض۔۔؟؟"۔۔وہ ازحد سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"نہیں بھائی"۔۔وہ دھیرے سے نفی میں سر ہلاتی بولی۔۔

"اُس کے گاؤں میں رہنے پر کوئی مسئلہ۔۔؟؟"۔۔اگلا سوال ہوا تھا۔۔

رِدا نے پھر نہیں بھائی کہتے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔۔

"اُس کی مونچھیں اور بھینس سب قبول ہیں۔۔؟؟"

"جی بھائی"۔۔وہ جو اپنے دھیان میں بولی تھی راحم کے قہقہے پر اپنی ہی بات سمجھ میں آنے پر اُس نے بے ساختہ اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے تھے۔۔راحم نے ہنستے ہوئے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

"مجھے یقین ہے مہران تمہیں ہر وہ چیز دے گا جو تم ڈیزرو کرتی ہو۔۔عزت، مُحبت۔۔کیونکہ یہ ساری چیزیں اُس کی تربیت میں شامل ہیں"۔۔وہ اُسے اپنے کندھے سے لگائے آہستہ سے بول رہا تھا۔۔

"بھائی ایک بات بولوں۔۔؟؟"۔۔وہ جھجکتے ہوئے بولی تھی۔۔"بِلا جھجک پوچھو"۔۔راحم نے اُسے شانوں سے تھامے خود سے الگ کیا تھا۔۔

"بھائی آپ اُسے ڈانٹا نہیں کریں۔۔ابھی بھی وہ رو رہی تھی"۔۔رِدا کی وکالت پر وہ زور سے ہنسا تھا۔۔لیکن جب بولا تو لہجہ ازحد سنجیدہ تھا۔۔

"ڈانٹا۔۔ تمہاری بھابھی پٹنے والی ہے مجھ سے لکھ کر رکھ لو"۔۔ اُس کے لہجے میں سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے اُس نے خفگی سے بھائی کو دیکھا تھا۔۔

"اللہ نہ کرے بھائی۔۔ میں آپ سے پھر کبھی بات نہیں کروں گی"۔۔ وہ خفگی سے بولی تھی۔۔

"واہ واہ بھائی سے زیادہ بھابھی پیاری"۔۔ وہ ابرو اُچکا کر پوچھ رہا تھا۔۔

"وہ میری بھابھی نہیں میری بہن ہے"۔۔ وہ مان سے بولی تھی۔۔ وہ مُسکرایا تھا۔۔

"عقل ٹھکانے آنے دو اپنی بہن کی فِل حال"۔۔ وہ سختی سے کہتا بیڈ سے اُٹھ گیا تھا۔۔ رِدا نے اُس کے لہجے کو سمجھتے ہوئے اپنے لب کاٹے تھے۔۔ وہ اُس کی پریشان شکل دیکھتا خود کو سنبھال گیا تھا

"تم پریشان نہیں ہو۔۔ اُسے میں دیکھ لوں گا۔۔ تم بس اچھا اچھا سوچو"۔۔ راحم نے اُس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔ وہ جھینپی تھی۔۔ پھر اُسی شرمیلی مُسکان سے اُس کے کمرے سے نکلی تھی۔۔

....

وہ فائزہ کو ساری بات بتا گیا تھا۔۔

"پھپھو میری بچپن کی بیوی تھوڑی نہیں بہت ہی بیوقوف ہے۔۔ 'یہ شادی نہیں ہوسکدی وے' والی وِلن بننے کے بجائے اگر اُس میں زراسی بھی عقل ہوتی تو مہران کی مونچھوں اور بھینس کو وجہ بنانے کے بجائے اصل بات سامنے لاتی"۔۔ وہ اب ہنسا تھا۔۔ اُس کے دِل سے اپنی بچپن کی بیوی کے لیے غصّہ جھٹ سے صاف ہوا تھا۔۔ لیکن دِل اُسے اتنی جلدی معاف کرنے والا بھی نہیں تھا۔۔

"ہاں بس عقل تو ختم ہے ناں تم پر"۔۔ اُنہوں نے اُس کے کان کھینچے تھے۔۔

"اُففف پھپھو"۔۔ اُس نے جھنجھلا کر اپنا کان چھڑایا تھا۔۔

"چلو بھتیجے۔۔ تمہاری بیوی روٹھ کر میکے چلی گئی ہے۔۔ شاباش لے آؤ اُس کو"۔۔ وہ شرارت سے بولی تھیں۔۔

"دو تین دن وہیں رہنے دیں اُسے "۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیر تا بے نیاز بنا تھا۔۔ فائزہ نے اُسے گھورا تھا۔۔

"بیاہی بیٹیاں سسرال ہی اچھی لگتی ہیں"۔۔ فائزہ نے اُسے اُسی کی بات لوٹائی تھی۔۔ پر وہاں پر واہ کسے تھی۔۔؟؟

"اب پھپھو بھتیجی کو کون سمجھائے"۔۔ وہ مزے سے بولا تھا۔۔ پر فائزہ کی کندھے پر پڑنے والی دھپ سے زور سے ہنسا تھا۔۔

"میرا مطلب ہے۔۔ کبھی کبھی بیٹیوں کو اپنے میکے بھی جانا چاہیئے"۔۔ وہ ہاتھ ہی نہیں آرہا تھا۔۔

"راحم۔۔"۔۔ لیکن اُس نے نرمی سے اُن کی بات کاٹی تھی۔۔

"نہیں پھپھو۔۔ رہنے دیں اُسے دو تین دن وہیں۔۔ اِس بار بچپن کا شوہر ناراض ہے۔۔ اور بہت سخت ناراض ہے کہہ دیجیئے گا اپنی بھتیجی کو۔۔ آئیں نیچے چلیں"۔۔ وہ بے نیازی اور لاپرواہی سے کہتا آگے بڑھا تھا۔۔ لیکن اُنہیں اپنے ساتھ نہ آتے دیکھ کر رُک کر پلٹا تھا۔۔ وہ وہیں کھڑیں اُس کی پُشت کو دیکھ رہی تھیں۔۔

"راحم۔۔ دیکھو بات کو بڑھاؤ نہیں۔۔ تم تو سمجھ۔۔"۔۔ اُنھوں نے لجاجت سے بولنا چاہا تھا

"پھپھو اِس بار میں نے آپ کی کوئی بات نہیں سمجھنی۔۔ اب آئیں"۔۔ وہ ہٹ دھرمی سے کہتا واپس اُن کی طرف آیا تھا پھر اُن کا ہاتھ تھامے نیچے کی طرف بڑھا تھا۔۔ فائزہ بے بسی سے اُسے دیکھتی اُس کے ساتھ چلتی چلی گئی تھیں۔۔ راحم کے چہرے کو دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا اِس بار وہ اپنی ضد سے ایک انچ نہیں ہٹے گا۔۔

....

وہ اپنے پُرانے کمرے میں اپنی پُرانی جگہ پر لیٹی راحم کے روّیے پر غور کر رہی تھی۔۔ جتنا سوچ رہی تھی آنسو اُتنے ہی بھر بھر کر آرہے تھے۔۔ فائزہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک نظر اُسے دیکھا تھا۔۔ اُس کی سوجی بھیگی آنکھیں دیکھ کر اُنہیں افسوس سا ہوا تھا۔۔ وہ آکر بیڈ پر بیٹھی تھیں۔۔ اُس نے جلدی سے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں۔۔

تبھی رِداواشروم سے بر آمد ہوئی تھی۔۔

"بھئی یہاں ہم چھان بین کرواکرواکر پاگل ہو رہے ہیں اور تو اور لوگ تو مُحترمہ سے زیادہ محبت کے دعووں میں لڑ بھی چُکے ہیں اور اِن مُحترمہ کے تو دِل کا ہی پتا نہیں کِسی کو"۔۔اُنہوں نے شرارت سے رِدا کو دیکھا تھا۔۔ہیر نے بھی ٹیڑھی آنکھوں سے رِدا کو دیکھا تھا۔۔رِدا کے چہرے پر کِھلے رنگ اور ہونٹوں پر بکھری دِلکش مُسکان کو فائزہ نے تو مُحبت سے دیکھا تھا۔۔لیکن ہیر راحم حسن ٹھٹکی تھی۔۔

"پھپھو جو بھائی کی مرضی"۔۔وہ شرم کے سارے ریکارڈ توڑتی سر جُھکا کر بولی تھی۔۔ہیر سے مزید برداشت نہیں ہوا تھا، وہ ایک دم اُٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

"مطلب کیا ہے تمہارا۔۔جو بھائی کی مرضی"۔۔اُس نے مُنہ ٹیڑھا کر کے اُس کی نقل اُتاری تھی۔۔ہیر کو رِدا کے انداز۔۔اُس کا شرمانے، لجانے سے خطرے کی بُو آرہی تھی۔۔

"ہیر راحم حسن مطلب یہ کہ رِدا حسن اپنے بھائی راحم حسن کو ہاں کر چُکی ہیں"۔۔فائزہ نے اُس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔

"ایسے کیسے وہ اِسے مجبور کر سکتے ہیں پھپھو۔۔میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔وہ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔میں رِدا کی بہن ہوں۔۔اور تم زبان پیچ آئی تھی تم۔۔"۔۔وہ حد سے زیادہ جذباتی ہوتی بیڈ سے ہی کھڑی ہو گئی تھی۔۔رِدا سر جُھکائے چُپ چاپ سُنتی رہی تھی۔۔فائزہ نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"ایسے ہی مُنہ سیئے بیٹھی رہو گی تو کل کو اُس مچھڑ کی بھینس کی چرنوں میں بیٹھ ہو گی تم"۔۔ہیر اب دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اُسے گھور رہی تھی۔۔

"اُس کی مونچھیں، اُس کی بھینس سمت تمہاری بہن کو وہ خود بھی قبول ہے میری جان"۔۔ہیر جو فائزہ کی بات سُن رہی تھی، لیکن اُن کی بات پوری ہونے پر خود بخود پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کا رُخ رِدا کی طرف ہوا تھا۔۔

"اور اور۔۔ اُن کا نام بھی پھپھو"۔۔ وہ جو سر جھکائے مزید سُرخ ہوتی جارہی تھی شرماتے ہوئے دھیرے سے بولی تھی۔۔

"غدار۔۔ اب تم بچو مجھ سے"۔۔ اُس نے تکیہ اُٹھا کر رِدا پر برسانا شروع کر دیا تھا۔۔ رِدا بیڈ پر دہری ہوتی ہاتھوں سے خود کو بچانے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔ پر ہیر راحم توپ کے گولے کی مانند توپ سے نکل چکی تھیں۔۔

"ہیر میری بات سُنو ہیر۔۔ میں تمہیں۔۔ بات تو سُنو۔۔ میں تمہیں بتانا چاہ رہی تھی۔۔"۔۔ رِدا نے اُس کے ہاتھ سے تکیہ چھننا چاہا تھا۔۔

"کب بتاتیں۔۔؟؟ جب مِٹھی کا بے بی شاور کرتی تب"۔۔ اُس کی بات پر فائزہ کا قہقہہ بُلند ہوا تھا۔۔ ہیر نے ہانپتے ہوئے اپنے ہاتھ روکے تھے۔۔

"استغفر اللہ پھپھو۔۔ اِس کو دیکھیں کیسی بے شرموں جیسی باتیں کر رہی ہے"۔۔ وہ فائزہ کی طرف مُڑی تھیں۔۔ جو بڑے مزے سے مُسکراتی ہوئیں اُن کی پلو فائٹ سے مُستفید ہو رہی تھیں۔۔

"واہ۔۔ اُس کی مونچھوں، بھینس اور نام سے مُحبت کرنا جائز ہے اِس کی نظر میں پھپھو"۔۔ ہیر اُسے خشمگین نظروں سے گھور رہی تھی۔۔

"ہیر اتنے تو ہِنٹ دیئے تھے میں نے تمہیں"۔۔ اب کے وہ شرم بھری خفگی سے بولی تھی۔۔

"شک تھا مجھے پھپھو۔۔ مجھے پورا شک تھا۔۔ یہ میسنی دل کا کام تمام کر چکی ہے، میں جب جب اُس مچھڑ کو مچھڑ کہتی۔۔"۔۔ رِدا کی غیرت نے غلط وقت پر جوش مارا تھا

"پھپھو اِس کو کہیں اُن کا نام تمیز سے لے"۔۔ ہیر تو ہیر فائزہ نے بھی بھتیجی کو حیرت سے دیکھا تھا۔۔

"میرا مطلب ہے۔۔ وہ بھائی کے دوست ہیں پھپھو۔۔ بھا۔۔ بھائی کو بُرا۔۔ بُر۔۔"۔۔ ہیر کو خطرناک تیوروں سے اپنی طرف بڑھتا پا کر اُس نے ہکلاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

"اب بچو بیٹا تم مجھ سے "۔۔اب رِدا آگے آگے ہیر پیچھے پیچھے۔۔کمرے میں ہیر کی دھمکیاں۔۔رِدا کی چیخیں اور فائزہ کی ہنسی شامل تھی۔۔

دو تین منٹ بعد ہیر ہانپتی ہوئی رُکی تھی۔۔

"رِدا میں۔۔میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں"۔۔وہ ایک دم رِدا کے گلے لگی تھی۔۔رِدا ایک پل کو ساکت ہوئی تھی۔۔فائزہ دونوں کو دیکھ کر مُحبت سے مُسکرائی تھیں۔۔

"سچ بتاؤں تو وہ مچھڑ مجھے بھی اچھا لگا تھا تمہارے لیے"۔۔وہ نم لہجے میں ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔رِدا نے اُسے خود سے دور ہٹایا تھا

"ہیر اب تم مار کھاؤ گی مجھ سے۔۔"۔۔رِدا نے ہنستے ہوئے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں۔۔ہیر چھلکتی آنکھوں سے ہنسی تھی۔۔

"اُن کا نام بہت پیارا ہے ہیر"۔۔وہ شرماتے ہوئے دوبارہ اُس کے گلے لگی تھی۔۔

"اور مہران بھائی کی مونچھیں۔۔؟؟"۔۔وہ شرارت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"وہ بھی"۔۔وہ ہنستے ہوئے کہتی فائزہ کے گلے لگی تھی۔۔

"میری جان ہمیشہ ہنستی مُسکراتی رہو۔۔"۔۔اُنہوں نے مُحبت سے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔ہیر اُن دونوں کو دیکھتی ہتھیلی سے آنکھیں صاف کرتی مُسکرائی تھی۔۔

....

"ہیر شاباش اپنے کمرے میں جاؤ"۔۔رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔۔وہ اپنی جگہ پر آکر لیٹی ہی تھی جب فائزہ نے اُسے حکم دیا تھا۔۔وہ کان لپیٹے رُخ موڑ گئی تھی۔۔

"ہیر"۔۔فائزہ نے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑنا چاہا تھا۔۔

"پھپھو میں میکے آئی ہوں"۔۔ وہ مُڑے بغیر بولی۔۔ پاس لیٹی رِدا نے دانتوں میں لب دبائے تھے۔۔

"جو بیٹیاں خوشی خوشی میکے آتی ہیں وہ سر آنکھوں پر ہوتی ہیں تمہاری طرح لڑ جھگڑ کر آنے والی نہیں۔۔ اُٹھو۔۔ فوراً سے اپنے کمرے میں جاؤ"۔۔ فائزہ اُس کے پاس بیٹھی تھیں۔۔

"تو پھپھو میں نہیں وہ لڑے تھے اور اُنہوں نے اتنی زور سے میرا بازو۔۔"

"ہیر خاموش ہو جاؤ بس۔۔ قابو پاؤ اب اپنی چلتی زبان پر۔۔ بچّی نہیں ہو اب تم"۔۔ فائزہ نے اُسے زور سے ڈپٹا تھا شاید زندگی میں پہلی بار۔۔ وہ ٹھٹکی تھی۔۔ ٹھٹکی تو رِدا بھی تھی۔۔ ہیر اُنہیں دیکھتے ہوئے سکتے کی حالت میں اُٹھ بیٹھی تھی۔۔ رِدا بھی آہستگی سے اُٹھ بیٹھی تھی۔۔

"پھپ۔۔ پھو"۔۔ اُس کے ہونٹوں سے لفظ ٹوٹ کر نکلا تھا۔۔

"اُس کی غلطی تھی تو اُسے بھی نہیں چھوڑا میں نے۔۔ اُس کو بھی بول کر آئی ہوں کہ آئندہ اگر اُس نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے تو بات ڈائریکٹ حسن بھائی کے پاس جائے گی۔۔ لحاظ تو اب اُس کا بھی نہیں کروں گی میں، لیکن ہیر تم خود کو سُدھارو۔۔ اِس سے پہلے کہ پِٹ جاؤ تم اب راحم کے ہاتھوں، اور ایک بات یاد رکھنا میں نہیں آؤں گی روز روز تمہیں بچانے"۔۔ اُن کی بات پر وہ رونا شروع ہو گئی تھی۔۔ رِدا نے اُسے خود سے لگایا تھا۔۔

"میری ایک بات اپنی اِس ننھی سی عقل میں بٹھا لو، مرد پھوہڑ بیوی برداشت کر لیتا ہے لیکن زبان دراز بیوی اُس کے دل سے اُتر جاتی ہے ہیر۔۔ کیا تمہیں رُخصتی کے بات اُس کے روّیے میں اپنے لیے نرمی اور مُحبت محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔؟؟۔۔ بولو۔۔؟؟"۔۔ وہ آج اُسے بخشنے پر تیار نہیں تھیں۔۔ اُن کی آخری بات کی گواہی تو ہیر کے دل نے بھی دی تھی۔۔ اِس ایک مہینے میں راحم حسن نے جیسے بیس سال کی جمع شُدہ مُحبّتیں اُس کی جھولی میں ڈالی تھیں۔۔ اِس بار اُس کی آنکھیں شرمندگی سے بھیگی تھیں۔۔

"رِدا تمہیں عزیز ہے ہم سب جانتے ہیں۔۔ لیکن ہیر کیا تم نے ایک بار بھی سوچا کہ یہ اُس کی بہن ہے۔۔ کیا وہ جانتے بوجھتے اپنی بہن کو تمہاری ضد میں اندھے کنویں میں پھینک دیتا۔۔؟؟"۔۔ ہیر نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔ آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔

"مہران شروع سے کراچی میں رہتا ہے۔۔ اُس کا اپنا اپارٹمنٹ ہے یہاں۔۔ شادی کے بعد بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہیں کراچی میں رہے گا۔۔ اور وہ یہ بات تب سے طے کر چُکا تھا جب وہ صرف انٹر میں تھا اور ظاہر ہے راحم اِس بات سے واقف تھا۔۔"۔۔ وہ اُسے دیکھتے ہوئے رُکی تھیں۔۔ وہ نچلا لب دانتوں میں دبائے سر جُھکائے بیٹھی تھی۔۔

"ہیر اُس نے تمہاری مُحبت میں خود کو سر تا پا بدلنے کی کوشش کی ہے۔۔ اِس کی گواہ میں ہوں"

"اور میں بھی"۔۔ ہیر کے دل نے دُہائی دی تھی۔۔ فائزہ کی ہر بات ہر لفظ آج اُس کے دل کو لگ رہا تھا۔۔

"جانے انجانے میں تم اپنی بیوقوفی کے ہاتھوں اُسے ناراض کر بیٹھی ہو"۔۔ ہیر نے تڑپ کر سر اُٹھایا تھا۔۔

"اِس بار بچپن کا شوہر ناراض ہو گیا ہے بچپن کی بیوی سے"۔۔ اُس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"پھپھو"۔۔ مزید ضبط نہ کرتے ہوئے وہ اُن کے سینے سے لگی زار و قطار رو دی تھی۔۔ اُس کے رونے پر فائزہ اور رِدا دونوں کو تکلیف ہوئی تھی۔۔

"یہ سب۔۔ میں نے۔۔ سب یہ رِد۔۔ رِدا کی۔۔ کیا۔۔ مُحبت میں۔۔ میرا مقصد۔۔ اُن کی انسلٹ۔۔ کرنا نہیں تھا۔۔ پھپھو۔۔ ہو جاتا ہے مجھ۔۔ مجھ سے ہر بار۔۔ ہو جاتا ہے۔۔ میں خود۔۔ نہیں کرتی۔۔ میں اُن۔۔ سے مُحبت کرتی۔۔ ہوں۔۔ میں جان بوجھ کر اُن کے ساتھ۔۔ کیسے۔۔ پھپھو"۔۔ وہ سر اُٹھا کر بے بسی سے بولتی پھر پیشانی اُن کے سینے پر ٹکا گئی تھی۔۔ رونا ابھی بھی جاری تھی۔۔ اُس کے اظہارِ مُحبت پر دونوں مُسکرائی تھیں۔۔

"مجھے پتا ہے میری جان۔۔وہ بھی تم سے بہت مُحبت کرتا ہے"۔۔اُنہوں نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔کچھ لمحوں بعد وہ خود ہی چُپ ہوئی تھی۔۔

"ہیر۔۔میرے لیے تم اور بھائی دونوں عزیز ہو۔۔میں کسی کا دل نہیں توڑ سکتی تھی۔۔یقین کرو۔۔اگر فیصلہ تمہارے حق میں بھی ہوتا تب بھی میں راضی ہوتی"۔۔رِدا پشیمانی اور مُحبت کے ملے جُلے تاثرات میں کہتی اُسے گلے لگا گئی تھی۔۔

"مطلب اگر میرے حق میں فیصلہ ہوتا تو تم اُس مچھڑ سے نہیں کرتی شادی۔۔؟؟"۔۔وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔۔فائزہ نے اپنی ہنسی لبوں میں دبائی تھی۔۔

"بلکل نہیں کرتی۔۔بس تم اِنہیں یہ مچھڑ کہنا بند کردو ہیر"۔۔رِدا نے دہائی دی تھی۔۔ہیر کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔

"اچھا اٹھو۔۔مُنہ دھو کر آؤ۔۔اور جا کر میرے بھتیجے کو مناؤ۔۔ابھی جو اظہارِ مُحبت ہمارے سامنے کیا تھا اب جا کر اُس کے گلے لگ کر کہو اور اُس کی ناراضگی ختم کرو"۔۔اُنہوں نے اُسے دیکھا تھا۔۔جس کا چہرہ اُن کی بات پر سُرخ ہوا تھا۔۔رِدا ہنسی تھی۔۔

"پھپھو۔۔آج تو بلکل بھی نہیں جاؤں گی۔۔کیا پتا وہ مجھے چیر پھاڑ ہی دیں"۔۔وہ کہہ کر پھر سے لیٹی تھی۔۔

"ایک تو اِسے میرے بھائی سے ساری زندگی مسئلہ رہے گا پھپھو"۔۔رِدا نے اُسے گھورا تھا۔۔

"پھپھو میں ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوں وہ ابھی بھی سڑیل ہیں"۔۔اُس نے بولنے کے ساتھ ہی تکیے میں مُنہ چُھپایا تھا۔۔

"دیکھا پھپھو آپ نے اِسے"۔۔رِدا نے خفگی سے فائزہ کو دیکھا تھا۔۔

"پھپھو نے مجھے دیکھا ہوا ہے۔۔ تم اپنی فِکر کرو جب ساری زندگی مہران بھائی کی مونچھیں ہی دیکھنی پڑیں گی"۔۔ وہ باز نہیں آئی تھی۔۔ اب کی بار رِدا نے اُسے دھموکا جڑا تھا۔۔ تکیے کے اندر ہیر کا قہقہہ گونجا تھا۔۔ فائزہ نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔

"ہیر اُٹھو"۔۔ اُنہوں نے آخری بار کوشش کی تھی۔۔ لیکن جانتی تھیں بیکار تھی۔۔

"نہیں پھپھو۔۔ میں شہید نہیں ہونا چاہتی۔۔ میں صبح اُنہیں منالوں گی ناں پلیز"۔۔ فائزہ ایک نظر اُسے دیکھتیں کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔۔

"ویسے ہیر۔۔ مناؤ گی کیسے۔۔ یہ تو بتاؤ۔۔؟؟"۔۔ رِدا نے اُس کے سر سے تکیہ کھینچا تھا۔۔

"تم جب مسز مچھڑ بن جاؤ گی ناں تب میں تمہیں ٹپس دوں گی۔۔ ابھی اگر میں نے تمہیں منانے کے طریقے بتائے تو تم نے کمرا چھوڑ کر بھاگ۔۔ "۔۔ اُس سے پہلے کے وہ بات پوری کرتی رِدا نے اُسے ایک دھپ لگائی تھی۔۔

"ہاں جیسے میں جانتی نہیں۔۔ بھائی کی ایک نظر سے محترمہ کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ جاتا ہے اور ارادے دیکھو ذرا"۔۔ رِدا جلدی سے بیڈ سے اُتری تھی۔۔

"مروتم"۔۔ رِدا کے بلکل ٹھیک اندازے پر اُس نے جھینپ کر پاس پڑا تکیہ رِدا پر پھینکا تھا۔۔

....

صبح اُس کی آنکھ ہی نو بجے کُھلی تھی۔۔ اُسے جلدی اُٹھ کر راحم کے لیے ناشتہ بنانا تھا۔۔ آج اُن دونوں کو کالج جانے کا ارادہ نہیں تھا۔۔ فائزہ نے اُسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر صبح فجر کے لیے اُٹھایا تھا۔۔ پہلے ہی اُسے بڑی مشکلوں سے نیند آئی تھی۔۔ پچھلے ایک مہینے سے وہ اُسے اپنے بازو پر سُلاتا آرہا تھا۔۔ رِدا تو فوراً سے اُٹھ گئی تھی۔۔ اُس کا حال پورا تھا۔۔ لیکن رِدا اور فائزہ نے راحم کی طرح اُس سے نماز پڑھوا کر ہی دم لیا تھا۔۔ نماز پڑھ کر وہ دونوں دوبارہ پڑ کر سو گئی تھیں۔۔

"اُففف۔۔ دیر ہو گئی"۔۔ اُس نے بیزاری سے خود پر سے کمفرٹر ہٹایا تھا۔۔ لیکن پھر ارادہ بدلا تھا۔۔

"کیا ہے۔۔ خود کر لیں ناشتہ میں نہیں اُٹھ رہی۔۔ جہاں ساری رات ناراض رہے ہیں تھوڑی دیر اور رہیں گے کیا ہو جائے گا"۔۔ وہ دوبارہ کمفرٹر میں گھسی تھی۔۔ دوبارہ اُس کی آنکھ سوا نو بجے کُھلی تھی۔۔ اُس کے ذہن میں فائزہ کی آواز گونجی تھی۔۔

"اِس بار بچپن کا شوہر ناراض ہو گیا ہے بچپن کی بیوی سے"

وہ ایک دم تڑپ کر اُٹھی تھی۔۔

•••••••

وہ بالوں کو جوڑا بناتے ہوئے جلدی جلدی سیڑھیاں اُترتی نیچے آئی تھی۔۔

"ارے میری بیٹی آج جلدی اُٹھ گئی"۔۔ خدیجہ نے پیار سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"جی تائی امّی اُن کے لیے ناشتے بنانا ہے ناں۔۔ آٹا ہے کیا گوندھا ہوا"۔۔ وہ ہاتھ دھوتی پوچھ رہی تھی۔۔

"یہ رہا آٹا۔۔ میں نے نکال کر رکھ دیا تھا"۔۔ اُنہوں نے سلیب کی طرف اشارہ کیا تھا وہ مُسکرا کر آگے بڑھی تھی۔۔ ابھی اُس نے پیڑا بنایا ہی تھا جب اُس کی آواز پر وہ چونکی تھی۔۔

"امّی کیا آج مجھے آپ کے ہاتھ کا پراٹھا نہیں مِل سکتا۔۔؟"۔۔ ہیر کے ہاتھ ایک لمحے کو رُکے تھے۔۔ وہ کچن کے دروازے سے لگا مزے سے بولا تھا۔۔

"کیوں بھئی میری بہو اتنا اچھا پراٹھا تو بنانے لگی ہے اب"۔۔ اُنہوں نے مسکرا کر ہیر کو دیکھا تھا۔۔ جس کے چلتے ہاتھ بلکل رُک گئے تھے۔۔

"تو کیا آپ نے اپنا بیٹا بہو کو دے کر بلکل ہی تعلق ختم کر دیا ہے بیٹے سے۔۔؟؟"۔۔ وہ اُسے نظروں کی گرفت میں لیے پوچھ رہا تھا۔۔

"زیادہ باتیں نہ بناؤ۔۔ میں بنا دیتی ہوں پراٹھا۔۔ جاؤ باہر بیٹھو"..وہ ہنستے ہوئے بولی تھیں۔۔وہ پیڑا واپس رکھ کر سلیب سے دو قدم دور ہٹی تھی۔۔

"صرف پراٹھا کیا بلکہ پورا ناشتہ۔۔ آج مجھے سارا ناشتہ آپ کے ہاتھ کا کرنا ہے"۔۔وہ ہنوز اُس پر نظریں جمائے مُسکرا کر بولا تھا۔۔اُس کی اجنبیت پر ہیر کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔اُس پر ایک نظر ڈالتا وہ کچن سے نکل گیا تھا۔۔

شام میں آفس سے آتے ہی وہ حسبِ عادت سلام کرتا صوفے پر بیٹھا تھا۔۔وہ پانی لینے کیلئے اُٹھی تھی جب وہ رِدا کی طرف مُڑا تھا۔۔

"رِدا ایک گلاس پانی لاؤ یار"۔۔وہ غیر محسوس طریقے سے واپس بیٹھ گئی تھی۔۔رِدا ایک نظر دونوں پر ڈال کر جی بھائی کہتی کچن میں چلی گئی تھی۔۔

"ہیر جاؤ۔۔چائے بنا کر لاؤ راحم کے لیے"۔۔زرینہ نے اُسے دیکھ کر کہا۔۔وہ سر ہلا کر اُٹھی تھی۔۔

"ارے نہیں چچی امّی۔۔ آج تو مجھے میری بہن چائے پلائے گی"۔۔وہ رِدا کے ہاتھ سے گلاس لیتا مُسکرا کر بولا تھا۔۔ اُس کی بات پر زرینہ بھی رِدا کو دیکھ کر مُسکرائی تھیں۔۔ہیر کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔۔رِدا نے بے ساختہ اُسے دیکھا تھا۔۔جو آنکھوں میں نمی لیے دانتوں سے نچلا لب بے دردی سے کاٹے جا رہی تھی۔۔راحم نے بمُشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔

"کمرے میں لے آنا رِدا"۔۔وہ اُس پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔

"جب تک مناؤ گی نہیں جاناں تب تک مجھ سے کسی بات کی اُمید نہیں رکھنا"۔۔وہ دل ہی دل میں کہتا اپنے کمرے میں غائب ہوا تھا۔۔

فائزہ کچھ دیر پہلے ہی اُسے سمجھا کر اپنے گھر چلی گئی تھیں۔۔ ہیر کا اِس رشتے کے لیے مان جانے کے باعث کسی کا بھی شک اُن کی ان بن پر نہیں گیا تھا۔۔ لیکن رِدا کو راحم کا روّیہ ہیر کے ساتھ مُناسب نہیں لگ رہا تھا۔۔ فائزہ ہیر سے صاف صاف کہہ چکی تھیں کہ وہ اُس کے منانے کے انتظار میں بیٹھا ہے۔۔ اور وہ خود میں ہمت ہی نہیں پا رہی تھی کہ جا کر اُسے منا لے۔۔

....

"یہ کیا کر رہے ہو بیٹا۔۔!!"۔۔ اگلے دن وہ جو اپنی شرٹ آئرن اسٹینڈ پر رکھ رہا تھا ایک دم چونکا تھا۔۔

"استری کر رہا ہوں چچّی امّی"۔۔ وہ سوئچ آن کرتا بولا۔۔

"چھوڑو بیٹا تم کیوں کر رہے ہو۔۔ یہ کہاں ہے۔۔؟؟۔۔ مجھے تو اِس لڑکی کی سمجھ نہیں آتی"۔۔ زرینہ ہیر پر برہم ہوئی تھیں۔۔ تبھی وہ اپنی دُھن میں اُداس سی شکل بنائے سیڑھیاں اُترتی نظر آئی تھی۔۔

"ہیر۔۔ اِدھر آؤ تم ذرا"۔۔ زرینہ نے غصّے سے اُسے پُکارا تھا۔۔ وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی۔۔ راحم نے ہنسی لبوں میں دبائی تھی۔۔

"چچّی امّی میں خود کر لوں گا۔۔ کوئی بات نہیں ویسے بھی ہوئی وی ہے بس تھوڑی سی سلوٹیں تھیں"۔۔ وہ استری کو شرٹ پر رکھتا زندگی میں پہلی بار اپنی بچپن کی بیوی کی طرح معصوم بنا تھا۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اُن تک آئی تھی۔۔

"تم کیوں کرو گے بیٹا۔۔ سارا دن تم آفس میں سر کھپا کر آتے ہو۔۔ گھر پر بھی تمہیں سکون نہ ملے تو۔۔ بس مجھے یہ دیکھنا باقی رہ گیا تھا ہیر۔۔؟؟۔۔"۔۔ اُنہوں نے اپنی خشمگین نظریں ہیر پر ہی رکھی تھیں۔۔

"مجھے پتا نہیں چل سکا تھا امّی"۔۔ وہ منمنائی تھی۔۔

"کیوں تم چین میں رہتی ہو یا تمہیں باپ نے جہیز میں الگ الماری دی تھی جو شوہر کے کپڑوں کا ہوش نہیں رہتا تمہیں۔۔ کل سے مُنہ بنا کر گھوم رہی ہو تا کہ کوئی کام نہ کہہ دے"۔۔ جب تک ہیر کی عزت وافزائی ہوتی رہی تب تک وہ مُسکراہٹ لبوں میں دبائے جلدی جلدی شرٹ پر استری پھیر تا رہا تھا۔۔

"مم۔۔ میں کر دیتی ہوں اُمی"۔۔ وہ نم لہجے میں بولی تھی۔۔ پھر راحم کے قریب آکر شرٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"ہو چکی ہے"۔۔ وہ اُس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنی شرٹ اُٹھاتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔ ہیر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ وہ پلٹ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

"جاؤ اور اُس کی الماری دیکھو۔۔ جو بھی کپڑے ہیں استری والے لے آؤ یہاں ابھی"۔۔ اُنہوں نے سخت انداز میں کہتے اُسے اُوپر جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔

ہیر راحم اُوپر ضرور گئی تھی پر اپنے سُسرال جانے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی۔۔ اپنے میکے کے تکیے میں مُنہ چُھپائے وہ رو دی تھی۔۔

....

دونوں کی ضد میں دو دن گُزر گئے تھے۔۔ اُن کی طرف سے مہران کی فیملی کو مُثبت جواب دے دیا تھا۔۔ آج ویک اینڈ تھا۔۔ فائزہ رُکنے آئی تھیں۔۔ اور کب سے اُسے لے کر بیٹھی تھیں۔۔ رِدا نے اُن دونوں کا ایک ایک روّیہ اُن کے گوش گُزار کیا تھا۔۔

"تو میں کیا کروں پھپھو۔۔ سڑیل تو تھے ہی اتنے پکے بھی ہیں۔۔ اُس دن جب یہاں رہنے کی بات کی تھی تو کہہ رہے تھے تمہارے بغیر نیند نہیں آتی اور اب دو دن ہو گئے ہیں جناب کو میرے بغیر، ضرور گدھے گھوڑے بیچ کر سوتے ہوں گے"۔۔ اُن کی بات پر فائزہ کو اپنے بھتیجے پر رحم آیا تھا۔۔

"دو دنوں سے میری طرف دیکھا بھی نہیں پھپھو۔۔ میرے ہاتھ کا پراٹھا تو چھوڑیں پانی بھی نہیں پی رہے۔۔ سب ہی جانتے ہیں وہ میرے ہاتھ کی چائے کے علاوہ کسی کی بھی چائے نہیں پیتے، اور اب دو دنوں سے اُنہیں اپنی بہن سے پیارا کوئی نہیں لگ رہا۔۔ نہ مجھ سے چائے بنوا رہے ہیں نہ شرٹس آئرن کروا رہے ہیں۔۔ اور تو اور دو دنوں سے میں میکے میں بیٹھی ہوں اُن کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے، وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں پھپھو آخر کو میں اُن کی بچپن کی بیوی ہوں"۔۔ کب کے رُکے آنسو ٹپ ٹپ کرتے فائزہ کے سامنے بہہ نکلے تھے۔۔ راحم حسن کے وہ کام جو ساری زندگی ہیر کو کرتے ہوئے چِڑ لگتی تھی آج اُس کے نہ کروانے پر ہیر راحم حسن رو رہی تھی۔۔

محبوب کی ذرا سی بے نیازی، بے رُخی، بے اعتنائی۔۔ مُحبت کی تھوڑی سی بھی انا باقی بچنے نہیں دیتی۔۔ مُحبت کے اُٹھے ہوئے سر کو بِلا آخر محبوب کے قدموں میں لا پٹختی ہے۔۔

رِدا اور فائزہ دونوں نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا تھا۔۔ اور پھر دونوں کی ہی ہنسی نکلی تھی۔۔

"تو میری جان۔۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا منالو اُپنے بچپن کے شوہر کو"۔۔ وہ اُس کے ٹھوڑی پکڑتے ہوئے مُسکرا کر بولی تھیں۔۔

"لیکن پھپھو کیسے مناؤں۔۔ وہ بہت ناراض ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سڑیل بھی"۔۔ اب تو راحم کی مزید بے اعتنائی اور بے رُخی ہیر سے برداشت کرنا ناممکن تھا۔۔ اُس کی بات پر رِدا نے اُسے گھورا تھا۔۔

"میری بات مانو گی۔۔؟؟"۔۔ اُنہوں نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔ اُس نے اپنی ہتھیلی سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔ لیکن فائزہ کی بات سُنتے ہی ہیر کے سارے جسم کا خون اُس کے چہرے پر سمٹ آیا تھا

"پھپ۔۔ پھو۔۔ یہ مجھ سے بلکل بھی نہیں ہو گا"۔۔ وہ زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔

"بھائی تمہیں دیکھتے ہی پاگل ہو جائیں گے"۔۔ پیچھے سے رِدا کی شوخ سی آواز پر اُس نے رِدا کو گھورنا چاہا تھا۔۔

"صرف پاگل۔۔ ارے چاروں شانے چِت ہو جائے گا میرا بھتیجا"۔۔ فائزہ نے اُسے آنکھ ماری تھی۔۔

"لیکن پھپھو"۔۔ ہیر کے دل کی حالت ابھی سے اتھل پتھل ہونے لگی تھی۔۔

"ہیر سوچ لو۔۔ ورنہ بھائی کی اِگنورنس برداشت کرو پھر"۔۔ ہیر نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"واؤ پھپھو ایک سرپرائز اُنہوں نے پلان کر کے اپنی بچپن کی بیوی کو حیران کیا تھا"۔۔ رِدا نے آنکھیں گُھمائی تھیں۔۔

"اب بچپن کے شوہر کو سرپرائز ملے گا"۔۔ فائزہ نے رِدا کی بات کو مُکمل کیا تھا۔۔ اُن کی باتوں سے ہیر کے دل کی حالت مزید بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔

....

"پھپھو۔۔ میں اُن کے سامنے اِس طرح کیسے جاؤں گی"۔۔ اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتی وہ پریشان ہوئی تھی۔۔

راحم حسن کا سوچ کر دِل اچھل اچھل کر سینے کی دیواروں سے ٹکرے مار رہا تھا۔۔

"ضروری ہے میری جان۔۔ اب تو میرا بھتیجا بھی سڑا ہوا مُنہ بنا کر گھوم رہا ہے۔۔ کچھ اُسی پر رحم کرو"۔۔ اُنہوں نے اُس کے کان میں جُھمکا ڈالا تھا۔۔ وہ جھینپی تھی۔۔

"اور کیا پھپھو۔۔ میرے تو تکیے بھی دو دن سے جو گیلے ہو رہے ہیں تو ابھی تک نہیں سوکھے"۔۔ رِدا اُس کا ہاتھ تھامے اُس کی کلائی میں راحم کا دیا برتھ ڈے گفٹ والا بریسلٹ کا لاک لگانے جُھکی تھی۔۔

"بدتمیز"۔۔ اُس نے رِدا کی پیٹھ پر دھپ لگائی تھی۔۔

"دا کوئین آف مائی بردر'ز ہارٹ اِز ریڈی"

)میرے بھائی کے دل کی ملکہ تیار ہیں(

رِدا نے ہاتھ سے پکڑ کر اُسے کھڑا کیا تھا۔۔ اپنا آپ کسی اور کی نظر سے مُکمل طور پر شیشے میں دیکھ کر اُس کے چہرے کی شادابی کے گلابی پن میں اضافہ ہوا تھا۔۔ لمبی خمدار پلکیں لرزیں تھیں۔۔

"اُف۔۔ اُفف پھپھو۔۔ بھائی تو گئے"۔۔ رِدا نے اُس پر پرفیوم اسپرے کیا تھا۔۔

"پھپھو اگر یہ ایسی باتیں کرے گی تو میں یہیں بیٹھ جاؤں گی"۔۔ وہ دوبارہ بیٹھنے لگی تھی۔۔

"ارے ارے میری جان۔۔ اِس وقت آپ کا کوئی نخرہ نہیں چلے گا۔۔ ہاتھ پکڑو اِس کا رِدا"۔۔ فائزہ آج اُس کی کوئی بھی بات سُننے کے موڈ میں نہیں تھیں۔۔ رِدا نے اُس کا نم ہاتھ پکڑا تھا ٹھنڈا ایخ ہو رہا تھا۔۔

....

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔ وہ سگریٹ لبوں میں دبائے سامنے درخت پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔ سوچوں کا محور وہی دُشمنِ جاں تھی۔۔ اب تو وہ بھی جھنجھلانے لگا تھا۔۔ وہ اب اُسے مِس کرنے لگا تھا۔۔ اُسے بازو پر سُلانے کی اتنی پُختہ عادت بن گئی تھی کہ اب راحم رات کو دو تین بار چونک کر اُٹھ کر سائیڈ پر ہاتھ مارتا تھا۔۔

اب تو ہیر کی نم آنکھیں اُسے بے چین کیے ہوئے تھیں۔۔

تبھی چوڑیوں کی کھنک سے وہ چونکا تھا۔۔ پھر بے اختیار پلٹا تھا۔۔

راحم حسن ایک لمحے کو ساکت ہوا تھا۔۔ یقیناً ہیر راحم حسن پوری حشر سامانیوں سمیت اُس کے سامنے تھی۔۔ راحم کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

بلیک پیور شیفون کی ساڑھی۔۔ جِس کا گلا گہرا نہیں لیکن بوٹ ہونے کے سبب کندھے واضح ہو رہے تھے۔۔

سارے بالوں کو سمیٹ کر دائیں کندھے پر رکھا گیا تھا۔۔ جو کہ نیچے سے بڑی خوبصورتی سے ہلکے سے کرل کیے گئے تھے۔۔

ریڈ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ جن کو دانتوں نے سزا دے رکھی تھی۔۔ سحر انگیز آنکھوں کو مُسکرا لگا کر مزید

قاتل بنایا گیا تھا۔۔گلے میں مُنہ دکھائی میں دی جانے والی سلور کلر کی باریک سی چین اور اُس میں لٹکتا ہوا پینڈٹ بہار دِکھلا رہا تھا۔۔

باریک شیفون کی دو انچ کی سلیوز۔۔بائیں بازو میں کچھ کانچ کی بلیک چُوڑیاں تھیں جبکہ دائیں ہاتھ میں بر تھ ڈے میں پہنایا جانے والا بریسلٹ چمک رہا تھا۔۔

اور پیروں میں نازک ہیل کی سِلور اسٹائلش سے سینڈلز۔۔

راحم کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔ایک دو بار ہیر نے نظریں اُٹھانے کی کوشش کی تھی۔۔لیکن اُسے یک ٹک خود کو دیکھتا پا کر وہ نظریں جھکانے پر مجبور ہوئی تھی۔۔ہیر کا دل اُس کے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔

وہ نظریں جھکائے بائیں ہاتھ سے دائیں کلائی میں پہنے بریسلٹ کو چھیڑ رہی تھی۔۔یہ ایک ناکام کوشش تھی خود کو اُس کی بے باک نظروں سے چُھپانے کی۔۔

اُس نے جھجکتے ہوئے دو قدم آگے بڑھنا چاہا تھا، لیکن نہ پینسل ہیل میں چلنے کا کوئی تجربہ تھا اور نہ ہی کبھی ساڑھی پہنی تھی۔۔نتیجتاً وہ لڑکھڑائی تھی۔۔

جب اچانک راحم کو ہوش آیا تھا۔۔بے ساختہ آئی ہنسی کو وہ بڑی مہارت سے چُھپا گیا تھا۔۔ایک بھرپور نظر اُس پر ڈالنے کے بعد وہ سگریٹ لبوں میں دبائے پلٹا تھا۔۔

"اُففففف یہ پھپھو اور رِدا کے کام ہی نرالے ہوتے ہیں"۔۔وہ بڑبڑائی تھی۔۔اب کے وہ کُھل کر مُسکرایا تھا۔۔

"کیوں آئی ہو۔۔؟؟۔۔کوئی کام تھا کیا۔۔؟؟"۔۔اُس کی بے اعتنائی پر ہیر نے تڑپ کر سر اُٹھایا تھا۔۔آنکھیں سرعت سے بھیگی تھیں۔۔اُسے لاتعلق سا پیٹھ کیے کھڑے دیکھ کر اُس کے دل میں درد جاگا تھا۔۔

"مم۔۔میری بات تو سُنیں"۔۔وہ خود پر قابو پاتی بمشکل بولی تھی۔۔لیکن وہ ویسے ہی کھڑا رہا تھا۔۔اُس کے بھیگے

لہجے پر راحم کا دل مچلا تھا۔۔ ایک پل کو دل کیا سب جائے بھاڑ میں اور وہ بھاگ کر اُسے اپنے وجود میں چھپا لے۔۔ لیکن نجانے کیوں اِس سمے اُس کا دِل ہیر کا خود کو منانے کی ضد کر بیٹھا تھا۔۔ کوئی جواب دیئے بنا اُس نے سگریٹ نیچے پھینک کر پیروں سے بُجھائی تھی

"آپ نا۔۔ ناراض ہیں مجھ سے"۔۔ ہیر کی نظریں اُس کے پیروں پر تھی۔۔ اِس وقت ہیر راحم کا دل اُس سڑیل، جنگلی، ہٹلر کی پناہوں میں رونے کا کر رہا تھا۔۔ تو دوسری طرف راحم کا دل ضدی بچّے کی طرح اُس کا ہوش رُبا رُوپ دیکھنے کا مُتمنی ہو رہا تھا۔۔ پر وہ خود کو سنبھالے ہوئے تھا۔۔ دونوں ہی بمُشکل اپنے اپنے دِلوں کو قابو کیے ہوئے تھے۔۔

"کیوں۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔؟؟۔۔ میں اگر ناراض ہوتا تو میری بیوی ایٹ لیسٹ دو دن بعد تو نہ آتی مجھے منانے"۔۔ از حد سپاٹ لہجہ۔۔ ہیر کا دل ڈوبا تھا۔۔ اور یہ بات راحم نے بلکل دل سے کہی تھی۔۔

"مم۔۔ مجھے آپ سے ڈر لگ رہا تھا ناں۔۔ آپ تو ویسے ہی اتنے سڑیل ہوتے ہیں۔۔ اِس بار تو آپ ناراض۔۔"۔۔ ہڑبڑاہٹ میں وہ کیا سے کیا بول گئی تھی۔۔

"کیوں میں آدم خور ہوں یا اب تک تمہیں مارتا آیا ہوں میں"۔۔ وہ تپا ہی تو تھا۔۔ ہیر راحم حسن ہمیشہ کی طرح راحم حسن کے رومانٹک موڈ کا گلا گھونٹنے کو کمربستہ ہوئی تھیں۔۔

"مم۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔ اب تو آگئی ہوں ناں منانے"۔۔ وہ نم لہجے میں اتنے پیار سے بولی تھی کہ راحم نے بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"بڑی نوازش ہے آپ کی"۔۔ وہ سر جھٹک کر بولا تھا۔۔

"پھپھو نے تو کہا تھا آپ مجھے دیکھتے ہی چاروں شانے چِت ہو جائیں گے پر آپ تو ابھی بھی ویسے ہی سڑیل ہیں۔۔ مجھے آنا ہی نہیں چاہیئے تھا"۔۔ وہ سُوں سُوں کرتی مُڑی تھی۔۔ لیکن بُرا ہو پینسل ہیل کا جو ساڑھی میں اُلجھی

تھی۔۔ ہیر کا پاؤں مڑا تھا اور ٹرخ کی آواز کے ساتھ ہیل کے ٹوٹنے کے ساتھ ہیر کی ہلکی سی چیخ بھی گونجی تھی۔۔

وہ جواب تک اُس کی پہلی بات پر غور کیے فائزہ کے پلان پر عش عش کر رہا تھا، اُس کی چیخ پر ایک دم مُڑا تھا۔۔

بغیر ایک سیکنڈ ضائع کیے وہ اُس تک پہنچا تھا۔۔

وہ زمین پر گری ہوئی تھی۔۔

"ہیر"۔۔ پھر اُسی تیزی سے اُس کے پاس زمین پر اکڑوں بیٹھا تھا۔۔ وہ سر جُھکائے اپنا پاؤں پکڑے ہوئے تھی۔۔

"ہیر۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔؟؟۔۔ لگی تو نہیں ہے"۔۔ وہ اُس کے جُھکے سر کو دیکھتا پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔۔ اُس نے سر اُٹھا کر ایک شکوہ کناں نگاہ سامنے بیٹھے اپنے بچپن کے شوہر پر ڈالی تھی۔۔ آنسوؤں سے لبالب بھری آنکھیں۔۔ مزید قاتل لگتیں راحم حسن کے دِل پر وار کر گئی تھیں۔۔

"جب ساڑھی پہننی نہیں آتی تو پہنی کیوں تھی"۔۔ اُس نے اپنے مخصوص سخت انداز میں کہتے اُس کی ساڑھی کا ڈھلکا پلو واپس شانے پر رکھا تھا۔۔ پھر اُس کے ہاتھ سینڈل سے ہٹائے تھے۔۔

"دماغ خراب تھا میرا جو پھپھو کی باتوں میں آکر آپ کو منانے چلی آئی"۔۔ وہ اپنی چوڑیوں والی کلائی سامنے کرتی بچّوں کی طرح روتے بولی تھی۔۔ جہاں ٹوٹی چوڑیاں اُس کی کلائی میں کُھب گئی تھیں۔۔

"یعنی کے ساری غلطی ابھی بھی میری۔۔ واہ پھپھو۔۔ بیوقوف بھتیجی کو مجھے منانے بھیج رہی تھیں تو تھوڑی ٹپس بھی دے دیتی کہ روٹھے شوہر کو کیسے منایا جاتا ہے"۔۔ راحم نے اُس کی کلائی سے اُس کا ہاتھ ہٹایا تھا۔۔ پھر کلائی اونچی کرکے قریب سے جائزہ لینے لگا تھا۔۔ اپنے بیوقوف بولے جانے پر وہ تپی تھی۔۔

"ساڑھی پہن تو لی تھی میں نے آپ کو منانے کے لیے اور آپ کیا چاہتے تھے میں آپ کے آگے پیچھے گھومتی ساڑھی کا پلو لہرا لہرا کر چیپ سا گانا گاتی"۔۔ وہ بھی تپ کر بولی تھی۔۔ راحم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ اُس کی کلائی تھامے وہ اُس کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ اپنی بات سمجھ میں آتے ہی ہیر نے دل ہی دل میں خود کو کوس کر سر جُھکایا تھا۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"تمہاری اتنی رومانٹک امیجینیشن میں اگر بارش بھی ہو جائے تو اُففف۔۔"۔۔ راحم اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا تھا۔۔ لیکن ہونٹوں پر ہنسی ابھی بھی برقرار تھی۔۔ ہیر کے سارے جسم کا خون چہرے پر سلامی دینے آیا تھا۔۔

"مجھے اتنی چوٹ لگی ہے اور آپ کو رومانس سوجھ رہا ہے"۔۔ وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔ اُسے کچھ تو بولنا تھا ناں۔۔

"نہیں چوٹ پر نہیں سُوجھ رہا۔۔ پھپھو کی بات کے مُطابق سوجھ رہا ہے"۔۔ ہیر کا دل ایک لمحے کو رُکا تھا۔۔ اُس نے پلکوں کو سوالیہ انداز میں اُٹھایا تھا۔۔ وہ بہت نرمی اور احتیاط سے اُس کی کلائی سے ٹوٹی چوڑیاں نکال رہا تھا۔۔ اُس کی کلائی پر ننھے ننھے خون کے قطرے اُبھرتے دیکھ کر وہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔

"پھپھو کی بھتیجی واقعی پھپھو کے بھتیجے کو چاروں شانے چِت کر چکی ہے"۔۔ گھمبیر لہجہ۔۔ ہیر کی پلکیں لرزتے ہوئے جُھکیں تھیں۔۔ رونے کے باعث اُس کی لمبی بھیگی پلکیں آپس میں جُڑ سی گئی تھیں۔۔ جِن پر ایک نظر ڈالتا وہ ایک دم کھڑا ہوا تھا۔۔

"اٹھو"۔۔ راحم نے نرمی سے اُس کا بھرا بھرا گُداز بازو تھاما تھا۔۔ اُس کے ہاتھ کا لمس ہیر کے رگ و جاں میں ایک انوکھی برقی کی طرح دوڑا تھا۔۔ اتنے دِنوں سے وہ، اُس کا دِل، جان، روح سب اُسی پُر حدت لمس کے ہی تو مُنتظر تھے۔۔ ایک ہاتھ میں سینڈل تھامے اُس نے اُس کے سہارے کھڑا ہونا چاہا تھا پر پیر میں درد کی لہر سے وہ لڑکھڑائی تھی۔۔ سرعت سے اپنا ہاتھ اُس کی کمر میں ڈال کر وہ نیچے بیٹھا تھا۔۔

"ساڑھی پہن لی تھی، کر دینا تھا تم نے مجھے چاروں شانے چِت۔۔ کافی نہیں تھا جو ہیل پہن کر اپنا پاؤں تڑوا دیا"۔۔ وہ اب اُس کے دوسرے پیر سے سینڈل اُتار رہا تھا۔۔ راحم کے لہجے میں جھنجھلاہٹ محسوس کرتی جواباً وہ بھی جھنجھلاہٹ سے بولی تھی۔۔

"رِدا نے کہا تھا آپ مجھے دیکھ کر دیوانے ہو جائیں گے"۔۔ اُس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔ یعنی کہ چاروں شانے چِت

کروانا کافی نہیں تھ جو مزید اُسے دیوانہ بھی بنانا تھا۔۔وہ حیرت سے آنکھیں وا کرتا سوچ رہا تھا جبکہ وہ ابھی تب جھنجھلاہٹ میں بولے جارہی تھی۔۔

"اور آپ کو کیا لگتا ہے۔۔ یہ ساڑھی یہ پینسل ہیل پہن کر آپ کے سامنے آنے کا حوصلہ تھا کیا مجھ میں۔۔ یہ دونوں پھپھو بھتیجی پتا نہیں کیا کیا کرواتی ہیں مجھ سے"۔۔وہ جھنجھلاہٹ میں پتا نہیں کیا کیا بولتی گئی تھی۔۔ پر اُس پر نظر پڑتے ہی وہ زبان دانتوں میں دبا گئی تھی۔۔وہ شرارت سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

"میری بہن اور پھپھو کم از کم تم سے زیادہ عقل مند ہیں ہیر راحم حسن"۔۔وہ اُس کے ہاتھ میں دوسرا سینڈل تھماتا مُسکراتے ہوئے اُسے گود میں اُٹھا گیا تھا۔۔ ہیر نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے تھے۔۔

....

وہ اُسے اُٹھائے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا لیکن پھر دروازے پر رُکا تھا۔۔

"ہیر راحم حسن آپ کو میکے ڈراپ کروں یا اپنے سُسرال چلیں گی آپ۔۔؟؟"۔۔وہ بظاہر بلکل سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لیکن آنکھوں سے ٹپکتی واضح شرارت سے وہ جھینپی تھی۔۔

"مجھے اپنے گھر جانا ہے"۔۔اعتماد سے بولتے ہوئے اُس نے کمرے کا دروازے کھولا تھا۔۔اُس کی بات پر راحم حسن کے چہرے پر جاندار مُسکراہٹ کِھلی تھی۔۔وہ اُسے آرام سے بیڈ پر بٹھا چُکا تھا۔۔ ہیر نے ہاتھ میں تھامے سینڈلز نیچے رکھے تھے۔۔

"اِدھر دِکھاؤ"۔۔وہ اُس کے ہاتھ کا جائزہ لینے لگا تھا۔۔

"اِس پر ڈیٹول لگانی ہوگی"۔۔وہ زخم کا معائنہ کرتا بولا۔۔

"کوئی نہیں۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔ اب اتنا بھی نہیں لگا جو آپ ڈیٹول لگائیں گے"۔۔وہ اپنی کلائی چُھڑواتی ایک دم بپھری تھی۔۔

"تو زخم کیسے صاف ہو گا۔۔؟؟"۔۔وہ گھور کر پوچھ رہا تھا پھر سائیڈ ٹیبل سے پین کلر آئینمنٹ نکال کر ایک گھٹنہ موڑ کر واپس بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔

"پانی سے ہو جائے گا"۔۔وہ اپنی کلائی ساڑھی کے پلو میں چھپاتی بولی۔۔اُس کی حرکت پر راحم نے بے ساختہ آئی مُسکراہٹ کو چُھپایا تھا۔۔پھر بڑے آرام سے ہیر کا پیر اپنے گھٹنے پر رکھتا وہ اب اُسے آئینمنٹ لگانے لگا تھا۔۔

ہیر یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی۔۔وہ سر جُھکائے اپنے کام میں مصروف رہا تھا۔۔

پھر کچھ کہے بغیر واشروم سے ڈیٹول لے آیا تھا ہیر کا دھیان ڈیٹول پر نہیں گیا تھا۔۔

وہ بس خاموشی سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔وہ اُس کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا۔۔راحم نے سائیڈ ٹیبل سے روئی نکالی تھی۔۔پھر دوبارہ اُسی جگہ پر بیٹھ کر اُس نے روئی کو ڈیٹول کی بوتل پر لگا کر بوتل کو ٹیڑھا کیا تھا۔۔ڈیٹول روئی میں جذب ہوئی تھی۔۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔؟؟"۔۔لہجہ نم تھا۔۔

"میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں بھلا"۔۔راحم نے نرمی سے ہیر کے پلو سے اُس کا بازو نکالا تھا۔۔شیفون کا پلو پھر پھسلا تھا۔۔اُس نے اُس کے پلو کو جگہ پر رکھتے ہوئے اُس کی کلائی تھامی تھی۔۔ہیر کا دل بھر آیا تھا۔۔

"ہاں اِسی لیے میرے ہاتھ کا پراٹھا نہیں کھایا۔۔میرے ہاتھ سے پانی نہیں پیا اور اُس دن شرٹ استری نہیں کرنے دی۔۔ات۔۔اتنی ڈانٹ کُھلوائی"۔۔وہ بولتے بولتے رو دی تھی۔۔وہ مُسکرایا تھا۔۔

"میں ناراض تھا تو ناراضگی دِکھا دی۔۔اب نہیں ہوں تو اب پیار دِکھاؤں گا"۔۔راحم نے اُس کے ہاتھ پر روئی رکھی تھی۔۔وہی ہوا جس کا ڈر تھا

"امّی۔۔جل رہا ہے میرا ہاتھ جل۔۔آ۔۔آپ نے ڈیٹول۔۔"۔۔وہ اپنا ہاتھ چُھڑاتی ایک دم چیخی تھی۔۔جب راحم نے اپنی ہتھیلی اُس کے ہونٹوں پر جمائی تھی۔۔

"بس چُپ خاموش۔۔ تمہیں اِسٹچز نہیں لگا رہا جو ایسے چیخ رہی ہو بیو قوف لڑکی"۔۔ ہیر کی آنکھوں سے لاتعداد آنسو اُس کے ہاتھ ہر گرے تھے۔۔ ہیر کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں اُسے تکلیف دِکھی تھی اور راحم حسن جانتا تھا کہ وہ ڈیٹول کی تکلیف ہر گز نہیں تھی۔۔ اُس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا کر راحم نے نرمی سے اُسے خود میں سمویا تھا۔۔ وہ رو دی تھی۔۔ بچّوں کی طرح رو دی تھی۔۔ وہ جتنا اُسے چُپ کرواتا وہ اُتنا روئے جا رہی تھی۔۔

"ہیر۔۔ بس کر دو یار"۔۔ راحم نے بے بسی سے اُس کے بال سہلائے تھے۔۔

"آ۔۔ آپ کو پتا ہے۔۔ آپ سڑیل۔۔ ہٹلر۔۔ ہلا کو خان تو ہیں ہی پر۔۔ پر بہت پکّے بھی ہیں۔۔ جھوٹے بھی ہیں۔۔ مجھ سے کہا تمہارے بغیر نیند نہیں آتی دو دن بڑے مزے سے سو بھی لیے۔۔ پر مجھے لینے نہیں آئے۔۔ میں آپ کا انتظار کرتی رہی آئی ہیٹ یو۔۔!! ہیٹ یو!!"۔۔ وہ اُس کی پیٹھ پر مُکّے برساتی بولی اُس کی بات پر وہ جو مُسکرا رہا تھا پر آخری بات پر ہنستا ہوا اُسے خود سے ہٹا گیا تھا۔۔

"اگر یہ سب نہ کرتا تو آج اپنی بچپن کی بیوی کے ہاتھوں اتنے دلکش طریقے سے چاروں شانے چِت کیسے ہوتا بھلا۔۔؟؟"۔۔ وہ اُس کے سراپے پر ایک بھرپور نظر ڈالتا اُس کی ٹھوڑی تھامے پوچھ رہا تھا۔۔ ہیر کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا تھا پلکیں لرزیں تھیں۔۔

"ڈنٹ یو مِس می ہیر۔۔؟؟"

(تم نے مجھے یاد نہیں کیا ہیر۔۔؟؟)

اُس کی پُر شوخ نظریں جذبات سے بھرپور گھمبیر لہجے پر وہ خود میں سمٹی تھی۔۔ لیکن راحم حسن کے رومانٹک موڈ کا قتل بھی تو کرنا تھا ناں ہیر راحم نے۔۔

"نہیں بلکل بھی نہیں۔۔ یہ ساڑھی اور ہیلز پہن کر رات کے گیارہ بجے میں چھت پر اپنا پاؤں ہی تو تڑوانے گئی تھی۔۔"۔۔ اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کے لیے وہ بھرائے ہوئے لہجے میں تڑخ کر بولی تھی۔۔ وہ مُسکرایا تھا

"آئی مِسڈ یو ٹو جاناں"۔۔اُس کی پیشانی پر لب رکھتے راحم نے اُسے قیمتی متاع کی طرح سینے سے لگایا تھا۔۔کچھ کہے بغیر اُس نے طمانیت سے اپنا سر اُس کے سینے پر رکھے آنکھیں موندی تھیں۔۔راحم حسن کو اپنا جواب ہیر کے آنسوؤں نے دے دیا تھا۔۔

"جلدی سے چینج کر کے آؤ۔۔جب تک تم میرا بازو نہیں توڑو گی مجھے نیند نہیں آئے گی، قسم سے دو دونوں سے پانچ پانچ چھ چھ بار تو اُٹھ کر تمہیں ڈھونڈا ہے دل نے"۔۔وہ کِھلکھلائی تھی۔۔

راحم حسن اُس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔اپنی بے تابیاں بتاتا ہیر راحم حسن کو راحم حسن اپنی زندگی میں اُس کی اہمیت بتاتے ہوئے اُس کی مُحبت کو مان بخش رہا تھا۔۔

....

اگلی صبح ہیر کے لیے بہت خوشگوار تھی۔۔نماز پڑھ کر وہ دونوں ہی سو گئے تھے۔۔ساڑھے نو بجے اُس کی آنکھ کُھلی تھی۔۔وہ اُس کے پہلو میں بلکل گہری نیند سو رہا تھا۔۔ہیر کُہنی پر سر ٹکائے اُس کے چہرے کو مُحبت سے تکتے ہوئے اُس پر جُھکی تھی۔۔ہیر راحم حسن نے اپنی مُحبت کی پہلی مُہر اُس کے گال پر ثبت کی تھی۔۔راحم نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا تھا ہیر نے سانس رُوکی تھی۔۔لیکن وہ کسمسا کر دوبارہ سو گیا تھا۔۔

وہ مُسکراتی ہوئی بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔فریش ہو کر اُس کے موبائل پر پانچ منٹ بعد کا الارم لگاتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔اُس کے پاؤں میں اب درد نہیں تھا۔۔کلائی پر راحم نے سنی پلاسٹ لگایا تھا۔۔

وہ اُس کے لیے پراٹھا بنا رہی تھی۔۔فائزہ اور رِدا نے اُس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی پر وہ ہونٹوں کو سیئے اپنے کام میں مصروف رہی تھی۔۔پر اُس کے چہرے پر سجی خوبصورت مُسکان نے رِدا اور فائزہ کے دِلوں کو اطمینان بخشا تھا

"ہیر جلدی سے ناشتہ لاؤ۔۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے"۔۔ جبھی وہ کچن میں داخل ہوا تھا۔۔فائزہ نے معنی خیزی سے اُسے دیکھا تھا۔۔

"کیا حال ہے بھتیجے۔۔؟؟"۔۔اُنہوں نے مُسکرا کر پوچھا تھااُن کے لہجے میں رچی شرارت کو اِگنور کیے وہ فریج سے پانی کی بوتل اور گلاس لیے باہر آکر ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا تھا۔۔

"میں تو الحمداللہ بہت خوش ہوں پھپھو پر آپ سے کہنا تھا کہ بیاہی بیٹیاں سُسرال میں ہی اچھی لگتی ہیں"۔۔وہ بول کر گلاس لبوں سے لگا گیا تھا۔۔

"جی بِلکل میرا ابھی یہی خیال ہے۔۔ جبھی اپنی بیٹی کو سُسرال روانہ کیا تھا تاکہ سُسرال والوں کے چہرے کا ڈیزائن بھی اصلی حالت میں آئے"۔۔وہ برجستہ بولی تھیں۔۔وہ گلاس ٹیبل پر رکھتازور سے ہنسا تھا۔۔

"اپنی بھتیجی سے کہیں ناشتہ لے بھی آئے اب۔۔ ہیررر"۔۔اُن کو مُسلسل اپنی طرف دیکھتا پاکر وہ خود ہی اُس کو آوازیں دینے لگا تھا۔۔فائزہ ہنستے ہوئے کچن کی طرف بڑھی تھیں۔۔فائزہ نے ایک مُسکراتی نظر ہیر پر ڈالی تھی۔۔

"آئی"۔۔وہ بولتی ہوئی کچن سے برآمد ہوئی تھی۔۔وہ ناشتہ رکھ کر مُڑنے کو تھی جب وہ اُسے دوبارہ پُکار گیا تھا۔۔

"جی"۔۔اُس نے راحم کو دیکھا تھا۔۔

"بیٹھو تمہیں ایک بات بتانی ہے"۔۔وہ اُس کے مُنہ میں نوالا ڈالتا بولا تھا۔۔

"جلدی بتائیں مجھے رِدا کے لیے بھی پراٹھا بنانا ہے"۔۔وہ نوالا نگلتی بولی۔۔

"ہیر میں صبح جاگ رہا تھا"۔۔وہ سر جُھکائے نوالا بناتا بولا

"کب۔۔؟؟"۔۔ہیر کا مُنہ حیرت سے کُھلا تھا۔۔راحم نے اُس کے کُھلے مُنہ میں دوسرا نوالا ڈالا تھا

"تب"۔۔پھر تھوڑا جُھک کر بے ساختہ اُس کا گال چُھوا تھا۔۔ساری بات سمجھتے ہی وہ ہڑبڑا کر اُٹھی تھی۔۔

"رِدا۔۔ کوپر اٹھا۔۔ میں۔۔"۔۔ بات ادھوری چھوڑ کر وہ کچن کی طرف بھاگی تھی۔۔

....

مہران سومرو کے گھر والے تاریخ لینے آئے تھے۔۔ باقی کے معاملات اللہ کے کرم سے جلدی طے ہوتے گئے تھے۔۔ کچھ دنوں میں اُن کے مڈ ٹرمز تھے۔۔ بارہ دنوں بعد اُن کا آخری پیپر تھا۔۔ اُن کے امتحانات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بیس دن بعد اُن دونوں کا نکاح طے کیا گیا تھا۔۔ رُخصتی اُن کے فائنل پیپرز کے بعد رکھی گئی تھی۔۔

راحم نے ہمیشہ کی طرح اپنی سخت نگرانی میں اُنہیں پڑھایا تھا اور اِس بار ہیر راحم حسن کی سچّی لگن ہی تھی جو اُس کے سارے پیپرز ہی اچھے ہوئے تھے جوں جوں پیپرز چیک ہوتے جارہے تھے۔۔ وہ خوشی سے پاگل ہوئی جارہی تھی۔۔ اِس بار اُس نے رِدا کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔ رزلٹ ہاتھ میں لیے وہ زور سے راحم سے لپٹی تھی۔۔

وہ اُس کی خوشی پر اُس سے زیادہ خوش ہوا تھا اور اِسی خوشی میں وہ آج اُن دونوں کو خود سے شاپنگ اور ڈنر پر لے آیا تھا۔۔ راستے میں اُنہوں نے فائزہ اور پریشے کو بھی پِک کرلیا تھا۔۔ ہنستے مُسکراتے، رِدا کی ناک میں دم کرتے، شور مچاتے، الٹے سیدھے ٹپے گاتے، ڈھیر ساری شاپنگ میں یہ دِن کیسے گُزرے پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔ اور نکاح میں اب ایک دن ہی باقی بچا تھا۔۔ وہ دو دنوں سے اپنے میکے میں تھی۔۔۔ اُس کی ضد پر نہیں بلکہ راحم صرف رِدا کا خیال کرتے مجبور ہوا تھا۔۔

....

ڈل گولڈن کلر کی گھٹنوں تک آتی فُل ایمبرائیڈڈ شرٹ اُس پر ہم رنگ گرارا۔۔ کُہنیوں تک آتی سلیوز۔۔ ٹیکا، بڑے بڑے جُھمکے۔۔ بڑا سا ہار۔۔ رِدا حسن۔۔ مہران سومرو کے نام پر سر سے پیر تک سجی سنوری خدیجہ اور زرینہ کی آنکھیں نم کروا رہی تھی۔۔ راحم حسن نے نظر بھر کر بھی بہن کو نہیں دیکھا تھا کہ کہیں ضبط نہ ٹوٹ جائے۔۔

ہیر سے سب نے اتنا کہا کہ اپنی شادی یا ولیمہ کا ڈریس پہن لے لیکن وہ مان کر ہی نہ دی۔۔

"معاف کریں مجھے۔۔اتنا بھاری ڈریس پہن کر میں نے مہمانوں کے قدموں میں ہی سلامی دیتے رہنا ہے پھر۔۔"۔۔اُس کی بات پر راحم نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔۔

ڈل یلو آر گنزا فراک جس کا فرنٹ اور سلیوز ایمبرائڈڈ تھی۔۔مہرون ڈوپٹہ گولڈن چھن سے بھرا ہوا تھا۔۔ڈوپٹے اور فراک کے دامن میں سبز ویلوٹ کی چوڑی پٹی جس پر فراک جیسی ہی ایمبرائڈری کی ہوئی تھی۔۔کریم کلر کے گرارے پر بھی گولڈن چھن لگے ہوئے تھے۔۔بالوں کو نفاست سے جوڑے میں قید کیا گیا تھا۔۔ گلے میں شادی کے دن والا ہار۔۔کانوں میں اُسی سیٹ کے جُھمکے۔۔ماتھے پر ٹیکا۔۔کُہنیوں تک آتی سلیوز۔۔ایک ہاتھ میں کپڑوں سے میچنگ کانچ کی چوڑیاں جب کہ دوسرے میں وہی بریسلٹ۔۔

ہیر راحم حسن۔۔راحم حسن کی نظروں کے حصار میں تھی۔۔اور وہ یہ بات جانتی بھی تھی۔۔ تبھی ایک دلفریب حیا آمیز مُسکان اُس کے چہرے پر کِھل رہی تھی۔۔

فائزہ بھی آج پرپل اور گرین کلر کے امتزاج میں بھتیجیوں سے کم نہیں لگ رہی تھیں۔۔اور اُن کو یہ بات بتانے والا کوئی اور نہیں اُن کا اپنا بھتیجا تھا۔۔

....

دُلہا آگیا تھا۔۔رِدا کے دل کی دھڑکن جو کب سے شور مچا رہی تھی ایک دم رُکی تھی۔۔ہیر نے بے اختیار اُس کے سرد ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

"لو رِدا تمہارا مچھڑ آگیا"۔۔ہیر نے رِدا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"ہیر تمیز سے نام لو"۔۔دُلہن بنی رِدا نے اُسے چُٹکی نوچی تھی۔۔

بوسکی کے کریم کلر شلوار قمیض۔۔شانوں پر اجرک۔۔گلے میں سُرخ گلابوں کا ہار۔۔چہرے پر ہلکی ہلکی شیو۔۔دُلہا چہرے پر خوبصورت مُسکراہٹ سجائے اپنی دو دوماؤں، بھائی بھابھیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔۔

راحم اور فواد بھی دُلہے کو کمپنی دینے کے لیے شلوار قمیض میں ہی تھے۔۔

"سو بسم اللہ۔۔ سو بسم اللہ۔۔ ماں قُربان۔۔ ماں صد قو ونیاں پھنبجی دھی توں۔۔ ننڈھی اللہ رکھے، کُنوار تہ ڈاڈھی سوہنٹی گولی تئ میرو لائے"

)سو بسم اللہ۔۔ سو بسم اللہ۔۔ میں قُربان۔۔ میں صدقے جاؤں اپنی بیٹی پر۔۔ چھوٹی اللہ رکھے، دُلہن تو بہت ہی پیاری ڈھونڈی ہے میرو کے لیے(

یہ اُس کی بڑی ساس تھیں۔۔ مہران کی وڈی امّاں۔۔ اُنہوں نے مہران کی ماں سے کہتے چٹاچٹ رِدا کی گال چومے تھے۔۔

"امّاں روؤڈے"

)امّاں ڈوپٹہ دو(

وڈی امّاں نے مہران کی بڑی بھابھی کے ہاتھ سے گولڈن کڑھائی والا بہت ہی خوبصورت لال ڈوپٹہ لے کر رِدا کے سر پر ڈالا تھا۔۔

اب دُلہن مُکمل طور پر گھونگھٹ میں تھی۔۔

نکاح کی رسم کے لیے حسن صاحب، انعام صاحب اور راحم مولوی صاحب کے ساتھ اندر آئے تھے۔۔

راحم نے اُس کے آگے پیپرز رکھے تھے۔۔ رِدا کی ہاتھ میں پین کانپا تھا۔۔ راحم نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ سائن کرتے ہی کمرے میں سب سے پہلے ہیر کی سسکی گونجی تھی۔۔ پھر رِدا بھی خود کو روک نہیں پائی تھی۔۔

زرینہ اور خدیجہ نے اُس کی پیشانی چومی تھیں۔۔

"ارے میری جان ابھی سے تھوڑی جا رہی ہے وہ"۔۔ حسن صاحب نے اُسے اپنے حصار میں لیے ہنس کر کہا تھا۔۔

"یہ غدا ر ہی ہے تایا ابّو۔۔ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی"۔۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔ راحم ایک نظر اُس پر ڈال کر جلدی سے کمرے سے نکلا تھا۔۔

"میں کیسے رہوں گی تمہارے بنا رِدا"

"میرے بھائی ہیں ناں۔۔ اُن کو تنگ کرتی رہنا ساری زند۔۔"۔۔ رِدا سے بولا ہی نہیں گیا تھا۔۔ پھر جو دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر روئیں تو سب کو ہی رُلا ڈالا تھا۔۔ فائزہ کو دونوں کا ہی میک اپ پھر سے کرنا پڑ گیا تھا۔۔

رِدا کو باہر لا کر بٹھایا گیا تھا۔۔ لیکن یہ کیا۔۔ دُلہے کے چہرے پر نظر پڑتے ہی ہیر راحم حسن کی آنکھیں پھٹی تھیں۔۔

"رِد۔۔ رِدا تم۔۔ کم از کم میری آدھی بدعا سے تو آزاد ہو گئی ہو"۔۔ نظریں مہران پر جمائے بولی جو اپنی ماؤں، راحم اور فواد کے ساتھ یہی آ رہا تھا۔۔

"کک۔۔ کیوں۔۔؟؟"۔۔ رِدا کا دل دھڑکا تھا۔۔ مونچھیں، مِٹھی اب اور کیا بم پھوڑے گی ہیر اُس کے سر پر۔۔

"السلام و علیکم بھابھی"۔۔ وہ اُسے حیران پریشان خود کو دیکھتا پا کر مُسکرا کر بولا تھا۔۔ گھونگھٹ کے اندر بیٹھی رِدا کے دِل نے شور مچایا تھا۔۔

"وا۔۔ و علیکم السلام بھائی"۔۔ ہیر نے جلدی سے اپنا مُنہ بند کیا تھا۔۔

"اب ٹھیک ہے ناں بھابھی"۔۔ وہ مُسکرا کر پوچھتا رِدا کے برابر بیٹھا تھا۔۔ رِدا خود میں سمٹی تھی۔۔ مہران اُس کا سمٹنا محسوس کرتے ہوئے دلفریبی سے مُسکرایا تھا۔۔ ہیر نے شرمندگی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"ابّا ہے کُنوار کھے پارائے"

(ابّا یہ دُلہن کو پہناؤ)

وڈی اماں نے اُس کے ہاتھ میں دو کنگن دیئے تھے۔۔ رِدا کے ہاتھ کانپے تھے۔۔ ہیر نے اُس کا ہاتھ مہران کے ہاتھ میں دیا تھا۔۔ اُس کے ہاتھوں کی ٹھنڈک محسوس کرتا وہ ہنسا تھا۔۔ اُس کی گرفت میں رِدا کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔

....

"چلو دُلہے میاں۔۔ تمہارے سالے سے اجازت کر آئی لوں لیکن اُس کے اماں ابا سے نہیں اِس لیے جلدی کرنا"۔۔ فائزہ نے ڈرائینگ روم کا دروازہ کھول کر مہران کو اندر جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔ وہ مُسکراتا ہوا اندار داخل ہوا تھا۔۔

فائزہ نے مُسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا تھا۔۔ آج فائزہ کے ساتھ ہیر رِدا کی حالت کا سوچ کر مزے لے رہی تھی۔۔

دروازے کے بند ہونے کی آواز پر رِدا کا دِل اچُھل کر حلق میں آیا تھا۔۔ وہ ہڑبڑا کر اُٹھی۔۔

مہران کی اُس کی جانب پُشت تھی۔۔ گولڈن کلر کے غرارے میں وہ شانوں پر خوبصورت سا سُرخ ڈوپٹہ اوڑھے مہران کے دل کی دھڑکن بے ترتیب کر چکی تھی۔۔

"السلام و علیکم"۔۔ مہران نے سلامتی بھیجی تھی۔۔ اپنے پیچھے سے آتی آواز رِدا کو بہت قریب معلوم ہوئی تھی۔۔

"مسلمان کو سلام کا جواب دینا فرض ہوتا ہے"۔۔ کہنے کے ساتھ ہی مہران نے اُسے شانوں سے تھامے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔ رِدا کی نظروں کے ساتھ سر بھی جُھکا تھا۔۔ جبکہ اُس کے سُندر رُوپ کو دیکھتے ہوئے مہران سے اپنی نظریں ہٹانی مُشکل ہوئی تھیں۔۔

"رِدا۔۔ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں پلیز"۔۔ وہ اُس کے جُھکے سر کو دیکھتا گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔ اُس کی زندگی کی پہلی فرمائش پر رِدا نے ہاتھ مسلتے ہوئے دھیرے سے اپنی پلکیں اُٹھائیں تھیں۔۔ لیکن یہ کیا۔۔ اُس کی نظروں نے مہران کے چہرے سے ہٹنے سے انکار کیا تھا۔۔

"یہ۔۔یہ۔۔آ۔۔آپ کی۔۔مونچھیں کہاں گئیں"۔۔وہ اپنا دُلہنا پا بُھلائے حیرت سے مُنہ کھولے اپنے نئے تازہ بنے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔۔

"جہاں اُن کو جانا تھا سائیں"۔۔اُس نے مُسکرا کر رِدا کا مُنہ بند کیا تھا۔۔وہ جھینپ کر نظریں جُھکا گئی تھی۔۔

"یہ تو صرف کچھ دِنوں کا شوق تھا ہم سب کزنز کا۔۔پھر مجھے پتا چلا۔۔میری ہونے والی بیوی کو میری مونچھیں کچھ زیادہ پسند نہیں آئی ہیں تو اِس لیے"۔۔وہ اُسے دیکھ کر مُسکرایا تھا۔۔

"مجھے نہیں ہیر کو۔۔مجھے تو آپ کا نام، مونچھیں، مِٹھی سب منظورر۔۔"۔۔بے ساختہ بولتے ہوئے اُس نے زبان دانتوں میں دی تھی۔۔وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا تھا۔۔

"ویسے آپ کا ایک خواب ادھورا رہ گیا۔۔ہو سکتا ہے کبھی پورا کر دوں"۔۔مہران نے اُس کا حنائی ہاتھ تھاما تھا۔۔وہ جی جان سے لرزی تھی۔۔رِدا کو پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔

"میری مونچھوں پر جھولا جھولنے کا ارمان"۔۔وہ اُس کی طرف ذرا سا جُھکا تھا۔۔

"اُففف یہ پینو کی بچّی"۔۔وہ بُری طرح شرمندہ ہوتی رُخ ہی موڑ گئی تھی۔۔مہران کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔مہران نے پیچھے سے اُسے کندھوں سے تھاما تھا

"مجھے سمجھ نہیں آرہی میں اپنے رب کا شُکر کیسے ادا کروں۔۔تمہیں اُس دن مال میں دیکھتے ہی مہران سومرو پہلی نظر میں اپنا دل ہارا تھا۔۔لیکن تم اُسی وقت کھو بھی گئی تھیں۔۔میں تو مایوس ہونے کو تھا لیکن اُس رب کا کرم دیکھو"۔۔مہران نے مُحبت سے کہتے ہوئے اُس کا رُخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔

جبکہ وہ سر جُھکائے نم آنکھوں سے سوچ جا رہی تھی۔۔کیا کوئی اُس سے بھی اِتنی مُحبت کر سکتا تھا۔۔وہ بھی چاہے جانے کے قابل تھی۔۔مہران نے اُس کا چہرہ اُونچا کیا تھا

"تمہیں واپس مجھے دیا بھی تو کیسے رِدا مہران بنا کر"۔۔رِدا کی آنکھیں چھلکی تھیں۔۔

"داماد جی بس اب آجائیں"۔۔باہر سے فائزہ کی آواز آئی تھی وہ ہنسا تھا۔۔

"اگر یہ خوشی کے آنسو ہیں تب بھی میں اِنہیں دیکھ نہیں سکوں گا۔۔"۔۔اُس نے رِدا کی آنکھیں اپنی پوروں سے صاف کی تھیں۔۔پھر اپنی جیب سے موبائل نکالا تھا۔۔

"کیسی نے اپنی مالکن کے لیے سلام بھیجے ہیں"۔۔اُس نے موبائل رِدا کے سامنے کیا تھا۔۔وہ کھکھلائی تھی۔۔

تصویر میں خوبصورت سی بھوری آنکھوں والی خود بھی بھوری سی مٹھی اُس کے سامنے تھی۔۔

دھوپ چھاؤں کا منظر۔۔بھیگی آنکھیں ہونٹوں پر ہنسی۔۔مہران فِدا ہوا تھا۔۔

"اور کسی کو سلام کا جواب بھی تو بھیجنا ہے ناں"۔۔اُس نے رِدا کو بازو کے حصار میں لیے سیلفی لی تھی۔۔

"مہران بھائی وہ دو بار چکر لگا گئے ہیں۔۔بس باہر آجائیں ورنہ ہم اندر آجائیں گے"۔۔ہیر کی بات پر رِدا ہنسی تھی۔۔

"یہ آپ کی مُنہ دکھائی"۔۔وہ اُس کے گال پر اپنی مُحبت کی مُہر ثبت کرتا دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔رِدا جی جان سے سٹپٹاتی اپنے گال پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔

"ابھی اِسی پر اکتفاء کریں۔۔چلتا ہوں۔۔اللہ حافظ"۔۔اُس پر ایک استحقاق بھری نظر ڈالتا وہ واپس پلٹا تھا۔۔

"تھینک یو بوتھ آف یو"۔۔وہ سر خم کرتا بولا۔۔

"مہران بھائی میری نند ہوش میں تو ہے ناں آپ کو دیکھ کر"۔۔ہیر شرارت سے بولی تھی۔۔

"خود ہی دیکھ لیں"۔۔جواباً وہ بھی شرارت سے کہتا آگے بڑھا تھا۔۔

"چلیں پھپھو دیکھتے ہیں۔۔کیا حال ہیں آپ کی بھتیجی کے"۔۔ہیر ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔اُسے دیکھ کر ہیر نے حیرت سے فائزہ کو دیکھا تھا۔۔وہ ابھی تک گال پر ہاتھ رکھے ہونٹوں پر مُسکان سجائے ہواؤں میں اُڑ رہی تھی۔۔

"واپس آجاؤ بھتیجی"۔۔فائزہ نے اُس کا گال پر رکھا ہاتھ تھاما تھا۔۔رِدا اُن دونوں کو سامنے دیکھ کر بُری طرح سٹپٹائی تھی۔۔

"پھپھو لگتا ہے یہاں کاروائی ہوئی ہے کوئی"۔۔ہیر نے اُس کے گال کو دیکھا تھا۔۔

"یہ شرم ہے یہ پھپھو"۔۔رِدا نے فائزہ کے شانے میں سر چُھپایا تھا۔۔

••••••

"تمہارے بچّوں کی شادیاں میرے بچّوں کے ساتھ ہوں گی"۔۔وہ اُنگلی اُٹھا کر حق سے بولی تھی۔۔اپنی دیوانی بھتیجی کی بات پر رِدا کی چوڑیاں اتارتیں فائزہ نے ہنستے ہوئے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"پھپھو اِس کو بولیں تھوڑا لحاظ کرلے"۔۔رِدا کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔۔

"نہیں بھئی میں پہلے ہی بتا رہی ہوں تمہارے بچّوں پر پہلا حق میرے بچّوں کا ہوگا۔۔مہران بھائی کو بھی بتا دینا۔۔"۔۔ہیر نے رِدا کے گلے سے ہار اُتارتے ہوئے اپنی دھمکی دہرائی تھی۔۔

"میں کہہ رہی ہوں تم تو ویسے بھی غدار ہو۔۔میں تم سے ابھی سے لکھواؤں گی کہ تمہارے بچّوں کی شادیاں میرے بچّوں کے ساتھ ہوں گی بس"

"پھپھو یہ شادی کے بعد بہت بے شرم ہوگئی ہے"۔۔رِدا نے شرم سے سُرخ چہرے کے ساتھ اُسے گھورنا چاہا تھا۔۔

"بچّوں کی شادیاں بعد میں کروانا پہلے بچّوں کے ابّا کی بات سُن لو پلیز"۔۔وہ کہہ کر رُکا نہیں تھا۔۔اب کے رِدا اور فائزہ کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

"پھپھو آپ کے بھتیجے سڑیل تو تھے ہی اب بے شرم بھی ہوگئے ہیں"۔۔وہ سُرخ چہرے کے ساتھ کمرے سے نکلی تھی۔۔رِدا نے آنکھیں پھاڑ کر فائزہ کو دیکھا تھا۔۔

"ایسے ہی تو میں اپنی بھتیجی کو دیوانہ نہیں کہتی"۔۔وہ ہنسی تھیں۔۔

....

"مہران بھائی کتنے پیارے لگ رہے تھے ناں۔۔اور آپ کو پتا ہے۔۔ایسا لگ رہا ہے مہران بھائی صدیوں سے اپنی رِدا کو چاہتے آرہے ہیں"۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی اپنی جیولیری اُتارتے ہوئے کب سے اُس کا سر کھائے جا رہی تھی۔۔اور وہ بیڈ پر نیم دراز اُسے نظروں میں رکھے مُسکرا رہا تھا۔۔

"آپ کو مجھ سے پہلی بار مُحبت کب ہوئی تھی۔۔؟؟"۔۔وہ ٹیکا اُتارتے ہوئے اُسے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔۔وہ ہنسا تھا

"جب تم ایک سال کی تھیں اور میں آٹھ سال کا۔۔اور سب نے کہا یہ تمہاری چھوٹی سی دُلہن ہے اور پھر میں نے اپنی چھوٹی سی دُلہن کو گود میں لیے اُس کے گالوں پر زور زور سے کِس کیے تھے"۔۔وہ سچ میں اُس کے دونوں گال چومتا بولا۔۔

"بھئی ہٹیں ناں"۔۔ہیر نے جھینپتے ہوئے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے خود سے دور کیا تھا۔۔

"جب میری بچپن کی بیوی روتے ہوئے ایک ہاتھ میں اپنی گڑیا اور دوسرے ہاتھ میں اُس کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ لائی تھی تب،جب جب میں نے اپنی بچپن کی بیوی کی ناک صاف کی ہے تب تب مجھے اُس سے مُحبت محسوس ہوئی ہے"۔۔وہ جو ہونٹوں پر مُسکراہٹ سجائے اُس کی باتیں سُن رہی تھی۔۔ایک دم چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔لیکن وہ اُسے دیکھتے ہوئے بغیر رُکے بولے گیا تھا۔۔

"جب وہ میرے دوستوں کی موجودگی میں میری گود میں آکر بیٹھ جاتی تھی۔۔تب۔۔جب میری چھ سال کی بچپن کی بیوی پڑوس کی آنٹی سے کہہ رہی تھی کہ میں اِن کی چھوٹی شی دُلہن ہوں اور میں تیرہ سال کا ہونے کے باوجود گڑبڑایا تھا تب۔۔جب اُس بھوت کے ڈر سے تم میرے ہی بیڈ پر مجھے اکیلے نہیں سونے دینا چاہ رہی تھی تب۔۔

جب تمہاری برتھ ڈے کے دن تم مجھ سے ہی چُھپنے کی کوشش میں مجھ میں ہی چُھپ رہی تھیں تب۔۔ جب تم نے آفیس میں اکر اعلان کیا تھا کہ میں باس کی بچپن کی بیوی ہوں تب۔۔ بارش والے دن جب تم نے جان لیا تھا مان لیا تھا کہ مجھے محبت کرنی آتی ہے تب۔۔ اُس رات کو جب تم ساڑھی میں مجھے دیوانہ بنا کر چاروں شانے چُت کرنے آئی تھیں تب۔۔ اور ابھی جب تم ہمارے بچّوں کے رشتے طے کر رہی تھیں تب"۔۔ وہ جھینپی تھی

"جب جب میری بچپن کی بیوی نے مجھ پر انجانے میں ہی حق جتایا ہے تب تب مجھ اُس سے مُحبت ہوئی ہے"۔۔ وہ ایک ہی سانس میں بولتا ہی چلا گیا تھا۔۔ راحم کے چہرے پر پھیلے جذبات کی شدت کی سُرخی اُس کے حرف حرف سچے ہونے کی دلیل تھی۔۔ وہ نم آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"اب میں اپنی بچپن کی بیوی کو کیا کیا بتاؤں کہ جب وہ ایک سال کی تھی اُس وقت سے اُس کی ناک صاف کرنے سے لے کر کر ابھی جو اُس کی آنکھیں صاف کر رہا ہوں۔۔ مجھے اُس سے بہت بار مُحبت محسوس ہوئی ہے"۔۔ وہ اُسے اپنے حصار میں لیتا اُس کی چھلک پڑنے والی آنکھیں صاف کرتا بولا۔۔ وہ اُس کی بات پر ہنسی تھی۔۔

"کیونکہ بچپن کے شوہر کو اپنی بچپن کی بیوی سے بچپن سے ہی مُحبت تھی، ہے اور رہے گی انشاء اللہ"۔۔ راحم نے اُس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"ہم ہنی مون پر کہاں جائیں گے"۔۔ وہ اُس کی قمیض کے بٹن کو چھیڑتے ہوئے سر جُھکائے پوچھ رہی تھی۔۔

"جہاں کہو گی۔۔؟؟۔۔"۔۔ راحم مُسکرایا تھا۔۔

"ترکی"۔۔ وہ اُس کے بٹن کھول بند کر رہی تھی۔۔

"ترکی۔۔ کوئی خاص وجہ۔۔؟؟"۔۔ وہ پوچھ رہا تھا۔۔

"بس مجھے ترکی ہی جانا ہے"۔۔ وہ دھونس سے بولی تھی۔۔

"اوکے ڈن"۔۔ وہ مُسکرایا تھا۔۔ پھر اُس کے کان کے پاس جُھکا تھا۔۔

"ایک بات سُنو۔۔! خیر سے بچّوں کے رشتے تو طے کر دیئے ہیں تم نے، نام بھی تو سوچو۔۔ ورنہ وہ شور مچائیں گے کہ۔۔"۔۔اُس سے پہلے کہ وہ بات پوری کرتا ہیر نے اُس کے شانے پر ہاتھ مارتے محجوب سے انداز میں اُس کے شانے میں ہی سر چُھپایا تھا۔۔

بچپن کے شوہر نے ہنستے ہوئے بڑی مُحبت سے اپنی بچپن کی بیوی کو خود میں سمویا تھا۔۔

....

خَتم شُد

....

اِس ناول کے ساتھ ہم سب کا ساتھ بہت لمبا رہا۔۔

اللہ کے کرم سے میں اِس کا اختتام کر پائی ہوں۔۔

آج ایک نام خصوصی طور پر لوں گی۔۔ وجیہہ ملک۔۔ جِیا ملک

جِسے اکثر لوگ جِیا جاسوس کے نام سے جانتے ہیں۔۔ (اچھا سوری گھورو نہیں۔۔)

بندر کا سین جِیا کے نٹ کھٹ ذہن کی تخلیق تھا جِسے بعد میں میں نے سنوارا۔۔

اور بھی بہت سارے مشورے دیے ہیں مجھے اِس پیاری سی لڑکی نے۔۔ ہمیشہ خوش رہو۔۔

رابیل جہانگیر تم بس تم ہو۔۔

عمران بھائی آپ کے لیے ڈھیروں دُعائیں۔۔

میرے میمرز۔۔وہ لوگ جو مجھے پیار، محبت، عزت اور قیمتی دُعاؤں میں یاد رکھتے ہیں، بیا احمد اللہ سے آپ کا ذکر

ہر نماز میں کرتی ہے۔۔

بچپن کے شوہر، بچپن کی بیوی

رِدا، مہران اور فائزہ کو اجازت دیں اللہ حافظ۔۔